Machine Translated by Google

The Collected Writings of Gottfried Feder

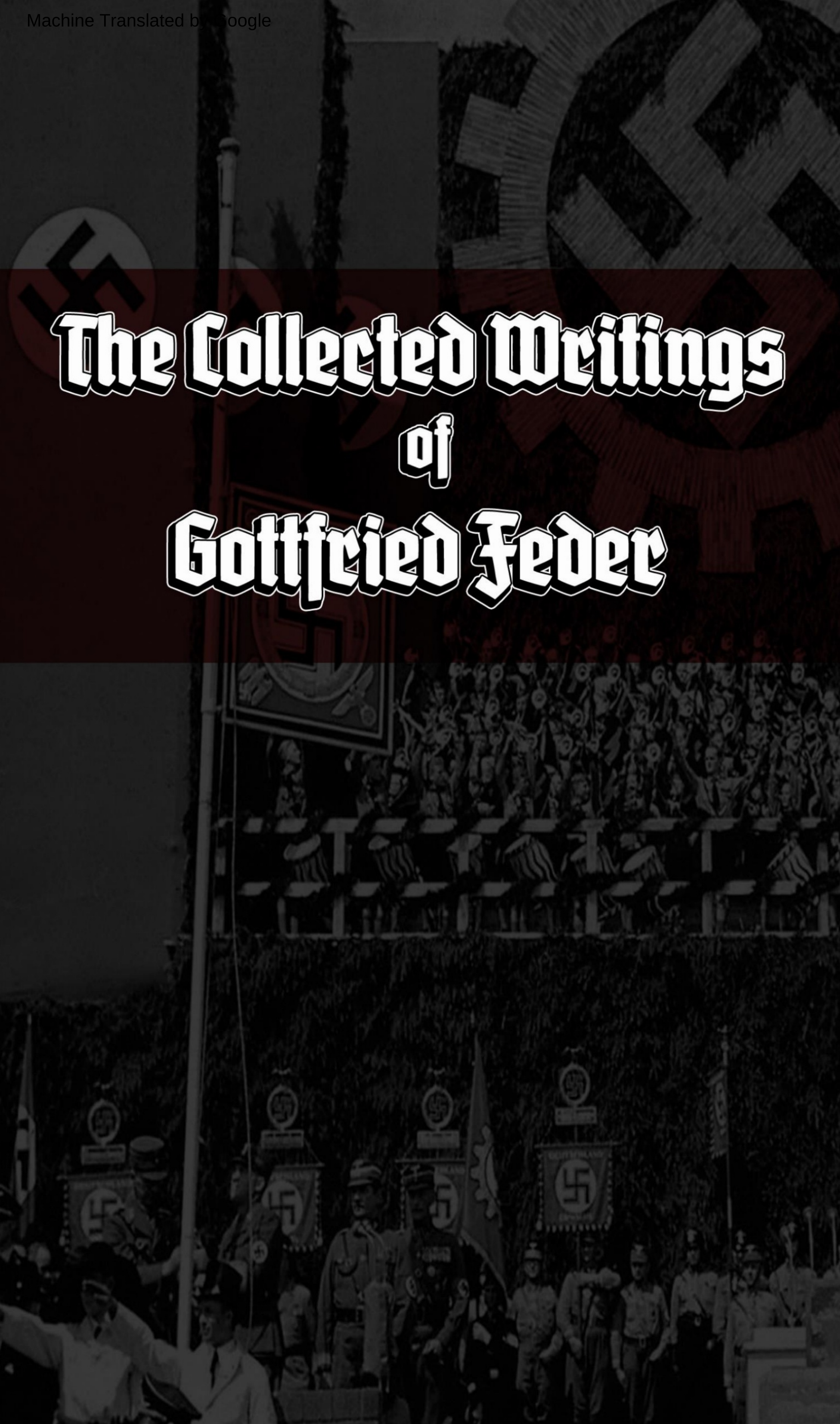

Machine Translated by Google

کی جمع شدہ تحریریں

گوٹ فرائیڈ فیڈر

کالی یوگ، 031ھ میں شائع ہوا۔

SUDETENLAND
VERLAG

Machine Translated by Google

مندرجات کا جدول

NSDAPکا پروگرام اور اس کے عمومی تصورات 5

تعارف اور دیباچہ 6

.1کاشتکاری کی آبادی اور زراعت کے حوالے سے NSDAPکی پوزیشن پر پارٹی کا سرکاری منشور 13

زمینی جائیداد کی ملکیت کے بارے میں NSDAPکی پالیسی 17

25 .2نکات.. 21

.3بنیادی خیالات 25

.4پروگرام کے تقاضے تفصیل سے... 32

.5وہ چیز جس کی ہم خواہش نہیں کرتے 52

.6نتیجہ... 53

سود کی حد کے خاتمے کے لیے منشور 55

نفاذ اور استدلال 57

جنگی بانڈز کو بینک کریڈٹ میں تبدیل کرنا 75

منشور میں قانون کے مطالبے پر خصوصی تبصرے 76

اعتراضات اور ان کی تردید 79

مزید پروگرام 89

نیشنل سوشلسٹ فاؤنڈیشن پر جرمن ریاست 56

تعارف اور پیش کش 92

.1بنیادیں... 97

.2پروگرام 116

.3قومی سوشلسٹ ریاست کا ریاستی ڈھانچہ 122

Machine Translated by Google

گوٹ فرائیڈ فیڈر

گوٹ فرائیڈ فیڈر، 27)جنوری 1883، ورزبرگ، جرمنی 24 -ستمبر
1941، مرناؤ) ایک جرمن سیاسی کارکن تھا جو پرنسپل معاشی تھیوریسٹ تھا۔
جرمن نیشنل سوشلزم کے ابتدائی مرحلے کا۔

فیڈر، ایک سول انجینئر، نے 1919میں اپنی کتاب 'منی فیسٹو فار بریکنگ' کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔
The Thralldom of Interest'، اور اسی سال ستمبر میں میونخ میں جرمن ورکرز پارٹی کے اجلاس سے پہلے ان کی تقریر نے
ایڈولف ہٹلر کے لیے فوری تحریک فراہم کی ۔ سیاست میں داخلہ. فیڈر کے سوشلسٹ اور سرمایہ دارانہ مخالف خیالات کا اظہار
بعد ازاں ہٹلر کے مارچ 1920میں نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی (NSDAP)کے 25نکاتی پروگرام کے ساتھ ساتھ فیڈر کی
اپنی کتاب 'جرمن اسٹیٹ آن دی نیشنل سوشلسٹ فاؤنڈیشن' میں بھی ہوا، جسے ہٹلر نے "سوشلسٹ تحریک کی کیٹیکلزم"
سمجھا ۔ 1924اور 1936کے درمیان فیڈر جرمن ریخسٹاگ میں بیٹھا اور NSDAPاقتصادی کونسل (1931)کے چیئرمین، جرمن
وزارت اقتصادیات (1933)کے ریاستی سیکرٹری، اور ریاستی ہاؤسنگ کمشنر (1934)کے طور پر خدمات انجام دیں۔ موجودہ
اقتصادی نظام میں نازی پالیسی کی عمومی جگہ کے ساتھ، تاہم، پارٹی کے معاملات میں فیڈر کا کردار بہت کم ہو گیا، اور 1936
تک وہ مجازی غیر واضح ہو گیا تھا۔

Machine Translated by Google

قومی پروگرام

سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی اور اس کے عمومی تصورات

عروج کے تاریخی اکاؤنٹ

ایڈولف ہٹلر کے کیریئر کے سوانحی سروے کے ساتھ NSDAP

ایڈولف ہٹلر 20اپریل 1889کو پرانے گاؤں بروناؤ آن دی ان میں پیدا ہوا تھا۔
باویریا

اس کے والد ایک غریب کسان کا یتیم بچہ تھا اور کسٹمز اہلکار بننے کے لیے کام کیا۔ اس کی والدہ کا تعلق ایک جرمن کسان خاندان سے تھا۔ جب وہ 13سال کا تھا تو اس نے اپنے والد کو کھو دیا، اور چار سال بعد اس کی ماں۔ اڈولف ہٹلر اس وقت نیشنل اسکول چھوڑنے کے بعد، ڈینیوب پر لنز کے Realschu1eمیں اسکالر تھے۔ ان کے والد کی خواہش تھی کہ وہ آفیشل بنیں لیکن ان کی اپنی خواہش آرٹسٹ بننا تھی۔ اس کی ماں کی موت نے اسے بغیر کسی تاخیر کے اپنی روزی کمانے پر مجبور کر دیا۔

17سال کی عمر میں ہٹلر ویانا چلا گیا، جہاں اس کا مقصد معمار بننا تھا۔ اس نے اپنی کوششوں سے روزی کمائی، پہلے ایک بلڈر کے مزدور کے طور پر، مارٹر کو ملا کر، پھر ایک معمار کے ڈرافٹ مین کے طور پر۔ 18سال کی عمر میں وہ پہلے ہی سیاست میں دلچسپی لے رہے تھے۔ وہ مارکسسٹ مخالف ہو گئے، لیکن اب تک کوئی اہم حصہ نہیں لیا۔ اپنی ابتدائی جوانی سے ہٹلر پرجوش قوم پرست رہا تھا، اور اس کی امید تھی کہ وہ اپنے کام کے دور کے سماجی تجربات کو اپنے قوم پرستانہ عقائد کے ساتھ جوڑ دے گا۔ کئی سال تک وہ انتہائی غربت میں ویانا میں رہے۔

1912میں وہ میونخ چلے گئے، جہاں وہ ایک طالب علم تھے۔ اسے جوانی کے مزے کبھی معلوم نہیں تھے، لیکن جب سے وہ جیب میں 50کرون لے کر گھر سے نکلے تھے، اس دن سے محنت اور تنگدستی اس کا خاصہ تھی۔ فروری 1914میں، وہ آسٹریا کی فوج میں خدمات انجام دینے کی ذمہ داری سے آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ چھ ماہ بعد جنگ چھڑ گئی۔ اس نے فوری طور پر جرمن فوج میں رضاکارانہ خدمات انجام دیں، اور باویریا کے بادشاہ لڈوِگ سے براہ راست اپیل کے ذریعے، جنگ کے لیے رضاکار کے طور پر ایک باویرین رجمنٹ میں داخل ہونے کی اجازت حاصل کی۔ 10اکتوبر 1914کو نئی رجمنٹ نے مارچ کیا۔

2دسمبر 1914کو 25سالہ رضاکار کو آئرن کراس سے نوازا گیا۔
کلاس.

'Bayernwald'پر حملے میں اور Wytschaeteکے قریب دیگر مصروفیات میں اس کی بہادری کے اعتراف میں، اسے ایک ڈسپیچ کیریئر کے طور پر ڈیوٹی پر جانے کا حکم دیا گیا، جس میں خاص جرات اور بھروسے کی ضرورت تھی، کیونکہ رپورٹس کو اکثر کھلے میدان میں بھاری گولہ باری میں لے جانا پڑتا تھا۔ اس سے اس کا نام اپنے ساتھیوں کے تنگ دائرے سے آگے رجمنٹ میں تیزی سے مشہور ہوگیا۔

7اکتوبر 1916کو وہ گولے کے پھٹنے سے زخمی ہو گئے۔ مارچ 1917میں وہ اپنی رجمنٹ میں واپس آگئے۔ اس نے کئی دیگر امتیازات حاصل کیے، جن میں فونٹینز کے قریب لڑائیوں میں خصوصی بہادری کے لیے رجمنٹ-ڈپلوم اور آخر میں آئرن کراس، کلاس Iشامل ہیں۔

14اکتوبر 1918کو وہ اپنی رجمنٹ کے بہت سے ساتھیوں کے ساتھ مسٹرڈ گیس سے شدید زخمی ہو گئے جسے اس وقت انگریز پہلی بار استعمال کر رہے تھے، اور وہ عارضی طور پر اندھا ہو گیا۔ جب وہ ہسپتال میں تھا تو انقلاب برپا ہو گیا۔

اس پر ہٹلر نے سیاست دان بننے کا عزم کیا۔ 1919میں اس نے 6آدمیوں پر مشتمل ایک چھوٹی پارٹی میں شمولیت اختیار کی اور اسی پر اس نے نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے نئی تحریک کے پروگرام کا خاکہ تیار کیا اور اس کے کردار اور مقاصد کو طے کیا۔

Machine Translated by Google

نیوکلئس: سات آدمی

ستمبر 1919میں، ایڈولف ہٹلر نے سات آدمیوں سے اپنی پہلی تقریر کی۔ اس کے بعد انہوں نے 47، 25، 11کے سامعین سے خطاب کیا۔ دسمبر 111میں؛ جنوری 1920میں 270اور اس کے فوراً بعد ۔400
14نومبر 1920کو، اس نے 1700کے اجتماعی اجلاس سے خطاب کیا۔ اب اس نے نوجوان پارٹی کے پروپیگنڈے کو منظم کیا، جس کے ایک سال کی محنت کے بعد 64اراکین تھے۔ ایک سال بعد - 1920 -یہ پہلے ہی 3000تک پہنچ چکا تھا۔ میونخ میں ہٹلر کی پروپیگنڈہ سرگرمی ایسی تھی کہ آخر کار وہ ہفتے میں تین بار بڑے اجتماعات سے خطاب کرتا تھا، اور پیر کے روز اس نے تدریسی عمل کو جاری رکھا۔ اس نے سب سے پہلے ورسائی کی حماقت پر حملہ کیا، اور مارکسسٹوں، سینٹر پارٹی وغیرہ کے اس دعوے کی تردید کی کہ اس معاہدے کو پورا کرنا ممکن ہے۔ انہوں نے ان پارٹیوں کے نعرے کو تقویت بخشی -"اپنے ہتھیار چھوڑ دو، اور دوسرے بھی غیر مسلح ہو جائیں گے"۔ انہوں نے اس مفروضے پر بات کی کہ جب ہمارے ہتھیار چھوڑ دیے گئے تو باقی لوگ ہتھیار اٹھاتے رہیں گے، اگر ان کے اپنے پیسوں سے نہیں، تو مکمل طور پر غیر مسلح جرمن قوم کے لاکھوں لوگوں کے ساتھ۔ معاہدے پر دستخط کرنے کے حق میں ایس پی ڈی اور مرکز کے پروپیگنڈے کی مخالفت کرتے ہوئے، اس نے پیشین گوئی کی کہ روہر پر قبضہ ہو جائے گا، ہم نے جو بھی دستخط کیے ہیں۔

1921.

اس سال روزن ہائیم اور لینڈشٹ میں پہلے مقامی گروپوں کی بنیاد رکھی گئی۔ ہٹلر نے پارٹی کی حفاظت کے لیے مردوں کی پہلی جماعت کو منظم کیا اور باویریا میں علیحدگی پسند تحریک کے خلاف اپنی لڑائی شروع کی۔ ہمارے رہنما نے میونخ میں سرکس میں 5000سے زیادہ کے اجلاس سے بھی خطاب کیا۔

اس نے اپنی میٹنگوں میں اعلان کیا کہ معاہدے کی تکمیل سے، جیسا کہ SPD، سینٹر اور ووکسپارٹی نے زور دیا کہ جرمن خوشحالی کو امن اور سکون سے استوار کرنے میں مدد نہیں ملے گی، لیکن اس احمقانہ پالیسی کا نتیجہ بڑے پیمانے پر افراط زر کی صورت میں نکلے گا، جس میں جرمن صنعت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ ہٹلر کے اس دعوے کو کہ کالی سرخ حکومت ریاستی ریلوے کو غیر قومی کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے، اسے 'ننگے منہ کا جھوٹ' قرار دیا گیا۔ پارٹی کے اندر بغاوت کی کوشش ناکام ہوگئی۔ ہٹلر نے پارٹی کے نئے آئین کا مسودہ تیار کیا، جس نے اسے آمرانہ اختیارات دیے۔

سوشل ڈیموکریسی، جو ہٹلر کے نام کو نظر انداز کرنے سے قاصر تھی، اب دہشت گردی کے طریقوں سے اپنے بگ بیئر سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جلسوں میں دلخراش ٹکراؤ ہوا، جس میں ہمارے قائد کے آہنی اعصاب نے بالا دستی برقرار رکھی۔ ان کے دوران ایک ناقابل تسخیر باڈی گارڈ 4تشکیل دیا گیا، جسے اس کے بعد 'اسٹرمابٹیلنگ' کا نام دیا گیا۔

1922.

جب میونخ کی فتح جاری تھی، تحریک باقی باویریا میں پھیلنے لگی تھی۔ ہٹلر نے دیگر جماعتوں کے ساتھ شامل ہونے کے لیے، سمجھوتہ کے ذریعے، تمام کوششوں کو مسترد کر دیا۔ اس نے دھیرے دھیرے اسی طرح کی تمام 'قوم پرست' پارٹی فارمیشنوں کو تباہ کر دیا اور نیشنل سوشلسٹ تحریک کو ان پر بالادست بنا دیا۔

اکتوبر 1922میں ہٹلر نے 800آدمیوں کے ساتھ کوبرگ کی طرف مارچ کیا اور 24گھنٹوں میں پہلی بار اس قصبے میں ریڈ ٹیرر کو مکمل طور پر کچل دیا۔
ایڈولف ہٹلر نے اس وقت عوامی سطح پر اعلان کیا کہ ہم مہنگائی کی سمت تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جس کا اس نے بلیک ریڈ اتحاد کی پالیسی کے نتیجے میں اندازہ لگایا تھا۔ وہ بن گیا۔

Machine Translated by Google

نظام کے سب سے خطرناک اور بہترین دشمن کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سوشل ڈیموکریسی اور سینٹر پارٹی نے دلیل سے اپنا دفاع کرنا چھوڑ دیا اور بدنامی کی پالیسی اپنائی۔

1923.

جنوری 1923میں، پہلی عظیم پارٹی کانفرنس منعقد ہوئی، اور پارٹی کے پہلے بینرز کو مقدس کیا گیا۔ Sturmabteilungکو باضابطہ طور پر شامل کیا گیا تھا۔

پارٹی کے پروپیگنڈے کا مکمل مطالعہ کیا گیا اور اسے بہتر بنایا گیا، اور تنظیم کے مستقل اصول طے اور قائم کیے گئے۔ پیروکار بڑی تعداد میں ہٹلر کے گرد جمع ہوئے، جن میں سے اکثریت آج جدوجہد میں اس کے ثابت قدم ساتھی ہیں۔ اس دوران اس پر حملے بڑھتے ہوئے عزم کے ساتھ کیے گئے۔ اس نے اپنے آپ کو پہلی بار اپنے مخالفین کی ملاقاتوں میں خلل ڈالنے کے الزام میں جیل میں پایا۔ وہ مسلسل جرمانہ کیا گیا تھا. اس کے باوجود انہوں نے ایک لمحے کے لیے بھی نظام کے خلاف لڑائی نہیں چھوڑی۔

1923کے موسم گرما کے دوران ایڈولف ہٹلر نے باویریا کے زیادہ تر قصبوں میں ریڈ ٹیرر کو ختم کرنے کے لیے کارروائی کی۔ — Würzburg, Schweinfurt, Ratisbon, Hof, Bayreuth, Nürnberg, Fürth, Ingolstadt,اکثر سڑکوں پر ہونے والی لڑائیوں میں خونریزی کی قیمت پر، جس میں اس نے سوشل ڈیموکریٹک اور کمیونسٹ دہشت گرد گروہوں کو شکست دی۔

ریخ کی نااہل حکومت کے خلاف ان کی جدوجہد تلخ الزامات کے ساتھ تھی۔ اس نے روہر کے معاملے میں حکومت کی کمزور مزاحمت کی ناکامی کی پیشین گوئی کی، اور فرانس کے ساتھ مفاہمت کی احمقانہ پالیسی اور اس کی تکمیل پر مسلسل حملہ کیا۔ وہ انگلینڈ اور اٹلی کے ساتھ مفاہمت کی ضرورت کی نشاندہی کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہوا۔

نومبر 1923میں ایڈولف ہٹلر نے اس نظام کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ ابھرنا ناکام ہو گیا، اور ہٹلر کو گرفتار کر لیا گیا۔

1924.

عظیم ٹرائل مارچ 1921میں میونخ میں ہوا۔ ہٹلر کے دفاع نے عدالت کو اس حد تک متاثر کیا، اور اس کا واحد اور خصوصی ذمہ داری کا تصور اتنا قائل تھا کہ اس پر فرد جرم عائد کرنے والے وکیل کی تقریر اس کے معزز مقاصد کی ایک قابل ذکر گواہی میں بدل گئی۔ تاہم جج نے اسے قید کی مدت کے لیے سزا سنائی۔

نیشنل سوشلسٹ پارٹی کو اپنے لیڈر کے کھونے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے مخالفین کو یقین تھا کہ یہ تحریک اس کے لیے کی گئی تھی، اور بدنام زمانہ ڈیوس معاہدے پر دستخط کرنے کی ہمت کی، اس طرح جان بوجھ کر جرمنی کی لوٹ مار کا نظام شروع کیا جسے ینگ پلان میں سر پر لایا گیا تھا۔ سوشل ڈیموکریٹس اور مرکز کے لیے کتنی فتح ہے! جرمنی کو غلام بنانے کا مقصد بظاہر حاصل ہو گیا!

ہٹلر نے اپنے ساتھیوں کے ذریعے، جو آزادی میں تھے، ڈیوس معاہدے کے خلاف جنگ لڑنے کی کوشش کی۔ اس نے انہیں عوام کے سامنے یہ اعلان کرنے پر مجبور کر دیا کہ سینٹر پارٹی، ایس پی ڈی اور ووکسپارٹی کی یہ یقین دہانیاں کہ منصوبے کے تحت غیر ملکی قرضوں سے قومی خوشحالی میں اضافہ ہو گا کہ بے روزگاری ختم ہو جائے گی، اجرتیں بڑھیں گی، ٹیکسوں میں کمی ہو گی، زراعت کو بچایا جائے گا، یہ محض قوم کے ساتھ دھوکہ تھا۔ بیکار اس نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ ڈیوس معاہدہ غربت میں اضافہ کرنے کا پابند تھا، کیونکہ قرضوں پر سود صنعت کو مفلوج کر دے گا، جب کہ قرضے خود صرف منصوبہ کے تحت مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے مقصد کے لیے تھے۔ دیوالیہ پن اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا، اجرت

Machine Translated by Google

ڈوب جائیں گے، قیمتیں اور ٹیکس مزید بڑھیں گے، اور کسانوں کو مکمل طور پر تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ اپنے پاس موجود تمام چیزوں سے الگ ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

20دسمبر کو ہٹلر نے قلعہ چھوڑ دیا۔

1925.

27فروری 1925تک ، ایڈولف ہٹلر کی طرف سے پارٹی کے دوبارہ جنم لینے کا مطالبہ سامنے آیا، اور
اس نے اپنی قید کے بعد اپنی پہلی تقریر 4000لوگوں کے سامنے کی۔

9نومبر کے واقعات کے بعد قومی سوشلسٹ تحریک ٹوٹ چکی تھی۔،

اور اس کی تمام جائیداد اور رقم ضبط کر لی گئی تھی۔ تاکہ اب ایڈولف ہٹلر نے پارٹی کو اس کی بنیادوں سے دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے کچھ بھی ہاتھ میں نہ رکھا۔ برلن میں Vorwärtsاور Germaniaنے اس کی کوششوں کا مذاق اڑایا اور "اس احمق جسے قید نے پاگل بنا دیا تھا" کا مذاق اڑایا۔

اس کے باوجود، پارٹی کی تعمیر نو ہٹلر کی قیادت میں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھی۔ پرانے رہنما ایک بار پھر وفاداری سے اس کے گرد جمع ہوگئے۔ ہٹلر نے پارٹی پریس کو تازہ سرگرمی میں متحرک کیا۔

دسمبر 1925تک پارٹی کے ارکان کی تعداد 27,000تھی۔ مرکز اور سماجی
خطرے کی گھنٹی میں ڈیموکریٹس نے حکم دیا کہ لیڈر دو سال تک عوام میں بات نہ کرے۔

1926.

اس سال جون میں ہٹلر کی قید کے بعد پارٹی کی پہلی کانفرنس ہوئی۔

بورژوا دنیا کو اب بھی یقین تھا کہ تکمیل کی پالیسی جرمنی کو بچائے گی اور ڈیوس معاہدہ صنعت کو بحال کرے گا۔ مارکسسٹوں کو یقین تھا کہ ان کا تسلط غیر متزلزل ہے۔

صدر وان ہینڈن برگ نے اپنے حامیوں سے علیحدگی اختیار کی اور مرکز اور SPDکے ساتھ مارچ کیا پارٹی جدوجہد جاری رکھی۔ سال کے آخر تک اس کے ارکان کی تعداد 49,000ہوگئی۔

1927.

ہٹلر کو عوام میں بولنے سے منع کرنے کا حکم واپس لے لیا گیا، کیونکہ اسے نافذ کرنا ناممکن تھا۔ انہوں نے بڑی تعداد میں جلسوں سے خطاب کیا۔ ہر مہینے پارٹی کو زیادہ سے زیادہ مضبوطی سے مضبوط ہوتا دیکھا۔

ہر طرف ہونے والی پیش رفت نے زیادہ سے زیادہ طاقت کے ساتھ ثابت کیا کہ ہٹلر درست تھا۔

ڈیوس معاہدہ بے نقاب کیا گیا تھا، اور اس کے نتائج خوفناک تھے۔ سوشل ڈیموکریٹس اور سینٹر پارٹی نے جھوٹ اور غلط استعمال کے ذریعے جو بچایا جا سکتا ہے اسے بچانے کی کوشش کی۔

اگست میں ہٹلر نے نورنبرگ میں پارٹی کانفرنس طلب کی، جو ایک بڑی کامیابی ثابت ہوئی۔ سال کے آخر تک پارٹی کے ارکان کی تعداد 72,000ہو گئی۔

1928.

ایڈولف ہٹلر نے موجودہ نظام پر شدید حملے میں اپنی پارٹی کی قیادت کی۔ قومی سوشلزم اب جرمنی کے اندر اور باہر تباہ کرنے والوں کا ناقابل شکست دشمن تھا۔

ہٹلر نے اپنے حملے کی ہدایت خاص طور پر کسانوں اور متوسط طبقے کی بے حسی کے خلاف کی۔ اس نے اس تباہی کی پیشین گوئی کی جو گھریلو بازاروں پر آئے گی۔ انہوں نے سینکڑوں اجلاسوں میں بار بار اعلان کیا کہ تکمیل کی پالیسی پاگل پن ہے، اور یہ کہ اس کا

Machine Translated by Google

نتائج کا مطلب جرمن صنعت کی موت اور بربادی ہو گی۔ سوشل ڈیموکریٹس اور سینٹر نے اپنا بدلہ لینے کی کوشش میں مذاق اڑایا اور مذاق اڑایا۔ ان کے جھوٹ اور بدسلوکی کا نشانہ ذاتی طور پر ہٹلر پر تھا۔

سال کے آخر تک ممبران کی تعداد 108,000 تھی اور پارٹی کے 12 ممبران Reichstag میں بیٹھا.

1929.

ایڈولف ہٹلر نے انتھک توانائی کے ساتھ موجودہ نظام کے خلاف اپنی لڑائی جاری رکھی۔ پارٹی کا پریس مکمل ہو گیا، Sturmabteilung میں اضافہ ہوا، تشکیلات مضبوط ہوئیں، اور پروپیگنڈا تیز ہو گیا۔ قومی سوشلزم کے نظریے قومی شعور میں گہرائی تک داخل ہونے لگے۔

4 اگست کو دوسری پارٹی کانفرنس Nürnberg میں زبردست پیمانے پر ہوئی۔ ہٹلر نے مسلسل بڑھتی ہوئی توانائی کے ساتھ سیاہ سرخ نظام پر حملہ کیا اور بغیر کسی حریف کے سب سے طاقتور لیڈر کے طور پر ان تمام چیزوں کے خلاف کھڑا ہوا جس کا مطلب 'جمہوریت' تھا۔ انہیں پارٹی کی قیادت سے بے دخل کرنے کی تمام کوششیں کچل دی گئیں۔

سال کے آخر تک پارٹی کے ارکان کی تعداد 178,000 تھی۔

1930.

ینگ پلان کے خلاف جدوجہد زوروں پر تھی۔ ہنڈن برگ نے توانائی کے ساتھ اس کا دفاع کیا، اس بات پر زور دیا کہ اس کے ذریعے جرمنی کو بچایا جائے گا، وہ جرمن صنعت بحال ہو جائے گی، یہ کہ بے روزگاری ختم ہو جائے گی، کسان دوبارہ سانس لیں گے، اور یہ کہ ٹیکسوں کو ہلکا کرنا ممکن ہو گا۔

ایڈولف ہٹلر نے ایسے خیالات کو غیر حقیقی اور مہلک قرار دیا۔ اس نے اس کے برعکس پیشن گوئی کی. ان کی پارٹی سخت لڑائی کے درمیان قوم کو روشن کرنے کے لیے آگے بڑھی۔ مخالفین نے جھوٹ کا منہ بولا جواب دیا۔

.1930 پارٹی نے 6,5 پولنگ کی۔ ، Reichstag کے انتخابات 14 ستمبر کو ہوئے۔
ملین ووٹ، اور 107 ارکان منتخب ہوئے۔ اس کی اندرونی تنظیم پہلے سے زیادہ مضبوط تھی۔
بغاوت کی چند معمولی کوششیں، جنہیں باہر سے فروغ دیا گیا تھا، کو ہٹلر نے فوری طور پر کچل دیا، اور جو لوگ غیر مشروط طور پر پیش نہیں ہوئے انہیں نکال باہر کر دیا گیا۔
سینٹر پارٹی، جس نے اب اچھے یا برے کے لیے خود کو ایس پی ڈی کے ہاتھ میں دے دیا تھا، چرچ کو ہٹلر کے خلاف اکسانے لگی۔ سینٹر پارٹی سے تعلق رکھنے والے بشپس اور پادریوں نے نیشنل سوشلسٹ تحریک کے خلاف جنونی حملہ شروع کر دیا، اس کے پیروکاروں کو خارج کر دیا، اور یہاں تک کہ انہیں عیسائیوں کی تدفین سے بھی انکار کر دیا۔ ہٹلر نے اپنے اس یقین پر قائم رکھا کہ مرکز نے جرمنی کے لیے تباہی کا پیغام دیا اور اس کے خلاف اپنی لڑائی پہلے سے بھی زیادہ عزم کے ساتھ جاری رکھی۔ اس نے سختی سے ان سے اپنی رائے میں کچھ ترمیم کرنے کی کوشش کو مسترد کردیا۔

سال کے آخر تک پارٹی کے ارکان کی تعداد 389,000 تھی۔

1931.

ینگ پلان کے خلاف جنگ جاری رہی۔ ہٹلر کی طرف سے پیش کردہ نتائج ایک حقیقت بن گئے.

حکومت نے صنعت کو بچانے کے لیے ہنگامی اقدامات کے ذریعے انتظام کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد شدید تنازعات ہوئے، جس میں ایڈولف ہٹلر نے دوبارہ اس پالیسی کے مہلک نتائج کی نشاندہی کی۔ چند مہینوں میں -چند ہفتوں میں بھی -وہ درست ثابت ہوا۔

اسی دوران نیشنل سوشلسٹ اخبارات کی تعداد زندگی میں آنا شروع ہو گئی تھی، اور پارٹی کا مرکزی اشاعتی دفتر رفتہ رفتہ ایک وسیع ادارہ بن گیا تھا۔ تنظیم انتہائی موثر ہو چکی تھی، اور سٹرمابٹیلونگ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کے اعلیٰ مرحلے پر پہنچ چکا تھا۔

ہمارے مخالفین جھوٹ میں ڈوبے ہوئے تھے اور فرانس میں سامان کے آرڈر دینے کی اجازت دے رہے تھے۔

سال 1931 کے آخر تک ہٹلر پارٹی کی رکنیت ،806,000ایک ماہ بعد 862,000اور ایک ماہ بعد دوبارہ 920,000تک پہنچ گئی۔ الیکشن کے دن ایک ملین ممبرز کی طرح کچھ تھے، اور پولز میں لاکھوں حامی تھے۔

وہ شخص جو کبھی ایک غریب کارکن تھا اور بعد میں محاذ پر سپاہی تھا، اس طرح بمشکل تیرہ برسوں میں جرمنی کی سب سے بڑی سیاسی تنظیم بنائی ہے۔ اس شخص کے خلاف واحد وسائل جو اس کے مخالفین استعمال کرسکتے ہیں وہ جھوٹ اور بدنامی ہیں۔ اور وہ تمام تر جھوٹ کے باوجود اب تک ہمیشہ جیتتا رہا ہے اور اس بار وہ ریخ کا صدر منتخب ہونے کے قریب پہنچ گیا ہے۔

کیا جرمنی کی پوری تاریخ میں کبھی کسی نے پارٹی، اعلیٰ مالیات، سرمایہ، پریس، رائے عامہ، بیوروکریسی، جھوٹ، دہشت گردی اور ظلم و ستم کی مخالفت کے باوجود بارہ برسوں میں ایسی ہی کامیابی حاصل کی ہے؟

یہ کوئی پناہ گاہ والا بچہ نہیں تھا۔ اپنے ابتدائی سالوں سے وہ اعلیٰ ترین آدمی رہا ہے۔
لفظ کا احساس، مکمل طور پر اپنی طاقت پر بھروسہ کرنا۔

دیباچہ

1926میں ویمار میں پارٹی کی کونسل نے جرمنی میں سیاسی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرنے والے بنیادی سوالات کے ساتھ ایک مختصر شکل میں پمفلٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمارا ارادہ ہماری عوامی زندگی کے مختلف کاموں کے تئیں نیشنل سوشلزم کے رویے کی ایک مستقل اور مکمل تصویر پیش کرنا تھا، اور یہ کہ یہ کس طرح اپنی خامیوں اور نقائص کو دور کرنے کی امید رکھتا ہے۔

اس لیے ہمارا کام مکمل طور پر جانچنا ہے کہ یہ کیسے کھڑا ہے، پھر سائنسی طور پر دریافت کرنا ہے کہ اس کی ابتدا کہاں سے ہوئی، اور آخر کار تخلیقی الہام کے ساتھ، اس خوفناک سوال کا جواب دینا، پھر کیا؟ ان پمفلٹس کا اعلیٰ مقصد ریاست کی زندگی، مالیات اور معاشیات کے لیے نئے طریقوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ افراتفری کے دوران ایک 'روچر ڈی برونز' کو بلند کرنے کے لئے، قریبی مطالعہ سے واضح علم کا ذخیرہ بنانا، تاکہ اس سے سب ایک متحدہ سیاسی ارادہ ابھریں۔

31اگست 1927کو ہونے والے عظیم اجلاس میں ایڈولف ہٹلر نے زور کے ساتھ اعلان کیا: "پروگرام کے سوالات انتظامیہ کی کونسل پر اثر انداز نہیں ہوتے؛ پروگرام طے شدہ ہے، اور میں تحریک کے اصولوں میں تبدیلی کا شکار نہیں ہوں گا، جیسا کہ اس کے پروگرام میں بیان کیا گیا ہے۔" ہمارے Führer کی طرف سے اس فیصلہ کن اعلان کے ساتھ میں اپنے آپ کو پورے دل سے جوڑتا ہوں، کیونکہ ہماری جیسی تحریک کی جان اور طاقت کے لیے اس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں، اس سے بڑھ کر کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے طے شدہ پروگرام کو منفی تنقید کا نشانہ بنایا جائے۔

کوئی بھی آدمی جو یہ محسوس نہیں کرتا ہے کہ وہ یہودیوں کے سوال میں، اعلی مالیات کے خلاف ہماری لڑائی میں، ڈیوس معاہدے اور مفلوک الحالی کی پالیسی میں، یا ہمارے پروگرام میں موجود کسی بھی دوسرے سوال میں، یا لیگ آف نیشنز، لوکارنو پیکٹ کے ذریعے جرمن قوم کی آزادی کو سلب کرنے کے لیے مائل نہیں ہو سکتا، سمجھوتہ اور بزدلی کی ضرورت ہے۔ اس کی جگہ NSDAP سے باہر ہے ہم 'اعلیٰ نجی علم' کو یکسر مسترد کرتے ہیں جو کہ وہ پلیٹ فارم کی تقریروں اور صحافتی بیانات کو نشر کرنے کے لیے تیار ہے۔

ایک آدمی جو ہمارے اصولوں سے بنیادی طور پر اتفاق کرتا ہے شاید اسے چند معمولی تفصیلات کے بارے میں شکوک و شبہات ہوں، کیونکہ ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ تمام سوالات پر، خاص طور پر ایک جارحانہ سیاسی تحریک میں، بالکل متفق ہو جائیں گے۔
تاہم یہ الگ بات ہے کہ جب سیاسی دشمن کسی ایک نکتے کو غلط بیانی کے ذریعے غلط بیانی کے ذریعے ختم کر دیتے ہیں، جیسا کہ واقعتاً ہوا ہے۔ ایسی صورت میں ایک سرکاری تفسیر ضروری ہے۔

ہم نام نہاد تبدیل شدہ حالات کے مطابق، دیگر فریقوں کی طرح، فضول خرچی کی وجہ سے اپنے پروگرام میں تبدیلی کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم حالات کو اپنے پروگرام کے مطابق بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں، ان میں مہارت حاصل کر کے۔

مجھے ایڈولف ہٹلر نے پمفلٹ کی اس سیریز کو جاری کرنے کا حکم دیا ہے، جو یہ ہیں۔
پارٹی کا سرکاری لٹریچر تشکیل دینا۔
میں نے پارٹی کا 6مارچ 1930کا سرکاری منشور شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ، میرے دس سوالات کے جواب جو ہمیں Reichslandbund کے سرکردہ ادارے Deutsche Tageszeitung نے مرتب کیے ہیں۔
اس اخبار نے میرا جواب قبول کر لیا۔
جرمنی میں اراضی کی ملکیت اور وراثت کے بارے میں ہمارے غلط رویے کے بارے میں تمام جھوٹ کو ختم کرنے کا یہ بہترین اور مؤثر طریقہ ہے۔

Machine Translated by Google

1.کاشتکاری کی آبادی اور زراعت کے حوالے سے NSDAPکی پوزیشن پر پارٹی کا سرکاری منشور

میونخ، 6مارچ، 1930

1.جرمنی کے لیے کاشتکاری کے طبقے اور زراعت کی اہمیت

جرمن قوم اپنی خوراک کا ایک بڑا حصہ غیر ملکی کھانے پینے کی اشیاء کی درآمد سے حاصل کرتی ہے۔ عالمی جنگ سے پہلے ہم ان درآمدات کی ادائیگی اپنی صنعتی برآمدات، اپنی تجارت اور بیرون ملک اپنے سرمائے کے ذخائر سے کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ جنگ کے نتائج نے اس امکان کو ختم کر دیا۔

آج ہم اپنی درآمد شدہ خوراک کی ادائیگی زیادہ تر غیر ملکی قرضوں کی مدد سے کر رہے ہیں، جو کہ جرمن قوم کو قرضوں میں مزید گہرا اور ان بین الاقوامی مالیاتی اداروں کو لے جاتا ہے جو کریڈٹ فراہم کرتے ہیں۔ اگر حالات ایسے ہی چلے تو جرمن عوام مزید غریب ہو جائیں گے۔

اس گھبراہٹ سے بچنے کا واحد امکان جرمنی کی گھر پر ضروری کھانے پینے کی چیزیں تیار کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ جرمن زراعت کی طرف سے بڑھتی ہوئی پیداوار اس لیے جرمن قوم کے لیے زندگی اور موت کا سوال ہے۔

مزید براں، ایک ملک کی آبادی، جو معاشی طور پر مضبوط اور انتہائی پیداواری ہے، ہماری صنعت کے لیے ضروری ہے، جس کے لیے مستقبل میں گھریلو مارکیٹ میں کھلنے کے لیے زیادہ سے زیادہ مواقع موجود ہوں گے۔

ہم ملک کی آبادی کو صحت کی وراثت کا علمبردار، قوم کے نوجوانوں کا ذریعہ اور اس کی مسلح طاقت کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔
ایک موثر زرعی طبقے کی دیکھ بھال، جو کہ عام آبادی میں اضافہ کے ساتھ تعداد میں بڑھ رہی ہے، قومی سوشلسٹ پلیٹ فارم میں ایک ضروری تختہ ہے، کیونکہ ہماری تحریک آنے والی نسلوں میں اپنے تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کو سمجھتی ہے۔

2.موجودہ دور کی ریاست کا کاشتکار طبقے اور زراعت کو نظر انداز کر رہی ہے۔

زرعی پیداوار، جو بڑھانے کی صلاحیت رکھتی ہے، معذور ہو رہی ہے، کیونکہ کسانوں کا بڑھتا ہوا قرض ان کی کاشت کی ضروریات کی خریداری کو روکتا ہے، اور کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ کاشتکاری ادائیگی نہیں کرتی ہے، پیداوار بڑھانے کی ترغیب کو دور کرتی ہے۔

کھیتی باڑی مزدوری کا خاطر خواہ منافع دینے میں ناکام ہونے کی وجوہات تلاش کی جانی چاہئیں:

1.موجودہ مالیاتی پالیسی میں، جو زراعت پر غیر ضروری بوجھ ڈالتی ہے۔ یہ پارٹی کے تحفظات کی وجہ سے ہے، اور کیونکہ یہودی عالمی کرنسی مارکیٹ -جو واقعی میں جرمنی میں پارلیمانی جمہوریت کو کنٹرول کرتی ہے -جرمن زراعت کو تباہ کرنا چاہتی ہے، کیونکہ اس سے جرمن قوم اور خاص طور پر محنت کش طبقے کو اس کے رحم و کرم پر رکھا جائے گا۔

Machine Translated by Google

2.غیر ملکی کاشتکاروں کے مقابلے میں، جو زیادہ سازگار حالات میں کام کرتے ہیں، اور جنہیں جرمن زراعت کے تحفظ کی پالیسی سے روکا نہیں جاتا ہے۔

3.بڑے ہول سیل دلالوں کی طرف سے بنائے گئے اسراف منافع میں، جو زور لگاتے ہیں۔
خود پروڈیوسر اور صارف کے درمیان۔

4.جابرانہ نرخوں میں کسان کو بجلی اور مصنوعی کھاد کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔
خدشات بنیادی طور پر یہودیوں کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔

زیادہ ٹیکس زمین پر مزدوری کے ناقص منافع سے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ کسان قرضوں میں ڈوبنے اور قرضوں کے لیے سود ادا کرنے پر مجبور ہے۔ وہ اس ظلم کے نیچے گہرا اور گہرا دھنستا چلا جاتا ہے، اور آخر کار وہ سب کچھ جو اس کے پاس تھا یہودی ساہوکار کے حوالے کر دیتا ہے۔ جرمن کاشتکار طبقے کو چھین لیا جا رہا ہے۔

3.ریخ میں، جیسا کہ ہم اسے دیکھنے کی امید رکھتے ہیں، زمین کے حقوق کا احترام کیا جائے گا اور جرمنی کے لیے ایک زرعی پالیسی ہوگی

جب تک جرمن حکومت درحقیقت پارلیمانی جمہوری نظام حکومت کی مدد سے بین الاقوامی منی میگنیٹوں کے زیر کنٹرول ہے، ملکی آبادی کی غربت کے حالات میں یا زراعت کے احیاء کی کسی بھی قسم کی بہتری کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ان خواہشات کے لیے جرمنی کی طاقت کو تباہ کرنا، جو زمین پر قائم ہے۔

نئی اور بالکل مختلف جرمن ریاست میں، جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں، کسانوں اور زراعت کو وہ توجہ ملے گی جو ان کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ واقعی ایک قومی جرمن ریاست کا بنیادی سہارا ہیں۔

اس سے درج ذیل تقاضے ابھرتے ہیں:

1.جرمنی کی سرزمین، جسے جرمن قوم نے حاصل کیا اور اس کا دفاع کیا، جرمن قوم کی خدمت میں، گھر کے طور پر اور ذریعہ معاش کے طور پر ہونا چاہیے۔
زمین پر قبضہ کرنے والوں کو اس لحاظ سے اس کا انتظام کرنا چاہیے۔

2.صرف جرمن قوم کے افراد ہی زمین کے مالک ہو سکتے ہیں۔

3.ان کی طرف سے قانونی طور پر حاصل کی گئی زمین کو وراثتی جائیداد کے طور پر شمار کیا جائے گا۔ جائیداد رکھنے کے حق کے ساتھ، تاہم، قومی مفاد میں اسے استعمال کرنے کی ذمہ داری منسلک ہے۔
اس ذمہ داری کی نگرانی کے لیے خصوصی عدالتیں مقرر کی جائیں گی۔ ان میں زمیندار طبقے کے تمام محکموں کے نمائندے اور ریاست کا ایک نمائندہ شامل ہوگا۔

4.جرمن زمین مالی قیاس آرائیوں کا مقصد نہیں بن سکتی، اور نہ ہی یہ اپنے مالک کے لیے غیر کمائی ہوئی آمدنی فراہم کر سکتی ہے۔ یہ صرف وہی حاصل کر سکتا ہے جو خود اسے کاشت کرنے کے لیے تیار ہو۔ لہذا، ریاست کو زمین کی ہر فروخت پر چھوٹ کا حق حاصل ہے۔
نجی قرض دہندگان کے پاس زمین گروی رکھنا حرام ہے۔ کسانوں کو آسان شرائط پر کاشت کے لیے ضروری قرضے یا تو ریاست کی طرف سے تسلیم شدہ انجمنوں کے ذریعے یا خود ریاست کی طرف سے دیے جائیں گے۔

5.جائیداد کی حد اور معیار کے مطابق زمین کے استعمال کے لیے ریاست کو واجبات ادا کیے جائیں گے۔ زمین پر یہ ٹیکس زمینی جائیداد پر مزید ٹیکس لگانے سے بچ جائے گا۔

6.کاشت کی مقدار کے بارے میں کوئی سخت اور تیز اصول طے نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری آبادی کی پالیسی کے نقطہ نظر سے ہمیں چھوٹے اور درمیانے درجے کی بڑی تعداد کی ضرورت ہے۔

Machine Translated by Google

کھیتوں تاہم، بڑے پیمانے پر کاشتکاری کا ایک بہت ضروری حصہ ہے، اور، اگر یہ چھوٹے کاروباروں کے ساتھ صحت مند تعلق کو برقرار رکھتا ہے، تو یہ جائز ہے۔

.7جائیداد کی ذیلی تقسیم کو روکنے کے لیے وراثت کا قانون درکار ہوگا۔
اس پر قرض کا جمع ہونا.

.8ریاست کو زمین مختص کرنے کا حق حاصل ہوگا، مناسب معاوضہ دیا جائے۔
عطا کیا گیا:

aجب ملک کے کسی رکن کی ملکیت نہ ہو۔

ب جب -زمین کی عدالتوں کے فیصلے کے ذریعہ -یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے مالک کو بری طرح کاشتکاری، قومی مفاد میں کام نہیں کر رہی ہے۔

cاس پر خود مختار کسانوں کو آباد کرنے کے مقصد سے، جب مالک خود اس کی کاشت نہیں کر رہا ہے؛

dجب قومی مفاد میں خصوصی ریاستی مقاصد کے لیے اس کی ضرورت ہو (مثلاً مواصلات، قومی دفاع)۔ غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی زمین (جرمن قانون کے مطابق) بغیر معاوضے کے ضبط کی جا سکتی ہے۔

[illegible] ان کی شہری اور
پیشہ ورانہ مناسبیت کے لحاظ سے جانچ کے ذریعے کیا جائے گا۔ کسانوں کے بیٹوں پر خصوصی احسان کیا جائے گا جنہیں وراثت کا حق نہیں ہے۔

مشرقی سرحدوں کی نوآبادیات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس صورت میں محض فارمز کا قیام کافی نہیں ہوگا بلکہ صنعت کی نئی شاخوں کے سلسلے میں مارکیٹ ٹاؤنز کا قیام ضروری ہوگا۔ چھوٹے فارموں کو ادائیگی کی تجویز بنانے کے لیے یہ واحد راستہ ہے۔

یہ جرمنی کی خارجہ پالیسی کا فرض ہو گا کہ وہ جرمنی کی بڑھتی ہوئی آبادی کی پرورش اور آباد کاری کے لیے بڑی جگہیں فراہم کرے۔

.4کاشتکار طبقے کو معاشی اور تعلیمی لحاظ سے بڑھایا جانا چاہیے۔

.1زمینی آبادی کی موجودہ غربت کو فوری طور پر ٹیکسوں کی معافی اور دیگر ہنگامی اقدامات سے دور کیا جانا چاہیے۔
قرضوں پر سود کی شرح کو قانون کے ذریعے جنگ سے پہلے کی مدت تک کم کرکے، اور بھتہ خوری کے خلاف سمری کارروائی کے ذریعے مزید مقروضی کو روکا جانا چاہیے۔

.2یہ ریاست کی پالیسی ہونی چاہیے کہ یہ دیکھے کہ کھیتی باڑی کی ادائیگی کی جائے گی۔ جرمن زراعت کو محصولات، درآمدات کے ریاستی ضابطے، اور قومی تربیت کی اسکیم کے ذریعے تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔

زرعی پیداوار کی قیمتوں کے تصفیے کو بازار کی قیاس آرائیوں سے آزاد کیا جانا چاہیے، اور بڑے درمیانی لوگوں کے زرعی مفاد کے استحصال کو روکنا چاہیے، جن کے کاروبار کی زرعی انجمنوں کو منتقلی کی ریاست کو حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

ایسی پیشہ ور تنظیموں کا کام ہو گا کہ وہ کسانوں کے چلنے والے اخراجات کو کم کریں اور پیداوار میں اضافہ کریں۔ (آلات، کھاد، بیج، افزائش کی فراہمی

Machine Translated by Google

سازگار حالات، بہتری، کیڑے کے خلاف جنگ، مفت مشورے، کیمیائی تحقیق وغیرہ کا ذخیرہ) ریاست تنظیموں کو ان کے کام کو انجام دینے میں مکمل مدد فراہم کرے گی۔ خاص طور پر ریاست کو مصنوعی کھاد اور برقی توانائی کے کسانوں کی لاگت میں خاطر خواہ کمی پر اصرار کرنا چاہیے۔

.3تنظیموں کو کھیتی باڑی کے مزدوروں کے طبقے کو بھی کاشتکار برادری کے ارکان کے طور پر معاہدوں کے ذریعے قائم کرنا چاہیے جو کہ صرف سماجی معنوں میں ہیں۔ ان معاملات میں نگرانی اور ثالثی ریاست کا کام ہوگا۔ اچھے مزدوروں کے لیے کھیتی باڑی کے مالک کے درجے تک پہنچنا ممکن بنانا چاہیے۔ کھیتی مزدوروں کے حالاتِ زندگی اور اجرتوں میں بہتری کے لیے بہت زیادہ مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے ہی کاشتکاری کی عمومی صورت حال میں بہتری آئے گی۔ جب یہ حالات بہتر ہو جائیں گے تو زمین پر غیر ملکی مزدوروں کو ملازمت دینے کی ضرورت نہیں رہے گی اور یہ رواج مستقبل میں حرام ہو جائے گا۔

.4کسان طبقے کی قومی اہمیت کا تقاضا ہے کہ ریاست زراعت میں تکنیکی تعلیم کو فروغ دے۔ (نوجوان ادارے، زراعت کے لیے ہائی اسکول، ہنر مند نوجوانوں کے لیے بہت سازگار شرائط کے ساتھ لیکن کوئی ذریعہ نہیں۔)

.5پیشہ ورانہ تنظیمیں کاشتکار طبقے کو درکار تمام مدد فراہم نہیں کر سکتیں۔ جرمنی کی آزادی کے لیے NSDAPکی سیاسی تحریک ہی ایسا کر سکتی ہے۔

ملک کی آبادی غریب ہے کیونکہ پوری جرمن قوم غریب ہے۔ یہ تصور کرنا ایک غلطی ہے کہ کارکنان کا ایک طبقہ مجموعی طور پر جرمن کمیونٹی کی خوش قسمتی بانٹنے سے بچ سکتا ہے، اور شہر کے لوگوں اور ملک کے لوگوں کے درمیان حسد پیدا کرنے کا جرم، جو اچھے یا برے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔

موجودہ سیاسی نظام کے تحت معاشی امداد مستقل بہتری نہیں لا سکتی کیونکہ سیاسی غلامی ہمارے لوگوں کی غربت کی جڑ ہے اور اسے سیاسی طریقے ہی ختم کر سکتے ہیں۔

پرانی سیاسی جماعتیں، جو قومی غلامی کی ذمہ دار تھیں، اور ہیں،
آزادی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

ہماری مستقبل کی ریاست میں پیشہ ورانہ تنظیموں کے منتظر اہم معاشی کام ہیں۔ اب بھی وہ اس سمت میں بہت زیادہ تیاری کا کام کر سکتے ہیں۔ لیکن آزادی کی سیاسی جدوجہد کے لیے، جو ایک نئے معاشی نظام کی بنیاد رکھنا ہے، وہ موزوں نہیں ہیں۔ اس کے لیے جدوجہد کسی ایک پیشے کے نقطہ نظر سے نہیں بلکہ پوری قوم کے نقطہ نظر سے لڑنی ہوگی۔

جو تحریک آزادی کی سیاسی جدوجہد کے ذریعے انجام تک پہنچائے گی۔
NSDAPہے۔

(دستخط شدہ) ایڈولف ہٹلر

Machine Translated by Google

زمینی جائیداد کی ملکیت پر NSDAPکی پالیسی

گوٹ فرائیڈ فیڈر کا جواب

25جنوری 1930کو دی ڈوئچے ٹیگززیٹنگ (نمبر 47)نے برانڈنبرگ لینڈ بنڈ کے لیڈروں کی طرف سے ہمارے سامنے رکھے گئے سوالات کی ایک بڑی تعداد شائع کی۔ ان کا بنیادی مقصد NSDAPکے زمین کی نجی ملکیت، وراثت، کریڈٹ میں اضافے، محصولات، قیمتوں کے ضابطے، منافع کی تقسیم، اور عمومی سماجی-سیاسی اور انتخابی حکمت عملی کے مفادات کے سوالات کے بارے میں رویہ کی تعریف حاصل کرنا تھا۔

میں

پارٹی پروگرام کے پوائنٹ 17کی بعد میں کی گئی کسی بھی صوابدیدی تشریح کے حوالے سے تشویش کو دور کرنے کے لیے، پہلا سوال مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا: "کیا NSDAPاس بات کی ضمانت دینے کے لیے تیار ہے کہ وہ اس کے خلاف اپنا چہرہ نہیں کھڑا کرے گا؟

زمین کی ملکیت۔"

جواب: قومی سوشلزم نجی ملکیت کو ایک اصول کے طور پر تسلیم کرتا ہے، اور اسے رکھتا ہے۔
ریاستی تحفظ کے تحت.

یہ ملک کی معاشی زندگی میں چھوٹے اور بڑے تمام کاروباروں کا صحت مند امتزاج برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا۔

پورے پروگرام کی روح واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ قومی سوشلزم، مارکسزم کا قائل اور مستقل مخالف ہونے کے ناطے، عام ضبطی کے اپنے تباہ کن مرکزی نظریے کو یکسر مسترد کرتا ہے، اور ایک مستقل زرعی طبقے کو قومی ریاست کے لیے بہترین اور یقینی بنیاد تصور کرتا ہے۔

لیکن ان عظیم سرمایہ داروں کے پرعزم مخالف ہونے کے ناطے جن کا مقصد تمام زرعی اقدار کو اپنے لیے متحرک کرنا ہے، اور قرضوں پر ٹیکس اور سود کے ذریعے کسانوں کو بے دخل کرنا ہے، قومی سوشلزم بڑے کاروباری مفادات کی جارحیت کے خلاف کسانوں کے ریاستی تحفظ کا مطالبہ کرتا ہے۔

ہمیں کسانوں کے ایک مضبوط، صحت مند طبقے کی ضرورت ہے، جو سود اور ٹیکس کے ظلم سے آزاد ہو۔

II

دوسرا سوال مجھ سے ذاتی طور پر کیا گیا تھا، جیسا کہ ہٹلر نے مقرر کیا تھا۔
'پروگرام کو چھونے والے تمام سوالات کا حتمی ثالث'۔

جائیداد کی وراثت کے بارے میں قومی سوشلزم کا رویہ کیا ہے، اور؟
جانشینی کے فرائض؟"

جواب: چونکہ یہ قومی نظریہ کی بنیاد ہے، اس لیے ملکیت کا تسلسل، یعنی اس زمین کی وراثت جس پر انسان کے آباؤ اجداد نے دوبارہ دعویٰ کیا اور کاشت کی، ایک فطری نتیجہ ہے۔ لہذا قومی سوشلزم وراثت کے اصول کو تسلیم کرتا ہے، جیسا کہ یہ زمین کی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

اگر جائیداد دور کے رشتہ داروں کے پاس جاتی ہے تو نیشنل سوشلسٹ ریاست ایک خصوصی ٹیکس عائد کرے گی، لیکن قریبی تعلق کی صورت میں اس کا اندازہ اس وقت مروجہ شرح سے کیا جائے گا۔

III

یہ سوال اضطراب کی وجہ سے ترتیب دیا گیا تھا —بالکل بے بنیاد —ممکنہ کے حوالے سے زمین کی حفاظت پر نجی سرمایہ داروں کے قرضوں کی ممانعت کے نتائج۔

جواب: ایک ریاست، جو زرعی املاک کو قرضوں سے پاک کرنا چاہتی ہے، اور کسانوں کو پیشہ ور فینانسرز کے پنجوں سے نجات دلانا چاہتی ہے -بہت سارے کسانوں کو، جیسا کہ یہودیوں نے ان کے گھروں سے نکال دیا ہے، ایک ایسی ریاست، جو سرمایہ نہیں ہے۔ [illegible]؛ سود کے ساتھ قرض لینے کا کوئی امکان

چہارم

"دلچسپی کو توڑنا۔" غیر حاصل شدہ آمدنی کا خاتمہ۔ "کیا ہے؟ محفوظ شدہ یا وراثت میں ملنے والے سرمائے کی طرف نیشنل سوشلسٹ پارٹی کا رویہ؟"

جواب: کیا آج کسی کسان نے سود کے مطالبے سے 'غیر کمائی ہوئی آمدنی' حاصل کی ہے، یا کوئی زمیندار اپنے کرائے سے بچائے گئے پیسوں پر گزارہ کر سکتا ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض زمینداروں میں بے چینی پائی جاتی ہے جن کے پاس ابھی بھی تھوڑا سرمایہ باقی ہے، ورنہ قومی سوشلسٹ پروگرام کے اس اہم ترین مطالبے کے بارے میں جان بوجھ کر غلط فہمی یا لاعلمی ہے۔

NBہمارا لفظی مطلب ہے "دلچسپی کو توڑنا"۔ کوئی بھی بچت یا رہن یا سرکاری قرض سے سود کی چھوٹی مقدار کو سود کی حد کے طور پر بیان نہیں کرے گا۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ جب جان بوجھ کر مہنگائی نے ہماری ساری بچتیں چھین لی ہیں، اور کسان کو تازہ رہن اور قلیل مدتی قرضوں پر سود ادا کرنا پڑتا ہے جو اسے برباد کر دیتے ہیں۔

جو لوگ سرمایہ داری کے موجودہ نظام پر قائم رہنے کے حق میں ہیں وہ کسانوں کے حقیقی مفادات کے خلاف ہیں اور بینکوں اور ان کے ایجنٹوں کو زراعت پر بیٹنگ کرنے کی اجازت دینے کے حق میں ہیں۔ باقی کے لیے میں قارئین کو اپنے پمفلٹس کا حوالہ دوں گا جس کا عنوان ہے۔ German State on the National Socialist Foundation and the Program of NSDAP) Der Staat auf Nationaler und sozialer Grundlage, and Das Programm der NSDAP (The

وی

ٹیکس کے حوالے سے ہماری پالیسی واضح اور مستقل طور پر بیان کرتی ہے: صارف کو اس سے آزاد کرنا بالواسطہ ٹیکس کا بوجھ، اور پروڈیوسر ٹیکسوں سے جو اس کے کاروبار کو تنگ کرتے ہیں۔

"کیا پارٹی درآمدی ڈیوٹی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے؟"

جواب: لینڈ بنڈ کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ریخسٹگ میں نیشنل سوشلسٹ ووٹ بالکل اپنے اصول —شہر اور ملک میں قوم کے کام کا تحفظ کے مطابق، زرعی پیداوار پر حفاظتی فرائض کے حق میں تھا۔

VI

منافع کی تقسیم کا سوال۔ اس وسیع اور مشکل موضوع سے نمٹنا یہاں ناممکن ہے۔ اپنے ہفتہ وار جریدے Die Flammeمیں، میں نے متعدد مضامین میں اپنے رویے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

Machine Translated by Google

Deutsche Tageszeitungمیں مضمون گمراہ کن ہے، کیونکہ یہ ان کے سیاق و سباق سے ان جملوں کو ہٹا دیتا ہے جن کا یہ حوالہ دیتا ہے۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ سرمایہ دارانہ اور مارکسی مکتبہ فکر کے عمومی مفہوم میں منافع کی تقسیم درست حل نہیں ہے۔ اس موضوع پر ہمارا پروگرام فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کا حوالہ دیتا ہے، اور زراعت سے متعلق پمفلٹ میں سوال کو صاف کرنے کی کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

VII

بڑھاپے کے انشورنس فوائد کی توسیع۔

"اس مقصد کے لیے فنڈز کیسے اکٹھا کرنے کی تجویز ہے؟"

جواب: اب اولڈ ایج انشورنس کا انتظام موجود ہے، لیکن یہ بہت سے معاملات میں ناکافی ہے، اور اسے مفلوک الحال قرار دیا جاتا ہے۔ ایک بار جب ٹیکس کا بوجھ ختم ہو جائے گا، اور وہ لوگ جو اب بے روزگار ہیں لیکن کام کرنے کے قابل ہیں، معاشی میدان میں بحال ہو جائیں گے، ان لوگوں کے لیے جو پہلے کام کر چکے ہیں، بڑھاپے کے لیے کافی فوائد فراہم کرنے کے لیے کافی ذرائع ہوں گے۔

VII، IX، X.

یہ صرف پارٹی کی حکمت عملی سے متعلق سوالات ہیں، کسی اصول سے نہیں۔

جرمنی کے لیے ناخوشی لانے والے اتحاد کے خلاف مخالفت میں ہونے کی وجہ سے، ہم نے قدرتی طور پر اب بار بار کمیونسٹوں کے ساتھ ووٹ دینا ہے (حالانکہ پوری دنیا ہمیں ان سے الگ کرتی ہے)، جیسا کہ جرمن نیشنل اور کرسچن نیشنل فارمرز کرتے ہیں۔ ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ ہم اپنے پیروکاروں کو کہاں سے حاصل کرتے ہیں، لیکن ہم ان سب کی طرف رجوع کرتے ہیں — مزدوروں، بورژوا اور کسانوں —جن کے جسم میں ایک اچھا جرمن دل ہے اور وہ اچھے ارادے کے آدمی ہیں، اور پارلیمانی غلط حکومت کا خاتمہ دیکھنا چاہتے ہیں اور (امن معاہدوں کی) تکمیل کی خراب پالیسی)۔ ہم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ دوسری پارٹیوں کے ساتھ 'سماجی رابطے' جرمن قوم کو مارکسزم اور پارلیمنٹرینزم سے آزاد کرنے کا ایک مناسب طریقہ ہے، کیونکہ اس سے سیاسی سودے بازی ہوتی ہے۔ آمرانہ کارروائی اور طاقت کا پرعزم استعمال جرمنی کو کیچڑ سے نہیں نکال سکتا۔

قوم باریک الفاظ نہیں بلکہ زبردستی چاہتی ہے۔ سودے بازی نہیں بلکہ ہماری غریب، پست قوم کے لیے ٹھوس کام۔

مذکورہ بالا کا مکمل اور واضح بیان نیشنل سوشلسٹ مجموعہ کے نمبر 19میں دیا گیا ہے :Unser täglich Brot — جرمن زراعت کے بنیادی سوالات؛ ہرمن شنائیڈر، ایکرزڈورف، کریس نامسلاؤ، زراعت کے حوالے سے قومی سوشلزم کی پوری پالیسی کے حوالے سے۔ اس میں جرمنی کے مصائب کاشتکار طبقے کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے اچھی طرح سے تجویز کردہ تجاویز شامل ہیں۔

نمبر ،16ڈاکٹر بکنر کا، ہماری اقتصادی پالیسی کے معنی اور روح پر ایک بہترین مضمون ہے۔

نمبر ،12کرنل ہیرل کی طرف سے، قومی دفاع کی ہماری پالیسی کو بیان کرتا ہے۔

ہم کچھ سوالات پر چند تبصروں کے ساتھ اپنی بات ختم کریں گے جن کو ہمارے سیاسی دشمن بدتمیزی اور جھوٹ سے اس امید پر پیش کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔

مستقل سرکاری طبقے کے بارے میں ہمارا رویہ یقیناً قابل تقلید ہے۔ اگر ہم اس طبقے کے خلاف ہوتے تو ہمیں پرشیا کے عظیم بادشاہ کے اس قدر دل سے مداح نہیں بننا چاہیے۔ فوج بیرون ملک تھی، ایک خالص، ناقابل اصلاح سرکاری طبقہ اندرون ملک ریاست کے لیے ہے۔ عزت اور فرض کو ایک بار پھر ہمارے اہلکاروں میں لازمی خصوصیات بننا چاہئیں۔ اس قسم کے اہلکار، جو سرخیوں اور کالوں کے اشارے پر ہیں، آنے والی ریاست میں غائب ہو جائیں گے۔ ایسے پارٹیوں کے تار کھینچنے والوں کا عزت اور فرض کا کوئی فائدہ نہیں۔

Machine Translated by Google

یہ تجویز کہ نیشنل سوشلسٹ عہدیداروں کے خلاف ہیں اور ان کی تنخواہوں میں کمی اور پنشن ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، ایک سیاسی جھوٹ کی نوعیت ہے، جسے ہمارے مخالفین کی پریس نے پھیلایا ہے۔ اس کے برعکس، ہم قوم کے ان تمام اراکین کو جنہوں نے پوری زندگی ایمانداری سے جرمنی کی خدمت کی ہے، ایک اعزازی پنشن دینا چاہتے ہیں جو ان کے بڑھاپے کی پریشانیوں سے نجات دلائے گی۔ یہ صرف اس طرح ہے کہ سماجی امداد کو 'غربت' کے داغ سے آزاد کیا جائے گا۔

ہمیں پنشن کے آئیڈیا کی آزادانہ تجارت اور ہاتھ سے کام کرنے والوں کے لیے توسیع کا بھی حوالہ دینا چاہیے۔ اس بات کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم اس مقصد کے لیے فنڈز کیسے اکٹھا کریں گے۔ جب ہم ہر سال بیرون ملک ہزاروں ملین کی ادائیگی بند کر دیتے ہیں، اور اس سے بھی زیادہ اپنے بینکنگ ہاؤسز کو، ان رقوم کا ایک حصہ اولڈ ایج پنشن کی ادائیگی کے لیے کافی ہوگا۔

بے روزگاری کی امداد اور بیمہ

یہ بذات خود ریاست کا معاملہ نہیں ہے کہ وہ کام کرنے کے قابل افراد کو ریاستی فنڈز سے مدد فراہم کرے۔ جو لوگ روزی کما نہیں سکتے ان کے لیے امداد کے موجودہ نظام کے بارے میں ہمارا رویہ کبھی نہیں بدلا۔ ہم نے ہمیشہ پارلیمنٹ میں بے روزگاروں کے لیے بہتر حالات کے لیے دباؤ ڈالا ہے۔
یہ ہم اس لیے نہیں کرتے، اس لیے نہیں کہ ہم اسے صحیح حالت سمجھتے ہیں، بلکہ اس لیے کہ موجودہ حکومت جیسی حکومت، جس کی بیوقوفانہ خارجہ اور ملکی پالیسی نے محنت، خوراک کی پیداوار اور تمام تجارت کو پاتال کے کنارے پہنچا دیا ہے، اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی پالیسی کو بورڈ کے ذریعے چلنے دیں۔
ایک ایسی ریاست جو معاشی دنیا میں لاکھوں آدمیوں کو بحال کرنے سے قاصر ہے جو کام کر سکتے ہیں، بہہ جانے کے مستحق ہیں۔ لہذا، اگر یہ بے روزگاری کے لیے امداد کے مسئلے کو پورا کرنے میں مالی طور پر ناکام ہو جاتا ہے، تو ہم محض اپنے کندھے اچکاتے ہیں۔

ڈول کے نظام پر مختلف حملے، یہاں تک کہ جب وہ اس سماجی امداد کے غلط استعمال کے معاملات کا حوالہ دیتے ہیں تو جائز قرار دیتے ہیں، ہمیں اس اصول سے ہٹانے میں ناکام رہتے ہیں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ تقریباً 3,000,000 بے روزگاروں میں سے 2 یا 300,000 بدنام زمانہ سلیکرز ہو سکتے ہیں جنہیں آسانی سے ہٹا دیا جائے گا - اگر ہم کم از کم کام پر واپس نہ جائیں تو کم از کم 5 ملین کو بھول جائیں گے۔ کارکنان، ملازمین، انجینئرز، تکنیکی ماہرین، فورمین، کلرک وغیرہ کام کی شدت سے تلاش کر رہے ہیں اور اسے تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ہماری مکمل طور پر غیر مستحکم ریاستی پالیسی کی ناکامی کی وجہ سے ہے کہ دکھی بے روزگاری کے ڈول میں کوئی تبدیلی لانا ناممکن ہے۔

مذہب اور پادریوں پر حملے

ہم اکثر یہ اعلان نہیں کر سکتے کہ NSDA.P. پر حملہ کرنے کا خواب نہیں دیکھ رہا ہے۔
عیسائی مذہب اور اس کے لائق بندے۔
یہ مرکز اور باویرین پیپلز پارٹی کی کرپٹ پالیسی ہے جس پر ہم حملہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ "خطرے میں چرچ" کے نعرے لگانے کا کوئی موقع نہیں کھوتے سوائے اس کے کہ جب وہ ملحد، خدا سے انکار کرنے والی سوشل ڈیموکریسی کے ساتھ مشترکہ کاز بنا رہے ہوں۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس انسان کے اپنے خدا سے تعلق کا اتنا اعلیٰ اور مقدس نظریہ ہے کہ ہم مذہب کو سیاسی تنازعات کی گندگی سے دھنسا ہوا دیکھنا ناپسند کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

2. 25پوائنٹس

نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی نے 25فروری 1920کو میونخ میں Hofbräuhous-Festsaalمیں ایک عظیم اجتماعی اجلاس میں دنیا کے سامنے اپنے پروگرام کا اعلان کیا۔

ہماری پارٹی کے آئین کے سیکشن 2میں اس پروگرام کو ناقابل تغیر قرار دیا گیا ہے۔

پروگرام

جرمن ورکرز پارٹی کا پروگرام اس مدت تک محدود ہے کہ قائدین کا کوئی ارادہ نہیں ہے، ایک بار جب اس میں اعلان کردہ اہداف حاصل ہو جائیں، نئے مقاصد کو قائم کرنا، محض عوام کی عدم اطمینان کو مصنوعی طور پر بڑھانا، اور اس طرح پارٹی کے مسلسل وجود کو یقینی بنانا۔

.1ہم حق کی بنیاد پر ایک عظیم جرمنی کی تشکیل کے لیے ail Germansکے اتحاد کا مطالبہ کرتے ہیں۔
قوموں کی طرف سے حاصل کردہ خود ارادیت کا۔

.2ہم جرمن عوام کے دیگر اقوام کے ساتھ معاملات میں برابری کے حقوق اور ورسائی اور سینٹ جرمین کے امن معاہدوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

.3ہم اپنے لوگوں کی پرورش اور اپنی ضرورت سے زیادہ آبادی کو آباد کرنے کے لیے زمین اور علاقہ (کالونیوں) کا مطالبہ کرتے ہیں۔

.4قوم کے ارکان کے علاوہ کوئی بھی ریاست کے شہری نہیں ہو سکتے۔ جرمن خون کے علاوہ کوئی بھی نہیں، ان کا عقیدہ کچھ بھی ہو، قوم کا رکن ہو سکتا ہے۔ اس لیے کوئی یہودی قوم کا رکن نہیں ہو سکتا۔

.5کوئی بھی جو ریاست کا شہری نہیں ہے وہ جرمنی میں صرف ایک مہمان کے طور پر رہ سکتا ہے اور ضروری ہے۔
غیر ملکی قوانین کے تابع سمجھا جائے۔

.6ریاست کی حکومت اور قانون سازی پر ووٹ دینے کا حق صرف ریاست کے شہری کو حاصل کرنا ہے۔ اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام سرکاری تقرریاں، چاہے وہ ریخ میں ہوں، ملک میں ہوں، یا چھوٹے علاقوں میں، صرف ریاست کے شہریوں کو ہی دی جائیں۔ ہم صرف پارٹی مفادات کے پیش نظر اور کردار یا اہلیت کے حوالے سے عہدوں کو بھرنے کے پارلیمنٹ کے کرپٹ رواج کی مخالفت کرتے ہیں۔

.7ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاست اپنے شہریوں کی صنعت اور روزی روٹی کو فروغ دینا اپنا اولین فرض بنائے۔ اگر ریاست کی پوری آبادی کی پرورش ممکن نہ ہو تو، غیر ملکی شہریوں (ریاست کے غیر شہری) کو ریخ سے باہر رکھا جانا چاہیے۔

.8تمام غیر جرمن امیگریشن کو روکنا ضروری ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ 2اگست 1914کے بعد جرمنی میں داخل ہونے والے تمام غیر جرمنوں کو فوری طور پر ریخ سے روانہ ہونا چاہیے۔

.9ریاست کے تمام شہری حقوق اور فرائض کے حوالے سے برابر ہوں گے۔

.10ریاست کے ہر شہری کا یہ اولین فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے دماغ یا جسم سے کام کرے۔ فرد کی سرگرمیاں پوری قوم کے مفادات سے متصادم نہیں ہوسکتی ہیں۔
کمیونٹی کے دائرے میں رہ کر آگے بڑھنا چاہیے اور عام بھلائی کے لیے ہونا چاہیے۔

Machine Translated by Google

لہذا ہم مطالبہ کرتے ہیں:

.11کام سے حاصل نہ ہونے والی آمدنی کا خاتمہ۔

سود کے تھرلڈم کا خاتمہ۔

.12ہر جنگ میں قوم کی جان و مال کی بے پناہ قربانی کے پیش نظر جنگ کی وجہ سے ذاتی افزودگی کو قوم کے خلاف جرم سمجھا جانا چاہیے۔

اس لیے ہم تمام جنگی فوائد کو بے رحمی سے ضبط کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

.13ہم ان تمام کاروباروں کو قومیانے کا مطالبہ کرتے ہیں جو اب تک کمپنیوں (ٹرسٹ) میں بن چکے ہیں۔

.14ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تھوک تجارت سے حاصل ہونے والے منافع کو بانٹ دیا جائے۔

.15ہم بڑھاپے کے لیے رزق کی وسیع ترقی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

.16ہم ایک صحت مند متوسط طبقے کی تخلیق اور دیکھ بھال کا مطالبہ کرتے ہیں، فوری طور پر تھوک کے کاروبار کے احاطے کو فرقہ وارانہ بنایا جائے، اور چھوٹے تاجروں کو سستے نرخ پر ان کی لیز پر دی جائے، اور یہ کہ ریاست، ضلعی حکام اور چھوٹے علاقوں کے تمام چھوٹے خریداروں پر انتہائی غور و فکر کیا جائے۔

.17ہم اپنی قومی ضروریات کے مطابق زمینی اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہیں، فرقہ وارانہ مقاصد کے لیے زمین کے معاوضے کے بغیر ضبطی کا قانون منظور کیا جائے۔ زمین کے قرضوں پر سود کا خاتمہ، اور زمین میں تمام قیاس آرائیوں کی روک تھام ۔[1]

.18ہم ان لوگوں کے خلاف بے رحم قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں جن کی سرگرمیاں مشترکہ مفادات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ قوم کے خلاف گھناؤنے مجرموں، سود خوروں، منافع خوروں وغیرہ کو موت کی سزا ملنی چاہیے، خواہ ان کا مذہب یا نسل کچھ بھی ہو۔

.19ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ رومن قانون، جو کہ مادیت پسند عالمی نظام کی خدمت کرتا ہے، کو تمام جرمنی کے لیے قانونی نظام سے بدل دیا جائے۔

.20ہر قابل اور محنتی جرمن کے لیے اعلیٰ تعلیم کے امکانات کھولنے اور اس طرح ترقی حاصل کرنے کے مقصد کے ساتھ، ریاست کو ہمارے قومی نظام تعلیم کی مکمل تعمیر نو پر غور کرنا چاہیے۔ تمام تعلیمی اداروں کے نصاب کو عملی زندگی کے تقاضوں کے مطابق لایا جائے۔

ریاستی خیال کی سمجھ (ریاستی سماجیات) اسکول کا مقصد ہونا چاہیے، جس کا آغاز طالب علم میں ذہانت کے پہلے سحر سے ہوتا ہے۔ ہم غریب والدین کے ہونہار بچوں کی ترقی کا مطالبہ کرتے ہیں، خواہ ان کا طبقہ یا پیشہ کچھ بھی ہو، ریاست کے خرچ پر۔

.21ریاست کو ماؤں اور شیر خوار بچوں کی حفاظت، چائلڈ لیبر پر پابندی، لازمی جمناسٹک اور کھیلوں کے ذریعے جسمانی کارکردگی میں اضافہ، اور نوجوانوں کی جسمانی نشوونما میں مصروف کلبوں کی وسیع حمایت کے ذریعے قوم میں صحت کے معیار کو بلند کرنے کے لیے دیکھنا چاہیے۔

.22ہم تنخواہ دار فوج کے خاتمے اور قومی فوج کی تشکیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

.23ہم شعوری سیاسی جھوٹ اور پریس میں اس کی تشہیر کے خلاف قانونی جنگ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایک جرمن قومی پریس کی تشکیل کو آسان بنانے کے لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں:

---

[1] 13اپریل 1928کو ایڈولف ہٹلر نے مندرجہ ذیل اعلان کیا: NSDAPکے پروگرام کے پوائنٹ 17کے ہمارے مخالفین کی طرف سے غلط تشریح کا جواب دینا ضروری ہے۔

چونکہ NSDAPنجی املاک کے اصول کو تسلیم کرتا ہے، اس لیے یہ ظاہر ہے کہ 'بغیر معاوضے کے ضبطی' محض ممکنہ قانونی اختیارات سے مراد ہے، اگر ضروری ہو تو، غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی اراضی کو ضبط کیا جائے، یا قومی بہبود کے مطابق اس کا انتظام نہ کیا جائے۔ اس کی بدایت قومی فلاح و بہبود کے مطابق کی جاتی ہے۔ یہ پہلی مثال میں ان یہودی کمپنیوں کے خلاف ہے جو زمین میں قیاس آرائیاں کرتی ہیں۔

(دستخط شدہ) ایڈولف ہٹلر

میونخ، 13اپریل، ـ1928

aکہ تمام اخبارات کے مدیران اور ان کے معاونین، جرمنوں کو ملازمت دیتے ہیں۔
زبان، قوم کا رکن ہونا چاہیے؛

ب کہ غیر جرمن اخبارات کے سامنے آنے سے پہلے ریاست سے خصوصی اجازت ضروری ہو گی۔ یہ ضروری نہیں کہ جرمن زبان میں چھاپے جائیں۔

cکہ غیر جرمنوں کو جرمن اخبارات میں مالی طور پر شرکت کرنے یا اس پر اثر انداز ہونے سے قانون کے ذریعے ممنوع قرار دیا جائے گا، اور یہ کہ قانون کی خلاف ورزی کی سزا ایسے کسی بھی اخبار کو دبانا، اور اس سے متعلقہ غیر جرمن کو فوری طور پر ملک بدر کیا جائے گا۔ ایسے مقالوں کو شائع کرنے سے منع کیا جائے جو قومی فلاح و بہبود کے لیے موزوں نہ ہوں۔ ہم آرٹ اور ادب میں ایسے تمام رجحانات کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں جو بحیثیت قوم ہماری زندگی کو تباہ کر سکتے ہیں، اور ان اداروں کو دبانے کا مطالبہ کرتے ہیں جو مندرجہ بالا تقاضوں کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔

.24ہم ریاست میں تمام مذاہب کے فرقوں کے لیے آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں، جہاں تک وہ اس کے لیے خطرہ نہیں ہیں اور جرمن نسل کے اخلاقی جذبات کے خلاف عسکریت پسندی نہیں کرتے ہیں۔

پارٹی، جیسا کہ، مثبت عیسائیت کے لیے کھڑا ہے، لیکن عقیدہ کے معاملے میں خود کو کسی خاص اقرار کا پابند نہیں کرتا۔ یہ ہمارے اندر اور ہمارے بغیر یہودی مادیت پسند جذبے کا مقابلہ کرتا ہے، اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ہماری قوم صرف اس اصول پر ہی مستقل صحت حاصل کر سکتی ہے:

خود سے پہلے مشترکہ مفاد۔

.25تمام پیش رفت کو پورا کرنے کے لیے ہم ریاست کی ایک مضبوط مرکزی طاقت کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پورے ریخ اور اس کی تنظیم پر سیاسی طور پر مرکزیت والی پارلیمنٹ کا بلاشبہ اختیار؛ اور کنفیڈریشن کی مختلف ریاستوں میں ریخ کے ذریعہ جاری کردہ عمومی قوانین پر عمل درآمد کے مقصد سے کلاسوں اور پیشوں کے لیے چیمبرز کی تشکیل۔

پارٹی کے رہنما قسم کھاتے ہیں کہ وہ سیدھے آگے بڑھیں گے -اگر ضروری ہو تو اپنی قربانی دیں۔
زندگیاں -مذکورہ بالا نکات کی تکمیل کو محفوظ بنانے میں۔

میونخ، 24فروری ۔1920

卐 卐 卐 卐 卐

22مئی 1920کو اراکین کی جنرل میٹنگ میں مکمل بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ "یہ پروگرام ناقابل تغیر ہے"۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر لفظ میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہی یہ کہ پروگرام کو مزید گہرا کرنے یا ترقی دینے کے لیے کی جانے والی کوئی بھی چیز ممنوع ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں موجود اصولوں اور سرکردہ نظریات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی جا سکتی۔

مصلحت کے لحاظ سے کوئی جھکنا یا مروڑنا نہیں ہو سکتا، بہت اہم باتوں میں کوئی چھپی ہوئی مداخلت نہیں ہو سکتی —اور سیاست، معاشرت اور معاشیات میں موجودہ دور کے انتظامات کے لیے، بہت ناپسندیدہ —پروگرام کے نکات، جذبات کا کوئی انحراف نہیں۔

ایڈولف ہٹلر اپنے دو اہم نکات کو لیڈ ٹائپ میں پرنٹ کرتا ہے: خود سے پہلے مشترکہ مفاد —پروگرام کی روح۔ مفادات کی حدت کا خاتمہ -قومی سوشلزم کا مرکز۔ ایک بار جب یہ دو نکات حاصل ہو جاتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 'حقیقی ریاست' میں معاشرے کے عالمی نظام کے قریب آنے والے نظام کی فتح ہے جو کہ موجودہ دور میں سماج کے انفرادیت پسند نظریہ کے بدعنوانی کے زیر اثر ریاست، قوم اور معاشیات کی علیحدگی پر ہے۔

Machine Translated by Google

تعمیر آج کی شرمناک حالت، محنت کش طبقے پر ظلم ڈھا رہی ہے اور بینکرز اور اسٹاک ایکسچینج کے سٹہ بازوں کے منافع کی حفاظت کرتی ہے، لاپرواہی نجی افزودگی اور کم ترین سیاسی منافع خوری کا میدان ہے۔ یہ اپنے لوگوں کو کوئی سوچ نہیں دیتا، اور اتحاد کا کوئی اعلیٰ اخلاقی بندھن فراہم نہیں کرتا۔ پیسے کی طاقت، تمام طاقتوں میں سب سے زیادہ بے رحم، مکمل کنٹرول رکھتی ہے، اور ریاست، قوم، سماج، اخلاقیات، ڈرامہ، ادب، اور اخلاقیات کے تمام معاملات پر بدعنوانی، اثر و رسوخ کو تباہ کرنے کی مشق کرتی ہے، جس کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

یقیناً اس عظیم جدوجہد میں کوئی ڈگمگانے یا پیچھے ہٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ یا تو جیت ہے یا ہار۔

اسی بنیادی اصول کا قدرے متنوع نظریہ، جو 1نے میری کتاب Staat auf Nationaler und sozialer Grundlage Der deutscheمیں دیا ہے، (F. Eher Nachf.)کوئی تبدیلی نہیں ہے، بلکہ نکات کا ایک سلسلہ ہے جو مختلف سیاسی معاشی، مالی، ثقافتی، زندگی کے مختلف پہلوؤں کے مطابق اکٹھے، جمع اور ترتیب دیے گئے ہیں۔

اگر میرے ان خیالات (صفحہ 22کو دیکھیں) کو 25نکات سے مختلف یا مخالف کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، تو ہٹلر اپنے مختصر دیباچے میں میری کتاب کو کبھی بھی "ہماری تحریک کا التزام" قرار نہ دیتا۔ کوئی بھی شخص اپنے ذوق کے مطابق ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کے لیے آزاد ہے، لیکن اگر وہ ان دونوں کا آپس میں موازنہ کرے تو اسے باہمی طور پر متضاد نہیں ملے گا۔

ہمارے پروگرام میں بیان کیے گئے مطالبات میں مستقبل کے مطلق معاہدے کے لیے بیمہ کرنے کے لیے، اور تحریک کو کسی بھی تحریک کو نقصان پہنچانے کے ممکنہ جھٹکوں سے بچانے کے لیے،
11فروری 1926کو بامبرگ میں منعقدہ تمام ضلعی منتظمین کی ایک کانفرنس میں پیشہ ورانہ اور شوقیہ نقادوں، بڑبڑانے والوں اور جاننے والے، ایڈولف ہٹلر کی طرف سے پیش کردہ 'بہتری کے لیے تجاویز' نے باضابطہ طور پر گوٹ فرائیڈ فیڈر کو پروگرام سے منسلک تمام سوالات کا حتمی جج مقرر کیا۔

Machine Translated by Google

3.بنیادی خیالات

اس پمفلٹ میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ ریاست کے قومی سوشلسٹ تصور کے بنیادی اصولوں کو جتنا ممکن ہو مختصر اور سادہ انداز میں اجاگر کیا جائے۔ ہم بعد میں اس تصور کے سماجی، نظریاتی اور روحانی پہلوؤں پر مزید تفصیل سے بات کریں گے۔

ہم مختلف سیاسی امنگوں یا مختلف جماعتوں اور انجمنوں میں ان کی نمائندگی کرنے والوں کو بھی بیان کرنے کی کوشش نہیں کریں گے -یہ بذات خود ایک کام ہے -لیکن ہم یہاں اپنے مطالبات کے صرف ضروری نکات بیان کرتے ہیں۔

دنیا افراتفری سے پیدا ہوئی، نظم و ضبط سے باہر، جنگلی الجھنوں سے تنظیم۔

آج دنیا میں افراتفری پھیلی ہوئی ہے، الجھن، جدوجہد، نفرت، جبر، لوٹ مار، ظلم، خود غرضی۔ بھائی بھائی سے بچھڑ گیا ہے۔ ایک ہی قوم کے افراد ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں، ایک شخص کو صرف اس لیے مار ڈالتے ہیں کہ وہ سواستیکا کراس پہنتا ہے۔ وہ سب ایک ہی بوجھ، ایک جیسی پرائیویٹیشنز کا شکار ہیں۔ پھر بھی ان آخری مہینوں کے دوران کس نے کبھی مارکسسٹ کارکنوں کو اپنے آجروں، یا ان کی پارٹی کے لیڈروں، یا بینکرز اور اسٹاک ایکسچینج کا خون چوسنے والے، یا تھوک منافع خوروں میں سے کسی پر حملہ یا قتل کرتے سنا ہے؟ افراتفری کے لیے واحد قربانی اچھا، سادہ کارکن ہے۔ مارکسسٹ اپنا سر کھو چکے ہیں اور اپنے ہی طبقے کے لٹیروں کے ساتھ شامل ہونے کے لیے ہجوم کر رہے ہیں، جب کہ وہ ان لوگوں کے خلاف وحشیانہ انداز میں ہو رہے ہیں جو اسے بچانے کے لیے تیار ہیں۔

قوم پرست اور دیگر پارٹیاں حکومت میں ہیں یا ان کے ساتھ اس میں شامل ہونے کے لیے لڑ رہی ہیں جنہوں نے اپنے قومی نظریات کو تباہ کر دیا ہے اور اس طرح عزت اور کردار دونوں کو کھو دیا ہے۔ دفاعی انجمنیں 'ریاست میں گھسنے کی کوشش کر رہی ہیں' -اسٹیٹ آف سیورنگ اینڈ گرزینسکی، -امن پسند، بین الاقوامی اور یہودی، جن کے ساتھ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت چلا سکتے ہیں۔

وہ سر سے اتر گئے ہیں! نام نہاد Rechtskreise یہ دیکھنے میں ناکام ہے کہ عقاب اور سانپ، بھیڑیے اور بھیڑ کے بچے، بنی نوع انسان اور بیضے کے جراثیم تعاون میں شامل نہیں ہو سکتے۔ وہ بدنظمی، سیاسی افراتفری، سیاسی افراتفری کو 'آرڈر' کی شکل دینے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنے چہرے نیشنل سوشلسٹوں کے خلاف کیے، ان 'جنونی'، جن میں دیوانہ وار اندیشہ ہے کہ مؤخر الذکر انھیں ان کی کچھ سابقہ مراعات اور عہدوں سے محروم کر دیں گے، -یہ بھول گئے کہ وہ ان لوگوں سے ہار چکے ہیں جن سے وہ اب 'سیاسی روٹیوں اور مچھلیوں میں حصہ مانگتے ہیں۔

صنعت کار، بڑے ہوں یا چھوٹے، ان کے پاس صرف ایک ہی نقطہ نظر ہے —منافع —صرف ایک خواہش —کریڈٹ ،—صرف ایک احتجاج —ٹیکس کے خلاف۔ وہ صرف ایک چیز سے ڈرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں -بینکوں؛ وہ مفادات کے گھناؤنے پن کو توڑنے کے نیشنل سوشلسٹ مطالبے پر کندھے اچکاتے ہیں۔

ان کی ایک خواہش 'قرض ادا کرنا' ہے۔ بینکوں کی طرف سے قرضوں سے حاصل کردہ وسیع خراج کو، بغیر کسی پریشانی یا محنت کے، وہ بالکل ترتیب میں سمجھتے ہیں۔ انہوں نے معیشت کی جماعتیں تلاش کیں اور Dawes کے قوانین کو ووٹ دیا، جو کہ بھاری ٹیکس لگانے کی بنیادی وجہ ہیں۔

عزت کاروبار سے رخصت ہو چکی ہے، جو سب کچھ طاقتور کمپنیوں کے ہاتھ میں ہے۔ پروڈیوسروں نے اپنے سب سے بڑے دشمن، اعلی مالیات کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ کارخانوں اور دفاتر کے مالکان کو قرضوں میں ڈوبے ہوئے سب سے کم پیسے پر قناعت کرنی پڑتی ہے کیونکہ محنت کا سارا منافع سود اور منافع کی صورت میں غیر شخصی کرنسی کی جیبوں میں جاتا ہے۔

کنٹرول والے لوگ افراتفری کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام ہیں۔ اوپر سے ٹیکس اور سود کی ادائیگی سے کچل دیا گیا، نیچے سے ڈوبے ہوئے لوگوں کی بڑبڑاہٹ سے خوفزدہ

Machine Translated by Google

محنت کشوں نے خود کو سرمایہ داری کے زیر کنٹرول ریاست کے ساتھ بندھا رکھا ہے، جب کہ موجودہ افراتفری کے استحصال کرنے والے انہیں صرف محنت کش عوام پر غلام ڈرائیور کے طور پر اقتدار میں رہنے کا شکار کر رہے ہیں۔ ان کا غصہ مارکسزم کے پاگل پن کے خلاف نہیں بلکہ بکڈ کراس پہننے والوں کے خلاف ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے اور اکیلے ہی جرمن معاشیات کے المیے کو قریب آتے دیکھا، سمجھا اور دکھایا کہ اگر وقت پر کام لیا جائے تو جرمنی اپنی طاقت سے توازن بحال کر سکتا ہے۔

ہر قسم کے نام کے تحت انجمنیں، جو اپنے بنیادی خیالات میں معقول ہیں -عوامی زندگی کے موجودہ افراتفری میں ناامید،
اس بات کی تلاش میں ہیں کہ نظم کیسے پیدا کیا جائے۔ یہ سب بیکار ہے، کیونکہ وہ ایک عظیم سماجی مجموعی کے طور پر قوم کے ساتھ رابطے میں نہیں ہیں۔ سب محض اپنی ذات کے لیے چھوٹے چھوٹے فائدے چھیننے کے ارادے میں ہیں۔ کسی بھی سیاسی یا معاشی اصول کے بغیر، وہ باری باری ہر سیاسی جماعت پر لاگو ہوتے ہیں۔ وہ موجودہ نظام کے سامنے جھکتے ہیں اور نام نہاد سپریم اتھارٹی کے سامنے جھک جاتے ہیں۔

انہوں نے جرمن قوم کو بے شمار منتظمین، ہدایت کاروں اور تار کھینچنے والوں کو ادائیگیوں میں بے حساب رقم خرچ کرنا پڑتی ہے، لیکن ان میں سے کوئی بھی کم سے کم اچھا کام نہیں کرتا۔ مہنگائی -ایک مجرمانہ اقدام -نے تمام طبقوں، کفایت شعاروں، انجمنوں کے ارکان، کاریگروں کو ان کی بچتوں سے لوٹ لیا۔
کچھ نئے ٹیکس، سیدھے سبز میز سے، سالوں کے کام پر مبنی امیدوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ لاتعداد ملاقاتوں، بات چیت، حکومت کو ڈیپوٹیشن کے بعد حاصل ہونے والا فائدہ عام طور پر زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافے، قیمتوں میں اضافے یا گراوٹ کی وجہ سے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

افراتفری اور پاگل پن! ایک کسان ایسے ظلم و ستم میں کیسے رہ سکتا ہے؟ ہر وقت قیمتوں میں اضافے کے ساتھ مزدور کیسے خرید سکتا ہے؟ یہ کیا ہی اچھا ہے کہ افسران اور ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے جب زندگی کی لاگت کا انڈیکس مسلسل بڑھ رہا ہو۔ وہ ریاست سے مدد کے لیے اپنے ساکھ میں نظر آتے ہیں، وہ ریاست جس نے تمام تر غربت اور جبر کا سبب بنایا ہے، جو 'فادر آف نیشن' نہیں ہے، بلکہ ظالم اور ٹیکس جمع کرنے والی استبداد کی دولت ہے۔

اس لیے وہ بار بار پرانی پارٹیوں کی طرف رجوع کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہیں سیاست کی کوئی پرواہ نہیں اور ان کا تعلق ہے۔
کسی پارٹی کو نہیں، اور ساتھ ہی ساتھ پارٹی کی بدحواسیاں بھی پہلے کی طرح چلتی رہیں۔

قومی سوشلزم نے جو عظیم کام اپنے سامنے رکھا ہے وہ فارم کو بحال کرنے، افراتفری کو دور کرنے، دنیا کو، جو پرانے نظاموں سے ہٹ چکی ہے، کو دوبارہ ترتیب دینے کا عزم ہے، اور اس ترتیب کی حفاظت کرنا ہے -اعلیٰ افلاطونی معنوں میں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ہم 'آرڈر' کے طور پر نہ تو کسی پولیس والی ریاست کا ظاہری حکم مانتے ہیں، نہ رسم و رواج کے مطابق مالیات کی لوٹ مار کو اور نہ ہی قانون کی طرف سے اجازت یافتہ، نہ ہی سنڈیکیٹس، ٹرسٹوں کی سازشوں اور قومی غداری کے دوسرے منظم اقدامات کو، خواہ وہ 'فعال' کیوں نہ ہوں۔ ڈاکوؤں کے ٹولے کے بھی 'آرڈر' ہوتے ہیں، جیلوں کے 'ضابطے' ہوتے ہیں۔
لیکن قوم میں، ایک نامیاتی مجموعی کے طور پر، ہماری عوامی زندگی کا ہر پہلو درد، غلامی، جبر، بے حسی کو ظاہر کرتا ہے، اور سب کے خلاف سب کی جدوجہد کی ایک انتشار کی تصویر پیش کرتا ہے۔

حکومت عوام کے خلاف، پارٹی کے خلاف پارٹی، ایک ہی وقت میں سب سے زیادہ غیر فطری اتحاد ختم کرنے والا، آجر ملازم کے خلاف، تاجر اور صارف کے خلاف، مالک مکان کرایہ دار کے خلاف، مزدور کسان کے خلاف، اہلکار عوام کے خلاف، کارکن کے خلاف۔

'بورژوازی'، ریاست کے خلاف چرچ، ہر ایک آنکھ بند کر کے اپنے مخصوص مخالف پر فٹ بیٹھتا ہے اور صرف اپنے ذاتی مفادات، اپنی ترقی اور اپنے پیسوں کے تھیلوں کے بارے میں سوچتا ہے۔ کوئی بھی اس بات کی عکاسی نہیں کرتا کہ دوسرے کو جینے کا حق ہے، یا اپنے مفادات کے حصول کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور کو اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ کوئی بھی اپنے پڑوسیوں کی فلاح و بہبود کے بارے میں نہیں سوچتا اور نہ ہی کمیونٹی کے لیے اپنے اعلیٰ فرائض کے بارے میں سوچتا ہے۔ ذاتی فائدے کے بعد ایک بے دم تعاقب۔
اپنے پڑوسی کو آگے بڑھنے کے لیے کہنی لگائیں، اگر آپ کو اس کے ذریعے کچھ ملے گا تو اس کے جسم کو روندیں -کیوں پرواہ؟ یہ جدید کاروبار ہے۔

آئیے اپنے آپ کو دھوکہ نہ دیں۔ ہم ایک عظیم عالمی تبدیلی کے درمیان ہیں، اور یہ فطری بات ہے کہ سادہ لوح، غریب آوارہ روحیں، افراتفری سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں دیکھتی ہیں، آرام کی تلاش میں ہیں۔

Machine Translated by Google

خودکشی کریں، یا سوچیں کہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور سنہری بچھڑے کی دوڑ میں شامل ہو جائیں اور بھنور میں آنکھیں بند کر کے بھاگ جائیں۔ "جب تک ہو سکے لطف اٹھائیں -ہمارے بعد سیلاب۔"

کسی قوم کے حوصلے کو اتنا خوفناک دھچکا لگانا صرف اسی وقت ممکن اور قابل فہم ہے جب معاشرے کی پوری فکری بنیاد ہلا دی جائے ورنہ غلط، اور درحقیقت ہم دیکھتے ہیں کہ مارکسزم، سرمایہ داری، اور ہماری عوامی زندگی کے رہنما سب ایک ہی خدا کی پوجا کرتے ہیں۔

انفرادیت ذاتی مفاد ہی واحد ترغیب ہے، —زندگی میں اپنے تنگ طبقے کے لیے فوائد حاصل کرنا۔

بعد میں، اس سلسلے میں ایک اور شراکت ظاہر ہو گی، ایک محتاط کے لئے وقف
معاشرے کی تعمیر کا سماجی مطالعہ۔

یہاں میں جلد ہی آج کی ریاست اور سیاسی معیشت میں نامیاتی خرابیوں اور قومی سوشلسٹ ریاست کے جوہر کے درمیان فرق کی ایک تقابلی تصویر دکھانے کی کوشش کروں گا۔ موجودہ دور کا نظریہ یہ ہے کہ: معاشرہ افراد کا مجموعہ ہے —ریاست بہترین طور پر افراد یا انجمنوں کا ایک آسان مجموعہ ہے۔

ہم معاشرے کی تعمیر کے اس نظریے کا موازنہ پتھروں کے ڈھیر سے کر سکتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف اصل چیز پتھر کے انفرادی ٹکڑے ہیں۔ اس کی شکل موقع کی بات ہے۔ پتھر اوپر ہو یا نیچے لاتعلق ہے۔ نتیجہ نہ تو ایک ڈھیر سے زیادہ ہے اور نہ ہی کم

پتھر

اسی تشبیہ سے، ریاست جو ہمارے سماج کے قومی سوشلسٹ نظریے اور ریاست کے فلسفے کا جواب دیتی ہے، وہ گھر ہے۔ میکانکی طور پر بات کی جائے تو گھر بھی بہت سی انفرادی اینٹوں پر مشتمل ہوتا ہے —ریت، سیمنٹ، جوسٹ، کھڑکیاں، دروازے، فرش وغیرہ۔ لیکن کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ ایک گھر، ایک کمرہ، ایک اعلیٰ ہستی ہے، جو کچھ نیا اور منفرد اور مکمل ہے، جو کہ اینٹوں کے ڈھیروں سے زیادہ ہے۔ کوئی بھی سمجھ سکتا ہے کہ گھر ایک ڈھیر میں کئی ایک حصوں کے ڈھیر لگانے سے نہیں بنتا بلکہ ان حصوں کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق جمع کرنے سے ہی وجود میں آتا ہے۔

اس طرح، یہ ایک قوم کے ساتھ ہے. اس وقت تک نہیں جب تک افراتفری کو منظم طریقے سے، ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ذریعے، ترتیب میں لایا جائے اور اسے تشکیل دینے کی جگہ نہ دی جائے، اس وقت تک نہیں جب تک کہ اعضاء کے بڑے پیمانے پر ایک استدلال کو اکٹھا نہ کیا جائے، حقیقی Sateظاہر ہو سکتی ہے۔ تب ہی اجزاء کے حصے ایک بامقصد شکل اختیار کریں گے۔ Othmar Spann،جو پہلے ویانا یونیورسٹی کے ریکٹر تھے، نے اپنی کتاب Der wahre Staatمیں اور اپنی Gesellschaftslehre میں موجودہ دور کی انفرادیت پسند ریاست کی سماجی بنیادوں کی وضاحت کی ہے جو کہ سائنسی اصولوں پر قائم ریاست میں آفاقی نظم کے اعلیٰ آئیڈیل کے برخلاف ہے۔

ہم نیشنل سوشلسٹوں نے یہ جملہ تیار کیا، جسے تمام لوگ سمجھ سکتے ہیں:

فرد سے پہلے برادری۔

قومی برادری کے ایک رکن کے طور پر عام مفاد کی خدمت کرنے سے ہی فرد ایک اعلیٰ زندگی کے لیے بیدار ہوتا ہے، ہر ایک اپنی جگہ پر۔ صرف اسی طرح ہر ایک حقیقی سوشلزم، فرقہ وارانہ احساس، حقیقی زندگی کو حاصل کرے گا، تحفظ کا شعور حاصل کرے گا، اور یہ سمجھے گا کہ صرف اس خیال کے تسلط کے تحت ایک نامیاتی، قومی حکومت موجودہ دور کے لوٹ مار کے نظام سے وجود میں آسکتی ہے، اور کمیونٹی کے لیے، اور کمیونٹی کے ہر فرد کے لیے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔

آج فرد اقتدار کے لیے لڑنے والی قوتوں کا بے بس شکار ہے۔ اس کی انجمنیں اس کی مدد کرنے کے لیے بے بس ہیں۔ یہ واضح طور پر محسوس نہیں کیا گیا ہے کہ اصل دشمن کون ہے -بیکار منافع خور اور استحصال کرنے والا۔ سرمایہ داری کے خلاف مارکسی پکار کے باوجود، مرکز کے پاکیزہ اعلانات، کاروباری دنیا کی شکایات کے بوجھ کے بارے میں

Machine Translated by Google

ٹیکس اور سود، کوئی بھی عالمی دشمن، دنیا پر سایہ کرنے والی مالیات، اور اس کے نمائندے، یہودی حکمرانوں کا ادراک نہیں کرتا۔

تمام طبقوں نے دلچسپی کی کوڑی محسوس کی ہے۔ ٹیکس جمع کرنے والا ہر طبقے پر بھاری ہے، لیکن بینک اور سٹاک ایکسچینج کی طاقت کی مخالفت کس کی جرات ہے؟ سرمایہ اپنے کردار کا اعلان کر رہا ہے، زمین پر کسی اور جگہ کے تمام تجربے کے برعکس، جیسا کہ وہ بغیر کسی تکلیف اور مشقت کے، سود اور منافع کے ذریعے، اور ہر منٹ میں زیادہ سے زیادہ طاقتور ہو کر اپنے کردار کا اعلان کرتا ہے۔ جھوٹ کے شیطانی اصول نے تخلیقی محنت کی شائستگی کو سب سے بہتر بنایا ہے۔

ٹوٹ جاؤ، مفادات کا دھاگہ ہماری جنگی آواز ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ مطالبہ، جو ہر دوسرے کے لیے ہے، ہماری اپنی صفوں میں بھی اس کی پوری اہمیت کے ساتھ صحیح طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ ہمارے بہت کم بولنے والے، مثال کے طور پر، اس بنیادی سوال پر حملہ کرنے کی ہمت کرتے ہیں، حالانکہ ان میں سے اکثر سمجھتے ہیں کہ یہ کتنا اہم ہے۔ ہماری پارٹی کے نعروں میں سے ایک ہے "فائٹ کیپیٹل اور اسٹاک ایکسچینج"۔ لیکن 'مفاد کا غلبہ' دراصل کیا ہے، یہ قوم اور فرد کی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے، کس طرح 'مالیات' نے آبادی کو غلام بنا رکھا ہے، اور اسے توڑنے کے لیے کون سے صحیح اور عملی طریقے اختیار کیے جانے چاہئیں، اور اسے توڑنے کے نتائج پوری آبادی کے لیے کیا ہوں گے، یہ بہت کم لوگوں کے لیے کافی واضح ہے کہ وہ اسے اپنے الفاظ میں سمجھا سکیں

ایڈولف ہٹلر نے اپنے عظیم کام میں، مین کیمپف، (جلد اول، صفحہ 224-225) میں اس سوال کی وسیع اہمیت کا اشارہ یوں کیا ہے: "جون 1919 میں گوٹ فرائیڈ فیڈر کا مفاد کے غلبے کو توڑنے کے بارے میں پہلا لیکچر سنتے ہی، میں جانتا تھا کہ جرمن قوم کے خلاف مستقبل کی یہ جنگ ایک اہم حقیقت ہے۔ بین الاقوامی سرمایہ اور مالیات جرمن قوم کی آزادی اور آزادی کی جدوجہد کے پروگرام میں اہم نکتہ بن گئے ہیں۔" ...

تمام سنجیدہ قومی سوشلسٹ اس یقین کا اظہار کرتے ہیں، کیونکہ اس سوال کے حل کا مطلب یہودی سوال کا حل ہے، اور اس سے بھی زیادہ۔

یہود دشمنی ایک طرح سے ہماری پوری تحریک کے اندر موجود احساس کی بنیاد ہے۔

ہر نیشنل سوشلسٹ اینٹی سیمیٹی ہے، لیکن ہر سام دشمن کو نیشنل سوشلسٹ ہونا ضروری نہیں ہے۔

یہود مخالف منفی ہے۔ یہود مخالف قومی طاعون کے جراثیم کو پہچانتا ہے، لیکن یہ علم عام طور پر انفرادی یہودی سے نفرت اور کاروبار کی زندگی میں یہودیوں کی کامیابی میں بدل جاتا ہے۔ پھر بہترین واقعہ میں یہودیوں کو ہماری ریاست اور معاشی زندگی سے نکالنے میں مدد کے لیے سامیت دشمنی اٹھتی ہے۔ یہود مخالف اپنے سر کو اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ آگے کیسے اور کیا ہے۔

اگر یہودیوں کے نکالے جانے کے بعد بھی، موجودہ دور کے یہودی تسلط کا اصول - مفاد عامہ سے پہلے خود غرضی - اور یہودی بینکاری اور قرض کا نظام برقرار رہتا، تو اب بھی کافی کمینے یہودی ہوں گے، یا مخلوط نسل کے 'عام جرمن' بھی یہودیوں کے جوتوں میں قدم رکھنے کے لیے تیار ہوں گے اور اپنی ہی نسل کے خلاف غصہ کریں گے، جیسا کہ آج ہمیں یہودیوں کو دیکھنا چاہیے۔ 'یہود مخالف' وہ جگہ جہاں کبھی یہودی بیٹھتے تھے۔

اب قومی سوشلزم اپنے بنیادی مطالبے کے ساتھ، دلچسپی کے تھرلڈم کو توڑنا، بنیادی طور پر تعمیری ہے۔ یہ گہرا کاٹتا ہے، اور اس کے نتائج بہت زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔

اپنے مضمون میں، داس ہرزسٹک نے پروگراموں کو ختم کیا، (Nat.Soc. Jahrbuch، 1927) میں نے اس مخصوص پوزیشن کی طرف اشارہ کیا جو مطالبہ ہمیں دیگر تمام جماعتوں اور انجمنوں کے درمیان دیتا ہے۔ ہمارے دیگر تمام مطالبات میں ہمیں دائیں اور بائیں بازو کی جماعتوں میں ایک جیسی اور متوازی خواہشات نظر آتی ہیں۔ ہمارے علاوہ کوئی اور جماعت اس ایک مطالبے کا کوئی جواب نہیں دے سکتی۔

Machine Translated by Google

ہم سب جانتے ہیں کہ نہ تو بائیں بازو، "سرمایہ داری کے خاتمے" کے جھوٹے نعرے کے ساتھ، اور نہ ہی دائیں، فادر لینڈ کے بارے میں اپنے فقرے کے ساتھ، ایک نئے عالمی دور کا آغاز کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، کیونکہ نہ تو مارکسسٹ اور نہ ہی رجعت پسند ہماری معیشت کی نوعیت میں کچھ بدل سکتے ہیں، بلکہ صرف تباہ کریں گے جیسا کہ روس میں کمیونسٹ کرتے ہیں۔ وہ تعمیر کے قابل نہیں ہیں -

روس میں کمیونسٹوں کی طرح۔

Thralldom of Interestسے ہمارا کیا مطلب ہے؟

دنیا کی مالیات کے پیسوں کے تسلط کے تحت لوگوں کی حالت یہود۔

زمین کا مالک اس غضب کی زد میں ہے، جسے اپنے کاشتکاری کے کاموں کی مالی اعانت کے لیے قرضے اکٹھے کرنے پڑتے ہیں، -اتنے زیادہ سود پرقرض، جو کہ تقریباً اس کی محنت کے نتائج کو کھا جاتے ہیں ،-یا جو قرض لینے اور رہن کو اپنے پیچھے گھسیٹنے پر مجبور ہوتا ہے جیسے کہ سیسہ کا

اسی طرح مزدور دکانوں اور کارخانوں میں پیداوار کے لیے پیداوار کرتا ہے، جب کہ شیئر ہولڈر منافع اور بونس حاصل کرتا ہے جس کے لیے اس نے کام نہیں کیا ہے۔

اسی طرح کمانے والا متوسط طبقہ بھی ہے، جس کا کام تقریباً مکمل طور پر بینک اوور ڈرافٹ پر سود کی ادائیگی پر جاتا ہے۔

اسی طرح وہ تمام لوگ ہیں جنہیں ذہنی یا جسمانی محنت سے اپنی روٹی کمانا چاہیے، جب کہ نسبتاً کم تناسب، بغیر محنت اور پریشانی کے، اپنے منافع، قیاس آرائیوں اور بینک کے حصص سے بہت زیادہ منافع حاصل کرتے ہیں۔ ہم کفایت شعاری اور چھوٹے سرمایہ داروں کا حوالہ نہیں دیتے۔

[illegible]
بعد میں مزید کہنا پڑے گا۔

صنعتی بھی ایسا ہی ہے، جس نے محنت سے اپنے کاروبار کو بڑھایا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے کمپنی میں بدل دیا۔ وہ اب ایک آزاد ایجنٹ نہیں ہے لیکن اسے لالچی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور اپنے شیئر ہولڈرز کو بھی مطمئن کرنا ہوگا -اگر وہ نچوڑا جانا نہیں چاہتا ہے۔

اسی طرح وہ تمام قومیں ہیں جو قرضوں کے ذریعے اپنا خسارہ پورا کرتی ہیں۔

یہ کسی بھی قوم کے لیے تباہی ہے جو پیسے کی طاقت، بینکرز، اس کے گھر پر خود مختار حقوق، اس کے مالیات، اس کی ریلوے، اور ٹیکس اور کسٹم کا کنٹرول، جیسا کہ جرمنی نے Dawesقانون کو قبول کرکے کیا ہے۔

تخلیقی محنت اسی حوصلے کی زد میں ہے، اگر وہ سب سے پہلے پیسے کے بارے میں سوچتی ہے۔ آج
پیسہ، 'کاروبار کا خادم'، مالک بن گیا ہے، حقیقت میں، محنت کا سفاک ظالم۔

مفادات کا غلبہ دشمنی کا حقیقی اظہار ہے، سرمایہ بمقابلہ محنت، خون بمقابلہ پیسہ، تخلیقی کام بمقابلہ استحصال۔

اس غضب کو توڑنے کی ضرورت ہماری قوم اور ہماری نسل کے لیے اتنی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اسی پر ہماری قوم کی شرمندگی اور غلامی سے اٹھنے کی امید ہے۔ درحقیقت، پوری دنیا میں خوشی، خوشحالی اور تہذیب کی بحالی کی امید۔

"یہ وہ محور ہے جس پر سب کچھ موڑتا ہے؛ یہ مالیاتی پالیسی کی محض ضرورت سے کہیں زیادہ ہے۔ جب کہ اس کے اصول اور نتائج سیاسی اور معاشی زندگی میں گہرائی تک کاٹتے ہیں، یہ اقتصادی مطالعہ کے لیے ایک اہم سوال ہے، اور اس طرح ہر ایک فرد کو متاثر کرتا ہے اور ہر ایک سے فیصلہ کا مطالبہ کرتا ہے: -قوم کی خدمت یا لامحدود نجی افزودگی۔ اس کا مطلب سماجی حل کا سوال ہے۔"

تمام 'عالمی سوالات' ایک لفظ میں بیان کیے جانے کے قابل ہیں، جو افراتفری کے شعلے کی طرح اٹھتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں لاتعداد انبیاء اور کتابیں ان تمام سوالات کو ختم نہیں کر سکتیں جو اس لفظ سے پیدا ہوتے ہیں۔

Machine Translated by Google

نیشنل سوشلزم کے اس وسیع بنیادی اصول پر ہم فی الحال مزید کچھ نہیں کہہ سکتے۔ میں نے پہلے ہی اپنے پمفلٹس میں مسئلے کے ہر ضروری پہلو پر روشنی ڈالی ہے: — Das Manifest Zur Brechung der Zinsknechtschaft میونخ، 1926 (اب پرنٹ سے باہر)؛ Diessen، 1921؛ — Frz. Eher Nachf., اور Der Staatsbankrott, Die Rettung — Jos. C. Huber, Diessen, 1919; Der kommende Steuerstreik — Der Deutsche Staat auf Nationaler und sozialer Grundlage میونخ، (سب کچھ میونخ میں ہماری پارٹی کی لائبریری کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، Thierschstr. 11)۔

اس مسئلے کی تفصیلات پر عبور حاصل کرنے کے لیے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے، کیونکہ گزشتہ 50 برسوں کی عملی معاشیات نے سرمایہ دارانہ نظریے کی اس قدر قریب سے پیروی کی ہے کہ اس کے ساتھ پروان چڑھنے والے تمام افراد کو اس سے آزاد ہونے کے لیے رجحان کی مکمل تبدیلی کی ضرورت ہے۔

اس موضوع پر ایک پمفلٹ جلد منظر عام پر آنے والا ہے، جو ہمارے اراکین کو آنے والی قوم پرست ریاست کے اس انتہائی اہم کام کے بارے میں وضاحت فراہم کرے گا۔

اوپر دیئے گئے ہمارے پروگرام کے دو بالکل نئے بنیادی اصولوں کے علاوہ، ہم
ریاست کی عمومی پالیسی کے سلسلے میں کچھ دوسروں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

ہماری ریاست کی پالیسی کا بنیادی اصول جلد ہی درج ذیل ہے: جرمن ریخ جرمنوں کا گھر ہے۔

یہ ہماری پوری خارجہ پالیسی کے لیے عظیم اصول ہے، اور اس میں جرمنی کی سیاسی آزادی، ہماری نسلی پالیسی کے تمام تقاضے، اور ریاست کی رکنیت کی شرائط شامل ہیں۔

ہمارا معاشی اصول یہ ہے کہ: قومی معیشت کا فریضہ ضروریات کی فراہمی ہے۔
زندگی کا اور سرمائے کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکنہ منافع کو محفوظ نہ کرنا۔

معاشی پالیسی کا یہ اصول نجی ملکیت کے بارے میں قومی سوشلزم کے بنیادی رویے کو اپناتا ہے، اور کاروبار کی مختلف شکلوں کے حوالے سے، چھوٹے سے لے کر بہت بڑے تک —سنڈیکیٹس، ٹرسٹ— اور ان عظیم اخلاقی سوالات کے بارے میں جو کاروبار میں ایک زندہ قوت ہونا چاہیے، اگر 'قومی معاشیات' کو محض استحصال اور قوم کے مفاد کے لیے چلانے کے لیے نہیں ڈوبنا ہے!

مالیات کے حوالے سے ہمارا اصول درج ذیل ہے:

فنانس ریاست کے فائدے کے لیے موجود ہوگا۔ مالی میگنیٹس ایک نہیں بنیں گے۔
ریاست کے اندر ریاست۔

اس اصول میں زلزلہ کی تبدیلی شامل ہے۔ یہ ان عملی اقدامات سے متعلق ہے جو کہ سود کی حد کو توڑنے کے لیے اٹھائے جائیں گے، یعنی مالیات کی قومیائی، قرض کے نظام پر کنٹرول، اور بینکنگ نظام۔

ان میں سے ہر ایک کام ہمارے پروگرام کے نقطہ نظر سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ان میں ٹیکس کی تمام قانون سازی شامل ہوتی ہے، حتمی -اور بظاہر ناممکن- کے ساتھ۔
ٹیکس کے بغیر ریاست کا مقصد

سماجی مضامین کے حوالے سے ہمارا اصول درج ذیل ہے:

عام بہبود سب سے اعلیٰ ترین قانون ہے۔

ہمارا یہ اصول موجودہ دور کے اس طرز عمل کے بالکل خلاف ہے جس کے مطابق ہر طبقہ، ہر پیشہ عام مفاد کی پرواہ کیے بغیر سماجی پالیسی میں اپنے مخصوص گروہ کے لیے فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم سب کے لیے رہائش تلاش کرنا اور سب کے لیے روزی کمانا ممکن بنانا چاہتے ہیں، اور بوڑھوں کی دیکھ بھال کا ایک عمومی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک تعلیمی اور اخلاقی ترقی کا تعلق ہے یہ ہمارا غیر تبدیل شدہ اصول ہے: کہ اس سمت میں تمام کام صرف جرمن قومیت کے نقطہ نظر سے کیے جائیں۔ یہ حکم یا طاقت سے نہیں ہو سکتا کہ ہماری قوم کی اخلاقی اور فکری قوتیں ایک نئی نشاۃ ثانیہ، فنون لطیفہ میں ایک نیا کلاسک عہد متعارف کرائیں۔ لگنے والی چوٹوں کو روکنا پڑے گا۔

Machine Translated by Google

ہماری جرمن فنکارانہ اور فکری زندگی یہودی آمریت کے ہاتھوں، خاص طور پر پریس کے زہر کے ذریعے۔

عوامی زندگی کے اس اہم ڈومین کے علاوہ، یقیناً، بہت سی دوسری بہتریوں پر غور کیا جانا ہے۔

یہ واضح ہے کہ ہمارے قانون کے نظام کو نئے اداروں کی مختلف قسموں کو پورا کرنے کے لیے تبدیل کرنا پڑے گا۔ کہ جمہوری ووٹ کے ذریعے پارلیمنٹ کے انتخابات کے اسکینڈل کو دور کرنا ہوگا، اور یہ کہ آمریت کے عبوری دور کے بعد، ہمیں ریاست کی ظاہری شکل اور وفاقی ریاستوں کے اندرونی افعال کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوگا۔

تاہم، ہم پہلے ہی اس مختصر خاکہ میں ان سوالات کی وسیع جہت کو دیکھ سکتے ہیں۔
جب ہمارے پروگرام کے زبردست بنیادی اصولوں کے ساتھ آمنے سامنے ہوں۔

یہ بنیادی نہیں ہے -درحقیقت یہ ہمارے لیے لاتعلق ہے کہ بادشاہت ہو یا جمہوریہ، چاہے ہمیں 5یا 25ریاستوں کا فیڈریشن بنایا جائے، بشرطیکہ وہ تمام جرمن ریاستیں ایک مضبوط مرکزی حکومت کے تحت مل کر، جب غیر ملکی سے آمنے سامنے ہوں، اور بشرطیکہ صرف جرمن ریاست کے شہری ہی گھر میں خوش اور مطمئن رہ سکیں۔

Machine Translated by Google

4.پروگرام کے تقاضے تفصیل سے

جیسا کہ Der deutsche Staat میں Gottfried Feder نے وضع کیا ہے۔

نئے اراکین کی فہرست سازی کرتے وقت، اس پروگرام کو مندرجہ ذیل شکل میں استعمال کرنے کے لیے یہ واضح کرے گا۔
معمولی شقوں کو زیادہ اہم عنوانات کے تحت رکھا گیا ہے، جو پچھلے باب میں بیان کیے گئے اصولوں کے مطابق ہیں۔

NSDAP کا سیاسی اور اقتصادی پروگرام

ہمارا مقصد ہے -جرمن جذبے میں جرمن آزادی کے لیے جرمنی کا دوبارہ جنم۔

اس مقصد کے ذرائع یہ ہیں:

1.سیاسی اصول: جرمن ریخ جرمنوں کا گھر ہے۔

aخارجہ پالیسی میں:

•تمام جرمن نسل کو اپناتے ہوئے ایک یکساں قومی ریاست کی تشکیل۔

•بیرون ملک جرمن مفادات کی بھرپور نمائندگی۔

ب نسلی پالیسی میں:

•تمام جرمن نسل کو اپناتے ہوئے ایک یکساں قومی ریاست کی تشکیل۔

•بیرون ملک جرمن مفادات کی بھرپور نمائندگی۔

cداخلی پالیسی میں:

•جرمنوں کے علاوہ کوئی نہیں جو جرمنی کی روح اور تقدیر کے ساتھ پوری کمیونٹی کا دعویٰ کرتے ہیں ریاست کے شہری کے حقوق استعمال نہیں کر سکتے۔

•جو جرمن نہیں ہے وہ صرف جرمن ریاست میں بطور مہمان رہ سکتا ہے اور غیر ملکی قانون کے تحت رہ سکتا ہے۔

•جرمنوں کے حقوق کو غیر ملکی شہریوں کے حقوق پر ترجیح دی جائے گی۔

2.ہمارا معاشی اصول: ریاست کا فرض زندگی کی ضروریات فراہم کرنا ہے۔
سرمائے کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکنہ منافع کو محفوظ نہ کرنا۔

aقومی سوشلزم نجی ملکیت کو ایک اصول کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔
قانون

ب تاہم قومی بہبود کا مطالبہ ہے کہ افراد کے ہاتھ میں دولت جمع کرنے کی حد مقرر کی جائے۔

cتمام جرمن عام فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے ایک کمیونٹی بناتے ہیں۔
ثقافت

dہر جرمن کے کام کرنے کی ذمہ داری کی حدود کے اندر، نجی املاک کے تقدس کا احترام کیا جاتا ہے، ہر جرمن کمانے اور اپنی محنت کے نتائج کو ضائع کرنے کے لیے آزاد ہے۔

Machine Translated by Google

eزراعت سمیت معاشی زندگی کے ہر شعبے میں چھوٹے اور بڑے کاروبار کی تمام اقسام کے صحت مند امتزاج کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

fتمام موجودہ کاروبار جو اب تک کمپنیوں کی شکل میں رہے ہیں۔
نیشنلائز کیا جائے.

جی سود اور منافع خوری اور ذاتی افزودگی خرچ اور چوٹ پر
قوم کو موت کی سزا دی جائے گی۔

hکام کرنے کے لیے ایک سال کی ذمہ داری کا تعارف (ریاست کے لیے)، ہر ایک پر واجب الادا
جرمن

3.ہمارا مالیاتی اصول: خزانہ ریاست کے فائدے کے لیے موجود ہوگا۔ مالیاتی سربراہ ریاست کے اندر ریاست نہیں بنائیں گے۔ لہذا ہمارا مقصد مفادات کے گھناؤنے پن کو توڑنا ہے۔

aریاست کا، اور اس لیے قوم کا، اس کے مقروض ہونے سے لے کر بڑے مالیاتی گھرانوں تک جو سود پر قرض دیتے ہیں۔

ب Reichsbankاور جاری کرنے والے مکانات کی قومیت۔ cتمام عظیم عوامی اشیاء (پانی کی طاقت، ریل روڈ وغیرہ) کے لیے رقم کی

فراہمی، قرضوں کے ذریعے نہیں، بلکہ غیر سود والے ریاستی بانڈز دے کر یا تیار رقم استعمال کیے بغیر۔

dمحفوظ بنیادوں پر کرنسی کے ایک مقررہ معیار کا تعارف۔

eغیر سودی قرضے دینے کے لیے نیشنل بینک آف بزنس ڈویلپمنٹ (کرنسی ریفارم) کی تشکیل۔

fسماجی-اقتصادی اصولوں پر ٹیکس کے نظام کی بنیادی ری ماڈلنگ۔ صارفین کو بالواسطہ ٹیکس کے بوجھ سے اور پروڈیوسر کو اپاہج ٹیکس سے نجات (مالیاتی اصلاحات اور ٹیکس سے ریلیف)۔

4.ہمارا سماجی سیاسی اصول: عمومی بہبود سب کا اعلیٰ ترین قانون ہے۔

aسالانہ کے نظام کو قومیا کر اولڈ ایج انشورنس کے بڑے پیمانے پر ترقی۔ جرمن ریاست کے ہر رکن کو اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے گی کہ وہ اس عمر سے پہلے ایک مخصوص عمر تک زندہ رہنے کے لیے، یا اگر مستقل طور پر معذور ہو جائے تو۔

ب کارکردگی اور عمر کے مطابق منافع میں پیداواری اداروں میں مصروف تمام افراد کی شرکت۔ قومی نقطہ نظر سے کام کی تکمیل میں ذمہ داری بھی بانٹ دی جائے گی۔

cجنگ اور انقلاب سے حاصل ہونے والے تمام منافعوں کا سماجی مقاصد کے لیے قبضہ، نہ کہ دیانت دارانہ کام، اور سود خوروں اور پیسہ چھیننے والوں کی قسمت۔

dنمبر 20 (ایک نیا قومی بینک) میں تجویز کردہ ذرائع سے پورے ریخ میں وسیع پیمانے پر تازہ تعمیرات کے ذریعے مکانات کی کمی کو دور کرنا۔

5.ہمارا ثقافتی مقصد یہ ہے کہ تمام علوم اور فنون ایک سیاسی طور پر آزاد، اقتصادی طور پر صحت مند ریاست کی بنیاد پر پروان چڑھیں۔ اس کے حصول کے ذرائع یہ ہوں گے:

aعظیم کے بعد، نوجوانوں کو جسم میں صحت مند اور دماغ میں آزاد ہونے کی تربیت دینا
جرمن ثقافت کی روایات

ب عقیدہ اور ضمیر کی مکمل آزادی۔

cعیسائی فرقوں کے لیے خصوصی تحفظ۔

dعقیدوں کی حوصلہ شکنی، جو جرمن اخلاقی جبلتوں کے خلاف ہیں اور جن میں ریاست اور قوم کے لیے نقصان دہ مادے ہیں۔

Machine Translated by Google

eپریس، ادب، اسٹیج، آرٹس اور تصویری تھیٹر میں تمام برے اثرات کی حوصلہ شکنی۔

fجرمن ثانوی اسکولوں میں تعلیم کی آزادی؛ ایک حکم کی تشکیل
اعلیٰ ذہن رکھنے والے مردوں کی کلاس۔

6. Mi1itaryامور۔

aہر آزاد جرمن کو خدمت کرنے اور برداشت کرنے کی اجازت دے کر قوم کو کارآمد بنانا
بتھیار

ب تنخواہ دار فوج کا خاتمہ۔

cپیشہ ور افسران کی اعلیٰ تربیت یافتہ کور کی کمان میں قومی دفاع کے لیے قومی فوج کی تشکیل۔

7.دیگر سفارشات۔

aپریس ریفارم۔ قومی بھلائی کے خلاف جنگ کرنے والے تمام جرائد کو دبانا۔ تمام جھوٹی اور جان بوجھ کر جھوٹی انٹیلی جنس کی سخت ذمہ داری۔

ب فرنچائز قوانین میں ترمیم تاکہ انتخابی مقابلہ جات کے حوصلے پست کرنے والے طریقوں اور منتخب ہونے والوں کے استثنیٰ کو ختم کیا جا سکے۔

cتجارت اور پیشوں کے لیے خصوصی چیمبرز کی تشکیل۔

dزمینی قوانین کے حوالے سے عدالتی اصلاحات -ایک اصول کے طور پر زمین میں جائیداد کے حقوق کو تسلیم کرنا؛ زمین کی حفاظت پر نجی ذرائع سے قرض لینے کا کوئی حق نہیں؛ ریاست کو پہلے سے خالی ہونے کا حق حاصل ہے، خاص طور پر غیر ملکیوں اور یہودیوں کے معاملے میں؛ مالک کی جانب سے خراب انتظام کی صورت میں اسٹیٹ کو اسٹیٹس کا انتظام کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

شہری قانون -جائیداد کے حقوق کے یک طرفہ قانونی تحفظ کے برخلاف ذاتی عزت، صحت کے تحفظ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، جو آج کل غالب ہے۔

eریاستی قانون میں اصلاحات۔

جرمن کردار کے لیے سب سے زیادہ موزوں ریاست کی شکل ایک مرکزی ذاتی طاقت میں متحد خودمختار کنٹرول ہے۔ قوم کو بعد میں فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا یہ مرکزی ذاتی طاقت ایک منتخب بادشاہ یا صدر کے پاس ہے۔

ریخ کا وفاقی کردار۔

نسل اور تاریخ کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے متعدد ممالک میں سے جرمن قوم کا آئین یہ ضروری بناتا ہے کہ ہر ایک ریاست داخلی معاملات میں بڑے پیمانے پر آزاد ہو۔

بیرون ملک جرمن قوم کی نمائندگی کرنا، اور فوج اور بحریہ کے لیے پاسپورٹ، کسٹم فراہم کرنا ریخ کا معاملہ ہے۔

قومی کے اس قومی پروگرام کو آگے بڑھانے میں تین بنیادی رکاوٹیں ہیں۔
سوشلزم: مارکسزم، پارلیمانی نظام، اور سرمایہ دارانہ حکمران۔

1.ہماری مارکس مخالف مہم یہودی، کارل مارکس کے خلل ڈالنے والے عقائد کے خلاف ہے —وہ طبقاتی جنگ جو قوم کو تقسیم کرتی ہے، نجی ملکیت کے خاتمے کی جو کاروبار کو ناممکن بناتی ہے —اور تاریخ کے پورے معاشی مادیت پسندانہ نظریے کے خلاف ہے۔

Machine Translated by Google

.2پارلیمانوں کے خلاف ہماری مہم عوام کے نام نہاد نمائندوں کی ذمہ داری کے فقدان کے خلاف ہے، جو -استثنیٰ رکھتے ہوئے - اپنے فیصلوں کے نتائج کا جواب دینے کے لیے عملی طور پر کبھی طلب نہیں کیے جا سکتے۔ ان تمام برائیوں کے خلاف بھی جو نظام سے پیدا ہوتی ہیں (اخلاقی بدعنوانی، اقربا پروری، غنڈہ گردی)، یہ سب حتمی برائی کی صورت میں نکلتی ہیں -ایک ایسی حکومت جس کا انحصار ایسی پارلیمنٹ پر ہو۔

.3میمون کے خلاف ہماری مہم، جو کہ دوسرے دو سے اوپر ہے، پیسے کی عالمی طاقت کے خلاف ہے، یعنی عظیم قرض دینے والے گھروں کے ذریعے ہماری قوم کا مستقل استحصال۔

یہ ہماری عوامی، تجارتی اور ثقافتی زندگی میں اپنے تمام خلل انگیز ساتھیوں کے ساتھ روح کو مارنے والی، لالچ اور عصمت کی مادہ پرست روح کے خلاف ایک زبردست جدوجہد بھی ہے۔

اصل معرکہ دو عالمی نظریات کے درمیان ہے، جس کی نمائندگی دو بنیادی طور پر مختلف ڈھانچے سے ہوتی ہے —وہ روح جس نے تخلیق کیا ہے اور تخلیقی ہے اور بے چین، گرفت کرنے والی روح۔ تخلیقی روح، گہری جڑیں، لیکن روحانی تجربے میں باقی دنیا سے برتر، کی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر آریائی نسل کی طرف سے؛ -پکڑنے والی روح، جس کی جڑیں کہیں بھی نہیں ہیں، صرف مادی چیزوں پر، تجارتی، بنیادی طور پر یہودیوں کی طرف سے نمائندگی کی جاتی ہے۔

قومی سوشلزم، سامیت دشمنی کی طرح، یہودی مادیت پسندانہ جذبے کو برائی کا بنیادی سبب مانتا ہے۔ تاہم یہ جانتا ہے کہ تاریخ کی اس سب سے بڑی جدوجہد کو صرف سامی روح کو تباہ کرنے سے نہیں روکنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ قومی سوشلزم کا عظیم پروگرام تباہ کرنے کی یہود مخالف خواہش سے بہت آگے ہے، کیونکہ یہ ایک مثبت تعمیری تصویر پیش کرتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محنت اور کامیابی کی قومی سوشلسٹ ریاست کو مکمل ہونے پر کیسے ظاہر ہونا چاہیے۔

ایک بار جب یہ اعلیٰ مقصد حاصل ہو جائے گا تو نیشنل سوشلسٹ پارٹی خود بخود تحلیل ہو جائے گی۔ نیشنل سوشلزم کے لیے پھر پوری جرمن قوم کی پوری زندگی ہوگی۔ NSDAPلفظ کے عام معنوں میں کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے، بلکہ قوم کا وہ طبقہ ہے، جو پر اعتماد، اور مستقبل پر یقین رکھتا ہے، جس نے مضبوط اور پرعزم لیڈروں کو اکٹھا کیا ہے تاکہ جرمنی کو بیرون ملک شرمندگی اور نامردی سے اور اندرون ملک مایوسی سے نجات دلائی جائے، اور اسے ایک بار پھر بیرون ملک مضبوط اور باعزت بنایا جائے، اور اندرون ملک اخلاقی اور معاشی طور پر صحت مند ہو۔

"جرمن ریخ جرمن لوگوں کا گھر ہے۔"

ریاستی پالیسی کے اس اصول کا ہر لفظ کوڑے کے ساتھ کاٹا جاتا ہے، جب ہم آج کی دگرگوں حالت پر غور کرتے ہیں۔

'جرمن ریخ' -آج ایک جرمن ریخ کہاں ہے؟ کیا جرمنی ایک آزاد ریاست کہلانے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ نہیں! ریاستی قانون میں سب سے زیادہ مطمئن پنڈت بھی کسی ایسے ملک کو بیان نہیں کر سکتے ہیں، جیسا کہ جرمنی اب ہے، ایک ملک کے طور پر جو اپنے تمام تر خودمختاری کے حقوق سے بھرپور لطف اندوز ہے۔

ریاست کے پانچ سب سے اہم حقوق ہیں: اپنی سرزمین پر خودمختاری، اس کی فوج، اس کا مالیات، اس کی داخلی انتظامیہ بنجر مواصلات، اور آخر میں اس کا انصاف۔

آپ کو بین الاقوامی قانون کے تحت کسی ملک کے حقوق کی مزید وضاحت کیے بغیر معاملہ کسی بھی عام آدمی کے سامنے رکھنا ہے، اور اس کا آج جرمنی کی پوزیشن سے موازنہ کرنا ہے، اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایک خودمختار 'جرمن ریخ' کا مزید وجود برقرار رکھنا ناممکن ہے۔

اپنے علاقے پر ہمارا کنٹرول ایک مذاق ہے، کیونکہ جب بھی فرانس کا انتخاب ہوتا ہے تو وہ بغیر اجازت طلب کیے اور مخالفت برداشت کیے بغیر جرمن سرزمین پر قبضہ کر سکتی ہے۔ چیک، پولس، ڈینز

Machine Translated by Google

کسی بھی رکاوٹ کے خوف کے بغیر جرمن سرزمین میں داخل ہونے کا منصوبہ بنا سکتا ہے۔ 'ملعون پرانی حکومت' نے سرحد کی معمولی سی خلاف ورزی پر بہت مختلف تشریح کی ہے۔ جرمن سرزمین میں فوجی داخلے کا مطلب 'جنگ کی حالت' ہے۔

اپنی علاقائی خودمختاری کے تحفظ کے لیے ایک قوم کو ایک مسلح فورس کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی سرزمین پر ہونے والے کسی بھی حملے کو پسپا کر سکے اور اس لیے اس کے شہریوں کی زندگیوں اور خوشیوں پر بھی حملہ آور ہو۔ ایک آزاد ریاست کسی غیر ملکی طاقت کو اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرے، یا اپنی فوج کی طاقت، سازوسامان، ہتھیاروں، چوکیوں کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل کرے۔ اگر میں! کرتا ہے، یہ یقینی طور پر 'خودمختاری' نہیں ہے۔ وہ اپنی طاقت کے ذرائع کا حکم نہیں دے سکتا۔ اس نے اپنی فوجی قوتوں کا کنٹرول چھوڑ دیا ہے۔ جرمنی نے یہ کام تخفیف اسلحہ اور کنٹرول کے دشمن کمیشنوں کو دے کر کیا ہے۔

جرمنی پہلے ہی جنگ بندی کی شرائط کے تحت اس ذلت کا شکار ہو چکا تھا اور اپنے بین الاقوامی حقوق کھو چکا تھا۔

اس کے باوجود، اس نے اپنے اندرونی کنٹرول کا کچھ حصہ برقرار رکھا ہو گا۔ لیکن جیسے ہی فوجی کنٹرول تباہ ہوا، مالیاتی حکمرانوں نے جرمن محنت کے لامحدود استحصال کے موقع سے فائدہ اٹھایا۔

سب سے پہلے، انقلاب کا کیچڑ بھرا طوفان جرمنی پر پھوٹ پڑا۔ پھر سود خوروں اور منافع خوروں، سوشل ڈیموکریٹک غداروں، افراتفری کے بیٹے، صحرائی، جیل کے پرندوں نے ڈیموکریٹس اور سینٹر کے ساتھ اقتدار میں حصہ لیا اور تمام سرمایہ کاروں کے پیچھے یہودیوں نے اپنا کاروبار کیا۔ جلد ہی نام نہاد نیشنل پارٹیوں کے فری میسنز، خاص طور پر برادر اسٹریسمین کو بلایا گیا۔ حتمی دھچکا جلد ہی آنے والا تھا۔ ڈیوس قانون کے ماہرین نے جرمنی سے اس کے مالیات کا کنٹرول چھین لیا، جسے مٹھی بھر یہودیوں، جرمن اور غیر ملکی مالیاتی حکمرانوں کے حوالے کر دیا گیا۔ Reichstagنے ریلوے کو جانے دیا، اور ان کے ساتھ مواصلات کا تمام کنٹرول، ٹیکسیشن اور کسٹم کے کنٹرول کا ایک بڑا حصہ، انہیں ریپریشن کمشنر کے حوالے کر دیا۔

انصاف کا کنٹرول اب شاید ہی موجود ہے۔ مقبوضہ اضلاع غیر ملکی فوجی قانون کے تحت ہیں۔ خصوصی ضابطے باقی جرمنی پر حکومت کرتے ہیں، جیسے جمہوریہ کے دفاع کے لیے؛ حقوق کا عدم تحفظ، نام نہاد Aufwertungsgesetzeکے ذریعے منظم عوامی ڈاکہ زنی، عدالتوں کو یہ اعلان کرنے پر مجبور کرنا کہ غلط کو صحیح ہے۔

جرمنی اب ایک خودمختار ریاست نہیں ہے۔ وہ غلاموں کی کالونی ہے۔ جرمنوں پر ظلم کیا جاتا ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے، آزادی اظہار سے انکار کیا جاتا ہے -صرف اس لیے کہ وہ اب بھی 'جرمن' ہیں اور اپنی غلامی ختم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

ہاں، ہم جرمنی کو پھر سے آزاد کرنا چاہتے ہیں، اور یہ آنے والا جرمن ریخ جرمنوں کا گھر ہو گا، -نہ صرف نظم و ضبط رکھنے کی مشین، نہ صرف ایک 'ریاست'، ایک 'اتھارٹی'، 'حکومت'، ایک مٹھی بھر حکمرانی کرنے والے گھروں کے لیے ایک سینکیور، بلکہ ایک گھر، وہ دلکش لفظ —گھر سے پیار، دھوپ سے پیار، پیار سے پیار کرنا۔ گھر کی دھرتی کی مہک اٹھتی ہے، آوارہ اپنے قدموں تلے گھر کی مٹی کو محسوس کرنے کے لیے خوشی سے جوش مارتا ہے۔ وہ خون کے رشتوں سے جڑا ہوا ہے۔

گھر کا احساس تحفظ کا احساس ہے اور اسی سے گھر کی محبت کا عمدہ پھول کھلتا ہے۔ ریاست اور قوم کا اس سے بہتر کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک محتاط سماجی پالیسی، بے روزگاری بیمہ، ہاؤسنگ اسکیموں سے زیادہ ہے، حالانکہ درحقیقت اپنا گھر ہونا گھر سے محبت کے لیے سب سے مضبوط ترغیبات میں سے ایک ہے۔

گھر ایک 'امپیریل اسٹیٹ' سے بڑھ کر ہے، جس کی کوئی خدمت کرتا ہے، چاہے جوش سے ہو یا مجبوری کے تحت.

یہ ایک انتظامیہ سے زیادہ ہے، اپنے مفادات کے دفاع سے زیادہ، مویشیوں کے پالنے سے زیادہ، یا شخص اور جائیداد کے تحفظ سے زیادہ۔ ان تمام عوامی اشیاء کو گھر کے تصور کو پورا کرنا چاہیے۔ جس طرح گھر کا خیال بچوں کے لیے ایک خاص دلکشی رکھتا ہے۔

Machine Translated by Google

منظم خاندان، جیسا کہ کسی کا اپنا کمرہ ہوٹل یا جیل کی کوٹھری کے کمرے سے بہت مختلف احساسات کو جنم دیتا ہے۔ گھر ایک ایسی چیز ہے جو ناقابل بیان حد تک نرم اور پھر بھی طاقتور ہے، کسی مقصد کے لیے انجمن کے خیال سے برتر، جو کہ سماجی ریاست کا لبرل —پارلیمانی —جمہوری تصور ہے۔

ریاست کی پالیسی

اصول: جرمن ریخ جرمنوں کے لیے ایک گھر ہو گا -نہ کہ یہودیوں، روسیوں (کمیونسٹوں)، سوشل ڈیموکریٹس کے لیے، جن کا کوئی آبائی وطن جرمنی (کرسپین) نہیں ہے، اور نہ ہی ان تمام غیر ملکیوں کے لیے جو جرمن سرزمین پر طویل یا مختصر قیام کرتے ہیں۔

ہم ویمر آئین کی شدید اور بنیادی مخالفت میں ہیں، جو صرف 'جرمن شہریوں' کی بات کرتا ہے، لیکن قومی یا نسلی لحاظ سے 'جرمن' کے تصور کو نظر انداز کرتا ہے۔

(a)خارجہ پالیسی۔

1.جرمن نسل کی تمام شاخوں کو اپناتے ہوئے ایک ٹھوس قومی ریاست کی تشکیل۔

تمام جرمن خون، چاہے وہ فرانسیسی، ڈینش، پولش، چیک یا اطالوی خودمختاری کے تحت رہتے ہوں، ایک جرمن ریخ میں متحد ہو جائیں گے۔ ہم نہ تو اس سے کم اور نہ زیادہ کا مطالبہ کرتے ہیں جس کا ہمارے دشمنوں سے مطالبہ کیا گیا تھا — جرمنوں کا یہ حق کہ وہ اپنی مادر وطن جرمن ریاست سے تعلق رکھنے کا فیصلہ کریں۔

ہم Sudeten Germany, Alsace-Lorraineمیں تمام جرمنوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پولینڈ، آسٹریا کی لیگ کالونی، اور وہ ریاستیں جو پرانے آسٹریا میں کامیاب ہوئیں۔ تاہم یہ مطالبہ سامراج کی طرف کسی بھی رجحان کو واضح طور پر خارج کرتا ہے۔ یہ ایک سادہ اور فطری مطالبہ ہے جسے کوئی بھی مضبوط قومیت اپنی فطری ضرورت کے طور پر پیش کرتی ہے۔

2.بیرون ملک جرمن مفادات کی مضبوط نمائندگی ایک مزید اور ضروری نتیجہ ہے۔

a. نقطہ

یہ عام طور پر بہترین، سب سے زیادہ محنتی اور مہم جوئی ہے —انجینئرز، ایکسپلورر، پروفیسرز، مرچنٹ، ڈاکٹر —جو جرمن ثقافت کو اپنے ساتھ لے کر غیر ملکی سرزمین میں جاتے ہیں۔ وہ عظیم جرمن قومی خاندان کے رکن ہیں، جس سے انہیں کبھی بھی محروم نہیں ہونا چاہیے۔ جب وہ بیرون ملک ہوں تو انہیں گھر سے تحفظ کی توقع کرنے کا حق ہے۔ انہیں محض ثقافت کو پھیلانے والے نہیں بلکہ دنیا میں جرمن خیال کے شعوری پیش قدمی کرنے والے ہونے چاہئیں۔ 'انسانیت کے رسول' نہیں بلکہ نورڈک خیال کے علمبردار۔

بیرون ملک جرمنی کی نمائندگی کرنے والوں کو غیر ملکی تصورات حاصل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنے اعلیٰ جرمن کردار پر قائم رہنا چاہیے۔ ہمارے دفتر خارجہ کو لوہے کے بلوں سے صاف کیا جانا چاہیے۔ ہمیں ایرزبرگر اور اسٹریسمین کے انداز کے بعد غیر ملکی کے تئیں تعصب کے ساتھ ختم کرنا چاہیے، اور یہ دیکھا جائے گا کہ جرمن مفادات کی مضبوط نمائندگی کا بصورت دیگر احترام کیا جائے گا، اور حقارت کی جگہ جرمن خواہشات پر توجہ دینے کا نتیجہ ہوگا۔

(b)نسلی پالیسی۔

3.عوامی زندگی میں تمام ذمہ دار عہدوں سے یہودیوں اور تمام غیر جرمنوں کو خارج کرنا۔

یہ مطالبہ ہمارے نیشنل سوشلسٹوں کے لیے اتنا فطری ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو لوگ ہمارے نسلی نظریے کے اصولوں کو قبول کرنے میں ناکام رہتے ہیں ان کے لیے مختصراً قائل کرنے والے دلائل دینا ممکن نہیں ہے۔

کوئی بھی جو کسی یہودی کو 'یہودی مذہب کی ریاست کے شہری کے طور پر دیکھتا ہے -نہ کہ ایک متضاد، الگ الگ لوگوں کے طور پر، کردار میں طفیلی، اس مطالبے کی اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہے گا۔ اگر کوئی آدمی یہ کہے یا یہ سمجھے کہ گوبھی جو اتفاقاً اسٹرابیری کے پودے کے بیچ میں اگ گئی تھی وہ اسٹرابیری کا پودا ہے اور اس سے اچھی اچھی اسٹرابیری حاصل کی جاسکتی ہے تو وہ اتنا ہی غلط ہوگا جیسا کہ اس نے سوچا کہ شیر کا بچہ جو بکریوں کے ریوڑ میں آ گیا تھا اس طرح بھیڑ بن گیا۔ ایک جرمن چین یا ہندوستان میں ایک سرکاری اہلکار کے طور پر اچھا نہیں ہوگا، اور ہمیں یہ پسند نہیں کرنا چاہیے کہ چائنا مین یا ہاٹنٹوٹ کو بطور ٹریژری اہلکار یا جرمن شہر کے میئر کے طور پر رکھا جائے۔

اور پھر بھی جرمنی میں ایک اینور پاشا یا چانگ کائی چیک کو کنٹرول میں رکھنا اس سے بہتر ہوگا کہ کسی یہودی کو اس کی بکھرتی نسلی خصوصیات کے لیے آزادانہ کھیل ہو۔
جو بات یقینی ہے وہ یہ ہے کہ انقلاب نے ریاست میں نظم و ضبط کو ڈھیلا کر دیا، اور یہ کہ طویل عرصے سے قائم یہودی بینکاروں کے ساتھ ساتھ مشرق کے یہودیوں نے جو حال ہی میں جرمنی میں ہجرت کر کے آئے ہیں، جرمنی کو غریب بنا کر خود کو مالا مال کر لیا۔ ہم سب نے دیکھا ہے اور اس کا تجربہ کیا ہے۔ یہ ہمیشہ جاری رہا ہے، نورڈک اداروں کا یہ ٹوٹنا۔ "اس چالاک لوگوں کے لیے ایک ہی راستہ کھلا ہے، -جب تک نظم برقرار رہے گا، اس میں امید کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔" (Plundersweilen کے میلے میں گوئٹے)

لہذا، ہم مطالبہ کرتے ہیں:

.4کہ مشرقی یہودیوں اور دوسرے طفیلی اجنبیوں کی ہجرت روک دی جائے، اور
کہ ناپسندیدہ غیر ملکیوں اور یہودیوں کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔

زبردست افراط زر کے وقت گیلیسیا اور پولینڈ کے یہودی کیڑے کی طرح جرمنی کے قصبوں میں آ گئے۔ اگرچہ گھروں کی بہت کمی تھی، وہ جلد ہی بہت اچھی طرح سے رکھے گئے تھے، جب کہ جرمنوں کو سوراخوں میں گھسنا پڑا۔ انہوں نے اپنا گھناؤنا کاروبار شروع کیا، سب کچھ خرید لیا -موتی، فارسی قالین، ہیرے، سونا، چاندی، پلاٹینم، جنگی قرض، ہزار نشان کے نوٹ، تانبا، سیسہ، ادب، تھیٹر، اناج (ایواپوریٹر کمپنی)۔ وہ تیزی سے بظاہر امیر بن گئے، اور 'عام جرمنوں' کی نظر میں جرمنوں کا درجہ حاصل کیا۔

کیس کی تکمیل میں سمجھوتہ قطعی طور پر ناقابل قبول ہے۔ ہمارے پاس ایسے منتظم ہونے چاہییں جن کے نسلی عقائد واضح اور غیر متزلزل ہوں۔ نسل کی صحت کو سامی مخالف علاج کے عملی استعمال سے بحال کیا جانا چاہیے، اور ہماری قوم کو نورڈک خیال کے لحاظ سے شمال کی طرف موڑ دینا چاہیے۔

یہ سوال شاید NSDAPکے 'عارضی پروگرام' سے مناسب طور پر تعلق نہیں رکھتا ہے۔ لیکن ہم سب کو واضح طور پر سمجھنا چاہیے کہ جرمن قوم کے ساتھ اس وقت تک کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اسے 'بدنام' نہ کر دیا جائے۔

لیکن ہم یہاں اور اب یہ بتا سکتے ہیں کہ خوفناک نسلی تنزلی صرف -کسی بھی نظریہ میں -پیدا ہوئی ہے، اس وجہ سے کہ نسل کے سوالات اور اس موضوع پر متعدد کتابیں ہونے کی وجہ سے نمایاں دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ تاہم ٹھوس اور مسلسل کام کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہمیں حقیقی ترقی کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

(c)ریاستی شہریت کے حوالے سے ہم مطالبہ کرتے ہیں:

.5کہ جرمنوں کے علاوہ کوئی نہیں، جو جرمن ثقافت اور مشترکہ تقدیر میں یقین رکھتے ہیں۔
تمام جرمن، ریاست کے ایک شہری کے حقوق سے لطف اندوز ہوں گے۔

یہاں تک کہ حدود کو کھینچنا ضروری ہے۔ وہ لوگ، جو جرمن پیدا ہونے کے باوجود، قوم اور ریاست کے لیے نقصان دہ طریقے سے کام کرتے ہیں، اور بیرون ملک سے احکامات وصول کرتے ہیں اور ان کی تعمیل کرتے ہیں -یعنی مشترکہ تقدیر میں حصہ قبول نہیں کرتے، انہیں شہریت کے حقوق کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بہت سے ایسے ہیں جن سے ہمیں ان حقوق سے لطف اندوز ہونے کے اعلیٰ اعزاز سے انکار کرنا پڑے گا۔

6.غیر جرمن صرف جرمن ریاست میں بطور مہمان رہ سکتے ہیں اور ان کا احترام کیا جائے گا۔
جیسا کہ غیر ملکی قانون کے تابع ہے۔

یہ ایک ضروری اصول ہے، جس کا شمار غیر ملکی کے تئیں دائمی تعصب کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کسی غیر ملک کے شہریوں کا گرمجوشی سے استقبال نہیں کریں گے اور ان کے ساتھ مہمانوں جیسا سلوک نہیں کریں گے جب تک کہ وہ اپنے آپ کو صحیح طریقے سے چلائیں۔ لیکن

7.جرمنوں کے حقوق اور مفادات کو غیر ملکی قوم کی رعایا پر ترجیح دی جائے گی۔

ہماری مزید ضروریات کو ہمارے پروگرام میں تفصیل سے شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، غیر ملکیوں کو متاثر کرنے والے قوانین کے ذریعے وضع کردہ شکل بعد میں آبادکاری کے لیے آئے گی، یہودیوں کو خارج کرنے کے طریقے بھی۔ اصولوں کے پروگرام سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ عملی پروگرام ہو، جس میں حکمت عملی کی تفصیلات بتائی جائیں کہ بالادستی کیسے حاصل کی جائے، وغیرہ۔ میں اپنے پروگرام کو انتہائی سختی سے طے کرنے کا بالکل مخالف ہوں، کیونکہ اس عظیم جدوجہد میں ہمیں سب سے پہلے ان اصولوں کا تعین کرنا ہو گا جن سے ہم کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے، اور نہ ہی پارٹیوں کے ووٹ حاصل کرنے کے طریقوں اور سوشلسٹ پارٹیوں کی تقلید کریں گے۔

اقتصادی پالیسی

قومی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ضروریات زندگی فراہم کرے اور نہ کرے۔
کیپٹل کے لیے سب سے زیادہ ممکنہ منافع کو محفوظ بنائیں۔

سادہ، سادہ سوچ رکھنے والے مردوں کو یہ بات ہو سکتی ہے کہ اس واضح حقیقت کو اصول کے طور پر بیان کرنا ضرورت سے زیادہ ہے۔ پروڈیوسر، کسان، کاریگر، کارخانہ دار کے لیے یہ ایک عام جگہ ہے کہ جو کچھ وہ بناتا ہے یا تو استعمال کرتا ہے یا استعمال کرتا ہے، خود یا، تجارت کے ایک مضمون کے طور پر، دوسروں کے ذریعے۔

اس کی نظر میں وہ کاروبار ہے جس کا پیداوار یا کھپت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
مضحکہ خیز، ناممکن، عقل کے خلاف۔

یہ ہمیں اپنے بھرتی کے کام میں بڑی فکری مشکلات میں سے ایک کی طرف لے جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطن یہ کہنے کے پابند ہیں کہ: بے شک محنت اور معاشیات کے معانی اور مقاصد کے بارے میں آپ کا فطری جذبہ بالکل درست ہے، لیکن بدقسمتی سے آج کی ہماری نام نہاد سیاسی معیشت اس فطری دعوے کا جواب نہیں دیتی۔ اگر آپ قریب سے دیکھیں تو آپ کو وہ خوفناک خصوصیات معلوم ہوں گی جو تمام قومی سیاسی معیشت کے ظاہری فرض کے بالکل خلاف ہیں۔

سود خوروں اور منافع خوروں کا کیا ہوگا؟ کیا یہ عالمگیر لٹیرے ضروریات زندگی کی فراہمی کے بارے میں سوچتے ہیں؟ نہیں! کیا وہ اقدار پیدا کرنے میں مصروف ہیں، کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں؟ نہیں! معاشی لحاظ سے وہ ڈاکو اور غدار ہیں اور محض اپنے لیے دولت جمع کرتے ہیں۔

بینکوں کا کیا ہوگا؟ وہ پیسہ گردش کرتے ہیں اور 'کریڈٹ' دیتے ہیں۔ ہاں؛ لیکن پوسٹ آفس ایسا کرتا ہے، اور سستا، تیز اور بہتر؛ اور بینک کس کو قرض دیتے ہیں؟ -کو

Machine Translated by Google

ضرورت مند، محنت کش عوام، جن کے پاس اپنا کوئی گھر نہیں ہے، یا گھر بنانے کے لیے، گھروں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے؟ نہیں! یا کسانوں کو، یا ان لوگوں کو جو کاروبار چلاتے ہیں اور جو معاشی ضروریات کی پیداوار اور تقسیم کرتے ہیں؟ آزادانہ طور پر نہیں، اور صرف اس صورت میں جب ادائیگی کی فطری مصروفیت کے اوپر اور اوپر سیکیورٹی کی پیشکش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ سود وصول کرتے ہیں. کیا بینک اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ آیا پروڈیوسر کے صارفین کو اچھی طرح سے، سستے اور فوری طور پر پیش کیا جاتا ہے، یا اقتصادی ضروریات کو فوری، سستے اور مناسب توجہ کے ساتھ فراہم کیا جاتا ہے؟ نہیں! ان کی ایک سوچ سود، کمیشن یا پیسے کی سپلائی کو ٹیپ کرنے کے جو بھی بینکنگ عمل کہا جاتا ہے اس سے اپنا منافع کمانا ہے۔ بینک کیا پیدا کرتے ہیں؟ کچھ نہیں! وہ کیا کماتے ہیں؟ بڑی رقم۔

اس طرح قرض دینے والے، منافع خور، بینک، فنانسر، کوئی ضرورت نہیں فراہم کرتے، بلکہ وہ مروجہ سرمایہ دارانہ نظام سے بھاری منافع کماتے ہیں، درحقیقت وہ آج کے سماج دشمن معاشی نظام پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا استحصال کرتے ہیں۔ معاشیات کا بنیادی کام یہ دیکھنا ہے کہ قرضوں پر سود محفوظ ہے، یعنی مزدور اپنی کمائی کا کچھ حصہ 'شہر' کو دینے پر مجبور ہیں۔ کارخانے کا مالک، یا مزدور اسے 'استحصال کرنے والا' اور 'خون چوسنے والا' کیا کرتا ہے؟ سب سے کم ممکنہ اجرت ادا کر کے، کمتر مواد کا استعمال کر کے، بڑے پیمانے پر پیداوار، اوسط، اور زیادہ خوردہ قیمتوں کے ذریعے، وہ اپنے لیے سب سے زیادہ ممکنہ منافع کمانے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ اپنے ملازمین کی غربت کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔ اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ اگر اس کے سامان کو فوری طور پر کوڑے کے طور پر پھینک دیا جائے، تو بہتر ہے، کیونکہ اس کا مطلب اس کے لیے زیادہ کام اور زیادہ منافع ہے۔ بے وقوف لوگ سستے کوڑے کے پیچھے بار بار دوڑتے ہیں، اگر صرف اسے پرکشش انداز میں دکھایا جائے۔

اس کے سرمائے کی واپسی اس کے ساتھ سب سے پہلے آتی ہے، ضروریات زندگی کی فراہمی ایک بری چیز ہے۔

تاہم وہ کچھ کرتا ہے۔ وہ کام فراہم کرتا ہے۔

حقیقی کارخانے کا مالک بالکل مختلف چیز ہے، وہ جو ایک اقتصادی رہنما کے طور پر اپنے اعلیٰ کام سے آگاہ ہے۔ اس کے پاس اعلیٰ اخلاقی قدر ہونی چاہیے -کم از کم معاشی لحاظ سے۔
اس کا کام لوگوں کی حقیقی معاشی ضروریات کو دریافت کرنا ہے -اگر وہ ایک موجد بھی ہے تو وہ یہ کام خود کرتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنی لاگت کو کم سے کم رکھے اور بہترین فائدے کے لیے رکھے، اپنے سامان کو مارکیٹ میں لانے کے لیے قیمتوں کو ہر ممکن حد تک کم رکھے؛ پیداوار کے معیار اور مقدار دونوں کو برقرار رکھیں، اپنے ملازمین کو اچھی ادائیگی کریں، تاکہ وہ آزادانہ طور پر سامان خرید سکیں، ہمیشہ پلانٹ اور تجارتی طریقوں کی بہتری اور تجدید کے بارے میں سوچتے رہنا چاہیے۔ اگر وہ اپنے کاروبار میں ان سب چیزوں کو اولیت دیتا ہے، تو وہ بہترین اور اعلیٰ ترین معنوں میں 'ضروریات زندگی کی فراہمی' کر رہا ہے،" اور منافع خود ہی حاصل ہو گا جب تک کہ وہ انہیں اپنا پہلا مقصد بنائے بغیر۔ 'اس قسم کے مینوفیکچرر کی سب سے بہترین اور عالمی سطح پر مشہور مثال ہنری فورڈ ہے۔ ہماری اپنی بھاری صنعتوں میں اور بھی نام ہیں جو یکساں طور پر بلند ہیں، -

Krupp، Kirdorf، Abbe، Mannesmann، Siemens، اور بہت سے دوسرے۔
ایسے کاروباروں کا کردار بالکل مختلف ہوتا ہے جب وہ ذاتی طور پر اعلیٰ اخلاقی خصوصیات کے حامل افراد کے کنٹرول میں نہیں ہوتے جو اپنے کارکنوں کے مفادات کا خیال رکھتے ہیں لیکن انہیں غیر ذاتی محدود کمپنیوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

جب تک کسی کاروبار کا بانی بھی اہم شیئر ہولڈر ہے اور اپنی مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھ سکتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ لیکن جیسے ہی تبدیلی ہوتی ہے یہ سرمایہ دار شیئر ہولڈرز کے مفادات سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ سابقہ مالکان، مینیجرز، اب کاروباری طریقوں اور کام کے حالات میں بہتری کے لیے، شیئر ہولڈرز کی نمائندگی کرنے والے بورڈ پر انحصار کرتے ہیں، اور حصص یافتگان کو مزدوروں کی فلاح و بہبود اور کام کی فضیلت میں (غلام ڈرائیور سے بڑھ کر) کوئی دلچسپی نہیں ہے، جب تک کہ

Machine Translated by Google

اس سے نکلنے والے منافع اچھے بڑے ہیں۔ ملکیتی حصص کے تعارف نے انتہائی تباہ کن اثر ڈالا ہے، کسی بھی موقع پر قیاس آرائی کرنے والا حصص کو گھیرے میں لے سکتا ہے اور درحقیقت ان کے بارے میں کچھ جانے بغیر بڑے صنعتی کاموں کا مالک بن سکتا ہے۔ اسٹاک ایکسچینج کے لیے اسٹاک اور حصص صرف اتنا کاغذ ہیں کہ ان کے ساتھ کھیلنا ہے۔ وہ پیداوار اور مزدوری کے حالات میں دلچسپی نہیں رکھتے، ان میں سے اکثر یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ مصنوعات یا مارکیٹنگ، مزدوری، اجرت اور دیکھ بھال کی شرائط کیا ہیں جس کے وہ قانون کے مطابق مالک ہیں۔ (!)اور مالکان وہ اصل میں ہیں، صرف اس لیے کہ انہوں نے مارکیٹ میں اس یا اس فیکٹری کے حصص کو گھیر لیا ہے۔

آئیے اب اس صورتحال کا سیاسی معیشت پر اثرات کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں، تاکہ سرمایہ دارانہ نظام کے کرپٹ کردار کا ادراک کیا جا سکے۔

آج کاروبار صرف سرمائے پر واپسی کی تلاش میں ہے۔

بڑے ریٹیل اسٹورز مختلف طریقوں کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ 'کشش'، 'بلف' کاشت کرتے ہیں 'اوسط'، 'لگژری آرٹیکل'، اور غیر ضروری چیزوں کی خواہش کو جنم دیتے ہیں، جیسا کہ 1نے اوپر دکھایا ہے۔

تطہیر کے تمام فنون کے ساتھ بنائے گئے عظیم محلات بظاہر سستے، لیکن زیادہ تر بیکار اشیاء خریدنے کی دعوت دیتے ہیں، اور ادائیگی کی آسان شرائط پیش کر کے وہ اپنے صارفین کو ہر طرح کی رقم خالص عیش و آرام پر خرچ کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ لوگوں کو سٹوروں میں لمبا وقت گزارنے کے قابل بنانے کے لیے ریسٹ رومز فراہم کیے گئے ہیں، جو کہ اسراف کے لیے محض ہاٹ بیڈ بن جاتے ہیں، کیونکہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اسے تحفے کے طور پر کچھ ملے گا۔ واقعی اچھے لوگ بڑے اسٹورز میں نہیں خریدتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ غریب کیا نہیں جانتا -جو سستا خریدتا ہے وہ عزیز خریدتا ہے۔ کیا ان محلوں میں خریداری کرنے والے ہجوم یہ تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچائے ہوئے پیسوں سے تعمیر کیے گئے تھے؟ کیا وہ سوچتے ہیں کہ وہ ایسکلیٹرز، لفٹوں، ریسٹ رومز، پریوں جیسی روشنی کے لیے ادائیگی کر رہے ہیں؟

یہ بھی جان لیں کہ بڑے اسٹور چھوٹے دکانداروں کے لیے تباہی پھیلاتے ہیں، کہ وہ گھریلو مزدوروں اور اپنے عملے کا سب سے ظالمانہ استحصال کرتے ہیں، کہ جو کچھ تیار کیا جاتا ہے وہ زیادہ تر کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ بہتر مضامین عام طور پر قابل احترام خصوصی دکانوں کے مقابلے میں زیادہ مہنگے ہوتے ہیں، یہ حقیقت جو بڑے اسٹورز کے خلاف ہماری لڑائی کا جواز پیش کرتی ہے۔ ہم انہیں عملی طور پر سرمایہ دارانہ خیال کی ایک خاص شکل کے طور پر دیکھتے ہیں، جو ضروریات زندگی فراہم نہیں کرتا ہے، بلکہ محض حصص یافتگان کے لیے بھاری منافع کمانے کے لیے موجود ہے۔

ضروریات زندگی کی فراہمی کے اس سرکردہ تصور کے پیش نظر (جس کا ہمیں مشاہدہ کرنا چاہیے، اقتصادیات کی کمیونسٹ اسکیم سے کوئی تعلق نہیں ہے)، نجی ملکیت کے بارے میں ہمارے رویے میں سوال کی اہمیت سب سے پہلے ہے۔

.8نیشنل سوشلزم جائیداد کی نجی ملکیت کو ایک اصول کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور قانون کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہے، اس لیے کہ اسے حاصل کیا گیا ہو اور اسے عزت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ ہم یہاں اس پر بحث نہیں کر سکتے، لیکن جو کوئی بھی 'کام' کی اصطلاح کو صحیح طور پر سمجھتا ہے وہ جلد ہی دیکھ لے گا کہ 'کام' کی پیداوار اس کی ملکیت ہونی چاہیے جو کام کرتا ہے۔ ایک پروڈیوسر یہ سمجھنے میں ناکام رہے گا کہ اس کا کام، یا اس کی قیمت، ایک مبہم 'کمیونٹی' کی ملکیت کیوں ہونی چاہیے، اور نہ ہی وہ آسانی سے یہ تسلیم کرے گا کہ اس کی محنت کا پھل کسی فرد، سرمایہ دار کو جانا چاہیے۔ اس لیے 'کام' کے معنی کی صحیح تفہیم قدرتی طور پر نجی ملکیت کی پہچان کی طرف لے جاتی ہے۔

آخر میں ایک اور موضوع ہے -گھر کا تصور۔ گھر ایک حقیقت نہیں ہے جب تک کہ یہ واقعی ایک آدمی کی اپنی ملکیت نہ ہو، اور اس کا اپنا گھر اس کے اپنے خاندان کو پناہ دیتا ہے۔ ایک آدمی کے اپنے باغ کے پھل اور سبزیاں بھیڑ کھانے والے گھر میں کھائے جانے والے کھانے سے بہتر ہوتی ہیں۔ کوئی بھی جو نہ مال کی خواہش جانتا ہے اور نہ ہی قبضے کی خوشی، وہ نجی ملکیت کو تسلیم کرنے کی اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہے گا۔ ایسے آدمی کی جڑیں کہیں نہیں ہوتی، یہ عجیب بات ہے۔

Machine Translated by Google

شکاری قسم کا انسان ہمیشہ حسد کرتا ہے، ہمیشہ کچھ حاصل کرنے کے لیے تازہ چیز کی تلاش میں رہتا ہے، جب کہ نارڈک آدمی، مٹی کا ٹھوس آدمی، اپنے خیالات میں بالکل معمولی ہے۔ وہ اس سے زیادہ نہیں چاہتا جتنا وہ اپنے کام سے حاصل کر سکتا ہے۔ ایک مزدور کی خواہش نہیں ہے کہ ایک عمدہ ولا ہو جو وہ کبھی نہیں کما سکتا تھا۔ وہ اپنا ایک اچھا سا گھر چاہتا ہے، نہ کہ کرائے کا جس کے لیے وہ اپنی زندگی کے دوران گھر کی تعمیر کی لاگت سے تین یا چار گنا زیادہ ادا کرے گا۔ لیکن یہودی، سرمایہ دار، -وہ زمین کے کسی پلاٹ سے بندھا نہیں رہنا چاہتا۔ اس کا آئیڈیل ایک بڑی سیف ہے جس میں اسکریپ، رہن کے اعمال اور پرومسری نوٹ ہیں۔ دولت، جائیداد میں نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کی رہن رکھی ہوئی جائیداد میں، اس کا مقصد ہے۔ وہ کام نہیں کرتا ہے، لیکن وہ اس وقت تک آرام نہیں کرتا جب تک کہ وہ بانڈز کے بنڈل جمع نہ کر لے اور اسے ان تمام لوگوں کے حوالے کر دے جن کو اس نے قرض دیا ہے۔ اس کو روکنے کے لیے ہمارے پروگرام کا اگلا مطالبہ تیار کیا گیا ہے۔

.9قوم کی فلاح و بہبود کا تقاضا ہے کہ دولت جمع کرنے کی حد مقرر کی جائے۔
افراد کے ہاتھوں میں۔

دولت اپنے آپ میں نقصان دہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس، اچھی طرح سے زیر انتظام مال ان تمام لوگوں کے لیے اچھا ہے جو ان سے جڑے ہوئے ہیں۔ لیکن پھر یہ قرضوں کا سرمایہ دارانہ نظام ہے جس نے دولت کو نعمت سے لعنت میں بدل دیا ہے۔ یہ ڈکیتی ہے. بے اختیار محنت کشوں کی بڑی تعداد 40اور مقروض متوسط طبقہ امیروں سے مزید الگ ہوتا جا رہا ہے۔ لاتعداد چھوٹے مالکان قرض کی وجہ سے پریشان ہیں، اور فنانسرز کی طاقت، جو کوئی آبائی وطن، کوئی وطن نہیں جانتے، اپنے جدید ڈاکو-بیرون قلعوں، بینکوں میں بیٹھتے ہوئے اس سے بھی زیادہ خوفناک ہو جاتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کے لیے، قومی ریاست اسے دیکھے گی کہ:

.10تمام جرمنوں کو آگے بڑھانے کے لیے کام کی ایک کمیونٹی میں تشکیل دیا جائے گا۔
مشترکہ فلاح و بہبود اور ثقافت۔

کام کی برادری کا یہ نظریہ معاشرے کے عالمگیر تصور کو معاشی طور پر اکھاڑ پھینکنے کا اشارہ کرتا ہے۔ تمام کام اور پیداوار کو کمیونٹی کی خدمت کے اعلیٰ خیال میں شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ کسی بھی طرح ذاتی کوشش اور صنعت کے خلاف نہیں ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ انفرادی ترقی کسی کے ساتھی مردوں کی قیمت پر نہیں ہوگی۔ مندرجہ ذیل نکتہ اس مطالبے کا اظہار کرتا ہے۔

.11ہر جرمن سے منسلک کام کے عمومی فرض کے دائرے کے اندر، اور ایک اصول کے طور پر نجی ملکیت کو تسلیم کرنے کے ساتھ، ہر جرمن اپنی مرضی کے مطابق کمانے کے لیے آزاد ہوگا، اور اپنی محنت کے نتائج کو ضائع کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔

مذکورہ بالا مارکسزم کی سماجی کاری کی اسکیموں اور اعلیٰ مالیات کو بھی واضح طور پر مسترد کرتا ہے۔ ریاست خدمت کے سماجی خیال سے منسلک آزاد وجودوں کی ممکنہ بڑی تعداد کو شامل کرے گی۔ مائنز، بلاسٹ فرنس، رولنگ ملز، شپ یارڈز کو چھوٹے پیمانے پر چلانا یقیناً سوال سے باہر ہے، لیکن ایک لاکھ آزاد اور خود مختار جوتے بنانے والے پانچ مونسٹر شو فیکٹریوں سے بہتر ہیں۔

جرمنی کے شمال اور مشرق میں عظیم زمینی جائدادیں چھوٹے فری ہولڈ کسانوں کے زیر انتظام بڑے پیمانے پر چلائے جانے سے زیادہ پیداواری ہیں۔ چھوٹے فری ہولڈ بہترین کام کرتے ہیں اگر شہروں اور دیہاتوں تک آسانی سے پہنچ جائیں۔ ہمارا اگلا نکتہ مطالبہ کرتا ہے کہ:

.12ہر قسم کے کاروبار کا ایک صحت مند مجموعہ، چھوٹے اور بڑے، بشمول کاشتکاری،
برقرار رکھا جائے گا.

.13عظیم کاروبار (سنڈیکیٹس، ٹرسٹ) کو قومیا دیا گیا ہے۔ یہ مطالبہ سرمایہ دارانہ خیال کے خلاف ہماری عمومی جدوجہد سے ہم آہنگ ہے۔ -
پیداوار کی کسی خاص شاخ میں سنڈیکیٹس اور ٹرسٹ کا پہلا مقصد دوسرے اسی طرح کے کاروباروں کے ساتھ متحد ہونا ہے۔

Machine Translated by Google

قیمتوں کا تعین کرنے کے مقصد سے۔ وہ سستی قیمت پر اچھے سامان تقسیم کرنے کی خواہش کے تحت نہیں چل رہے ہیں۔ ایسے 'رنگ' خاص طور پر نئے کاروباروں کی طرف سے راغب ہوتے ہیں جو اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کاروبار کی ایک ہی لائن میں نئی فرموں کو خریدا اور راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے، اکثر معاوضے کے ذریعہ بہت بڑی قیمت پر۔ سپلائی کو پولنگ کے ذریعے ریگولیٹ کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ بظاہر حقیقی 'سپلائی اور ڈیمانڈ' کے مطابق قیمتوں کو ریگولیٹ کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جو حصص یافتگان کے لیے فکر مند ہے، جو مسابقت کے ذریعے قیمتوں کو کم رکھنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ نئے آئیڈیاز اور ایجادات کو دشمنی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اور ترجیحاً دبا دیا جاتا ہے اگر ان کو اپنانے سے پرانے پودوں کی ادائیگی کی صلاحیت خطرے میں پڑ جائے۔ ایسے کاروبار، جو ایک بڑے مرکزی دفتر سے بڑے ٹرسٹ کے طور پر چلائے جاتے ہیں، واضح طور پر 'سوشلائزیشن کے لیے تیار' ہیں، یعنی انھوں نے کمیونٹی کے لیے کسی بھی خدمات کو پورا کرنا چھوڑ دیا ہے جو انفرادی مسابقت انجام دیتا ہے۔ وہ شروع سے ہی مفلوج ہیں اور صرف سرمایہ داری کے لالچ کی خدمت کرتے ہیں۔

14.سود خوروں اور منافع خوروں اور قوم کی قیمت پر بے رحمی سے خود کو افزودہ کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

قانون، جیسا کہ اب ہے، انفرادی املاک کو خصوصی تحفظ دیتا ہے۔ چھوٹی چوریوں پر غیر انسانی سزا دی جاتی ہے، جبکہ قانون بڑے پیمانے پر چوروں کو پکڑنے کا کوئی طریقہ فراہم نہیں کرتا، جو 'سرمایہ دارانہ طریقوں' سے پوری قوم کو لوٹتے ہیں۔ ہم خاص طور پر ان لوگوں کا حوالہ دیتے ہیں جنہوں نے افراط زر کو فروغ دیا اور فائدہ اٹھایا۔ یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا کہ ایک پوری محنتی قوم کو مہنگائی کے جرم کے ذریعے اس کی ساری بچت لوٹ لی گئی جیسا کہ جرمنی میں ہوا۔

استحکام کے بعد بینکوں کا لالچ ہائی وے ڈکیتی سے بھی بدتر تھا۔ کسی بھی منظم ڈاکو بینڈ کے مقابلے زیادہ جرمن 'جنگی کمپنیوں' کے طرز عمل کا شکار ہوئے۔

وقت آنے پر ہم ان چیزوں کو مزید تفصیل سے نمٹائیں گے اور ان کے لیے قانونی فارمولہ تلاش کرنا ہوگا۔ لیکن ہر کوئی اس بات سے اتفاق کرے گا کہ 'قوم کے خلاف منظم فراڈ' کو سزا دی جانی چاہیے، اور اس سے بھی زیادہ، رقم کی چھوٹی چوری، یا دھوکہ دہی سے۔

15.ہر جرمن کے لیے لیبر یا سروس کے واجبی سال کا تعارف۔

کام کرکے خدمت کا فریضہ عوام کے سامنے خدمت کے فریضہ کا واضح اظہار ہوگا۔ اس کا مقصد تعلیمی ہونا ہے، اور ہر جرمن کے سامنے ایک مثال دینا ہے کہ پوری کمیونٹی ایک آدمی کے طور پر کام کر رہی ہے۔ یہ ہر جرمن کو قوم کی خدمت کے لیے کام کرنے میں فرض کی سختی سے تکمیل کی نعمت دکھائے گا۔

مالیاتی پالیسی

مفادات کی تہہ کو توڑنا۔

اس موضوع پر ہمارے اصول دوسرے باب میں اس قدر مکمل طور پر بیان کیے گئے ہیں کہ ہم یہاں صرف وہی اقدامات بیان کریں گے جو عملی طور پر ہمارے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے موزوں ہیں۔

16.ریاست اور اسی طرح قوم کی آزادی، اس کے مقروض ہونے اور عظیم مالیاتی گھرانوں کو سود ادا کرنے کی ذمہ داری سے۔

ریاست کوئی قرض نہیں دے سکتی -کیونکہ اسے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ریاست اور پرائیویٹ شخص کا کوئی موازنہ نہیں ہے جسے وقتاً فوقتاً قرضوں کی ضرورت پڑتی ہے اور قرض لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ریاست ٹکسال کو کنٹرول کرتی ہے۔ یہ اس طرح پیسہ کما سکتا ہے، جو نجی شخص نہیں کر سکتا! اس نے یہ ایک پاگل میں کیا: فیشن

Machine Translated by Google

مہنگائی کے دوران. اس نے رینٹین مارک کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا، اور ایسا ہی —نام نہاد ریخس بینک کے پاس اپنا کنٹرول چھوڑنے کے بعد —نام نہاد ریخ مارک کے ساتھ۔

مہنگائی کے خطرے کے بغیر ریاست پیسہ کمانے کے اس حق کا بہتر استعمال کر سکتی ہے۔ لیکن صرف اس صورت میں جب پہلے:

17. Reichsbankاور تمام جاری کرنے والے بینکوں کو قومیا لیا گیا ہے، اور

.18اگر تمام عظیم عوامی اشیاء (پانی کی بجلی، ریل روڈ وغیرہ) کے لیے رقم کا انتظام قرضوں کے ذریعے نہیں، بلکہ غیر سود والے ریاستی بانڈز دے کر، یا تیار رقم استعمال کیے بغیر ہے۔

دوسرے لفظوں میں: —نئی قدروں کو بنائے بغیر بینک نوٹوں کی چھپائی کا مطلب افراط زر ہے۔ ہم سب اس کے ذریعے رہتے تھے۔ لیکن درست نتیجہ یہ ہے کہ ریاست کی طرف سے غیر سود والے بانڈز کا مسئلہ افراط زر پیدا نہیں کر سکتا اگر ایک ہی وقت میں نئی قدریں پیدا ہو جائیں۔

یہ حقیقت کہ آج کے عظیم معاشی ادارے قرضوں کے سہارے کے بغیر قدم نہیں بڑھا سکتے، سراسر پاگل پن ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پیسہ پیدا کرنے کے ریاست کے حق کا معقول استعمال کیا جا سکتا ہے جو سب سے زیادہ فائدہ مند نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

یہ ہر کسی پر واضح ہونا چاہیے کہ مثال کے طور پر پانی کی طاقت کا استعمال کرنے والا ایک عظیم الیکٹریکل پلانٹ مندرجہ ذیل غیر معمولی طریقے سے لگایا جا سکتا ہے:

حکومت نے تمام اقتصادی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے باویریا، سیکسنی وغیرہ کی آبی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے لیے قانون ساز کونسل میں ایک بل پیش کیا۔ مقامی ڈائٹ، یا دیگر ادارہ تعمیرات کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے، وزیر خزانہ یا اسٹیٹ بینک کو بینک نوٹوں کی ایک سیریز جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے، جن پر خصوصی طور پر نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ وہ نئے کاموں کے تحت مکمل طور پر احاطہ کر رہے ہیں۔ ان نوٹوں کو ریاست یا ریخ کے مشترکہ کریڈٹ سے تعاون حاصل ہے۔ مہنگائی کے اسکور پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ تعمیر قوم کی نمائندگی کرنے والی کونسل کی طرف سے دیے گئے اضافی کریڈٹ پر ہوتی ہے، اور نوٹ باقی کی طرح قانونی ٹینڈر بن جاتے ہیں۔

جب کام مکمل ہو جاتا ہے تو اس رقم کے عوض صارفین کو نائٹریٹ یا بجلی فراہم کی جاتی ہے اور چند سالوں میں اس مسئلے کو واپس بلا کر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ نتیجہ: ریاست، قوم نے ایک نیا کام شروع کیا ہے، جو ان کے لیے آمدنی کا ایک بڑا نیا ذریعہ ہے، اور قوم اس سے زیادہ امیر ہے۔

موجودہ نظام کی حماقت کو ثابت کرنے کے لیے آئیے اس سے پہلے کا موازنہ کرتے ہیں۔

ابھی پر

قرض لیا جاتا ہے۔ چند سرمایہ دار وہ کام کرتے ہیں جو پوری قوم کرتی ہے، چاہے پارلیمنٹ اس کے حق میں ووٹ دے، لیکن نہیں کر سکتی۔ وہ ریاست کو ان سے رقم ادھار لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ قوم کے مفاد کے لیے اپنے براہ راست اختیار کو استعمال کرنے کے بجائے، ریاست بعض کاموں کو مکمل کرنے کے لیے درکار رقم کے لیے مستقل سود ادا کرنے میں مصروف رہتی ہے، اس طرح اس کے گلے میں چکی کا پتھر لٹک جاتا ہے۔ اور، جو سب سے زیادہ مہنگا ہے، یہ بانڈز جاری کرتا ہے اس طرح 'تازہ خریداری کی صلاحیت' پیدا ہوتی ہے۔ بیلنس شیٹ پر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نئے کام کی نمائندگی نئی کاغذی رقم یا نئے بانڈز سے کی گئی ہے۔

لیکن کمیونٹی کو چوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ بانڈز کا مطلب یہ ہے کہ نئے کام کو سرمائے کے پاس گروی رکھا گیا ہے، جو قدرتی طور پر خود کو کافی محفوظ بناتا ہے، قیمتوں کا تعین کرتا ہے، اور منافع لیتا ہے۔ اس طرح، یہ واقعی فنانسرز ہیں جو ملک کی پانی کی طاقت کی ترقی سے امیر ہیں؛ وہ ادائیگی کے بارے میں لاتعلق ہیں؛ وہ مستقل دودھ دینے والی گائے جیسی اجارہ داریاں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ آبادی مجبور ہے۔

Machine Translated by Google

بجلی کے کرنٹ یا نائٹریٹ کی قیمت ادا کرنے کے لیے، اور ایک بار پھر قومی املاک کا ایک حصہ فنانسرز کے مفاد میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مجھے قارئین کو اپنی سابقہ تحریروں، خاص طور پر Der deutsche Staat کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جو ان سوالات کو اس پمفلٹ میں ممکن ہونے سے کہیں زیادہ تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ اس سلسلے کے کئی نمبر، مزید یہ کہ آنے والی ریاست کے پیسے بنانے کے نئے طریقوں کے مختلف خاص پہلوؤں سے نمٹتے ہیں۔

.19ہم سکے کا ایک مقررہ معیار متعارف کرانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو کہ اب ہم نے تسلیم کیا ہے لیکن ڈکیتی پہلے کی طرح برقرار ہے۔ ہم نیشنل سوشلسٹوں کے پاس سب کچھ تیار تھا، ایک بار جب ہم اقتدار میں تھے، مہنگائی کو فوری طور پر ختم کرنے کے لیے، اور سکے کے نئے ضامن معیار کو متعارف کروانے کے لیے۔

.20ترقی اور معیشت کے لیے ایک نئے قومی بینک کا قیام۔

نیشنل سوشلسٹ لائبریری کے پمفلٹ 8 میں اس مطالبے کی مکمل وضاحت کی گئی ہے: ۔Wirtschaftskrise und Erwerbs1osene1end Die Wohnungsnot und die Sociale Bau - und Wirtschaftsbank als Retterin aus Wohnungselend, یہ قابل ذکر ہے کہ مالیاتی پالیسی کا ہمارا یہ مطالبہ ہمارے اپنے حلقوں کے علاوہ دیگر سیاسی حلقوں میں بھی گہرا اثر ڈال چکا ہے۔

1921 میں میں نے یہ مطالبہ باویرین حکومت کو ایک مکمل کام شدہ بل کی شکل میں پیش کیا۔ پہلے تو اس خیال کے ساتھ بہت زیادہ ہمدردی تھی: لیکن ایک بار 'ماہرین' -بینکنگ برادری -کو مشاورت کے لیے تیار کیا گیا، حکومت نے 'فیڈرز یوٹوپیا' کو مسترد کر دیا۔

فروری 1921 میں تھورنگیا میں کامیاب الیکشن کے بعد، لینڈ ٹیگ میں ہماری پارٹی نے اس طرح کے بینک کے قیام کے لیے سخت محنت کی اور وزیر خزانہ وان کلوچزنر کو تعاون کرنے کے لیے تیار پایا۔ بورژوا طبقہ بھی ہمدردی میں تھا۔ لینڈ ٹیگ میں اکثریتی ووٹ سے حکومت کو ترقی اور معیشت کے لیے سوشل بینک قائم کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس کے بعد ریخ کی حکومت نے، ریخ بینک کے دباؤ میں، لوگوں کی مرضی پر عمل کرنے سے منع کر دیا۔

اس دوران میں نے مختلف ریاستوں میں ملتے جلتے بینکوں کے لیے ریخ سٹاگ میں ایک بل متعارف کروانے کا انتظام کیا۔ ڈاؤس سال (1924) کے مختصر سیشن میں تاہم، حکومتی جماعتوں نے اسے احتیاط کے ساتھ اس سال کے خزاں میں تحلیل ہونے تک ملتوی کر دیا تھا۔

ایک بینک کا بل میچلنبرگ کے لینڈ ٹیگ سے پہلے تھا۔ اس قرارداد کو جرمن قوم پرست وزیر خزانہ کے خلفشار سے بھی غیر موثر کر دیا گیا تھا، ان رکاوٹوں کی وجہ سے جن کی راہ میں ریخس بینک سے توقع کی جا رہی تھی۔

ترقی کے لیے بینک کا بنیادی خیال عظیم عوامی مقاصد کے لیے پیسہ کمانے کے لیے اوپر بیان کیے گئے منصوبے سے کم سادہ نہیں ہے۔

ایک مشترکہ اقتصادی کارپوریشن، جیسے بینک برائے اقتصادی ترقی، کو ترقی کے لیے رقم جاری کرنے کا حق دیا جانا چاہیے (Scheinen Baumark-)جو کہ نئے بنائے گئے مکانات کی مالیت کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کو سود کے بھاری بوجھ سے آزاد کیا جا سکتا تھا، جو آج صرف کافی مقدار میں تعمیر کرنا ناممکن بنا دیتا ہے۔

ہر جرمن جس کا اپنا گھر ہے۔ بے بوجھ زمین پر ایک آزاد لوگ۔

Machine Translated by Google

.21سماجی سیاسی معاشی اصولوں پر ٹیکس کے نظام کی مکمل ری ماڈلنگ۔ صارف کو بالواسطہ ٹیکس کے بوجھ سے نجات دلانا، اور پروڈیوسر کو ان ٹیکسوں سے جو اس کی سرگرمیوں کو روکتے ہیں۔

سماجی پالیسی

سماجی پالیسی ہمارے موجودہ سیاسی علاج کا پسندیدہ نصب العین ہے۔ یہ بہت اچھا لگتا ہے، انہیں مقبول بناتا ہے، اور پارٹی کے لیے ووٹ حاصل کرتا ہے جو سب کچھ ٹھیک کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

جب ہر پارٹی اہلکار سے وعدہ کرتی ہے، مثال کے طور پر، تنخواہ میں اضافہ، تو وہ اسے سوشل پالیسی کہتے ہیں۔

یہ وہی ہے جب وہ کلرکوں اور کارکنوں کی خواہشات کو پورا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں؛ یا جب وہ کم آمدنی والے لوگوں، یا جنگ کے شکار، یا نوجوان اساتذہ، یا بیرون ملک جرمنوں کو راحت پہنچانے کے لیے تھوڑا سا کام کرتے ہیں۔

اور تمام لوگ ان سیاسی چوہے پکڑنے والوں کے پیچھے بھاگتے ہیں جب وہ اپنی 'سماجی' بانسری بجاتے ہیں ۔

سب سے پہلے یہ واضح کر دینا چاہیے کہ سماجی پالیسی کا مطلب عوامی فلاح و بہبود کا سب سے بڑا قانون ہے، اور جیسا کہ اب سمجھ میں آیا ہے، سماجی پالیسی درحقیقت خود غرضی میں سے ایک ہے جس کا عام فلاح و بہبود سے کوئی تعلق نہیں۔ طرح طرح کے لاپرواہ وعدے کیے جاتے ہیں، اور جو لوگ انھیں کرتے ہیں انھیں شروع سے ہی معلوم ہونا چاہیے کہ انھیں پورا کرنا ناممکن ہے۔

اب جب کہ جرمنی سیاسی، معاشی اور مالی طور پر اتنا بے اختیار ہے، جس کا اظہار پہلے Dawesکے قوانین میں اور اب ینگ لاء میں ملتا ہے، اور اس کی تکمیل کی نام نہاد پالیسی میں جس نے ہماری قوم پر بوجھ ڈال دیا ہے، جس سے زندگی تقریباً ناممکن ہو گئی ہے، -'سوشل پالیسی' کے بارے میں بات کرنا غلط اور مضحکہ خیز ہے۔ اب جب کہ جرمن زندگی اس قدر تنگ ہو چکی ہے، جب ہر آدمی اپنے پڑوسی کو روند رہا ہے اور اس سے آگے نکلنے اور اسے ایک طرف ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے، جب آبادی کے مختلف طبقے آپس میں اختلاف رکھتے ہیں، ایک گروہ کی حمایت کا وعدہ کرتا ہے دوسرے آرک کی قیمت پر 'سماجی پالیسی برائے عمومی بھلائی' نہیں، بلکہ ایک طبقے کو دوسرے کے خلاف اکسانے کا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک لمحاتی 'بہتری' کو زندگی کی زیادہ قیمت اور زیادہ ٹیکس لگانے سے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

سماجی پالیسی کا مطلب کچھ بہت مختلف ہے —سماجی مسئلے کو حل کرنے کا عزم۔

بدقسمتی سے، استحصال زدہ محنت کش طبقے کا خیال ہے کہ ان کی جائز اجرت، ان کی مناسب سماجی ترتیب میں پوزیشن کو ان سے روکا جا رہا ہے -لہذا ۔c1ass war

یہ سب پر واضح ہے کہ ہماری معاشی زندگی گہرے زخموں سے دوچار ہے۔ تلخ ناانصافی۔
اور پھر بھی مارکسزم نے اپنی 'طبقاتی جنگ' کے ساتھ جو نتائج اخذ کیے ہیں اور اس کے 'قبضہ کرنے والے کو ضبط کرنے' اور 'سوشلائزیشن' کے 'سماجی اور معاشی مطالبات' سراسر غلط ہیں، کیونکہ یہ ایک حقیقی سماجی پالیسی کے تمام حقیقی تقاضوں پر ضرب لگاتے ہیں، جس کا اعلیٰ ترین قانون عمومی فلاح و بہبود ہے۔

طبقاتی جنگ کا سب سے بڑا اصول –پالیسی کے اصول کے طور پر –نفرت ہے۔ 'غصہ لینے والے کا قبضہ' حسد کو معاشیات کا ایک اصول بناتا ہے، اور 'سوشلائزیشن' کا مطلب ہے قیادت میں شخصیت کو گرانا، اور مادیت پرستی، بڑے پیمانے پر، عقل اور استعداد کی جگہ پر قائم کرنا۔

2بیملن کے پائیڈ پائپر کی طرف اشارہ۔

کمیونسٹ نظام معاشیات کے مکمل دیوالیہ پن اور 1918 کے جرمن انقلاب کی بری طرح ناکامی کو دیکھتے ہوئے مارکسی نظریات کے مکمل ٹوٹ پھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے مزید کچھ نہیں ہے۔

میں اپنے قارئین کی خصوصی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کراؤں گا کہ مارکسزم سے جنم لینے والا یہ سیوڈو سوشلزم نہ تو عقل پر قائم ہے اور نہ ہی کسی 'سماجی' خیال پر، تعمیری نہیں ہے، بلکہ سیاسی فکر کی نچلی گہرائیوں میں دھنسا ہوا ہے، کہ یہ انتشار اور انتشار پسند انفرادیت کے اسی عمومی اصول پر قائم ہے جیسا کہ ہم اسے ہمیشہ جانتے ہیں۔ اس پر محض چند افراد کے ذریعہ یقین کیا جاتا ہے، جو نفرت اور حسد کے جذبات سے متحد ہوتے ہیں -کسی تعمیری مقصد سے نہیں -قوم کے دوسرے نصف کے خلاف۔ کیا ہم حیران ہو سکتے ہیں کہ سماجی سوال اس طریقے سے حل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے، اور ان کا واحد حل نفرت اور لوٹ مار کی خواہش ہے۔ کہ ایک زندہ ریاست مارکسی اسٹاک ایکسچینج کی بغاوت کے نتیجے میں نہیں بن سکتی، بلکہ صرف کھنڈرات کا ڈھیر بن سکتی ہے۔

ایک بار پھر قومی سوشلزم کو صحیح لفظ مل گیا: اسٹاک ایکسچینج بغاوت۔ مارکسزم سرمایہ دارانہ غداری کا اظہار ہے۔ سرمایہ دارانہ، کیونکہ جب انفرادیت پر مبنی معاشرہ انتشار کا شکار ہو جاتا ہے، تو یہ ضرورت کے تحت عظیم مالیاتی حکمرانوں کے زیر اثر آتا ہے۔

سماجی-سیاسی نظریات، جو کہ 'سرمایہ مخالف' (مارکسزم، طبقات کے درمیان جنگ) ہونے کا دکھاوا کرتے ہیں —سماجی پالیسی جیسا کہ آج کل سمجھا جاتا ہے —ضروری طور پر سرمایہ دارانہ ہیں، کیونکہ وہ ایک ہی فکری اصول میں شریک ہیں۔ ان کی آرگنائیلی ممبر بنانے کی خواہش نہیں ہے، قومی اتحاد کے اعلیٰ تصور کے تحت کام کرنے والے مختلف طبقوں کو دردناک دیکھ بھال کے ساتھ باہم جوڑنا ہے، بلکہ ان کی خواہشات خالصتاً خود غرضی ہیں، ان کی خواہش دوسروں کی پرواہ کیے بغیر اپنی پوزیشن بہتر بنانا ہے۔

سرمایہ داری اور مارکسزم ایک ہی ہیں! وہ ایک ہی فکری تنے پر اگتے ہیں۔
ان میں اور ہم میں، ان کے سخت ترین مخالفوں میں پوری دنیا کا فرق ہے۔ معاشرے کی تعمیر کے بارے میں ہمارا پورا تصور ان کے تصور سے بہت مختلف ہے۔ یہ نہ تو طبقاتی کشمکش ہے اور نہ ہی طبقاتی خود غرضی، بلکہ ہمارا بنیادی قانون عام فلاح ہے۔

.22زندگی کی سالانہ رقم کو قومیا کر اولڈ ایج انشورنس میں زبردست پیشرفت۔ جرمن قوم کے ہر فرد کو ایک خاص عمر تک زندہ رہنے کے لیے کافی یقین دہانی کرائی جائے گی، اور اس عمر سے پہلے اگر مستقل طور پر معذور ہو جائے۔

یہی معاشرتی مسائل کا حل ہے۔

یہ اجرتوں، تنخواہوں اور آمدنیوں سے اتنی سیدھی ناراضگی نہیں ہے جو سماجی تناؤ کا سبب بنتی ہے، جیسا کہ غیر یقینی صورتحال، آدمی کی اپنے بعد کے سالوں کے بارے میں بے چینی، ایسا نہ ہو کہ اسے سڑکوں پر پھینک دیا جائے۔ یہ جاننے والا اضطراب ہے جو مختلف پیشوں کو مارکسی اور سرمایہ دارانہ قسم کی جعلی سماجی تنظیموں میں شامل ہونے پر مجبور کرتا ہے اور آجر اور ملازم کے درمیان دشمنی کو ہوا دیتا ہے۔ یہ دونوں طرف سے بنیادی جبلتوں کو جاری کرتا ہے، اور باہمی عداوت کا نتیجہ ہے۔ مزدور کا 4fiزندگی کا صحیح مقصد اجرت میں لمحہ بہ لمحہ اضافے کی جدوجہد میں ختم ہو جاتا ہے، اور وہ کبھی یہ نہیں سمجھ پاتا کہ سماجی پالیسی کا عظیم مقصد پرانے لوگوں کے لیے مناسب انتظام کیا ہونا چاہیے۔

عمر

ہم ایک بار پھر نوٹ کرتے ہیں کہ کس طرح ریاست نے سرکاری طبقے کے معاملے میں ریٹائرمنٹ کے بعد ان کے لیے سہولیات فراہم کرکے ایک اچھا اور قابل تعریف حل تلاش کیا۔ یہ سرمایہ دارانہ آمدنی کے آئیڈیل کا مناسب اور خوش آئند حل ہے، یعنی اسے ذاتی محنت اور استعداد کی بنیاد پر ریاست کے حقیقی آئیڈیل میں تبدیل کرنا۔

عام فلاح و بہبود کے اس معیار کو حاصل کرنا نیشنل سوشلزم کا سب سے اعلیٰ اور عظیم مقصد ہوگا۔

23.سب کے لیے منافع کی تقسیم۔

INSDAPاس مطالبے کے ساتھ اپنی شناخت کرتا ہے۔ یہ حقیقت میں ہے .aلفظ کے صحیح معنی میں خالصتاً سوشلسٹ مطالبہ؛ اس کے باوجود، یہ ہمارے سامنے سرمایہ داری سے ایک پرکشش لیکن بدعنوان موجود کے طور پر آتا ہے۔

دوسروں کے کام سے پیدا ہونے والے منافع کی تقسیم غیر حاصل شدہ آمدنی کے تحت آتی ہے جس پر قومی سوشلزم کا سب سے زیادہ حملہ ہوتا ہے۔ انسان کے اپنے کام سے منافع کی تقسیم ایک فطری اور معاشرتی طور پر اتنا منصفانہ مطالبہ ہے کہ اصول کے طور پر اس کے خلاف کوئی چیز آگے نہیں بڑھ سکتی۔

اس کو انجام دینے میں دشواری پیدا ہوتی ہے، یعنی مزدور کی پیداوار، مہارت اور صنعت کی وجہ سے حصہ کی مقدار کو محدود کرنے میں، اور اس میں سے موجد، اکاؤنٹنٹ، تاجر، انتظامیہ اور کاروبار سے جڑے دیگر حالات کی وجہ سے۔

یقیناً یہ انتہائی ضروری ہے کہ وہ فریق جو کسی پروڈکٹ کی قدر میں اضافہ کرتے ہیں ان کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ موجودہ نظام کے تحت بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ جس کے کاروبار سے نکلنے کی امید ہوتی ہے مزدور کے لیے وصول کی جا سکتی تھی۔

ہم یہاں اس سوال پر بحث نہیں کریں گے کہ بعد میں قومی سوشلسٹ ریاست اس مسئلے کو کیسے حل کرے گی۔

میں نے ذاتی طور پر اس بات پر غور کیا کہ قیمتوں میں عمومی کمی، اسی وقت اجرتوں کو موجودہ سطح پر برقرار رکھنا، ہماری پوری قومی پیداوار کے منافع کو بانٹنے کے مطالبے کو پورا کرنے کا بہتر اور زیادہ عملی طریقہ ہوگا۔

تاہم یہ ممکن ہے کہ قومی سوشلسٹ ریاست اس مسئلے کو اس سے کہیں زیادہ جامع انداز میں حل کرے گی جس کا تصور مارکسسٹ اور سرمایہ دارانہ رجحان کے حامل دماغوں نے کیا ہے۔ منافع کی تقسیم کا موجودہ مطالبہ یا تو منافع کی خواہش (بنیادی طور پر سرمایہ دارانہ)، یا حسد (بنیادی طور پر مارکسی) سے پیدا ہوتا ہے۔

اکیلے مثالی ریاست میں، جیسا کہ ہم تصور کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے، کیونکہ، جب ہم اسے حل کرنے کے لیے آتے ہیں، تو ہمیں کاروبار میں ایک چھوٹا حصہ دینے کے سرمایہ دارانہ طریقہ سے گریز کرنا چاہیے، جس کا واحد مقصد بڑے حصص داروں کے لیے ان کے منافع کے حق کو محفوظ بنانا ہے، اور حسد کا مارکسی نظریہ بھی، جس کے لیے ذاتی عنصر کو بدنام کرتا ہے اور عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

وضاحت کے لیے ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

جوتوں کے کارخانے میں کام کرنے والے 'منافع میں حصہ لینے والے' مزدوروں کو کاروبار میں چند حصص یا تھوڑا سا بونس یا قیمتی قیمت پر جوتوں کا ایک جوڑا ملنا کوئی فائدہ نہیں ہے، اگر انہیں اپنی قمیض، سوٹ، جرابوں، کھانے پینے کی قیمتوں کے برابر قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، کیونکہ درزیوں، نانبائیوں اور شراب فروشوں کے لالچ کو ڈھانپنے والے اپنے کپڑوں کے مالکان، باکروں، دکانداروں کی طرف سے اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

قیمتوں میں کمی ایک ایسی دلکشی ہے جو قوم کے ہر فرد کو قومی پیداوار کے منافع میں حصہ دینی چاہیے۔

Machine Translated by Google

یہ ایک حقیقی قومی سوشلسٹ کے سماجی انصاف کے احساس کی تسکین نہیں کرے گا جس میں سڑکوں پر جھاڑو دینے والے، دیہاڑی پر کام کرنے والے، ریلوے مین، ڈاکیا، ٹرانسپورٹ ورکرز، ہسپتال میں کام کرنے والے -صرف چند ایک [illegible] پر غور کرنا ہوگا، بلکہ اس سے جڑے دیگر کاروباروں میں لگے ہوئے لاکھوں افراد کو بھی) یہ کہا جائے گا کہ جب فصل اچھی ہوتی ہے تو وہ سالوں میں 'ادا کرتی ہے'؛ بھاری صنعتوں میں بھی، عالمی مسابقت کے دباؤ کی وجہ سے کانوں سے صرف منافع حاصل ہوتا ہے۔

کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ لاکھوں کارکنان اور ملازمین جو اکثر صنعت کی اہم شاخوں میں مصروف رہتے ہیں، لیکن جو حالات کی وجہ سے منافع میں براہ راست حصہ لینے کی امید نہیں رکھتے، ان متعدد طبقوں کے مقابلے میں کم غور کیا جا سکتا ہے، جو شاید نائٹ کلب یا ترکی کے غسل خانے میں دھوبی یا پورٹر کے طور پر کام کرتے ہیں، یا مکمل طور پر کیمیکل سپلائی کرتے ہیں۔ دنیا عیش و آرام کی پیداوار پر منافع اور منافع بانٹنے کے لیے مؤخر الذکر، کیا وہ قوم کی اکثریت کے لیے ان فوائد کو حاصل کرنا زیادہ سے زیادہ ناممکن بنا رہے ہیں؟

ہم منافعوں، بونسز، کرسمس کے تحفے کی بارش کے بارے میں سوچنا چاہتے ہیں جو کارکنوں اور اہلکاروں پر برسوں سے ایک کاروبار کے لیے شاندار کام کر رہے ہیں۔ عام اصولوں پر اس مقالے میں سماجی سیاسی نوعیت کی ایسی خواہشات پر بحث اور بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مانگ، جیسا کہ اب چیزیں آرہی ہیں، ایک اہم مطالبہ ہے، اور ایک جسے ماننے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔ 'منافع' بنیادی طور پر عام کاروباری صورت حال اور تکنیکی مہارت اور مینجمنٹ کی سیلز مین شپ پر منحصر ہے؛ ناکامی ناقص تعمیر یا حساب میں غلطی کے ذریعے آسکتی ہے۔ کارکن جتنے بھی ہنر مند کیوں نہ ہوں، خواہ کتنے ہی محنتی ہوں، وہ سال کے کام کے نتائج، یا نفع یا نقصان پر بہت کم یا کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔

ان کی کارکردگی انہیں مناسب اور کافی اجرت کا مطالبہ کرنے کا جواز فراہم کرتی ہے، لیکن ان کے منافع میں حصہ لینے کے لیے کوئی اخلاقی یا اقتصادی بنیاد نہیں ہے۔ وہ بجا طور پر اس تجویز کی مخالفت کریں گے کہ انہیں کاروباری سال کے کسی بھی نقصان کو اپنی بچتوں سے پورا کرنا چاہیے۔ وہ بجا طور پر اس بات کی مخالفت کریں گے کہ وہ اجرت میں کمی کی طرف سے، ڈائریکٹرز کی جانب سے خراب انتظام یا اسراف زندگی کے لیے توقع کی جاتی ہے۔ لیکن 'منافع کی تقسیم' صرف اس صورت میں جائز ہے جب خطرات اور نقصانات کو بانٹنے کی صلاحیت اور تیاری ہو، یا اگر خصوصی کارکردگی اس کے قابل ہو۔"

یہاں عام منافع کی تقسیم کا ایک پہلو ہے۔

مثال کے طور پر، جرمنی کے عظیم ڈائی ورکس، اپنی اجارہ داری کی غالب پوزیشن کے ساتھ، آئی جی فاربین انڈسٹری کے شیئر ہولڈرز کے لیے ایک سرمایہ دارانہ دودھ دینے والی گائے کیوں رہیں، اور قیمتوں میں اضافہ کرکے، اپنے کارکنوں اور اہلکاروں کو منافع کا حصہ کیوں دیں؟

یہ قومی سوشلسٹ ریاست کا کام ہو گا کہ وہ یہ دیکھے کہ قیمتوں میں انتہائی فراخدلی سے کمی کے ذریعے بھاری اجارہ دارانہ منافع کو عام طور پر استعمال میں لایا جائے۔

یہ ظاہر ہے کہ مسئلہ سماجی پالیسی کا سوال نہیں ہے بلکہ موجودہ دور کے سرمایہ دارانہ سماجی نظام (شیئر ہولڈرز کے دعوے) سے گہرا تعلق ہے۔

Machine Translated by Google

ہم ان مختصراً بیان کردہ اصولوں کو لاگو کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان تمام کاروباروں میں جہاں تک منافع صرف پیشہ ور فنانسرز کی جیبوں میں جاتا ہے، زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر منافع کی تقسیم کو حاصل کرنے کے ہمارے مقصد میں ان کی رہنمائی حاصل کرنا۔

.24تمام منافعوں کی ضبطی جو ایماندارانہ کام سے نہیں، بلکہ جنگ کے ذریعے، انقلاب -اور مزید -نشان کی استحکام اور دوبارہ تشخیص؛ نیز، ساہوکاروں اور ہڑپ کرنے والوں کی جائیداد۔

یہ سزا اور انصاف کا ایک پیمانہ ہے، کسی اصول کے تحت کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

.25نمبر 20 (بینک فار ڈویلپمنٹ) کے تحت فراہم کردہ ذرائع کے ساتھ پورے ریخ میں وسیع عمارت کے ذریعے مکانات کی کمی کو دور کرنا۔ اس سے سماجی سیاسی مطالبات کی فہرست بند ہو جاتی ہے۔ تکنیکی مالیاتی سوال پر نہیں، اس پمفلٹ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ ایک بہت بڑا خاص موضوع ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ صرف مالیاتی ذہن ہی سمجھتے ہیں، اور جس پر عمل کرنا انہیں درحقیقت انجام دینا ہوگا۔ NSلائبریری کا پمفلٹ 8مکمل طور پر موضوع سے متعلق ہے۔

مذہب اور فن

اس موضوع پر کسی پروگرام کی جگہ میں چند اہم اصولوں سے زیادہ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔ باقی کے لیے ہمارا اصول ہونا چاہیے کہ مذہب کے سوالات کو عمومی سیاست کے بیانات میں نہ گھسیٹیں۔ اگرچہ ہم یہودیت کے خفیہ عقائد کے بدعنوان اثر و رسوخ کو عوامی بیانات اور حملوں کے لیے ایک چیز کے طور پر اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

یہی بات عیسائیت پر ہونے والے تمام احمقانہ حملوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ "عیسائیت نے صرف نقصان پہنچایا ہے" جیسے تاثرات صرف یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے اس کے پاس نہ تو انسانی ہے اور نہ ہی سیاسی ذہانت۔

سیاست میں مداخلت کے لیے چرچ کو موردِ الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے، اور تمام اچھے مسیحی کراس کے نام پر انکوائزیشن کے ذریعے کیے جانے والے ظلم اور جادوگرنی کے لیے کیے جانے والے مظالم کو مسترد کریں گے، لیکن لوگوں کی غلطیوں اور خرابیوں کے لیے عام طور پر انسانی تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔ عیسائی مذہب نے لاکھوں اور کروڑوں کو اٹھایا اور ان کی اصلاح کی اور انہیں مصائب کے راستے سے خدا تک پہنچایا۔

قرون وسطی کی ثقافت صلیب کے نشان میں کھڑی ہوئی؛ کامیابی، قربانی، دلیرانہ عقائد کی جڑیں عیسائیت میں ہیں۔ لہذا، ہمیں مسیحیت کے اندرونی روحانی دانے کو اخراج کی مختلف شکلوں سے الگ کرنے کے لیے محتاط رہنا چاہیے جو تاریخ میں اس کے گزرنے میں اس پر ظاہر ہوئی ہیں۔

ہماری پارٹی مثبت عیسائیت کی بنیاد پر کھڑی ہے۔

یہ تمام مسائل، امیدوں اور خواہشات پر بحث کرنے کی جگہ نہیں ہے کہ آیا جرمن قوم کسی وقت اپنے مذہبی عقائد اور تجربات کے لیے کوئی نئی شکل تلاش کر سکتی ہے۔ یہ ایسے معاملات ہیں جو قومی سوشلزم جیسے پروگرام کی حدود سے باہر ہیں۔

آرٹ، ادب، سائنس، اسٹیج، چلتی ہوئی تصویروں اور سب سے بڑھ کر پوری پریس کے دائرے میں ہماری قوم کو نقصان پہنچانے والے تمام خلل ڈالنے والے اثرات کے خلاف اپنا چہرہ قائم کرنا فوری اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے اصولوں کا پروگرام 25 -نکات -

تفصیل میں کافی حد تک جاتا ہے کہ اس موضوع پر مزید کچھ کہنا غیر ضروری ہے۔

Machine Translated by Google

فوجی اور دیگر اصلاحات

قومی فوج، چیمبرز آف ٹریڈز اینڈ پروفیشنز، فرنچائز اور قانون میں اصلاحات، عوام کو متاثر کرنے والے ایسے وسیع سوالات ہیں: زندگی، کہ انہیں چند جملوں میں رد نہیں کیا جا سکتا۔ پروگرام میں ہی سرکردہ خیالات مرتب کیے گئے ہیں، لیکن ان پر غور و فکر کرنا اور ان پر عمل کرنا اور سب سے بڑھ کر ان کو تاریخی ماضی میں ڈھالنا آنے والے سالوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہو گا، جب ہم امید کرتے ہیں کہ سیاسی طاقت ہماری ہو گی، اور جب ہم ریاست کے کاروبار کو سنبھالنے کے لیے ضروری قوت اور علم سے لیس ہو جائیں گے۔

یہاں ہمارے پاس نیشنل سوشلزم کے تحت تحقیق کے لیے ایک بھرپور میدان ہے۔

قومی سوشلزم کی اہمیت اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے کہ یہ قومی زندگی کے کسی دائرے کو چھوا نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ یہ ایک بالکل نئی بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر ہمیں اس زندگی کو استوار کرنا ہوگا۔

Machine Translated by Google

5.جو ہم نہیں چاہتے

ہمارے پروگرام کے مثبت پہلو کو مضبوط کرنے کے لیے یہ جلد ہی بتانا بہتر ہوگا۔
جو ہم نہیں چاہتے۔

ہم نہیں چاہتے کہ تاریخ کے پہیے پیچھے کی طرف مڑیں اور نہ ہی ان خاندانوں کی زندگی کو بحال کریں جو مٹ گئی تھیں، ان کی اپنی غلطی کے ذریعے اپنے آپ کا کوئی نشان باقی نہیں بچا تھا۔ نہ ہی ہم ان طبقوں کو دوبارہ قائم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جنہیں ان کے سابق مراعات یافتہ عہدوں پر دوبارہ معزول کیا گیا ہے۔

افسر طبقہ اور اہلکار واقعی کسی دوسرے پیشہ ور طبقے سے اعلیٰ یا بہتر نہیں ہیں، جہاں تک وہ حقیقی طور پر سب سے پہلے قوم کی خدمت کرنے کے ہمارے خیال کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

یہ یونیفارم یا سونے کا فیتا نہیں بلکہ کارکردگی ہے، جو آدمی بناتی ہے۔

ہم محنت کش طبقے کے لیے یک طرفہ ترجیح یا مصنوعی بلندی نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی قسم کی پرولتاریہ آمریت۔ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو یہ یقین کرنے کی بات نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی طبقہ ماضی میں مظلوم ہونے کی وجہ سے اقتدار حاصل کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس طرح کی خواہشات، جب حقیقتوں میں ترجمہ ہوتی ہیں، تو وہ خوفناک نتائج کا باعث بنتی ہیں، جیسے کہ نومبر 1918 کی سٹاک ایکسچینج کی بغاوت کے ساتھ۔ لالچی مہم جو، منافع خور، جابر اور بے وقوف، جو سیاسی مشین اور انتظامیہ پر قابض ہو چکے ہیں) پرولتاریہ کی وعدہ بند آمریت میں تبدیل ہو چکی ہے۔

'منافع دار' کی آمریت۔

یہاں تک کہ نیشنل سوشلزم کے تحت ریاست کا نیا حکم نامہ اس وقت تک کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اس کے اختیار میں ہمارے پروگرام کے اصولوں کے ساتھ مکمل طور پر کام کرنے والے پرعزم آدمیوں کا ایک مکمل تربیت یافتہ عملہ، سنجیدہ اور تجربہ کار آدمی۔ یہاں تک کہ ہمارے ساتھ بھی بہت سارے خالص ڈیماگوگس اپنی راہ میں خم ڈالیں گے اور نئے آرڈر کے تحت فائدہ اٹھائیں گے۔

گرتے ہوئے سماجی نظام کی خرابیوں پر تنقید کرنا اس پر تعمیری کام کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

ہمیں محض ایک نئی پارٹی کی ضرورت نہیں ہے، جو آہستہ آہستہ پارلیمنٹ اور انتظامیہ میں قدم جمائے، اور پھر شاید اتحادی وزارت میں ایک یا دو عہدوں کو قبول کرے، صرف اس لیے کہ آخر کار اس کی کمر ٹوٹ جائے، -اس کے بعد تاریخ میں ہمارا کردار ادا کیا جائے گا، جس طرح آج جرمنی میں سوشل ڈیموکریسی ایک سیاسی اور فکری قوت کے طور پر ختم ہو چکی ہے۔ یہی بات جرمن قوم پرستوں پر بھی لاگو ہوتی ہے، جو پہلے ہی حکومت میں نشستیں حاصل کرنے کے لیے اپنے بنیادی اصولوں سے پیچھے ہٹ چکے ہیں۔

ہم ایسے وزراء کو نہیں چاہتے جو خالصتاً عہدے یا اقتدار کی خاطر عہدہ سنبھالیں، لیکن ہم ایسے کسی بھی عہدے کو اپنے عظیم مقصد کی طرف قدم سمجھیں گے۔ ہمارے اور باقیوں کے درمیان ہمیشہ ہمارے عالمی نظریہ کی بھڑکتی ہوئی تلوار رہتی ہے۔

ایک طرف ریاست؛ یا اس کے برعکس لبرل ڈیموکریٹک پارلیمانی سٹیمپ کی شرمناک ریاست، ضرورت سے مجبور ہو کر فنانسرز کے ظلم کو چھپانے پر مجبور ہے، اور اس کے قدموں پر یہودی کیمپ کے پیروکاروں اور جگہ کا شکار کرنے والوں کا ایک مشتعل ہجوم، نظام سے زندگی گزارنے کے لیے لڑ رہا ہے۔

ہماری طرف سے، اپنے لوگوں کی آزادی اور تطہیر کی جنگ، جب تک کہ ہم سماجی انصاف اور قومی آزادی کی حقیقی ریاست حاصل نہ کر لیں۔

6.نتیجہ

این ایس لائبریری کے اس پہلے پمفلٹ کا کام نیشنل سوشلسٹ کو سکھانا ہے کہ اسے پارٹی پروگرام کے بارے میں کیا معلوم ہونا چاہیے۔ ہم نے بار بار ایک ہی بنیادی اصول کو دیکھا ہے جو سرخ رنگ کے دھاگے کی طرح ہمارے تمام دلائل کے ذریعے کھینچا گیا ہے: قومی سوشلزم دنیا کا ایک نظریہ ہے، جو موجودہ دور کی سرمایہ داری کی دنیا اور اس کے مارکسی اور بورژوا مصنوعی سیاروں کی شدید مخالفت میں کھڑا ہے۔

ہماری زندگی اس عظیم خیال کی خدمت میں ایک جدوجہد ہے، ایک نئے جرمنی کی جدوجہد ہے۔

ہم نیشنل سوشلسٹ دنیا کے سامنے اپنے طوفان کا بینر لہراتے ہیں۔ ہمیشہ جوان، چمکدار
اور سورج میں چمکتا ہوا، ہُکڈ کراس طلوع ہوتا ہے، جو زندگی کو دوبارہ بیدار کرنے کی علامت ہے۔

Machine Translated by Google

کے خاتمے کے لیے منشور
تھرلڈم آف انٹرسٹ

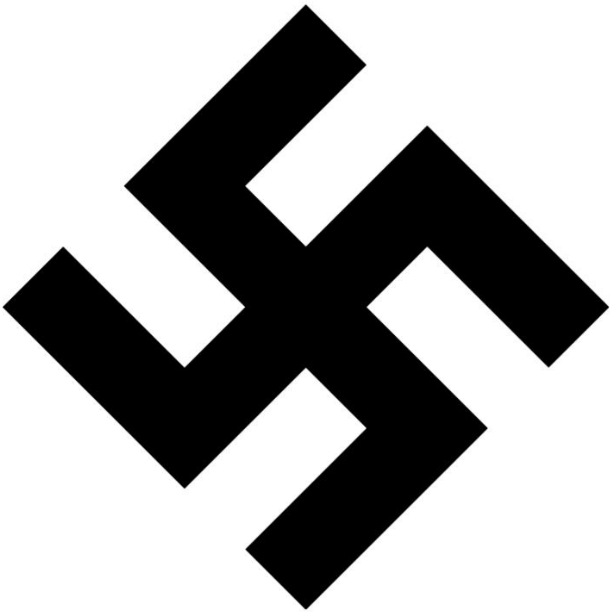

میمونزم ایک بھاری، ہمہ گیر اور زبردست بیماری ہے جس سے ہمارا عصری ثقافتی دائرہ، اور درحقیقت تمام بنی نوع انسان دوچار ہے۔ یہ ایک تباہ کن بیماری کی مانند ہے، ایک ایسے زہر کی طرح جس نے دنیا کے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

میمونزم کو سمجھنا ہے:

ایک طرف، زبردست بین الاقوامی پیسے کی طاقتیں، عوام کے حق خودارادیت کے کسی بھی حق سے بالاتر حکومتی مالیاتی طاقت، بین الاقوامی بڑا سرمایہ، خالصتاً گولڈ انٹرنیشنل؛

دوسری طرف، ایک ذہنیت جس نے لوگوں کے وسیع حلقے کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ فائدے کی لاتعداد ہوس، زندگی کا خالصتاً دنیاوی تصور جو پہلے ہی تمام اخلاقی تصورات کے خوفناک زوال کا باعث بن چکا ہے اور صرف اور زیادہ کا باعث بن سکتا ہے۔

یہ ذہنیت مجسم ہے اور بین الاقوامی تسلط پسندی میں اپنے عروج کو پہنچتی ہے۔

میمونزم کے لیے طاقت کا سب سے بڑا ذریعہ وہ آسان اور لامتناہی آمدنی ہے جو سود کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔

قرضوں پر سود کے مکمل طور پر غیر اخلاقی خیال سے گولڈ انٹرنیشنل نے جنم لیا۔

ہر قسم کے مفادات اور منافع خوری کی ہوس سے پروان چڑھنے والا ذہنی اور اخلاقی دستور بورژوازی کے ایک حصے کی خوفناک بدعنوانی کا باعث بنا ہے۔

قرضوں پر سود کا نظریہ بڑے قرض دار سرمائے کی شیطانی ایجاد ہے۔ یہ صرف پیداواری لوگوں اور ان کے کام کی صلاحیت کی قیمت پر ٹائیکونز کی اقلیت کی سست ڈرون کی زندگی کو ممکن بناتا ہے۔ اس نے گہرے، ناقابل مصالحت اختلافات، طبقاتی نفرت کو جنم دیا، جس سے شہریوں اور بھائیوں کے درمیان جنگ نے جنم لیا۔

اس کا واحد علاج، مصیبت زدہ انسانیت کو شفا دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

سود کی حد کا خاتمہ۔

پیسے پر سود کی غلامی کا خاتمہ واحد ممکن اور ممکن ہے۔

پیداواری محنت کی چھپی ہوئی زبردستی پیسے کی طاقتوں سے مکمل آزادی۔

سود کی غلامی کا خاتمہ آزاد 7شخصیت کی بحالی، غلامی سے انسان کو چھٹکارا، اس لعنت سے جس کے تحت میمونزم نے اس کی روح کو جکڑ رکھا ہے۔

جو بھی سرمایہ داری سے لڑنا چاہتا ہے اسے سود کی غلامی کو ختم کرنا ہوگا۔

سود کی غلامی کا خاتمہ کہاں سے شروع ہونا چاہیے؟ قرض دار سرمائے کے ساتھ!

کیوں؟

کیونکہ قرض دار سرمایہ، تمام صنعتی بڑے سرمائے کے مقابلے میں، اتنا زیادہ طاقتور ہے کہ سود کی غلامی کے خاتمے کے ذریعے ہی عظیم رقمی طاقتوں کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ 20:1صنعتی بڑے سرمائے کے لیے قرض کے سرمائے کا تناسب ہے۔ جرمن عوام کو براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں، کرایہ اور زندگی کی بڑھتی ہوئی لاگت کی صورت میں قرض کے سرمائے کے لیے سالانہ 12بلین سے زیادہ سود اکٹھا کرنا ہوگا، جب کہ جنگ کے عروج کے سالوں میں بھی جرمن مشترکہ اسٹاک کمپنیوں کی طرف سے تقسیم کیے گئے تمام منافعوں کی کل رقم صرف 1بلین تھی۔

قرض کے سرمائے کی برفانی تودے کی طرح کی ترقی حساب کی تمام انسانی صلاحیتوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے ،

سود سے، اور سود پر سود سے ابدی، لامتناہی، اور آسان آمدنی کے ذریعے۔

سود کی غلامی کا خاتمہ محنت کش عوام کے لیے کیا برکت لاتا ہے؟

جرمنی کے، زمین کے تمام ممالک کے پرولتاریوں کے لیے؟

سود کی غلامی کا خاتمہ ہمیں تمام بالواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کی تنسیخ کی پیروی کرنے کا امکان فراہم کرتا ہے۔ یہ سنو، تم تمام ممالک، تمام ریاستوں اور براعظموں کے قدر پیدا کرنے والے لوگو: تمام ریاستی محصولات جو براہ راست اور بالواسطہ ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں وہ بڑے قرضوں کے سرمائے کی جیبوں میں مسلسل آتے رہتے ہیں۔

Machine Translated by Google

پوسٹل سروس، ٹیلی گراف، ٹیلی فون، ریل روڈ، بارودی سرنگیں، جنگلات وغیرہ سمیت سرکاری کاروباروں کے منافع، اسکولوں، یونیورسٹیوں، عدالتوں، انتظامی اداروں، اور سماجی بہبود کے لیے تمام ضروری ریاستی وعدوں کی فنڈنگ کے لیے مکمل طور پر کافی ہیں۔

اس طرح، کوئی بھی حقیقی سوشلزم انسانیت کے لیے اس وقت تک کوئی نعمت نہیں لائے گا جب تک کہ اس سے منافع ہو۔ سرکاری ادارے بڑے قرض دار سرمائے کے معاون بنے ہوئے ہیں۔

لہذا، ہم ریاست کے ایک بنیادی قانون کے طور پر، پہلے جرمن عوام کے لیے، پھر ان تمام ہمدرد لوگوں کے لیے ایک بنیادی قانون کے طور پر مطالبہ کرتے ہیں جو ہمارے ساتھ ایک لیگ آف نیشنز کی ثقافتی برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں، درج ذیل:

1.جنگی بانڈز، جرمن ریخ کے دیگر تمام قرضوں کے آلات کے ساتھ، جرمن وفاقی ریاستوں کے دیگر تمام قرضوں کے آلات، خاص طور پر ریل روڈ بانڈز، نیز تمام مقامی حکومتوں کے ڈیبینچر بانڈز، سود کی ذمہ داری کی منسوخی کے تحت، فیس ویلیو کے لیے قانونی ٹینڈر ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے [یا اسے بینک میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

2.دیگر تمام مقررہ سود کے کاغذات، احاطہ شدہ بانڈز، صنعتی بانڈز، رہن وغیرہ کے ساتھ، سود کی ذمہ داری کو پرنسپل کی واپسی کی ذمہ داری سے بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح 20یا 25سال کے بعد، شرح سود پر منحصر ہے، قرضہ دار سرمایہ واپس ہو جاتا ہے، اور قرض ختم ہو جاتا ہے۔

3.تمام رئیل اسٹیٹ قرضے، رہن وغیرہ، زمین کے رجسٹر میں درج چارجز کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسی رقم کی قسطوں پر ادا کیے جائیں گے جو اب تک کی ادائیگیوں کی ضرورت تھی۔ اس طرح قرض سے آزاد ہونے والے مکانات اور زمین کی جائیداد جزوی طور پر ریاست یا مقامی حکومت کی ملکیت بن جاتی ہے۔ [اس طرح ریاست کو کنٹرول کرنے اور کرایہ کم کرنے کے لیے بہتر طور پر واقع ہو جاتا ہے۔]

4.پورا مالیاتی نظام ریاست کے مرکزی بینک کے ماتحت ہونا چاہیے۔ اسی طرح تمام نجی بینک؛ پوسٹل چیک بینک، بچت بینک، اور کریڈٹ یونین، سبھی برانچ آپریشنز کے طور پر منسلک ہو جاتے ہیں۔

5.رئیل اسٹیٹ کے لیے تمام کریڈٹ صرف ریاستی بینک کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ پرسنل کریڈٹ اور کمرشل کریڈٹ پرائیویٹ بینکرز کو ریاست کی طرف سے رعایت کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے۔
یہ رعایت کچھ اضلاع کے لیے شاخوں کے قیام پر پابندی کے ساتھ ضرورت کے پیش نظر دی جاتی ہے۔ چارجز کا پیمانہ ریاست کی طرف سے طے کیا جاتا ہے۔

6.ایکویٹی-سیکیورٹیز کی ادائیگی 5%کی سالانہ شرح سے طے شدہ سود کے کاغذات کی طرح کی جاتی ہے۔ اضافی منافع کا حصہ اسٹاک ہولڈرز کو "خطرے میں پڑنے والے" سرمائے کے معاوضے کے طور پر ادا کیا جاتا ہے (مقررہ سود اور سکوں کے سہارے والے کاغذات کے برعکس)، جب کہ باقی ماندہ فاضل، مزدور کے خود مختار حق کے تحت، یا تو سماجی طور پر تقسیم کیا جاتا ہے یا مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے لیے لاگو کیا جاتا ہے۔

7.تمام افراد کے لیے جو جسمانی وجوہات کی بنا پر (بڑھتی عمر، بیماری، جسمانی یا ذہنی کام کی معذوری، انتہائی نوجوان) اپنی روزی روٹی کمانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، موجودہ سرمائے کے اثاثوں سے حاصل ہونے والی سود کی آمدنی اسی طرح پنشن کے طور پر ادا کی جاتی رہتی ہے، اور آخر کار سیکیورٹیز کی فراہمی کے بدلے میں اس کی سطح میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

8.کاغذی کرنسی کی موجودہ افراط زر میں کمی کے مفاد میں، ریخ اور ریاستوں کے جنگی بانڈ سرٹیفکیٹس اور دیگر قرض کے آلات پر ایک عالمگیر، مضبوط گریجویٹ ٹیکس نافذ کیا گیا ہے۔ ان کاغذات کو پلپ کرنا ہے۔

9.لوگوں کی گہری روشن خیالی کے ذریعے، لوگوں پر یہ واضح کیا جاتا ہے کہ پیسہ مکمل مزدوری کے واؤچر کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور ہونا چاہیے۔ کہ جب کہ یقیناً ہر انتہائی ترقی یافتہ معیشت کو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔

Machine Translated by Google

تبادلے کے ساتھ، پیسے کا کام بھی اسی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، اور کسی بھی صورت میں پیسے کو سود کے ذریعے، پیداواری محنت کی قیمت پر خود کو بڑھنے کے لیے سپرمنڈنی طاقت نہیں دی جانی چاہیے۔

ہم نے یہ سب کچھ پہلے ہی کیوں نہیں کیا، جو اتنا خود واضح ہے، جس پر غور کیا جانا چاہیے۔
سماجی سوال کے لیے کولمبس کے انڈے کے طور پر؟

کیونکہ ہم اپنے ماموںانہ اندھے پن میں یہ نہیں سیکھ چکے ہیں کہ کس طرح واضح طور پر دیکھا جائے کہ سود کی حرمت کا نظریہ ایک خوفناک خود فریبی ہے، کہ قرض سود کی خوشخبری جو صرف ایک کو ہی برکت دیتی ہے، نے ہماری پوری سوچ کو بین الاقوامی تسلط کے سنہری جال میں الجھا دیا ہے۔ کیونکہ ہم بھول چکے ہیں اور جان بوجھ کر دولت کی طاقتوں کی طرف سے اس حقیقت کے بارے میں الجھنوں میں رکھا گیا ہے کہ -سوائے چند امیر لوگوں کے۔

وہ سود جو بہت پیارا لگتا ہے، اور بے سوچے سمجھے لوگوں کا بہت پیارا ہے، ٹیکسوں سے مکمل طور پر پورا ہو جاتا ہے۔ ہماری تمام ٹیکس قانون سازی بے اور باقی ہے، جب تک کہ ہم سود کی غلامی سے آزادی حاصل نہیں کرتے، صرف بڑے سرمائے کے لیے خراج تحسین کی ذمہ داری ہے، اور نہ کہ، جیسا کہ ہم تصور کریں گے، کمیونٹی کے لیے محنت کی تکمیل کے لیے رضاکارانہ قربانی۔

لہذا، زر پر سود کی غلامی سے آزادی عالمی انقلاب کا واضح نصب العین ہے، پیداواری محنت کو بالادست سرکاری زری طاقتوں کی زنجیروں سے نجات دلانا۔

نفاذ اور استدلال

ہم ایک انتہائی سنگین بحران کے درمیان کھڑے ہیں جو ہمارے غریب عوام کو اپنی دردناک تاریخ میں برداشت کرنا پڑا ہے۔ ہماری قوم شدید بیمار ہے۔ پوری دنیا شدید بیمار ہے۔
بے بس قومیں لڑکھڑاتی ہیں ایک پرجوش آرزو، نجات کی پکار اداس عوام کے درمیان سے گزرتی ہے۔ ہنسی اور رقص کے ساتھ، سنیما اور تماشے کے ساتھ، لوگ اپنی ہی افسوسناک تقدیر کو بھولنے کی کوشش کرتے ہیں -اپنی مایوس امیدوں کو بھولنے کے لیے، گہرے اندرونی درد کے بارے میں،

اس خوفناک مایوسی کے بارے میں جسے کوئی بہت خوشی سے "انقلاب کے فوائد" کہے گا۔
لیکن ہم نے اس سب کو مختلف طریقے سے کیسے تصور کیا؟ تمام عمدہ وعدے مختلف طریقے سے کیسے چلتے تھے؟ ہم نے رات کے اندھیرے میں، اپنے فوجی خاتمے کے اندھیرے میں جو کچھ حاصل کرنے کی امید کی تھی، وہ چمکتا ہوا سونا لگ رہا تھا، لیکن اب، جب سرمئی دن تلاش کو روشن کرتا ہے، تو یہ سب لکڑی کے بوسیدہ ٹکڑے ہیں۔
اب ہم یہاں خسارے میں کھڑے ہیں۔ لکڑی کے ان بوسیدہ ٹکڑوں کی خاطر جو رات کو اتنی باریک چمکتی تھی، ہم نے وہ سب کچھ پھینک دیا ہے جو اب تک ہمارے لیے عزیز اور قیمتی تھا اور اس غمناک خزانے سے اپنی تمام جیبیں بھر لی ہیں۔ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ مایوسی کا غصہ بالکل غریب ترین غریبوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اور یہ کہ وہ اپنے ہی بھائیوں کے خلاف بے ہودہ غصے میں بھڑک اٹھتے ہیں، اور چھٹکارے کی اپنی گہری آرزو میں راستے میں کھڑی تمام چیزوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ حالت سراسر پاگل پن کا باعث بنتی ہے، اگر بے ضمیری اور حماقت لوگوں کو مزید بھڑکاتی ہے۔

اور یہ پاگل پن کہاں لے جاتا ہے، ہم بالشویک روس میں دیکھتے ہیں۔ نیشنلائزیشن، جیسا کہ روس میں سوشلائزیشن کہلاتا ہے، ناکام ثابت ہوا ہے، ایک غیر متزلزل لینن کا اعلان۔ معیشت تباہ، پیسے کی قوت خرید ختم، دانشور مارے گئے، مزدور روٹی کے بغیر۔ تمام لوگوں میں مایوسی؛ صرف چینی اور لیٹوین کرائے کے فوجیوں پر مبنی خونی دہشت گردی ہی سرخ آمروں کو دھوکہ دہی والے لوگوں کے انتقام سے بچانے کے قابل ہے۔ ہمارے درمیان بھی ترقی اسی راستے پر چل پڑے گی، اگر بین الاقوامی قیاس آرائیاں کرنے والوں، پارٹی کے جنون میں مبتلا، شدید ترین بوجھ تلے دبے بورژوا طبقے کے نمائندوں، اور جرمن عوام کے لیے فطرت میں سب سے زیادہ اجنبی نسل کے ارکان کو حکومت میں رہنے کی اجازت جاری رکھی جائے۔

Machine Translated by Google

واقعی وہ خوبصورت، خوبصورت الفاظ کیا تھے جو کسی نے ہمارے کان میں سرگوشی کی؟ گفت و شنید کی۔

امن، لیگ آف نیشنز، پارلیمنٹرینزم، عوام کی خودمختاری، جمہوریت، پرولتاریہ کی آمریت، سوشلزم، سرمایہ داری کی تباہی، عسکریت پسندی سے آزادی، اور اس طرح کے دوسرے خوبصورت نعرے۔ ایک نئے آزاد لوگ پیدا ہونے والے تھے، جنہیں اپنی تقدیر خود طے کرنی چاہیے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی سچ ثابت نہیں ہوا، نہ ہو سکا، نہ کبھی سچ ہو سکا، اگر ہم اخلاقی سنجیدگی کے ساتھ ان تمام ظہور، ان تمام نعروں کی تحقیق نہیں کریں گے، اگر ہم کسی ذہین، متعلقہ طبیب کی طرح بیماری کی علامات کو سنجیدگی سے نہیں جانچتے اور بڑی محنت سے مریض کی موجودہ حالت کی تشخیص کرتے ہوئے اس سنگین بیماری کی تشخیص کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پیدا ہوتا ہے

卐卐卐卐卐

ہماری عمر کی بیماری کو میمونزم کہتے ہیں۔

میمونزم کیا ہے؟

میمونزم عظیم بین الاقوامی پیسے کی طاقتوں کا ناگوار، پوشیدہ، پراسرار دور ہے۔ تاہم میمونزم بھی ایک ذہنیت ہے۔ یہ ان تمام لوگوں کی طرف سے پیسے کی طاقتوں کی عبادت ہے جو میمونسٹک زہر سے متاثر ہیں۔ میمونزم -اپنے آپ میں صحت مند -حصول کے لیے انسانی ڈرائیو کی لامحدود ہائپر ٹرافی ہے۔ میمونزم ایک پاگل پن میں پروان چڑھنے والی پیسے کی ہوس ہے، جو پیسے کے اوپر پیسے کے ڈھیر لگانے سے زیادہ کوئی اعلیٰ مقصد نہیں جانتی، جو دنیا کی تمام طاقتوں کو اپنی خدمت پر مجبور کرنے کے لیے بے مثال وحشیانہ کوشش کرتی ہے، اور اسے معاشی غلامی کی طرف لے جانا چاہیے، دنیا کے تمام لوگوں کے کام کی صلاحیت کے استحصال کی طرف۔ میمونزم وہ ذہنیت ہے جو تمام اخلاقی تصورات کے زوال کا باعث بنی ہے۔ میمونزم ایک عالمی رجحان کے طور پر سمجھا جاتا ہے، انسان میں سفاکانہ، بے رحم انا پرستی کے برابر ہونا چاہئے. میمونزم لالچ کی روح ہے، حکومت کرنے کی بے حد خواہش، ذہنیت کی پوری توجہ دنیا کے سامان اور خزانے پر قبضہ کرنے پر مرکوز ہے۔ یہ اس کے بنیادی طور پر خالص دنیا پر مبنی انسانی قسم کا مذہب ہے۔

میمونزم سوشلزم کا براہ راست مخالف ہے۔ سوشلزم کو اعلیٰ ترین اخلاقی نظریہ کے طور پر تصور کیا جاتا ہے، اس خیال کے طور پر کہ انسان دنیا میں صرف اپنے لیے نہیں ہے، کہ ہر آدمی کے معاشرے، تمام انسانیت کے لیے فرائض ہیں، اور یہ کہ وہ نہ صرف اپنے خاندان، اپنے قبیلے کے افراد، اپنی قوم کی لمحہ بہ لمحہ بہبود کا ذمہ دار ہے، بلکہ یہ کہ اس کے اپنے بچوں اور مستقبل کے لیے غیر متزلزل اخلاقی ذمہ داریاں بھی ہیں۔

مزید ٹھوس طور پر، ہمیں میمونزم کو تمام لوگوں کے طاقت کے بھوکے بڑے سرمایہ داروں کی شعوری ملی بھگت کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ اس میں ہمیشہ سے Mamonism کی پوشیدہ آمد قابل ذکر رہی ہے۔

اینگلو امریکن سامراج کو گھیرے ہوئے دنیا کے پیچھے اصل محرک قوت کے طور پر بڑے بڑے ٹائیکون چھپے ہوئے ہیں۔ اور کچھ نہیں عالمی جنگ کے خوفناک بڑے پیمانے پر قتل عام کے لیے پیسے کی بڑی طاقتوں نے واقعی مالی امداد کی۔ عظیم پیسے کی طاقتوں نے واقعی، تمام عظیم اخبارات کے مالکان کے طور پر، دنیا کو جھوٹ کے جال میں بُنا دیا ہے۔ انہوں نے اطمینان کے ساتھ تمام ادنیٰ جذبوں کو ختم کر دیا ہے، مستعدی سے موجودہ رجحانات کی نشوونما کو فروغ دیا ہے، اور ہوشیار پریس پروپیگنڈے کے ذریعے فرانسیسی تجدید پسندی کو ابھارا ہے۔ انہوں نے پین سلاویک خیال، ایک عظیم طاقت ہونے کے سربیا کے غرور، اور ان ریاستوں کو پیسے کی ضرورت کو احتیاط سے پالا، یہاں تک کہ عالمی انتشار کو بھڑکانا چاہیے۔

یہاں تک کہ جرمنی میں بھی ہمارے درمیان میمونزم کا جذبہ ہے جو صرف مزید برآمدی اعداد و شمار، قومی دولت، توسیع، بڑے بینک پروجیکٹس، اور بین الاقوامی مالیاتی سودے جاننا چاہتا تھا۔

Machine Translated by Google

عوامی اخلاقیات کی دھجیاں اڑانے، ہمارے حکمران حلقے کی مادیت اور خوشامد پرستی کی طرف، ہماری قومی زندگی میں سطحی پن کی طرف، وہ تمام عوامل جو خوفناک تباہی کے ذمہ دار ہیں۔

حیرت کے ساتھ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ میمونزم کہاں سے آیا، بین الاقوامی بڑا سرمایہ اپنی ناقابل تلافی طاقت کہاں سے حاصل کرتا ہے۔

اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا کہ عظیم رقمی طاقتوں کا بین الاقوامی تعاون بالکل نئے رجحان کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہماری تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مالیاتی نوعیت کی بین الاقوامی ذمہ داریاں عملی طور پر نامعلوم تھیں۔ صرف ابھرتی ہوئی عالمی معیشت کے ساتھ، عمومی عالمی تجارت کے ساتھ، بین الاقوامی مفاداتی معیشت کا خیال اپنے آپ کو قائم کر سکا، اور یہاں ہم سب سے گہری جڑ کو چھوتے ہیں، یہاں ہم نے طاقت کے سب سے اندرونی منبع کو مارا ہے جہاں سے گولڈن انٹرنیشنل اپنی ناقابلِ مزاحمت طاقت کھینچتی ہے۔

سود، کسی محنت کے اضافے کے بغیر محض پیسے کی ملکیت پر مبنی اشیا کی آسان اور لامتناہی آمد، بڑی طاقتوں کے بڑھنے کا سبب بنی ہے۔ قرض سود ایک شیطانی اصول ہے جس سے گولڈ انٹرنیشنل نے جنم لیا۔ قرض دار سرمایہ نے ہر جگہ اپنے خون کی نالی کو مضبوطی سے جوڑ رکھا ہے۔ انیمون کے بازو کی طرح بڑے قرضے کے سرمائے نے تمام ریاستوں، دنیا کے تمام لوگوں کو اپنے جال میں جکڑ لیا ہے۔

سرکاری قرضوں، سرکاری بانڈز، ریل روڈ بانڈز، جنگی بانڈز، رہن، کورڈ بانڈز کی ذمہ داریاں -ہر طرح کے مختصر قرضوں کے آلات نے ہماری پوری معاشی زندگی کو اس طرح اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہے کہ اس کے بعد دنیا کے تمام لوگ سنہری جالوں میں بے بسی کے ساتھ گھوم رہے ہیں۔ سودی اصول کی خاطر، ایک مکمل پاگل سیاسی فریب کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہر قسم کی ملکیت میں کمائی کا حق ہوتا ہے، ہم نے سود کی غلامی کے تابع کر دیا ہے۔ ایک بھی حقیقی، درست اخلاقی وجہ نہیں دی جا سکتی ہے کہ کیوں محض پیسے کے قبضے سے دائمی سود کی ادائیگی کا حق حاصل ہو جائے۔

سود اور ہر قسم کی آمدنی کی یہ اندرونی مخالفت بغیر کسی پیداواری محنت کے تمام لوگوں اور زمانوں کی روح پر پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن پیسے کی طاقت کے خلاف یہ گہری اندرونی مزاحمت کبھی بھی قوموں کے لیے اتنی باشعور نہیں ہوئی جتنی ہمارے دور میں تھی۔

دنیا پر تسلط شروع کرنے کے لیے میمونزم اس طرح دنیا بھر میں کبھی تیار نہیں ہوا تھا۔ اب تک اس نے اپنی خدمت میں تمام بے بنیاد پن، اقتدار کی ہوس، انتقام کی ہوس، لالچ، حسد اور جھوٹ کو اتنی چالاکی سے چھپائے ہوئے اور پھر بھی وحشیانہ طور پر دھکا دینے والے انداز میں اب تک نہیں رکھا۔ عالمی جنگ انسانیت کے ارتقائی عمل کے سب سے بڑے فیصلوں میں سے ایک ہے جو یہ فیصلہ کرنے کی جدوجہد میں ہے کہ آیا مستقبل میں میمونسٹک مادیت پرست عالمی نظریہ یا سوشلسٹ اشرافیہ کا عالمی نظریہ اس کی تقدیر کا تعین کرے۔

دنیا

سطح پر، میمونسٹک اینگلو امریکن اتحاد بلا شبہ ابتدائی طور پر فتح یاب رہا ہے۔ اس کے خلاف ردعمل کے طور پر، بالشوزم مشرق میں پیدا ہوا، اور اگر کوئی بالشوزم میں ایک عظیم نظریہ دیکھنا چاہتا ہے، تو یہ بلاشبہ یہ موقف ہے کہ وہ مامونسٹک ورلڈ ویو کے بالکل مخالف ہے۔ بالشوزم اس کے لیے جن طریقوں کو بروئے کار لانا چاہتا ہے وہ ڈاکٹر آئزن بارتھ کے غلط علاج ہیں۔ وہ کسی بیمار کی مدد کرنے کی کوشش ہیں جو اس کے سر، بازو اور ٹانگوں کو کاٹ کر، اسکیلپل کے ساتھ اندرونی زہر سے بیمار ہوتے ہیں۔

Machine Translated by Google

بالشوزم کے اس ہنگامے کے خلاف، اس بے ہودہ الٹ پھیر کے خلاف، ہمیں ایک قابل عمل نیا خیال پیش کرنا چاہیے کہ متحد قوت کے ساتھ تمام محنت کش طبقات کو متحد کر دے، تاکہ اس زہر کو باہر نکالا جا سکے جس نے دنیا کو بیمار کر دیا ہے۔

میں اس کا مطلب پیسے پر سود کی غلامی کے خاتمے میں دیکھتا ہوں۔

تین ایسے عوامل ہیں جو قرض کے سرمائے پر سود کو ہماری مالی بدحالی کی مستند اور حقیقی وجہ کے طور پر نمایاں کرتے ہیں۔

سب سے پہلے، مقررہ سودی قرض کے سرمائے کا خوفناک تناسب، اس طرح وہ سرمایہ جو تخلیقی محنت کے استعمال کے بغیر اپنی مرضی سے بڑھتا ہے، اور حقیقتاً ہمیشہ کے لیے بڑھتا رہتا ہے۔
جرمنی میں ہمارے درمیان یہ قرضہ دار سرمایہ پہلے ہی اس سطح پر پہنچ چکا ہے جسے ہم 250 بلین سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ اس بڑی رقم کے مقابلے میں، ہماری پوری جرمن صنعت کا صنعتی ورکنگ کیپیٹل صرف 11.8 بلین ہے۔ اس کے علاوہ، 16,000 صنعتی محدود ذمہ داری کمپنیوں [GmbH] کا 3.5 بلین سرمایہ ہے، اس لیے مجموعی طور پر ہمارے پاس صرف 15 بلین صنعتی سرمایہ ہے جو ٹیبلیٹ کرنے کے لیے ہے۔ 20:1 پہلی بنیادی تلاش ہے ۔[3]

اس تشخیص کا مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ اہمیت کے مالی مسائل میں، قرض کے سرمائے سے متعلق تمام اقدامات صنعتی بڑے سرمائے کے لیے کیے گئے اقدامات سے 20 گنا زیادہ موثر ثابت ہونے چاہئیں۔

دوسرا: اوپر قرض کے سرمائے پر سود کی ادائیگی، جس کا تخمینہ 250 بلین ہے، جو ہر وقت کے لیے مجموعی طور پر سمجھا جاتا ہے، تقریباً 12½ بلین سالانہ ہے۔ اس کے برعکس، سال 1916 میں تقسیم کیے گئے تمام صنعتی منافع کا مجموعہ 1915 میں تقریباً ایک بلین نمبر تھا۔ پچھلی دہائیوں میں یہ تعداد اوسطاً تقریباً 600 ملین تھی۔ جنگ کے آخری دو سالوں میں [1914-1918] اس میں کافی حد تک اضافہ ہوسکتا ہے لیکن موجودہ سال [1919] کے لیے سب سے بڑا حادثہ ریکارڈ کرے گا۔

تمام جرمن اسٹاک کارپوریشنز کا اوسط منافع 8.21% تھا۔ اس طرح، مقررہ سود والے قرض کی قدروں پر اوسط منافع سے صرف 3½ فیصد زیادہ ہے۔

اس طرح، میں دوبارہ بیان کرتا ہوں، مستقبل میں جرمن عوام کو بڑے قرضوں کے سرمائے کے مختلف ابدی سود کے معاوضوں کے لیے تقریباً 12.5 بلین [سالانہ] ادا کرنے ہوں گے، جب کہ صنعتی سرمائے سے سب سے بڑے بوم سال میں حاصل ہونے والی پیداوار 1 بلین تھی، اور غیر متزلزل خوشحالی کے وقت صرف 0.6 بلین۔ اس طرح، ہم یہاں ایک بار پھر 20:1 سے 12:1 کی شدت کے آرڈر پر ایک تناسب دیکھتے ہیں۔

تیسرا اور سب سے خطرناک عنصر سود کے ذریعے اور سود پر سود کے ذریعے بڑے قرض دار سرمائے کی سمجھ سے بالاتر اضافہ ہے۔ مجھے یہاں کچھ اور ہچکچاہٹ کرنا چاہیے اور مسئلے کی وضاحت کے لیے اعلیٰ ریاضی میں ایک چھوٹی سی سیر کے ذریعے امید کرنی چاہیے۔ پہلے کچھ مثالیں۔

شطرنج کے کھیل کی ایجاد کی دلکش کہانی مشہور ہے۔ امیر ہندوستانی بادشاہ شہرام نے موجد کو شاہی کھیل کی ایجاد، ایک خواہش کی تکمیل کا شکریہ ادا کیا۔ دانشمند کی خواہش یہ تھی کہ بادشاہ اسے شطرنج کے کھیل کے پہلے چوک پر گیہوں کا ایک دانہ، دوسرے پر دو، تیسرے پر چار اور اس طرح ہمیشہ ہر چوک پر پہلے والے چوک سے دوگنا دے۔ بادشاہ اس دانشمند کی بظاہر معمولی خواہش پر مسکرایا اور حکم دیا کہ گندم کی ایک بوری لائی جائے تاکہ ہر مربع کے بدلے گندم کے دانے تقسیم کیے جاسکیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس خواہش کی تکمیل دنیا کے امیر ترین شہزادے کے لیے بھی ناممکن تھی۔ ایک ہزار سالوں میں دنیا کی تمام فصلیں بساط کے 64 چوکوں کو بھرنے کے لیے کافی نہیں ہوں گی۔

---

[3] ظاہر ہے 17:1 زیادہ درست ہے، لیکن شاید فیڈر اس امکان کی اجازت دے رہا ہے کہ تناسب بڑھ جائے گا۔

Machine Translated by Google

ایک اور مثال: بہت سے لوگوں کو اب بھی اپنے اسکول کے دنوں سے مرکب سود کا حساب لگانے کی اذیت یاد ہوگی۔ کس طرح مسیح کی پیدائش کے وقت سرمایہ کاری کی گئی رقم مرکب سود پر کئی گنا بڑھ جاتی ہے تاکہ یہ ہر 15سال بعد دوگنی ہو جائے۔ مسیح کی پیدائش کے بعد سال 15میں پینی بڑھ کر 2پیسے، سال 30عیسوی میں 4پیسے، سال 45عیسوی میں 8پیسے وغیرہ۔ بہت کم لوگوں کو یاد ہوگا کہ یہ پیسہ آج کس قدر کی نمائندگی کرے گا: زمین، سورج اور تمام سیاروں کے حجم کے برابر سونے کا حجم مرکب سود پر لگائے گئے اس پیسے کی قدر کی نمائندگی کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ایک تیسری مثال: ہاؤس آف روتھسچلڈ کی خوش قسمتی، جو سب سے پرانی بین الاقوامی تسلط پسندی ہے، اس کی مالیت آج تقریباً 40 بلین ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ فرینکفرٹ میں سن 1800کے لگ بھگ بوڑھے مائر ایمشیل روتھ چائلڈ نے اپنی دولت کے بغیر اپنے گھر کی بہت بڑی خوش قسمتی کی بنیاد ان ملینوں کے فریکشنل ریزرو قرضے کے ذریعے ڈالی جو ہیسی کے کاؤنٹ ولہیم اول نے اسے محفوظ رکھنے کے لیے سونپی تھی۔

اگر روتھسچائلڈ کے ساتھ سود اور سود پر سود کے ذریعے پیسہ اکٹھا کرنا صرف پیسہ کی معمولی شرح پر کامیاب ہوتا تو وکر اتنی تیزی سے نہ چڑھتا جتنی اس پر ہے۔ لیکن فرض کریں کہ Rothschildsکی اجتماعی دولت میں صرف پیسے کی شرح سے اضافہ ہوا، Rothschildsکی دولت 1935میں 80بلین، 1950میں 160بلین، 1965میں 320بلین ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ یہ پہلے ہی جرمنی کی کل قومی دولت سے زیادہ ہو جائے گی۔

ان تین مثالوں سے ایک ریاضیاتی قانون اخذ کیا جا سکتا ہے۔ وکر جو روتھسچلڈ قسمت کے عروج کی نمائندگی کرتا ہے، وہ وکر جو بساط کے لیے گندم کے دانوں کی تعداد سے اخذ کیا جا سکتا ہے، اور وہ عدد جو پیسہ کی ضرب مرکب سود پر پیدا ہوتا ہے، سادہ ریاضیاتی منحنی خطوط ہیں۔ ان تمام منحنی خطوط ہیں۔

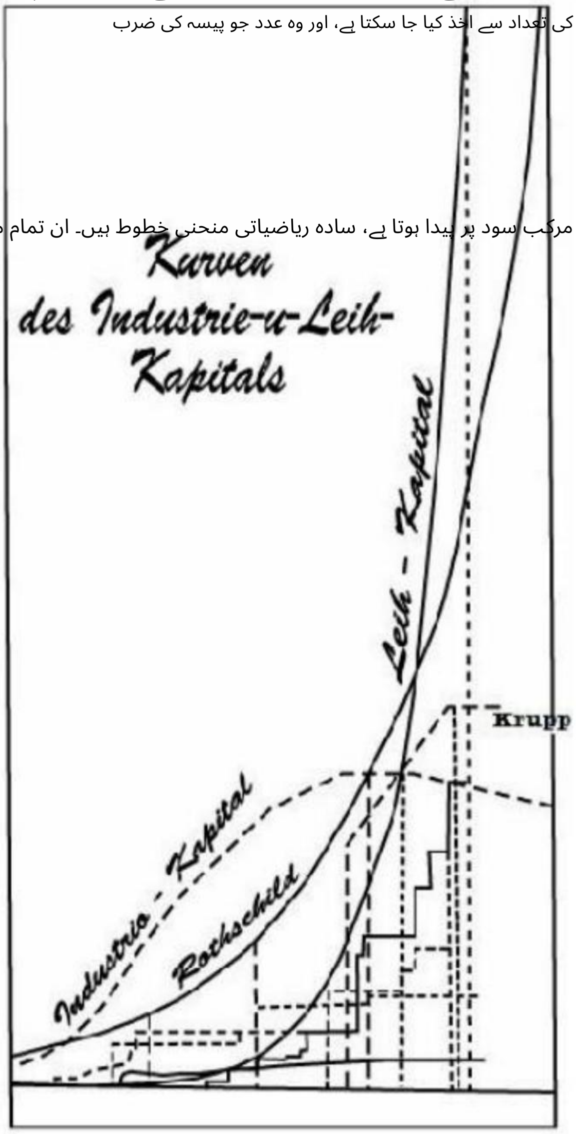

ایک ہی کردار. ابتدائی طور پر معمولی اور بتدریج اضافے کے بعد وکر بہت زیادہ تیز تر ہوتا جاتا ہے اور جلد ہی عملی طور پر تقریباً لامحدودیت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

تاہم، مجموعی طور پر مختلف طور پر، کیا صنعتی سرمائے کی ترقی کا وکر آگے بڑھتا ہے۔
اسی طرح زیادہ تر چھوٹی شروعات سے ابھرتا ہے، جلد ہی منحنی خطوط میں ایک مضبوط اضافہ ظاہر ہوتا ہے، جب تک کہ سرمائے کی ایک خاص سنترپتی تک نہ پہنچ جائے۔
پھر منحنی خطوط چاپلوسی سے چلتے ہیں، اور بعض صنعتوں میں شاید تھوڑا سا بھی گر جائے گا، اگر نئی ایجادات موجودہ فیکٹریوں، مشینوں، وغیرہ کی قدر میں کمی کا باعث بنی ہیں۔ میں یہاں صرف ایک مثال منتخب کرنا چاہوں گا، کرپ کی ترقی کام کرتی ہے۔ 1826میں بوڑھا آدمی Kruppتقریبا اثاثوں کے بغیر مر گیا. 1855میں الفریڈ کرپ کو مصری حکومت کی جانب سے 36توپوں کا پہلا آرڈر ملا۔

1873میں Kruppنے پہلے ہی 12,000مزدوروں کو ملازمت دی۔ 1903 میں Frau Berta Kruppنے تمام کام اور جائیداد الفریڈ کروپ کو فروخت کر دی

Machine Translated by Google

160ملین کے لئے مشترکہ اسٹاک کمپنی. آج اسٹاک کیپٹل کی کل مالیت 250ملین ہے۔ کرپ کا نام ہم جرمنوں کے لیے کیا معنی رکھتا ہے؟ ہماری صنعتی ترقی کا کمال۔
دنیا کی پہلی [سٹیل] توپیں بنانے والا۔ انتہائی سخت، بامقصد، گہری پیداواری صلاحیت کا ایک وسیع مجموعہ۔ ہمارے لاکھوں لوگ ساتھیوں کے لیے کرپ کی کوشش کا
مطلب روٹی اور کام ہے۔ ہماری قوم، ہتھیاروں اور دفاع کے لیے -اور پھر بھی یہ روتھ چائلڈ اربوں کے مقابلے میں ایک ہونا ہے۔ سود پر سود اور سود سے آسان اور لامتناہی
اضافے کے ذریعے روتھ چائلڈ کی خوش قسمتی کی ترقی کے مقابلے میں ایک صدی کے دوران کرپ قسمت کی ترقی کی کیا اہمیت ہے؟

جلی لکیروں میں کھینچے گئے دو منحنی خطوط قرض کے سود کی نمائندگی کرتے ہیں اور درحقیقت اوپری وکر روتھس چائلڈ کی قسمت کی ترقی کو ظاہر کرتا ہے اور نچلا وکر، پہلے فلیٹ اور پھر تیزی سے بڑھتا ہوا، ایسے تمام منحنی خطوط کی خصوصیت کی نشوونما کو بہت عمومی انداز میں ظاہر کرتا ہے، جس میں افقی محور پر ایک چھوٹی سی پیش قدمی عمودی قدر کو دگنا کر سکتی ہے۔ ہیچڈ لائن پچھلے 50-40سالوں کے دوران ہماری کل صنعت کی ترقی کے وکر کو ظاہر کرتی ہے۔ مختلف طریقے سے ہیچ کی گئی باریک لکیریں کئی تصادفی طور پر منتخب بڑے صنعتی اداروں کی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں جہاں سے صنعتی سرمائے کے ہیچڈ کریو کا عمومی کردار اخذ کیا جاتا ہے۔

یہ واضح طور پر ریمارکس کیا جانا چاہئے کہ قرض کیپٹل کے منحنی خطوط کو مضبوطی سے سکیڑا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اس طرح، مثال کے طور پر Rothschild قسمت کا منحنی خط Krupp وکر سے 80گنا بلند ہونا چاہیے۔ منحنی خطوط کو ظاہر کرنے کا مقصد صرف دو قسم کے سرمائے کے بنیادی طور پر مختلف کردار کو ظاہر کرنا ہے۔ قرض-سرمایہ کے منحنی خطوط شروع میں کافی بتدریج بڑھتی ہوئی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ترقی اس وقت تک تیز تر ہوتی جاتی ہے جب تک کہ کبھی جنگلی اور ہر چیز کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا خود کو انسانی تصورات سے بہت آگے بڑھاتا ہے اور لامحدودیت کی طرف کوشش کرتا ہے۔

اس کے برعکس صنعتی سرمائے کا وکر محدود رہتا ہے! ایک سراغ تفصیل کے ساتھ جتنے بھی مضبوط اختلاف ظاہر کر سکتا ہے، مجموعی طور پر صنعتی ترقی کا بنیادی کردار ہمیشہ ایسا ہی رہے گا کہ مضبوط ابتدائی ترقی کے بعد پختگی کی ایک خاص مدت، سنترپتی، جس کے بعد جلد یا بدیر زوال آتا ہے۔

卐 卐 卐 卐 卐

قرض کے سرمائے اور صنعتی سرمائے کے درمیان گہرا ضروری فرق ہمیں کچھ بھی واضح طور پر نہیں دکھاتا ہے۔ اس موازنے کے مقابلے میں ہمارے لیے قرض سرمائے کے تباہ کن اثرات اور کاروباری سرمائے کے کاروباری منافع (ڈیویڈنڈ) کے درمیان فرق کو واضح نہیں کر سکتا۔

اس بات پر کافی زور نہیں دیا جا سکتا کہ ریاضیاتی قوانین کی پہچان جن کی پیروی قرض-سرمایہ اور صنعتی سرمائے کی ہوتی ہے، اکیلے ہی ہمیں وہ واضح راستہ دکھاتا ہے جہاں ہماری تباہ حال مالیاتی معیشت کو ٹھیک کرنے کے لیے لیور کا استعمال کیا جانا ہے۔ ہم واضح طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ معاشی نظام نہیں، خود سرمایہ نہیں اور اسی طرح انسانیت کی لعنت ہے۔ بڑے قرض دار سرمائے کی ناقابل تسخیر سودی ضرورت پوری محنت کش انسانیت کے لیے لعنت ہے!

سرمایہ ہونا چاہیے! محنت ہونی چاہیے! اکیلی محنت بہت کم کر سکتی ہے۔ اکیلا سرمایہ کچھ نہیں کر سکتا!
محنت کے بغیر سرمایہ صرف جراثیم سے پاک ہو سکتا ہے! لہٰذا، سب سے اہم مطالبہ، انقلاب کا سب سے عظیم کام، عالمی انقلاب کا سب سے زیادہ سمجھدار مفہوم، پیسے پر سود کی غلامی کا خاتمہ ہے۔

ہاؤس آف روتھ چائلڈ کی آج کل قیمت 40بلین ہے۔ امریکی ہائی فنانس کے ارب پتیوں، مسٹر کاہن، لوئب، شیف، اسپیئر، مورگن، وینڈربلٹ، اور آسٹر کی ایک ساتھ قدر کی جاتی ہے۔

Machine Translated by Google

کم از کم 70-60 ارب۔ صرف 5% کی شرح سود پر اس کا مطلب 6-5 بلین کے ان آٹھ خاندانوں کی آمدنی ہے، جو کارل ہیلفریچ کی تحقیق کے مطابق، 1912 میں پرشیا کے تمام ٹیکس دہندگان کی سالانہ آمدنی کا تقریباً 75% ہے۔ 15,000,000 ہر ٹیکس دہندہ کے لیے اوسطاً 1.56 رشتہ دار ہیں۔)

اس طرح تقریباً 38,000,000 جرمنوں کو مذکورہ ارب پتیوں کی سالانہ آمدنی پر گزارہ کرنا پڑا۔ یقینی طور پر، امریکی ارب پتی خالص قرض دار سرمایہ دار نہیں ہیں جیسے ہاؤس آف روتھسچلڈ وغیرہ۔ مجھے اس بات پر بحث کرنے کی بالکل بھی پرواہ نہیں ہے کہ آیا امریکی ارب پتی واقعی -100 "ملین ڈالر کے کروڑ پتی" ہیں یا -1000 "

ملین مارک ارب پتی"؛ سابقہ صورت میں کسی کو صرف ایک یا دو درجن اضافی Croesuses میں شمار کرنا پڑے گا۔ یا صرف Rathenau کے "300" کو قبول کر لیں، تو ہماری انوینٹری یقینی طور پر درست ہو جائے گی۔ یہاں درست تعداد بتانا اہم نہیں ہے، لیکن 300 سے 38000000 بین الاقوامی آنکھ کھلنے کا تسلیم شدہ تناسب ہے۔ قرض دار سرمایہ

لہذا، آئیے ہم ان خوفناک زنجیروں کو ختم کر دیں جو صرف تمام توانائی بخش محنت کا گلا گھونٹ سکتی ہیں۔ آئیے ہم پیسے سے سود برداشت کرنے کی طاقت کو چھین لیں، اور پھر کبھی سود برداشت کریں جب تک کہ پوری انسانیت بین الاقوامی قرضوں کے سرمائے کے سود کے لیے مکمل طور پر پابند نہ ہو جائے۔

اس طرح، یہ تین نکات ہیں جو پہلی بار ہم پر واضح کرتے ہیں کہ کہاں اکیلے لیور
ہماری اندرونی مالی پریشانی کے خاتمے کے لیے مؤثر طریقے سے لاگو کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور چیز کے لیے، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صنعتی سرمائے کے خلاف نظریات کی پوری سوشلسٹ دنیا کا حملہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے، کیونکہ یہاں تک کہ ایک مکمل ضابطہ یا تمام کاروباری منافع کی سماجی کاری -ایک کمزور معیشت کو فرض کرتے ہوئے -

ہمارے ریخ اور ہماری ریاست کے بجٹ کے بے پناہ مالی بوجھ کے مقابلے میں ہنسی مذاق میں معمولی رقم حاصل ہوگی۔

پیسے پر سود کی غلامی کے خاتمے کے ذریعے پوری مالی بدحالی کو ایک ہی جھٹکے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ ایک بار پھر ہم اپنے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین محسوس کرتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں یہ ضرور ہے اور ہم پر واضح ہو جائے گا کہ ہم نے اس بد حال بندھن معیشت کے ساتھ انتہائی گھٹیا انداز میں اپنے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔

قرض کیپٹل، قرضوں کے علاوہ اور کیا ہے؟ قرض دار سرمایہ قرض ہے! کوئی اسے اکثر نہیں دہرا سکتا۔ یہ کیسا پاگل پن ہے جب جرمن عوام مجموعی طور پر اس کی جنگ کے لیے 150 ارب قرض لے چکے ہیں؟ جب اس نے اس کے لیے 7½ بلین کی سود کی مقدار کا وعدہ بھی کیا ہے اور اب خود کو ایک عجیب و غریب صورتحال میں تبدیل محسوس کر رہا ہے، جو شروع سے ہی ناگزیر تھا، یہ 7½ بلین مکمل طور پر فرضی ٹیکسوں کی صورت میں اپنے آپ سے وصول کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟

دریں اثنا، اس خود فریبی کے بارے میں افسوسناک بات اس پوری جنگی بندھن معیشت کی حماقت سے کم ہے، جس کا ہم نے ہمیشہ باقی دنیا کے مقابلے میں اتنا بہتر استعمال کیا ہے، اس حقیقت کے مقابلے میں کہ صرف نسبتاً قلیل تعداد میں بڑے سرمایہ دار اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں، جب کہ تمام محنت کش عوام بشمول درمیانے درجے کے اور چھوٹے سرمایہ دار، تجارتی اور صنعت کاروں کو سود ادا کرنا چاہیے۔ اور یہاں پورے خیال کا سیاسی پہلو سامنے آتا ہے۔ یہاں وہ پہچان سکتے ہیں کہ درحقیقت بڑا قرض دار سرمایہ اور صرف یہی [یعنی صنعتی سرمایہ نہیں] تمام محنت کش انسانیت کے لیے لعنت ہے۔ کوئی شخص اپنی مرضی کے مطابق چیز کو موڑ اور موڑ سکتا ہے، لیکن ہمیشہ تمام محنتی لوگوں کی بڑی تعداد کو آخر کار قرض کے سرمائے پر سود کی ادائیگی کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ درمیانی اور چھوٹے سرمایہ داروں کے پاس اپنی خوبصورت سود کی ادائیگیوں کے لیے دکھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہو سکتا، کی رقم کے لیے

Machine Translated by Google

سود کو مکمل طور پر ختم کیا جانا چاہئے۔ خواہ براہ راست ٹیکسوں کی شکل میں ہو یا بالواسطہ طور پر بالواسطہ ٹیکسوں، ڈاک ٹکٹوں، محصولات یا تجارت پر دیگر بوجھوں کی صورت میں، محنتی عوام ہمیشہ فائدہ اٹھانے والا اور بڑا سرمایہ ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھنا کافی حیران کن ہے کہ مارکس اور اینجل کی سوشلسٹ آئیڈیا کی دنیا کیسی ہے۔

اب یہ دیکھنا کافی حیران کن ہے کہ مارکس اور اینگلز کی سوشلسٹ آئیڈیا کی دنیا، کمیونسٹ مینی فیسٹو سے لے کر ایرفرٹ پروگرام (خصوصاً کاؤٹسکی) تک، اور یہاں تک کہ موجودہ سوشلسٹ لیڈر بھی، قرضے کی سرمایہ کاری کے مفادات کو گویا حکم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ سود کی حرمت ممنوع ہے۔ سود مقدس ہے؛ ابھی تک کسی نے اس پر سوال اٹھانے کی ہمت نہیں کی۔ جبکہ جائیداد، شرافت، شخص اور مال کی حفاظت، ولی عہد کے قوانین، مراعات اور مذہبی سزا، افسروں کی عزت، آبائی وطن اور آزادی کم و بیش غیر قانونی ہیں، سود مقدس اور ناقابل تسخیر ہے۔ دولت کی ضبطی اور سماجی کاری، اس طرح قانون کی صریح خلاف ورزیاں جو صرف کسی حد تک شوگر کوٹڈ ہیں، جہاں تک کہ وہ ظاہری طور پر افراد کی مجموعی کے نام پر مرتکب ہوتی ہیں، روزمرہ کا حکم ہے: ان سب کی اجازت ہے، لیکن سود، سود نولی می تنگرے، "چھوئے مجھے نہیں"۔

ریخ کے قرض پر سود کی ادائیگی ریاستی بجٹ کا الفا اور اومیگا ہے۔ اس کا بہت بڑا وزن ریاست کے جہاز کو کھائی میں لے جاتا ہے[4] اور پھر بھی ...یہ سب ایک بہت بڑا دھوکہ ہے ...خوفناک خود فریبی ہے، جو صرف اور صرف عظیم طاقتوں کے فائدے کے لیے

یہاں میں چھوٹے پنشنرز سے متعلق اعتراضات کو مختصراً چھونا چاہوں گا، جن پر بعد میں بات کی جائے گی، تاکہ کوئی ان کے بارے میں سوچنے سے محروم نہ رہے۔ بہت بڑے سوالات پر غور کرتے ہوئے ان پر غور نہیں کیا جاتا، لیکن یہ کہے بغیر کہ یہ معاوضے سماجی بہبود کی خدمات کی وسیع تر توسیع کے ذریعے فراہم کیے جائیں گے۔

دھوکہ، میں نے کہا! سود کی دھوکہ دہی! ایک مضبوط لفظ۔ لیکن اگر اس لفظ کا جواز ہے، جو شاید جنگ کے دوران میدان اور گھر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ تھا، تو سود کی دھوکہ دہی کے حوالے سے اس کا سب سے زیادہ جواز ہے۔

لیکن جنگی بندھنوں کا کیا ہوگا؟ پہلے 5بلین کے ساتھ، ریخ نے لوگوں کی جیبوں سے وہ بچت نکال لی جو اصل میں موجود تھی۔ رقم دوبارہ واپس آگئی۔ اس کے بعد پیسہ دوبارہ چوسنے کے لئے نیا قرض آیا، اور اس کے ساتھ آخری بقایا بچت۔ اور ایک بار پھر، پمپ آیا اور اربوں کو چوس لیا، اور وہ دوبارہ واپس آ گئے، یہاں تک کہ خوشی سے، اس دلکش کھیل کو نو بار دہرانے کے بعد، ریخ پر 100ارب کا قرضہ چڑھ چکا تھا۔

اس کے بدلے میں یقیناً لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں 100بلین کا باریک پرنٹ شدہ کاغذ پکڑا ہوا تھا –پہلے تو ہم نے تصور کیا کہ ہم اتنے زیادہ امیر ہو گئے ہیں –لیکن پھر ریاست آتی ہے اور کہتی ہے، ”مجھے دیوالیہ ہونے کا سامنا ہے۔“

ہاں مگر کیوں؟ -میں خود یقینی طور پر دیوالیہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اگر میں کبھی کبھار دائیں اوپری جیب سے سو نمبر کا نوٹ لے کر بائیں طرف ڈال دوں۔ یقینی طور پر، یہ سب سے بڑی حماقت ہوگی اگر ہم دیوالیہ پن کا اعلان کرکے اپنی جنگی بندھن کی معیشت کی حماقت کو جاری رکھیں ۔

آئیے پیسے پر سود کی غلامی کو توڑ دیں! آئیے جنگی بانڈ کے سرٹیفکیٹس کو سود کے ساتھ قانونی ٹینڈر قرار دیں اور ریاست کے دیوالیہ پن کا خواب سورج کے نیچے مارچ کی برف کی طرح پگھل جائے گا۔

4یہاں فیڈر جرمن قوم کو محض افراد کے مجموعے کے بجائے ایک متحد ہستی کے طور پر دیکھ رہا ہے: جو رقم کچھ جرمنوں سے دوسرے جرمنوں کو منتقل کی گئی ہے وہ جرمن قوم کے اندر ہی رہتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ تقسیم کو ایڈجسٹ کرنا جرمن حکومت کے اختیار میں ہے، شاید کچھ افراد کے فوری نقصان کے لیے لیکن بحیثیت پوری قوم کی بھلائی کے لیے۔

Machine Translated by Google

لوگ مجھ سے کہتے ہیں؛ سود کی ادائیگیوں کی منسوخی ریاست کا دیوالیہ پن ہے۔
نہیں، یہ سچ نہیں ہے! -ریاستی دیوالیہ پن کا خواب واقعی صرف ایک افسانہ ہے اور میمونسٹ قوتوں کے ذریعہ ایجاد کیا گیا ہے۔

فرانز روہر کی کتاب، Was jeder vom Staatsbankerott wissen muß [State Bankruptcy کے بارے میں سب کو کیا جاننا چاہیے]، مکمل طور پر میمونسٹک سوچ کے طریقوں میں پھنسی ہوئی ہے۔
اگرچہ مصنف عمومی طور پر ان معاشی مسائل کو بالکل واضح طور پر پہچانتا ہے جو ہمیں سماجی کاری کے ذریعے خطرہ لاحق ہیں، اور اگرچہ وہ واضح طور پر اور صحیح طور پر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آخر کار ہماری معیشت کی تعمیر نو ہی ہمیں بچا سکتی ہے، لیکن وہ سود کے تقدس کے توہم پرستانہ عقیدے سے خود کو آزاد نہیں کر سکتا، اور اس لیے وہ ریاستی دیوالیہ پن کو مکمل طور پر ایک دہشت گردی کے طور پر پیش کرتا ہے۔

یہ دیکھنا دلچسپ ہے کہ Röhr، بہتر تاریخی علم کے باوجود، اپنے آپ کو Mammonistic نقطہ نظر سے آزاد نہیں کر سکتا، اور اپنے اختتامی لفظ میں نوٹ کرتا ہے: "اگر تباہ کن معاشی تباہی کو ٹالا نہیں گیا تو اس سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا،" جب کہ صفحہ 81 پر وہ تسلیم کرتا ہے کہ عوامی مالیاتی بدانتظامی کے نتائج بہت جلد سامنے آئے ہیں اور صفحہ 6 پر وہ بہت جلد کہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ روس نے (پچھلی صدی میں) کرنسی کے ان بحرانوں پر دیرپا مسائل کے بغیر قابو پایا۔ صفحہ 76 پر وہ ریاستی دیوالیہ پن کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہتا ہے کہ اگرچہ یقیناً گہرے معاشی مسائل وغیرہ پیدا ہوئے ہیں، لیکن بڑے پیمانے پر نہ تو ریاست کی تباہی ہوئی اور نہ ہی اس کی معاشی طاقت۔ اس کے برعکس قومی معیشت کی تیزی سے بحالی اور عوامی مالیات کی بحالی اکثر کافی دیکھی گئی ہے۔ جب مصنف اس کے بعد مزید تین سطروں کے لیے یہ کہتے ہوئے کہ ریاستی دیوالیہ پن کا مطلب معاشی تباہی ہے اور لامحدود مصائب کا سبب بنتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس منطق پر عمل کرنے سے قاصر ہوں۔

لیکن ہمارے خاص معاملے پر واپس! کون سا زیادہ ایماندار ہوگا؟ ٹیکس کے شدید بوجھ کے ساتھ عوام پر ظلم کرتے ہوئے جنگی بندھنوں کے ناقابل تسخیر ہونے کی بات کرنا؟
یا، اگر کسی وزیر خزانہ میں کھلے عام لوگوں سے رابطہ کرنے اور یہ اعلان کرنے کی ہمت ہو کہ، "میں جنگی بانڈز پر سود کی ادائیگی نہیں کر سکتا، یا میں صرف اسی صورت میں کر سکتا ہوں جب میں آپ سے ٹیکس کی مد میں اتنی ہی رقم وصول کروں۔ مجھے کچھ بھی ہوشیار نہیں ہوا (دیکھیں انگلینڈ)، اور اس لیے میں نے اعلیٰ سود والے جنگی بانڈز کے ساتھ دھوکہ کیا۔ تم مجھے معاف کر دو پیارے لوگو۔ آخرکار یہ سب آپ کے لیے تھا، لیکن اگر ہم چھپ چھپا کر کھیلنا چاہتے ہیں تو مزید... میں، ریاست، مزید سود ادا نہیں کرے گا، اور آپ، ٹیکس دہندہ، کو ان سود کی ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے... یہ ہمارے لین دین کو اچھی طرح سے آسان بناتا ہے۔ ہم بہت زیادہ ٹیکس دینے والی بیوروکریسی اور اسی طرح بے تحاشہ سود ادا کرنے والی بیوروکریسی سے بچتے ہیں، اس طرح بہت زیادہ رقم اور کام کی صلاحیت کا تحفظ ہوتا ہے۔

میں نے اس دھوکہ دہی کو بے نقاب کرنے میں بہت دیر کی ہے، لیکن میں اسے بالکل بنیادی سمجھتا ہوں
یہاں بڑی تصویر کی نظروں سے محروم ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

卐 卐 卐 卐 卐

باویرین ٹیکس گوشواروں کے مطابق، لوگوں کا حلقہ جو نقصان اٹھائیں گے —ہم کہتے ہیں، بالکل وہی جو ان کے ٹیکس گوشواروں کے مطابق سود کی ادائیگیوں میں 30,000 سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں 822 —افراد ہیں، جو ٹیکس ادا کرنے کے پابند افراد کا صرف 0.4% ہے (Bayr. St-Z. 1913, 1913, Bayr. (اوپر 10,000!)

آئیے اب ہم اپنے لیے اس انقلابی مطالبے کے اہم ترین پہلوؤں کو مختصراً واضح کرتے ہیں اور درحقیقت پہلے اپنے قومی نقطہ نظر سے سوالات پر غور کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

اس کے لیے سب سے پہلے ہمارے موجودہ حالات پر ایک واضح نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ سکریٹری آف اسٹیٹ یوگن شیفر نے برلن چیمبر آف کامرس میں اپنی بڑی تقریر میں اسے "نظر انداز کرنا ناممکن" قرار دیا ہے۔ یہ صرف جزوی طور پر درست ہے۔ ہماری قومی معیشت کے بے پناہ مقروض، اور ہماری کرنسی کی بے مثال قدر میں کمی کو نظر انداز کرنا ممکن ہے۔

مختصر یہ کہ ہم راتوں رات غریب لوگ بن چکے ہیں۔

تاہم امن معاہدے کے ذریعے ہم پر جو بوجھ ڈالا جا رہا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ اس وقت مقروض ہونے کے سرٹیفکیٹ تقریباً 250 بلین ہیں۔ آئیے پہلے فرض کر لیں کہ Entente کسی نہ کسی شکل میں ہم پر 50 بلین اضافی جنگی معاوضے عائد کرتا ہے: اس سے مجموعی طور پر 300 بلین کا قرضہ بنتا ہے۔

تاہم یہ اس مقالے کی تنگ حدود کو بہت زیادہ دباؤ ڈال سکتا ہے، تاہم جرمن قومی دولت کی وسعت کے بارے میں کچھ الفاظ کہے جانے چاہئیں۔ Helferrich اور Steinmann-Bucher کی تحقیقات میں جرمن قومی دولت کا تخمینہ لگ بھگ 350 بلین ہے۔ کوئی بھی اس طرح کے نتائج کو صرف بہت ہی محدود قدر سے منسوب کر سکتا ہے، اگرچہ احتیاط سے وہ اخذ کیے گئے ہوں۔ وہ صرف غیر منقولہ اقتصادی سرگرمیوں کے وقت کے لیے درست ہیں۔ لیکن یہ بھی کافی گمراہ کن ہیں کیونکہ ریاستی اور میونسپل پراپرٹیز شامل ہیں، اس طرح مثال کے طور پر سڑکوں کی مرمت، آبی گزرگاہوں میں ترمیم وغیرہ۔ یہ واضح ہے کہ اگرچہ اس طرح کے کاموں کی تیاری میں بہت زیادہ رقم خرچ کی جا سکتی ہے، اس کے باوجود ان کی کوئی اندرونی قیمت نہیں ہے۔ قومی دولت کے لیے ایک بہتر معیار نام نہاد قابل ٹیکس دولت ہے کیونکہ یہ دفاعی شراکت یا جنگ کے وقت کے ویلتھ ٹیکس کے ٹیکس گوشواروں سے نکلتی ہے۔ اس کے لیے مجموعی طور پر 192 بلین نتائج، اس طرح بیلفریچ کے اعداد و شمار سے بہت کم ہیں۔ اس رقم میں بہر حال، تجربے کے مطابق، قانونی طور پر ٹیکس سے پاک چھوٹی خوش قسمتی کے لیے، تقریباً 10% کا اضافہ کیا جا سکتا ہے، اور "خاموش ذخائر۔ "[5] کے لیے تقریباً مساوی رقم۔

کسی بھی صورت میں 250 ارب سے زیادہ کی قومی دولت کی بات کرنا مجھے حد سے زیادہ پر امید لگتا ہے۔ لیکن یہاں تک کہ اس تعداد کی صرف ایک بہت ہی محدود اہمیت ہے۔ سب سے درست بات یہ ہو گی کہ قومی دولت کے تصور سے مکمل طور پر الگ ہو جائیں جو کہ عددی طور پر قابل گرفت ہے، اور اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے داخل ہو جائے کہ قومی دولت پوری قوم کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں اپنا اظہار خاص طور پر پاتی ہے، اور اس طرح اس وسعت کے احکامات سے تعلق رکھتی ہے جن کا سرمائے کے تنگ تصور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ درحقیقت ہمیں معدنی وسائل، جنگلات کی دولت اور زرخیز مٹی کی موجودگی میں قومی دولت کا مزید ایک ذریعہ دیکھنا چاہیے، لیکن ان چیزوں کو بھی عددی طور پر نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ ان کی قیمت صفر اور لامحدود کے درمیان اتار چڑھاؤ آتی ہے، اس بات پر منحصر ہے کہ آیا معدنی وسائل کا استحصال نہیں ہوا، یا، اربوں روپے کی مشترکہ رپورٹ کی بنیاد پر یہ اعداد و شمار کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ جرمنی واقعی ایک غریب ملک ہے۔ اجارہ داریوں میں سے اس کے پاس تقریباً کوئی نہیں ہے۔ معدنی وسائل کی دولت میں، یہ چینی، ہندوستانی اور امریکی سلطنتوں کے بے مثال معدنی وسائل کے بارے میں کچھ نہیں کہنے کے لیے اپنے بیشتر پڑوسیوں سے بہت پیچھے ہے۔ زمین کی زرخیزی میں یہ روس کی کالی مٹی کے مبارک کھیتوں کے مقابلے اور اشنکٹبندیی اور ذیلی اشنکٹبندیی زمین کے آسانی سے پیداواری حصوں کے مقابلے میں بہت کم پڑتی ہے۔ لہٰذا، آخر کار ہمارے پاس ہمیشہ صرف اپنے لوگوں کی کام کرنے کی صلاحیت اور خواہش ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ کافی کام کی دستیابی، اور ہمیں واضح طور پر سمجھنا چاہیے کہ اس حالت میں ہمارے قرض کے آلات کے لیے محفوظ قرضوں، ضمانت کی بات نہیں ہو سکتی...

5"خاموش ذخائر" مثبت قدروں کو کم کرنے اور اکاؤنٹنگ میں منفی قدروں کو زیادہ کرنے کا نتیجہ ہیں، لہذا سب سے کم ممکنہ خالص مالیت کی ظاہری شکل بنانے کے لیے۔

Machine Translated by Google

خواہ سود والے جنگی بانڈز ہوں یا غیر سود والے ریخ بینک نوٹ، ان کے پیچھے صرف اور صرف پورے لوگوں کے ٹیکس کی صلاحیت ہے -اور ٹیکس کی صلاحیت کل کام کرنے والی آبادی کے کام کی طاقت کے علاوہ اور کیا ہے؟

卐 卐 卐 卐 卐

اب ہمیں اپنے لیے سوالوں کے ایک اور متعلقہ کمپلیکس کو واضح کرنا چاہیے، اور یقیناً ہمارے ریاستی آمدنی کے ذرائع اور اخراجات کے اہم اندراجات۔ ہماری نجی زندگیوں میں پیسہ کمانے کی فکر جس وسیع جگہ پر قبضہ کرتی ہے، اور جو توجہ ہم اپنے ریاستی مالیاتی انتظام کے بڑے سوالات پر دیتے ہیں، اس کے درمیان ایک غیر معمولی تضاد ہے، اور پھر بھی انفرادی معیشت اور قومی معیشت کے درمیان کوئی ضروری فرق موجود نہیں ہے۔

ریاستی محصول کے لیے اہم اندراجات ہیں: سب سے پہلے، پوسٹ آفسز اور ریل روڈز کا خالص منافع؛ دوسرا، کانوں، جنگلات کی انتظامیہ، اور دیگر ریاستی اداروں میں سے۔ تیسرا، ٹول اور بالواسطہ ٹیکس؛ چوتھا، براہ راست ٹیکس۔

اس لیے کہ اس طرح کے نمایاں عملی سوالات میں خالصتاً نظریاتی بحث کو فروغ نہ دیا جائے، میں سال 1911 کے باویرین ریاستی بجٹ کے انفرادی اندراجات کو ان کی ترتیب کے مطابق واضح کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاک، ٹیلی گراف، اور ریل روڈ 120 ملین لایا؛ جنگلات، بارودی سرنگیں وغیرہ، تقریباً 40 ملین؛ بالواسطہ ٹیکس، 53 ملین؛ براہ راست ٹیکس، 60 ملین. اضافی 67 ملین اسٹامپ ڈیوٹی، فیس، وراثتی ٹیکس، لینڈ ٹیکس، ریخ سے آمدن کی منتقلی وغیرہ سے نکلے۔

اخراجات کے بارے میں کیا؟ ہمیں یہاں سب سے پہلے ریاستی قرضوں پر سود کی ادائیگیاں ملتی ہیں جن میں ریل روڈ کے 85 ملین کے قرض شامل ہیں۔ شاہی گھر کے لیے، 5 ملین؛ انصاف کی انتظامیہ، 27 ملین؛ اندرونی انتظامیہ، 40 ملین؛ گرجا گھروں اور اسکولوں، 51 ملین؛ مالیاتی انتظامیہ، 13 ملین؛ ریخ سے متعلقہ مقاصد کے لیے اخراجات، 50 ملین؛ پنشن، 36 ملین. متفرق اخراجات 5 ملین۔ اس وقت باویرین مالیات کے اس خوش قسمت سال میں سالانہ بجٹ نے 27 ملین کا ریونیو سرپلس چھوڑا تھا۔

تاہم ہماری سوچ کے دائرہ کار میں صرف وہی اخراجات ہیں جنہیں سود کی غلامی کے خاتمے کے ذریعے چھوڑا جا سکتا ہے۔ یہاں ریاستی قرض پر سود کی ادائیگی قدرتی طور پر 85 ملین نمبروں پر پہلے نمبر پر ہے۔ تقریباً 10 ملین مالیاتی انتظامیہ کے لیے ہماری ادائیگی کا سب سے بڑا حصہ اس میں شامل کریں۔ مزید برآں ریخ سے متعلقہ مقاصد کے لیے ادائیگیوں کا ایک بڑا حصہ، جس میں آدھے، 25 ملین اور آخر کار شاہی گھر کے لیے ادائیگیوں میں 5 ملین کا اضافہ کر دیا گیا ہے: کل 125 ملین۔

ان اندراجات کے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ تمام براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کے نفاذ کو ترک کرنے کا امکان، جو کہ ہم نے دیکھا، 53 ملین اور 60 ملین نشانات لائے، کل 113 ملین نشان!

اب ہم اس رائے میں بالکل نہیں ہیں کہ کسی کو براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کو مکمل طور پر ختم کر دینا چاہیے۔ بلا شبہ معقول حدود میں رہتے ہوئے وہ ایک طرف تعلیم کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں تو دوسری طرف ریگولیٹ کرنے کے لیے۔ یہ یقینی طور پر درست اور منصفانہ سے زیادہ نہیں ہے کہ مفت اور صاف ملکیت والی جائیداد سے حاصل ہونے والا منافع ایک اعتدال پسند، گریجویٹ ٹیکس کے ساتھ مشروط رہے، کیونکہ ریاست کو بھی اپنی پولیسنگ ایجنسیوں کے ساتھ محفوظ ملکیت کو برقرار رکھنا چاہیے۔ یہ اتنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تجارت اور صنعت کو اپنے کام کے منافع کے مطابق ٹیکس دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ ریاست کو ان کے لیے تجارت کے عوامی راستوں کی دیکھ بھال اور ترقی کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ووٹ کا حقدار ہر شہری کے لیے اسی طرح کا کم از کم پول ٹیکس

Machine Translated by Google

انصاف کا تقاضہ، کیونکہ شخص اور اس کی املاک کی حفاظت بھی ریاست سے ضروری ہے۔

بالواسطہ ٹیکس کے دائرے میں، تمام خالص لگژری ٹیکسوں کی مضبوط توسیع بہترین معنوں میں ایک ریگولیٹری اثر رکھتی ہے، جب کہ عوام کی تمام سادہ خوراک اور ضروریات کو ٹیکس سے پاک رکھا جانا چاہیے۔

ایسی ٹیکس پالیسی کا نتیجہ زیادہ محصولات میں کم ملے گا -جس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی جاسکتی ہے، کیونکہ آبادی کے بڑے پیمانے پر ٹیکس عائد کرنا ایک حقیقی بوجھ نہیں ہونا چاہئے بلکہ صرف ایک یاد دہانی ہونی چاہئے کہ فرد نہ صرف ایک انفرادی جوہر ہے بلکہ ریاست کا شہری بھی ہے، اور یہ کہ شہری حقوق کے علاوہ اس کے شہری فرائض بھی ہیں۔

ریاستی ملکیتی کاروباروں کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے ٹیکس ریونیو کم ضروری ہونا چاہیے، جن کا خالص منافع، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، اسکولوں، یونیورسٹیوں، انتظامیہ، انصاف، داخلی انتظامیہ وغیرہ کے لیے ریاست کے عام اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہاں میں بنیادی طور پر یتیم خانوں، نابیناؤں اور اپاہجوں کے لیے ادارے، ڈے کیئر سینٹرز، حاملہ ماؤں کی دیکھ بھال، تپ دق، الکحل اور جنسی بیماریوں کے خلاف جنگوں، اور باغی شہروں اور بستیوں کی تعمیر کے بارے میں سوچ رہا ہوں، خاص طور پر ہمارے جنگی معذوروں کی رہائش اور انسانی دیکھ بھال کے لیے۔

ہمارا نقطہ نظر وسیع ہوتا ہے۔ ہم کنواری زمین دیکھتے ہیں۔ کیا سودی غلامی کے خاتمے کا مطلب تمام ٹیکسوں کی منسوخی ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہم اس عظیم جدوجہد سے ایک فاتح قوم کے طور پر نکل آئے۔ جیسا کہ چیزیں ہیں، آئیے ہم جلدی نہیں منائیں؛ ہمارے دشمنوں کی طرف سے ہم پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے وہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہم ایسا نہ کریں۔ لیکن کسی بھی صورت میں، ہم اپنے باویرین ریاستی بجٹ کی واقعی بہت سادہ مثال پر مبنی کنواری زمین دیکھتے ہیں جسے ہم نے ابھی استعمال کیا ہے...

عام طور پر ہمیں دوسری جرمن وفاقی ریاستوں میں کافی ملتے جلتے تعلقات ملتے ہیں، اور یہ کہنا بہت زیادہ نہیں ہے کہ سرکاری کاروبار کے اضافی وسائل سے، ریل روڈ، پوسٹ آفس، ٹیلی گراف، جنگلات، بارودی سرنگیں، اور اسی طرح، انصاف کی پوری انتظامیہ کے لیے تمام ریاستی اخراجات، تمام داخلی انتظامیہ کے لیے، بشمول ریاستی تعمیراتی منصوبوں، ثقافتی مقاصد کے لیے اسکولوں اور تعلیمی اداروں کے لیے تمام اخراجات۔ مشکل کے بغیر احاطہ کرتا ہے. اس طرح، ایک بالکل مثالی حالت.

ایسا کیوں نہیں ہے؟ سود بڑھ گیا ہے۔ سود کی ادائیگی کی وجہ سے آبادی کی اشیائے خوردونوش مہنگی ہو گئی ہیں۔ سود کی وجہ سے چینی اور نمک، بیئر اور شراب، ماچس اور تمباکو اور روزمرہ کی ضروریات کی بے شمار دیگر اشیا پر بالواسطہ ٹیکس عائد ہوتا ہے۔

سود کی وجہ سے، براہ راست ٹیکسوں کو بڑھانا ضروری ہے، جو زمین کے ٹیکسوں میں تقسیم ہوتے ہیں جو اناج کی زیادہ قیمتوں کی صورت میں، ہاؤس ٹیکس جو کرایہ کو بڑھاتے ہیں، کاروباری ٹیکس جو پیداواری محنت پر بوجھ، انکم ٹیکس جو کہ ناگزیر طور پر سرکاری ملازمین اور مقررہ تنخواہوں پر لوگوں کے معیار زندگی کو گھٹا دیتے ہیں، اور آخر میں، دینے میں معمولی لیکن لینے میں ناامید، قرض دار سرمایہ کیپٹل ڈیویڈنڈ پر ٹیکس ادا کرتا ہے۔ سال 1911 کے ٹیکس گوشواروں کے مطابق، باویریا میں موصول ہونے والے 253 ملین کیپٹل ڈیویڈنڈز میں سے، تمام 8.1 ملین ریاستی ٹیکسوں میں ادا کیے گئے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ تمام سرمایہ منافع، سرمائے پر تمام سود، بالآخر تمام لوگوں کی محنت سے اٹھائے جانے چاہئیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عوامی قرضوں پر سود کی ادائیگی

Machine Translated by Google

ہمارے ریاستی بجٹ میں سب سے بڑا اندراج ہے، اور ہم نے دیکھا ہے کہ جو لوگ سود کی ادائیگی پر ٹیکس ادا کرنے کے پابند ہیں وہ ریاستی محصولات میں صرف ایک انتہائی محدود حصہ ڈالتے ہیں۔

نسبتی حجم کے لحاظ سے، سرمایہ دار نے کل 60 ملین میں سے 8 ملین براہ راست ٹیکسوں میں ادا کیے، جو کہ 1911 میں باویریا میں ادا کیے گئے براہ راست ریاستی ٹیکسوں کا صرف آٹھواں سے چھٹا حصہ ہے۔ لہٰذا قرضہ دار سرمایہ ریاست کی کل ضروریات کا اڑتالیسواں حصہ صرف تیسواں حصہ دیتا ہے۔

اس سے انکار نہیں کیا جانا چاہئے کہ جنگ کے دوران ٹیکس قانون سازی، خاص طور پر پچھلے سالوں میں، کیپٹل ڈیویڈنڈز پر زیادہ مضبوط ٹیکس کا سہارا لیا گیا، لیکن مضبوط بالواسطہ ٹیکس نے کم و بیش اس کے ساتھ رفتار برقرار رکھی ہے، جس کی وجہ سے نسبتا سائز میں مشکل سے تبدیلی آئی ہے۔

جب ہم ریخ کے بجٹ پر غور کرتے ہیں تو تصویر سنگین ہو جاتی ہے۔ یہاں خود میں تناسب پہلے سے ہی بہت کم سازگار ہیں. ریخ کے پاس انفرادی وفاقی ریاستوں کی طرح ٹیکس کے ذرائع نہیں ہیں۔ براہ راست ٹیکس وفاقی ریاستوں کے لیے محفوظ ہیں۔ ریخ کے کاروباری ادارے ریخ کے پوسٹ آفس اور ریل روڈ تک محدود ہیں (نوٹ کریں کہ اس میں پرشین ریاستی ریل روڈ شامل نہیں ہے) اور اس کے نتیجے میں صرف ٹول اور بالواسطہ ٹیکس باقی رہ گئے ہیں۔

ریخ کے محصولات کے ذرائع 1917 (اور 1918 کے لیے Statistisches Jahrbuch für das Deutsche Reich دیکھیں) کے احکامات ، سال 1915 میں، 1 بلین بالواسطہ ٹیکس، 0.8 بلین خصوصی محصولات (جنگ میں حصہ داری)، میٹرک کی مد میں تھے۔ یہاں بھی پھر وہی تصویر۔ ایک تہائی سے زیادہ، 1.3 بلین مخصوص ہونے کے لیے، سال 1915 میں ریخ کے قرض پر سود کی ادائیگی کے ذریعے پہلے ہی کھا گیا تھا۔ یہاں بھی قرض دار سرمایہ نے پھر سے اپنے راستے میں دھکیل دیا۔ یہاں بھی اسے پورا کرنے کے لیے تمام براہ راست ٹیکسوں کی ضرورت ہے۔ چینی 163 ملین، نمک 61 ملین، بیئر 128 ملین، تمباکو، شناپ، چمکتی شراب، چراغوں کا ایندھن، ماچس، تاش اور دیگر لاتعداد اشیا پر ٹیکس لگانا پڑتا ہے تاکہ ایک ارب کے نشانات اکٹھے کر سکیں جو پھر پوری طرح سرمایہ داروں کی جیبوں میں چلے جاتے ہیں۔

آج ریخ کے قرض پر سود کیسے ادا کیا جائے یہ ایک معمہ ہے۔ صرف سود کی ادائیگی 8 بلین [سالانہ] کھا جاتی ہے، جس کی بنیاد 100 بلین جنگی بانڈز اور دیگر جنگی قرضوں پر ہے۔ پوسٹ آفس اور ریل روڈ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں شاید ہی مزید اضافہ ہو سکے۔ ٹولز میں مزید اضافہ مشکل سے برداشت کیا جائے گا۔ اس لیے بالواسطہ ٹیکسوں میں شاید صرف پانچ یا دس گنا اضافہ رہ گیا ہے -ایک ناممکن! -یا یہ واضح بصیرت کہ صرف اور صرف پیسے پر سود کی غلامی کا خاتمہ ہی ہمیں نجات دلا سکتا ہے۔ ایک بہت بڑا خود فریبی وہ ہے جو پوری جنگ بندی کی معیشت تھی۔ جرمن قوم نے اپنی جنگ کے لیے خود سے سو ارب قرض لیا۔ اس کے لیے اس نے خود سے 5 بلین سود کا وعدہ کیا۔ اس لیے اسے 5 بلین ٹیکس ادا کرنا ہوں گے۔ تمام فائدہ بڑے سرمایہ دار کو جاتا ہے، جو کیپٹل ڈیویڈنڈ میں اتنا زیادہ حاصل کرتا ہے کہ وہ اسے استعمال نہیں کر سکتا، اور پھر بھی کیپیٹل ڈیویڈنڈ پر ٹیکس کے ذریعے صرف ایک معمولی فیصد ہی چھین لیا جاتا ہے، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اب اپنی پیشکش کے بنیادی محرکات کے ذریعے پہلے ہی انسانی طور پر قابل فہم دہشت کو دور کر دیا گیا ہے جسے بہت سے قارئین کو بالآخر اپنے خوبصورت سرٹیفکیٹس سے سود کی آمدنی سے محروم ہونا پڑ سکتا ہے۔ صرف ایک مثال کے ساتھ اسے بہت مختصراً ظاہر کر دیا جائے کہ پوری سودی معیشت ایک بڑا خود فریبی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ میں ٹھوس متوسط طبقے کی آمدنی کے اوپری درجے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

فرض کریں کہ گھر کے سربراہ کی محنت سے 10,000 نمبروں کی آمدنی ہے، اور اس کے اوپر کیپٹل ڈیویڈنڈ سے مزید 5000 نمبر ہیں۔ پہلے اس میں سے تقریباً 1500 نمبر براہ راست ٹیکس میں ادا کیے جائیں گے۔ پھر زیادہ کرایہ کی صورت میں کم از کم 1200-1000 نمبر ہوں گے۔

Machine Translated by Google

ابدی مفاد کے لیے چھین لیا گیا۔ پانچ یا چھ افراد کے خاندان کے لیے بالواسطہ ٹیکسوں کی صورت میں مزید 1000 نشانات ختم کیے جانے کا امکان ہے، اور اب کسی کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ اس خوبصورت کیپیٹل ڈیویڈنڈ میں سے زیادہ نہیں بچا ہے جو چھوٹے اور درمیانے درجے کے سرمایہ داروں کو پہلے برسوں کے خوشگوار ٹیکس کی شرحوں کے تحت حاصل تھا۔ درحقیقت، آج پہلے ہی "سرپلس" کی مزید بات نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس، اگر کوئی آج خود کے لیے موجودہ شاندار ٹیکس تجاویز کا جائزہ لے، تو شاید محنت سے زیادہ آمدنی پر ٹیکس لگ جائے گا۔

قدرتی طور پر بڑے سرمایہ دار کے لیے صورتحال بالکل مختلف نظر آتی ہے، جو کہ مثال کے طور پر صرف 1 ملین کیپٹل ڈیویڈنڈ جمع کرتا ہے۔ (آج جرمنی میں ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں۔) کیپٹل ڈیویڈنڈ پر ٹیکس میں سے یہ خوش نصیب آدمی سب سے زیادہ 50-60 ہزار نمبر دیتا ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں میں بھی وہ پچھلی مثال کے خاندان کے والد سے زیادہ ادائیگی نہیں کرتا ہے۔ آخر کار وہ اپنے بجٹ پر بھی 40-50 ہزار نمبروں کے ساتھ کافی آرام سے زندگی گزار سکتا ہے، یہاں تک کہ موجودہ مہنگے دور میں بھی۔ اگر اس کے پاس تقریباً 900,000 مارکس کی نقد رقم باقی رہ جاتی ہے، تو اس کے لیے قرضوں پر 5% سود کے ساتھ اسے اگلے سال مزید 45,000 نمبر ملیں گے اور یہ کہ قانون کے مطابق، کام کرنے والی آبادی کی قیمت پر۔

چھوٹا پنشنر جو صرف اپنے مفاد پر گزارہ کرتا ہے بلا شبہ نقصان پہنچے گا۔ اگر وہ کام کرنے کے قابل ہے تو یقیناً اسے محنت سے آمدنی حاصل کرنے کا عزم کرنا چاہیے۔ اس کے بعد وہ اپنے آپ کو اپنے ان لاکھوں لوک ساتھیوں سے بہت بہتر بناتا ہے جن کے پاس جسمانی یا ذہنی کام کی صلاحیت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اگر وہ یہ نہیں چاہتا تو اس کے مال میں سے کھا لے۔ بالآخر، اس کے پاس 20 سال ہیں کہ وہ اسے بار بار گھوریں، اگر وہ اس سالانہ رقم کو استعمال کرتا رہے جو اسے 5% سود پر مل رہا ہے۔ ایسے افراد کے لیے جو کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، یا بیماری یا عمر کی وجہ سے کمزور ہیں، ظاہر ہے کہ آبادی کے تمام طبقات کے لیے سماجی بہبود کی ترقی کے ذریعے مناسب معاش کا بندوبست کیا جانا چاہیے۔

میں سماجی بہبود کو اس طرح تصور کرتا ہوں:

آئیے مان لیں کہ ایک بوڑھی خاتون، ایک بیوہ، جسے اب تک 60,000 نمبروں کی سرمایہ کاری کے سود پر گزارہ کرنا پڑتا تھا، سودی غلامی کے قانونی طور پر اعلان کردہ خاتمے کے ذریعے، اپنی آمدنی کے ذرائع سے محروم ہے۔ یہاں، پنشن کے نظام کی وسیع تر توسیع کے ذریعے، مذکورہ شخص کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے سرمائے کے مطابق پنشن حاصل کر سکے، جس کے ساتھ سالانہ پنشن میں سابقہ سود کی نسبت اضافہ بھی کیا جا سکے گا، تاکہ لوگوں کے اس حلقے کو بھی رقم کی گھٹتی ہوئی قدر کا ایک خاص معاوضہ دیا جا سکے۔ اس طرح، مثال کے طور پر، ریاستوں کے ریخ کے قرض کے آلات میں، یا کورڈ بانڈز میں سرنڈر کیے گئے 60,000 نمبروں کے بدلے میں، 4000 نمبروں کی سالانہ تاحیات پنشن دی جا سکتی ہے۔ اگر بیوہ کے بچے ہیں اور وہ دولت کا کچھ حصہ ان کے لیے وصیت کرنا چاہتی ہے تو اسے اجازت دی جاسکتی ہے کہ صرف 40 ہزار نمبر پنشن میں تبدیل کیے جائیں، باقی 20 ہزار بچوں کے لیے رکھے جائیں۔ 40,000 نمبروں میں سے، پنشن- درخواست گزار کی عمر کے لحاظ سے، وصول شدہ سرمائے کا 1/12 تک سالانہ دیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، یہاں یہ بھی واضح رہے کہ سودی غلامی کے خاتمے کے نتیجے میں جابرانہ ٹیکسوں کے بند ہونے سے بیواؤں کی زندگی گزارنے کے اخراجات کافی حد تک کم ہو جائیں گے۔

آبادی کے ہر طبقے کے ذاتی مفادات کا تفصیل سے جائزہ لینا اس مضمون کے دائرہ کار سے بہت زیادہ ہوگا۔ ایسا انقلابی مطالبہ ذاتی مفادات کا نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود، جیسا کہ یہ خیال اثر انداز ہوتا ہے، ایک کو پتہ چلے گا کہ صحت مند نتائج ہر فرد کو ذاتی طور پر فائدہ پہنچاتے ہیں۔

واضح طور پر اوپر پہلے سے الگ تھلگ کیا گیا مسئلہ، جنگی بانڈز پر سود سے رہائی کیسے حاصل کی جائے، میں نے پہلے ہی یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ چھوٹے سرمایہ داروں -جس سے میرا مطلب ہے وہ تمام سیکڑوں ہزاروں جو ایک ہائپر امریکن ایڈورٹائزنگ کے ذریعے متاثر ہوئے ہیں۔

Machine Translated by Google

جنگی بانڈز کی رکنیت کے لیے اپنی بچتوں کو وقف کرنے کی مہم -نہ صرف سود سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے، کیونکہ یقیناً انھیں خود اس کے لیے ٹیکس ادا کرنا ہوگا، بلکہ بڑے سرمائے کے تحفظ کے لیے تیار کردہ ٹیکس قانون سازی کے ساتھ، ملین مارک سبسکرپشنز کے لیے سود کی ادائیگی کی حمایت کرنی چاہیے۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ، ان فوری غور و فکر کے علاوہ، اپنے بچوں کی بھلائی کے لیے سب سے ایک اپیل اپنے آپ میں فکر مند بانڈ ہولڈر کو راخ کے قرضوں سے ابدی سود کے ترک کو بالکل فطری طور پر قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس صورت میں وطن عزیز کو جس نے اپنے وطن کو اشد ضرورت میں 10,000نمبر دیے ہیں وہ اصل میں سو سال کے اندر سود میں 50,000نمبر حاصل کرنے کے سود خوری کے دعوے کے سوا اور کیا کھوئے گا؟ ہمیشہ کے لیے اس کے بچوں اور پوتوں کو کام کرنا چاہیے، صرف تمام سود ادا کرنے کے لیے۔

卐 卐 卐 卐 卐

قرض کی رقم کی واپسی کا سوال مختلف طریقوں سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس مسئلے کے بارے میں اپنے مختصر بیان کردہ اہم خیالات میں، جو میں نے گزشتہ سال 20نومبر [1918]کو پیپلز اسٹیٹ آف باویریا [کرٹ آئزنر کے تحت] کی حکومت کو پیش کیے تھے، میں نے صرف 20سالوں کے لیے سالانہ 5%کی شرح سے سود کی ادائیگی کی جگہ واپسی کی تجویز پیش کی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد میں ایک بہت بہتر تجویز بھی دے سکتا ہوں، جو اس کی سادگی کی وجہ سے یقینی طور پر ترجیح کا مستحق ہے: "سود کی منسوخی پر جنگی بانڈ سرٹیفکیٹ کو کرنسی قرار دیا جائے گا۔" وہ کولمبس کا انڈا ہے۔ اس اقدام کا فائدہ یہ ہے کہ کوئی بھی واقعی اس سے کچھ محسوس نہیں کرتا ہے۔ جنگی بانڈ کے سرٹیفکیٹ ڈپوؤں میں پڑے رہتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی نوجوان انہیں نہیں ملتا، سوائے ایک کتاب، یا کابینہ، یا کوئی اور مفید چیز جو کوئی اپنے دوست کو ادھار دے گا۔

اگر کسی کو پیسوں کی ضرورت ہو، تو کوئی جنگی بانڈ کا نوٹ نکال کر اس سے ادائیگی کرتا ہے۔
جنگی بانڈ کے نوٹوں میں بھی اتنی ہی خوبصورتی اور کاغذی قدر ہوتی ہے جتنی ہمارے دوسرے 100 ،20 ،10اور 1000کے نوٹوں کے۔
سود سے پاک معیشت سے سود سے پاک قومی میں اس طرح کے ٹکراؤ سے پاک منتقلی میں مارکیٹ کے کرنسی سے بھر جانے کے بارے میں یقینی طور پر کوئی بات نہیں ہوسکتی ہے۔
معیشت تمام جنگی بانڈ سرٹیفکیٹس واقعی پہلے سے ہی اچھی طرح سے محفوظ ہیں اور بینک کے والٹس میں محفوظ ہیں، یا چھپانے کی دوسری جگہیں جنہیں لوگ محفوظ سمجھتے ہیں، جیسے کہ اونی کا ذخیرہ یا کھاد کا ڈھیر۔ درحقیقت، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہماری جاری کردہ کاغذی کرنسی، جو کہ تقریباً 40بلین ہے، بھی گردش میں نہیں ہے لیکن زیادہ تر حصہ اوپر بیان کیے گئے طریقے سے ذخیرہ کیا گیا ہے۔ جنگ سے پہلے معاشی عروج کے زمانے میں بھی ہماری کرنسی کی ضرورت صرف 6-4بلین کے قریب تھی، اور یہ ناقابل فہم ہے کہ آج کل کیش لیس معیشت میں ہمیں اس سے دوگنا سے زیادہ کی ضرورت ہوگی ۔

卐 卐 卐 卐 卐

سود کی منسوخی تمام مقررہ سودی اثاثوں کے لیے بالکل اسی طریقے سے کی جاتی ہے۔ ان اثاثوں کے لیے، جس طرح ڈیویڈنڈ حاصل کرنے والے اثاثوں کے لیے، 20یا 25سالہ سالانہ پنشن میں اصل میں تجویز کردہ "ادائیگی" کی سفارش کی جاتی ہے، خاص طور پر رہن کے لیے۔
رہن کے لیے سود کی غلامی کے خاتمے کا مطلب بلا شبہ رہائش کے مسئلے کا حل، حد سے زیادہ کرایوں سے نجات ہے۔ یہ بالکل واضح نہیں ہے کہ کیوں ہولڈر

6بعد کے حصے میں فیڈر کا کہنا ہے کہ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف جنگی بانڈ سرٹیفکیٹ کو بطور کرنسی استعمال کرنے دینا بہترین خیال. وہ تجویز کرتا ہے کہ اس کے بجائے انہیں بینک کریڈٹ میں تبدیل کیا جائے۔

رہن پر ایک بار دی گئی رقم سے سود کا دائمی فائدہ ہونا چاہیے، کیوں اس کو سامان کی بے تحاشا اور نہ ختم ہونے والی آمد کی اجازت دی جائے، کیوں ایک عوام کی بڑی جماعت، صرف سود کے اس غیر صحت بخش اصول کے لیے، سال بہ سال زیادہ کرایہ ادا کرے۔ اسے مختصراً عرض کر دیا جائے کہ بذات خود کرایہ کی مکمل منسوخی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی، کیونکہ یقیناً مکانات کا انتظام اور دیکھ بھال مسلسل محنت اور پیسے کا تقاضا کرتی ہے۔ اس طرح کرائے میں کمی صرف اس وقت تک ہو سکتی ہے جب تک کہ یہ رہن کی مکمل ادائیگی کے ذریعے اپنی مرضی کے نتیجہ میں ہو۔

صرف ایک بات پر زور دینا ضروری ہے کہ سود کی غلامی کے خاتمے کا ہماری مجموعی قدر پیدا کرنے والی محنت کے ساتھ کوئی ذرہ برابر بھی تعلق نہیں ہے، جب تک کہ کاروباری جذبے، پیداواری محنت، اشیا کی تیاری، دولت کے حصول میں کسی بھی طرح سے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس، جیسا کہ ہم نے دیکھا، پوری محنت کش عوام ایک گھٹن، غیر معقول، بھاری بوجھ سے آزاد ہو گئی ہے۔ ہماری روح کی زندگی ایک نشہ آور زہر سے پاک ہے۔

卐 卐 卐 卐 卐

ہم بتا سکتے ہیں کہ تاریخ کے دھارے میں سود کے مسئلے کی ثمریت کو کس حد تک درست طور پر تسلیم کیا گیا ہے، اس حقیقت سے کہ تمام زمانوں اور تمام لوگوں کے ذہن اس پر قابض رہے ہیں۔

عہد نامہ قدیم کے مختلف اقتباسات، جیسے Leviticus 25 اور Deuteronomy 15 میں، ہمیں سود کے خاتمے کے بارے میں ضابطے اس شکل میں ملتے ہیں کہ ساتواں سال ہمیشہ ایک قبولیت یا جوبلی ہونا چاہیے، جس میں لوک ساتھیوں کے تمام قرضے معاف کر دیے جائیں۔

سولون سال 594 قبل مسیح میں قانون سازی کے ذریعے ذاتی قرض کی غلامی کو ختم کیا۔ اس قانون کو عظیم Seisachtheia (بوجھ سے ہٹانا) کہا جاتا تھا۔

قدیم روم میں 332 قبل مسیح کے لیکس گیمیشیا نے اچانک رومن شہریوں کو کسی قسم کا سود لینے سے مکمل طور پر منع کر دیا۔

جسٹینین کے تحت مرکب سود پر پابندی عائد کی گئی تھی، اس ضابطے کے ساتھ کہ جب واجب الادا سود اصل میں دی گئی رقم کی سطح تک جمع ہو جائے تو مزید سود کا مطالبہ نہیں کیا جانا چاہیے۔

پوپ لیو اول (عظیم) نے 443 میں سود لینے پر عام ممانعت کا حکم دیا۔ اس وقت تک صرف مولویوں کو قرض پر سود کا مطالبہ کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ سود پر پابندی اب کینن قانون کا حصہ تھی اور عام لوگوں کے لیے ایک پابند ضابطہ بھی۔ سیکولر قانون سازی بھی بتدریج روایتی نظریات کے مطابق ہوتی گئی، اور یہاں تک کہ سود وصول کرنے کی سزا کی دھمکی بھی دی۔ ہمیں یہ 1500، 1530 اور 1577 کے مقدس رومی سلطنت کے پولیس آرڈیننس میں ملتا ہے۔

یقیناً، ایسے قوانین کی اب بہت مخالفت کی گئی اور کثرت سے تصرف کیا گیا، اور اس مختصر تاریخی پس منظر میں اس کا ذکر صرف ایک حیران کن تاریخی حقیقت کے طور پر کیا جا سکتا ہے کہ اگرچہ 11ویں سے 71ویں صدی کے کینن قانون کے تحت عیسائیوں کے لیے سود کی وصولی ممنوع تھی، لیکن یہودیوں کے لیے اس کی اجازت تھی۔

ہر ایک مثال میں یہ تحقیق کرنا غیرمعمولی طور پر دلکش ہوگا کہ کون سے معاشی ٹیومر بوجھ کے ان طاقتور بہانے کا باعث بنے ہیں۔ یہ دیکھنا خاصا قابل قدر ہوگا کہ کون کون سی قوتیں اور قوتیں سود کی ممانعت کی بار بار خلاف ورزی کرتی رہی ہیں۔

قرون وسطی میں یقینی طور پر مختصر کام اکثر سود خوروں سے کیا جاتا تھا۔ کاشتکاروں یا شہریوں کا خون بہہ جانے پر اکٹھے ہو گئے اور منافع خوروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ آج ہمارے پاس ہے۔

Machine Translated by Google

سود کے مسئلے کے بالکل مختلف مرحلے میں داخل ہو گئے۔ اس طرح کے قتل و غارت گری کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ، اب یہ بیماری کی انفرادی طور پر محدود علامات کا معاملہ نہیں ہے جس کا مقابلہ پیپ کی جیب نکال کر کیا جا سکتا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ پوری انسانیت کے لیے دردناک ہے۔

卐卐卐卐卐

اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا جانا چاہیے کہ ہماری عصری ثقافت، معاشی تعلقات کی بین الاقوامیت، سود کے اصول کو اتنا قاتل بنا دیتی ہے۔
مذکورہ بالا تاریخی پسپائی کو بھی آج کے حالات سے تشبیہ دینے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ جب بابلیوں نے آشوریوں پر، رومیوں نے کارتھیجینیوں پر، جرمنوں نے رومیوں پر غلبہ حاصل کیا، تب سود کی غلامی کا کوئی سلسلہ نہیں تھا۔ کوئی بین الاقوامی عالمی طاقتیں نہیں تھیں۔ جنگوں کی مالی امداد بھی ادھار سے نہیں ہوتی تھی بلکہ امن کے دوران جمع ہونے والے خزانوں سے ہوتی تھی۔ ڈیوڈ ہیوم نے پبلک کریڈٹ پر اپنے مضمون میں اس کا ایک بہت اچھا جائزہ پیش کیا ہے۔ ملکیت کے تسلسل اور اس کے بین الاقوامی قانون کے ساتھ صرف جدید دور ہی قرض کے سرمائے کو لامحدودیت میں بڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔ مسیح کی پیدائش کے وقت جو پیسہ سود پر لگایا گیا تھا وہ اب موجود نہیں ہے، کیونکہ تب سے لے کر اب تک ملکیت کے تمام حقوق کو کئی بار تشدد کا راستہ دینا پڑا ہے۔ اس کے برعکس روتھس چائلڈ نے سود پر جو پیسہ لگایا تھا وہ اب بھی موجود ہے، اور موجود رہے گا، اگر بین الاقوامی قانون ہے، تو ہمیشہ کے لیے۔

اس کے علاوہ، اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ زمین کے وسیع حصّے صرف جدید دور میں ہی قدرتی معیشت سے پیسے کی معیشت تک چلے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات خاصی اہم ہے کہ صرف 91ویں صدی کے وسط میں سود لینے پر تمام پابندیاں تھیں اور اسی طرح سود پر تمام پابندیاں بھی ختم کر دی گئیں: اس طرح سال 1854میں انگلینڈ، ڈنمارک ،1856بیلجیئم ،1865آسٹریا ۔1868

اس طرح آج کا سود کا تصور جو کہ پیسے کے قبضے سے الگ نہیں ہے نصف صدی سے زیادہ پرانا نہیں ہے۔ لیکن واضح طور پر اس سود کے تصور نے پہلی بار پیسے کو ایسی عالمگیر جبر کی شیطانی طاقت میں بدل دیا ہے جس کا ہمیں علم ہو چکا ہے۔

سرمایہ داروں کے لیے ریاستوں کا ابتدائی اور پھر مسلسل بڑھتا ہوا مقروض اسی طرح 91ویں صدی کے وسط کا ہے ۔ صرف اس وقت سے ہم ریاست کو لوک برادری کی امانت دار ہونے سے سرمایہ دارانہ مفادات کی امانت دار بنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ ترقی جنگی بندھنوں میں اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے، جس کا سامنا ہم تمام ممالک میں کرتے ہیں، جو کہ خصوصی طور پر، جیسا کہ ہم نے تسلیم کیا ہے، صرف میمونسٹک مفادات کی خدمت کرتے ہیں، جن کو عالمی قرضے کی بہت بڑی کریڈٹ عمارت کا تاج پہنایا جانا چاہیے۔

卐卐卐卐卐

یہ مختصر پس منظر ہمارے لیے آخر کار اس قیاس سے الگ ہوجانا آسان بنائے گا کہ قرض دار سرمائے کو اپنے آپ سے ابدی اور وقفے وقفے سے بڑھنے کے لیے سپرمنڈنی طاقت دینا چاہیے۔ خشک چوسنے کے لئے ایک خوفناک صلاحیت کے ساتھ تحفہ. ہمیں اس تصور سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے کہ قرض دار سرمایہ، دنیاوی اعمال اور بداعمالیوں سے متاثر نہ ہو، بادلوں کے اوپر بیٹھنے کے قابل ہو، عارضی پن سے متاثر نہ ہو، تباہی کی قوتوں سے متاثر نہ ہو، ہماری بڑی بندوقوں کی گولیوں سے متاثر نہ ہو۔ کیوں کہ، کیا مکانات اور جھونپڑیاں، ریل کی سڑکیں اور پل بھی گولوں سے ٹوٹ کر خاک اور راکھ میں ڈوب جاتے ہیں، رہن اب بھی موجود رہے گا۔

Machine Translated by Google

ریلوے بانڈز اور مقروض ہونے کے عوامی سرٹیفکیٹ اس طرح نہیں مٹائے جاتے ہیں۔ کیا گاؤں اور شہر، پورے صوبے جنگ کی پاگل تباہی کا شکار ہو جائیں، نتیجہ کیا نکلے؟ مقروض ہونے کے نئے سرٹیفکیٹ اس کا مطلب ہے۔ لالچ کی چمکتی آنکھوں کے ساتھ گولڈ انٹرنیشنل بادلوں کے اوپر تخت نشین انسانیت کے دیوانے رش کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ وقت زیادہ دور نہیں جب پوری انسانیت آخر کار صرف میمونزم کے مفاد پرست غلاموں کے طور پر کام کرے گی۔

خیال بین الاقوامی ہے؛ اسے پوری دنیا کو آزاد کرنا ہوگا۔ پہلے اس قوم کو سلام
جرات مندانہ قدم اٹھاتے ہیں۔ جلد ہی دوسرے اس کی پیروی کریں گے۔

یہ سوال اکثر میرے ذہن میں آتا ہے کہ آیا یہ خیال قومی طور پر قابل عمل ہے، میں
ہاں کے ساتھ جواب دیں. ہم اندرونی طور پر مقروض ہیں۔

غیر ملکی مفادات کے دعووں کے خلاف ہم فطری طور پر اس وقت بے اختیار ہیں۔ یہ صرف ادا کیا جانا چاہئے. ضرورت سے زیادہ
سرمائے کے اخراج کو ہر ممکن حد تک روکا جانا چاہیے، لیکن جتنا کم قانون ساز قتل، قتل عام، دھوکہ دہی وغیرہ کے خلاف قوانین بنانے سے گریز کرتا ہے، کیونکہ وہاں ہمیشہ بدمعاش موجود رہتے ہیں، بالکل اسی طرح کم لوگوں کو اپنے آپ کو ایک ایسا قدم اٹھانے سے روکنا چاہیے جو اس کے عوامی مالیات کی بہتری کے لیے ضروری سمجھا جاتا ہے، اس لیے کہ ان کی کوششوں میں سب سے زیادہ فائدہ مند عناصر نہیں ہیں۔ ملک سے باہر حفاظت میں لوٹ مار۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ جنگی بانڈ سرٹیفکیٹس پر کروڑوں، یہاں تک کہ اربوں ڈالر بیرون ملک خرچ کیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ سود کی غلامی کو ختم کرنے میں ناکامی کے لیے یہ اب بھی کوئی اہم محرک نہیں ہو سکتا۔ تناسب کے لحاظ سے، مقررہ سود والے گھریلو سرمایہ کاری کے اثاثوں میں 250بلین سے زیادہ نشانات میں سے، اب تک اکثریت ملک میں ہونی چاہیے۔

آئیے ایک بار پھر مختصراً بیان کرتے ہیں۔ -سود کی غلامی کا خاتمہ ہمارے عوامی مالیات کی حتمی اور مستقل شفایابی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ -سودی برادری کے خاتمے کا مطلب ہے جابرانہ براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کو ترک کرنے کا امکان، کیونکہ ریاست کے ملکیتی کاروبار، خاص طور پر مزید موزوں شعبوں (اندرونی نیویگیشن، بجلی، ہوائی ٹریفک وغیرہ) کی سماجی کاری کے بعد، ریاست کے تمام سماجی اور ثقافتی کاموں کی حمایت کے لیے عوامی خزانے کو کافی اضافی رقم فراہم کریں گے۔

اس مالیاتی غور و فکر کے علاوہ، مفاد پرست طبقے کا خاتمہ کوشش کے تمام شعبوں میں پیداواری محنت کو وہ ترجیح دے گا جس کا وہ مستحق ہے۔ پیسہ ایک بار پھر اس کے لیے مناسب کردار کے لیے واپس کیا جاتا ہے، ہماری قومی معیشت کی طاقتور ڈرائیو میں ایک خادم بننے کے لیے۔ یہ پھر وہی بن جائے گا، مکمل محنت کا ایک واؤچر، اور وہاں ایک اعلیٰ مقصد کے لیے راستہ صاف ہو جاتا ہے، ہماری عمر کے بڑھتے ہوئے پیسے کی ہوس سے پرہیز۔

یہ خیال پوری محنت کش آبادی کے ایک متحدہ محاذ کے قیام کی طرف اشارہ کرتا ہے: غیرمنقولہ مزدور کی طرف سے جو، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، قرضے کی تسکین کے لیے بالواسطہ ٹیکسوں کا بہت زیادہ بوجھ ہے، سرکاری ملازمین اور ملازمین کے تمام بورژوا طبقے کے ذریعے، کاشتکاری اور چھوٹے تجارت کرنے والے متوسط طبقے کے ذریعے، جو کہ پیسے کے بغیر پیسہ کمانے کا احساس کرتے ہیں۔ مکانات، کھیتی باڑی کا کرایہ، بینک کا سود وغیرہ، ہماری بڑی صنعت کے سرکردہ سربراہوں، موجدوں اور ڈائریکٹروں تک، جو کم و بیش سب کے سب ایک دوسرے کے ساتھ بڑے قرضوں کے پنجوں میں پھنسے ہوئے ہیں، جن کے لیے زندگی کا پہلا کام ہمیشہ پنشن، منافع اور سود کی خاطر کام کرنا ہوتا ہے۔ ذہین طبقے کے تمام حلقے -فنکار، ادیب، اداکار، اسکالرز اور دیگر آزاد پیشہ ور افراد بھی اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اگرچہ بڑا قرض دار سرمایہ، فطری افراد کے ایک گروہ کے طور پر یا سودی اصول کی علامت کے طور پر، شعوری طور پر یا فطری طور پر اپنی بے تحاشہ ہوس کی حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے، اور اگرچہ ہماری پوری قانونی روایت رومن قانون پر مبنی ہے، اس طرح ایک تسلط پسندی کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے قانون کے تحت، ہمارے لوگوں کی جائیداد کے تحفظ کے احساس اور تحفظ کے احساس کو اس قدر مضبوط بنایا گیا ہے۔ انصاف، سود کے گھناؤنے پن کا خاتمہ

Machine Translated by Google

گولڈ انٹرنیشنل کی طرف سے پوری دنیا کی دھمکی آمیز معاشی غلامی سے نکلنے کے واحد راستے کے طور پر پیسہ ضرور آنا چاہیے، جو کہ میمونزم کے زہر کو اس کی بدعنوانی اور ہمارے دور کی ذہنیت کی آلودگی سے باہر نکالنے کا ایک طریقہ ہے۔

جنگی بانڈز کو بینک کریڈٹ میں تبدیل کرنا

§1میں جنگی بانڈ سرٹیفکیٹس وغیرہ کو قانونی ٹینڈر میں تبدیل کرنے کے مطالبے کو متعدد مواقع پر اس اعتراض کے ساتھ پورا کیا گیا ہے کہ اس کا مطلب مارکیٹ میں کرنسی کا ضرورت سے زیادہ سیلاب آنا ہے۔ یہ اعتراض اپنے آپ میں بالکل غلط ہے۔ مہنگائی محض جنگ بندی کے وجود سے ہوتی ہے۔

بہرحال یہ سچ ہے کہ اپنی غلط سر گرمیوں کے باوجود، کرنسی قرار دیے گئے ان کاغذات کی طبعی موجودگی کے بارے میں تشویش دور نہیں ہو رہی، اور اس لیے یہ تشویش غیر حقیقت پسندانہ ہونے کے باوجود بدقسمت ضمنی اثرات پیدا کر سکتی ہے، گویا حقیقت میں ایک نئی مہنگائی واقع ہو گئی ہے۔ لہذا، 1 §میں ترمیم کرتے ہوئے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ، سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کی قانون سازی کی منسوخی کے بعد، جنگی بانڈ سرٹیفکیٹس کو، دیگر عوامی ڈیبینچر بانڈز کے ساتھ، [کرنسی میں نہیں بلکہ] بینک کریڈٹ میں تبدیل کیا جائے۔

اس فارمولیشن کا یہ بڑا فائدہ ہے کہ کاغذ کے طور پر جنگی بندھنوں کا طبعی وجود ختم ہو جائے گا۔ جنگی بانڈ کے سرٹیفکیٹ بینکوں، بینکرز، کفایت شعاری کے اداروں وغیرہ کے ذریعے رائش بینک کو پہنچائے جائیں گے، اور فیس ویلیو کے لیے کریڈٹ نوٹ جاری ہونے کے بعد اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ جرمنی میں تقریباً ہر فرد کو ایک بینک کریڈٹ ملے گا، ایک کھلا بینک اکاؤنٹ جسے وہ استعمال کر سکتا ہے۔

اس طرح کے طریقہ کار کا یہ بھی بڑا فائدہ ہوگا کہ نجی ملکیت میں بڑی سرمایہ کاری کو برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوگا، کیونکہ ایک مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد غیر ڈیلیور شدہ سرٹیفکیٹس کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔

مزید برآں، کم از کم اس بات پر قابو پانا ممکن ہو گا کہ ملک سے باہر کتنا جنگی بانڈ خرچ ہوتا ہے [اس طرح جرمنی کا تجارتی توازن متاثر ہوتا ہے]۔ تاہم آخری نکتہ کسی بھی طرح سود کی غلامی کے خاتمے کی تکمیل میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ چونکہ ہم واقعی بیرونی ممالک کے مقابلے میں بہت کمزور محسوس کرتے ہیں، ہمیں (صرف) دلچسپی کے مطالبات کو پورا کرنا چاہیے جو بیرون ملک سے ہمیں درپیش ہیں۔ ذاتی طور پر، میں مکمل طور پر اس رائے کا حامل ہوں کہ ہمیں غیر ملکی بانڈ ہولڈرز کے لیے بھی سود کی منسوخی کو برقرار رکھنا چاہیے۔ ہمیں اس بات سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ غیر ملکی مفادات کے دعوے ہتھیاروں کے زور پر نافذ کیے جائیں گے، کیونکہ [جنگی جنون سے] خود آگاہی جیسی چیز کی طرف لوٹنے میں اتنی پیش رفت ہوئی ہے، اور تاریخ میں کبھی بھی کسی عظیم ریاست کے خلاف ایسا جنگی اقدام نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مالیاتی اقدامات نجی افراد کو متاثر کرتے ہیں۔

یہ تصور بھی نہیں کیا جانا چاہئے کہ فرانسیسی عوام بھی جرمنی کے میسرز مائر، شولزے اور کوہن کے مفاداتی دعووں کی وجہ سے جرمنی کو الٹی میٹم جاری کر دیں گے، جو جرمنی سے سرحد پار کیے گئے اپنے جرمن جنگی بندھن کی بنیاد پر تھے۔

اس سے آگے یہ ممکن ہو گا کہ ریاست کے دیوالیہ پن کی باقی دنیا کے سامنے آنے سے بچنے کے لیے جنگی بانڈ کی لاٹری لگائی جائے، جس میں یقیناً سرٹیفکیٹس کی مطلوبہ ترسیل کے ذریعے حاصل کیے گئے اعدادوشمار کی بنیاد پر آسانی سے دھاندلی کی جا سکتی ہے، تاکہ پہلے صرف ان نمبروں کو نکالا جا سکے جو ممکنہ طور پر بیرون ملک مقیم لوگوں سے تعلق رکھتے ہوں اور ریخ میں ادائیگی نہ کی جائے۔

اس کے باوجود ایک تیسری چیز جنگی بانڈز کی تقسیم کا خوش آئند اندازہ ہوگا، اور اس کے ساتھ وہ موقع جو اب بھی دولت ٹیکس کی غیر معمولی طور پر سادہ وصولی کے لیے موجود ہے، جب کہ بلاشبہ کے لیے صرف ریخس بینک کے دفاتر کو ہدایت کی ضرورت ہوگی کہ وہ مسٹر این این کے اکاؤنٹ کو ٹیکس میں اتنے نمبروں سے چارج کریں۔ اس طرح ٹیکس

ادائیگیاں اب تک زیادہ تکلیف دہ ہوں گی -حالانکہ یقیناً ٹیکس دہندگان کا اپیل کا حق اپنی مکمل حد تک برقرار رہے گا۔

جنگی بانڈز کی بینک کریڈٹ میں اس طرح کی تبدیلی (تبدیل) کے ساتھ ایک خاص سماجی سطح بندی بھی پوری کی جا سکتی ہے، جہاں تک جنگی بانڈز میں چھوٹی سرمایہ کاری ہوتی ہے، اس طرح ان تمام لوگوں کی تمام چھوٹی سبسکرپشنز جن کے لیے جنگی بانڈز کی سبسکرپشن واقعی ایک حب الوطنی کا کام ہے؛ آئیے ہم کہتے ہیں کہ 5یا 10ہزار نمبر تک، برابری کی سطح پر اچھے بنائے جائیں گے، جبکہ تمام بڑی سبسکرپشنز کو قائم کی جانے والی شرح پر جمع کیا جا سکتا ہے۔ دیگر تمام سرکاری کاغذات کے کریڈٹ کو بالکل اسی طرح بینڈل کیا جائے گا۔

میں قانون کے مطالبے پر خصوصی تبصرہ منشور

1 §پر یہ مکمل طور پر ناگزیر ہے کہ تمام ریاستی اور میونسپل قرضوں کی

سبسکرپشنز کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے، کیونکہ ہمارے پورے مالیاتی نظام کے صرف اس طرح کے ایک واحد بڑے پیمانے پر ضابطے، جو سود کی غلامی کے خاتمے کے ساتھ ہاتھ میں ہیں، نافذ کیے جا سکتے ہیں۔

2 §پر

یہ بات پہلے ہی واضح ہے کہ سود کی غلامی کے خاتمے کا اطلاق باقی تمام مقررہ سود کے کاغذات پر بیک وقت ہونا چاہیے، تاکہ ان کاغذات میں ایک ایسی مضحکہ خیز تیزی پیدا نہ ہو، جو ظاہر ہے کہ صرف عوامی کاغذات کو ہی سود سے پاک قرار دے دیا جائے گا۔ اس طرح کے قرضوں میں کمی کو سالانہ ادائیگی کے ذریعے پورا کیا جائے گا، جس کے تحت تمام قرضوں سے لدی اشیاء کی مستقل اور مستقل طور پر واجب الادا ادائیگی کی جائے گی۔

3 §پر

یہ پیراگراف پہلے والے سے بہت گہرا تعلق رکھتا ہے، ساتھ ہی ساتھ 5 §میں رہن کے قرضے کو قومیانے کے مطالبے کے ساتھ۔ رہن کے بوجھ میں دبے کسان یا مالک مکان کو، پہلے کی طرح، اس کے بعد بھی، وہ رقم ادا کرنا جاری ہے جو اسے اپنے قرض دہندگان کو ادا کرنا تھی، لیکن اب ادائیگی کے طور پر ابدی سود کے طور پر نہیں۔ اس طرح 25 ،20یا 30سال کے بعد، پہلے سے موجود سود کی شرح پر منحصر ہے، زمین اور گھر کی ملکیت قرض سے آزاد ہو جائے گی۔ (مارگیج بینک اپنے حصے کے لیے فطری طور پر اسی طرح صرف اس وقت کے دوران کورڈ بانڈز پر سود کی ادائیگی کے لیے جاری رکھ سکتا ہے۔) قرض سے اس آزادی کے ساتھ ساتھ رہن سے آزاد ہونے والی رئیل اسٹیٹ میں کمیونٹی کا حق ملکیت پیدا ہوتا ہے۔

رہائش گاہوں کی ایک عالمگیر رجسٹری، یا اس کے بجائے ایک رئیل اسٹیٹ کیڈسٹر کو پہلے آنا پڑے گا۔ کیونکہ قرض سے پاک رئیل اسٹیٹ کی ملکیت کو فطری طور پر سرمایہ کاری شدہ سرمائے کی واپسی کا حق بھی حاصل ہے، اور کرایہ کے ایک حصے پر مستقل دعویٰ بھی، تمام چارجز، اخراجات، وغیرہ کی ادائیگی کے لیے ریئل اسٹیٹ کی ملکیت کے ساتھ ساتھ اس کام کے لیے مناسب معاوضہ بھی جو مالک خود کرتا ہے ۔

آئیے اس پر ایک شہری اپارٹمنٹ ہاؤس کی مثال کے ساتھ وسیع خاکہ پر غور کریں۔
گھر کی قیمت 100,000نمبر ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک مارگیج بینک کی 50,000مارکس کی سرمایہ کاری پوزیشن 1میں 4%پر ریکارڈ کی گئی ہے، 20,000مارکس کی غیر کارپوریٹ سرمایہ کاری 5%پر

7رہائش گاہوں کی رجسٹری اور قرض سے پاک مالکان کے حقوق کے درمیان تعلق پریشان کن ہے، جب تک کہ کرائے کی جائیداد کی ترقی کو منظم کرنے کا خیال نہ ہو تاکہ اسے معقول حد تک منافع بخش رکھا جائے۔

پوزیشن 2، اور 30,000 نمبرز وہ رقم ہے جو گھر کے مالک نے خود رکھی ہے۔ کرایہ سے حاصل ہونے والی آمدنی 7000 نمبر ہے۔ اس میں سے پہلے رہن کے لیے 2000 نمبر، دوسرے رہن کے لیے 1000 نمبر، اور اخراجات، اخراجات وغیرہ کے لیے 1000 نمبر ادا کرنے ہوں گے: تمام 4000 نمبروں میں۔ اس طرح گھر کے مالک کے پاس سود کی ادائیگی کے طور پر 3000 مارکس باقی رہ جاتے ہیں [اس طرح بات کریں] اس کے اپنے 30,000 نمبروں کے سرمایہ کے لیے۔

رقم پر سود کے قانونی خاتمے کے نفاذ کے بعد دس سال بعد صورت حال کچھ یوں ہے: پہلا رہن 30,000 مارکس، دوسرا مارگیج 10,000 مارکس۔ گھر کے مالک نے اپنی سرمایہ کاری مکمل طور پر واپس کر لی ہے، لیکن دوسری طرف 50,000 نمبروں کی رقم میں ملکیت کا ایک نیا، عوامی حق ہے۔ اس کے ساتھ کرائے سے مزید آمدنی کے بارے میں رائے دینے اور کرایہ کی رقم کا تعین کرنے کا ریاست کا حق شروع ہوتا ہے 8 ۔

اب واپسی کے سلسلے میں، مکان کے مالک کو رہن کے برابر رکھنا ناانصافی ہوگی۔ کیونکہ اس کا سرمایہ خالص قرضہ دار سرمایہ نہیں ہے جو اس تنگ معنوں میں سود کی غلامی کے خاتمے سے متاثر ہو۔ یہاں ہم "خطرے" کے سرمائے کے بارے میں بات کر رہے ہیں، خاص طور پر قیمتی سامان میں تبدیل ہونے والی رقم کے بارے میں، خاص طور پر ایک گھر۔ اس لیے یہ گھر کے مالک پر منحصر ہے کہ آیا ادائیگیوں کی طویل مدت دینا ہے، یا مکان کے آپریٹنگ اخراجات میں مستقل طور پر اس کے مطابق فی صد شامل کرنا ہے۔

یہاں یہ مقصد نہیں ہو سکتا کہ کوئی پابند تجاویز پیش کی جائیں۔ یہاں صرف یہ تجاویز دی جا رہی ہیں کہ سودی معیشت کی بغیر سود سے پاک معیشت میں منتقلی کیسے ہو سکتی ہے حتیٰ کہ رئیل اسٹیٹ کے شعبے میں بھی۔

مثال کو مکمل کرنے کے لیے، 25 سال کے بعد کی حیثیت کو مندرجہ ذیل مان لیا جائے: اس وقت تک تمام رہن کی ادائیگی ہو جائے گی۔ صرف مستقل اخراجات وہی ہیں یا گھر کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے 1000 نمبروں سے بڑھ کر شاید 1500 نمبر ہو گئے ہیں۔ اس رقم سے گھر کے مالک کو ملنے والی واپسی بھی تقریباً 1000 سے 1500 نمبروں پر ہونے دیں۔ اس طرح اس کے مطابق یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کرایہ کی آمدنی کے تقریباً 3000 نمبر غیر گفت و شنید چارجز کو پورا کرنے کے لیے جاتے ہیں، جبکہ اصل 7000 میں سے 4000 نمبر کرایہ کی آمدنی میں آزادانہ طور پر ڈسپوز ایبل ہوں گے۔ اس طرح ریاست کے پاس کرایوں میں نصف سے زیادہ کمی کا امکان ہے۔ یہ ایسا کرے گا مثال کے طور پر مزدوروں کی رہائش گاہوں میں، یا ریاست کرائے میں صرف 20، 30، یا 40٪ کی کمی کر سکتی ہے، اور اس طرح اس فرق سے دوسری عوامی ضروریات کے لیے آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ حاصل کرے گی، سب سے بڑھ کر قدرتی طور پر عوامی طور پر گھر کی تعمیر کے لیے۔ حویلیوں کے لیے کرائے کم نہیں کیے جاتے، نہ زیادہ کم کیے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے گھروں کی بہتر تعمیر، یا خاص سماجی مقاصد کے لیے بھی بہت زیادہ اضافی ذرائع دستیاب ہو جاتے ہیں۔ تاہم مستقبل کی یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے – اور میں اسے ایک بہت ہی نتیجہ خیز امکان کے لیے رکھتا ہوں – اس وقت بھی کمیونٹی (ریاست) کے لیے اندرونی جواز ہے کہ وہ اس انداز میں کرایہ کی رقم کا تعین کرنے میں حصہ لیں جس کا میں نے اوپر خاکہ پیش کیا، مزدوروں کی رہائش گاہوں کے کرائے میں کمی کے ساتھ۔

ریل اسٹیٹ کی ملکیت میں حصہ لینے کے ریاست کے بڑھتے ہوئے حق میں بھی مضمر ہے۔

ایشو کے ایک مستحکم بینک کی بنیاد، اور رہن کے قرض دہندگان کو کریڈٹ جاری کرنا۔

4 § اور 5 پر

یہ پیراگراف پورے مالیاتی نظام کی سماجی کاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پیسہ صرف اور خصوصی طور پر مکمل لیبر کے لیے ایک واؤچر ہے جو کسی کمیونٹی کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جس کی اپنی ہے۔

---

8 فیڈر نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے 50,000 نمبروں کا اعداد و شمار کیسے حاصل کیا: یہ اپارٹمنٹ ہاؤس کی قیمت کا نصف ہے، بلکہ کارپوریٹ رہن کی رقم کے برابر ہے۔ شاید سب سے اہم حقیقت یہ ہے کہ یہ رہن میں واجب الادا رقم سے زیادہ نہیں ہے، اور اس وجہ سے گھر کے مالک کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ممکنہ طور پر، اس زور کو دیکھتے ہوئے کہ فیڈر ہے درد منتقلی پر رکھتا ہے، اگر مکان پر واجب الادا رقم آدھی قیمت سے کم ہوتی، تو فیڈر کے منصوبے کے مطابق ریاست پھر بھی ملکیت کے حصے کا دعویٰ نہیں کرے گی جو رہن پر واجب الادا ہے۔

ریاست منی ٹوکن جاری کرنا ریاست کے خود مختار بنیادی حقوق میں سے ایک ہے۔ ریاست کے پیسے کے ٹوکن کی جعل سازی سخت ترین سزاؤں سے مشروط ہے۔ اس طرح، یہ ایک زبردست سماجی مطالبہ ہے کہ مالیاتی نظام کو اجتماعیت کے کنٹرول میں رکھا جائے۔ اجتماعیت کی قوتِ کار ہی منی ٹوکنز کا واحد ذیلی حصہ ہے، اور صرف اس بنیادی حقیقت کی تعریف کرنے میں ناکامی ہی عام طور پر ہمارے عوامی مالیات کے بگاڑ اور مالیاتی نظام کی مکمل انارکی کا باعث بنی ہے۔

5 §میں تجویز کردہ پرائیویٹ بینکرز کی طرف سے ذاتی اور تجارتی کریڈٹ کے حوالے کرنے کے ساتھ، کل کریڈٹ سسٹم میں ایک گہرا چیرا ڈالا جاتا ہے۔ ریاستی کریڈٹ سسٹم کے ساتھ ساتھ میونسپل اور یہاں تک کہ رئیل اسٹیٹ کریڈٹ کے لیے، کسی کو انتہائی سختی اور توانائی کے ساتھ سود کی غلامی کے خاتمے کے لیے تیار رہنا چاہیے، کیونکہ یہ عمومی طور پر سماجی ریاست کے لیے ناگزیر شرط ہے۔

ذاتی کریڈٹ کے ساتھ صورتحال مختلف ہے۔ ہم ذاتی کریڈٹ کی بے سود کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ مطالبہ اتنی بڑی اور بنیادی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہمیں 250بلین فکسڈ انٹرسٹ لون کیپٹل کے مقابلے میں یاد ہے۔

ڈیویڈنڈ ادا کرنے والے اسٹاک میں صرف 12بلین۔
اس طرح کے تمام کریڈٹ، اسٹاک، شرکت کے سرٹیفکیٹ، کان کنی کے حصص، ایکویٹی ہولڈنگز، اور اسی طرح، رسک کیپیٹل ہیں۔ اس سرمائے کی پیداوار کا انحصار ان افراد کی صنعت اور کارکردگی پر ہوتا ہے جن کو یہ رقم سونپی گئی تھی۔ یہاں خطرے اور نقصان کے خطرے کا عنصر ذاتی اعتماد کے سوال کے ساتھ ساتھ کام میں آتا ہے۔ اس کے لیے، ایک خاص قسم کا ایک خاص معاوضہ اب بھی ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ اسٹاک وغیرہ کے مالک کو کسی بھی طرح سے معاوضہ یا فائدہ نہیں ملتا اگر اس نے اپنا پیسہ جس ادارے کو سونپا تھا وہ کچھ نہیں کماتا ہے۔ اگر انٹرپرائز گر جاتا ہے تو وہ اپنا پیسہ مکمل طور پر کھو دیتا ہے۔

یہ دوسری صورت میں، مثال کے طور پر، Reicheisenbahnکے ڈیبینچر بانڈز کے مالک کے ساتھ ہے۔
ایلسا-لوتھرنگن کے نقصان کے ساتھ ریخ کے ریل روڈ [ایلسا-لوتھرنگن میں] مکمل طور پر کھو گئے ہیں۔ بہر حال ریل روڈ بانڈز رکھنے والا اپنی سود کی ادائیگیاں وصول کرتا رہتا ہے۔ کس سے؟ اجتماعیت کے ٹیکسوں سے۔ ریل روڈز کسی بھی شدت کے خسارے کے توازن کے ساتھ کام کر سکتے ہیں جیسا کہ گزشتہ سال پرشیا اور باویریا میں ہوا تھا۔ ابھی تک بانڈ ہولڈرز کو ان کی سود کی ادائیگی صرف ایک ہی ملتی ہے۔ کس سے؟ کام کی صلاحیت اور کام کرنے والی آبادی کی کھپت کو خراج تحسین پیش کرنے سے۔

کوئی بھی اس بنیادی فرق کو بالکل واضح کرنا چاہے گا، آخر میں
یہ پہچاننے کے لئے کہ یہ کہاں ہے کہ ویمپائر لوگوں کے کام کی صلاحیت سے محروم ہے۔
اس طرح، ذاتی کریڈٹ باقی رہنا چاہیے، یا اس کے بجائے دوبارہ، نجی بینک کے ذریعے ذاتی لین دین کے لیے مختص کیا جانا چاہیے۔ کریڈٹ کے متلاشی کی ذاتی کارکردگی، جس سے بینکر ذاتی طور پر واقف ہے، کو دوبارہ ذاتی کریڈٹ کا تعین کرنے والا عنصر بننا چاہیے۔ ریاست کی طرف سے مقرر کردہ فیس رقم کی روانی کے مطابق اپنے آپ کو خود سے منظم کرے گی جو کسی بھی صورت میں سود کی غلامی کے خاتمے کے ساتھ شروع ہوگی۔

6 §پر

5 §کا مرکزی نقطہ خاص طور پر ڈیویڈنڈ اثاثوں کے لیے بھی درست ہے۔ سماجی ریاستی برادری کے مفاد میں یہ مطالبہ کیا جانا چاہیے کہ ایک بار قرض دینے والے سرمائے کی واپسی کی کوشش عظیم صنعتی اداروں کے لیے بھی کی جائے -تاکہ یہاں پر انفرادی صنعتی کاموں کے قرضے میں کمی لائی جا سکے جو صرف سرمایہ کار ہیں۔

درحقیقت ہم تمام لوگوں کے ساتھ قرض اور سرمائے کے رشتے میں جو کچھ مشاہدہ کرنے کے قابل تھے وہ یہاں چھوٹے پیمانے پر دہرایا جاتا ہے۔ یہاں بھی سرمایہ دار مزدور کا استحصال کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

فورمین، انجینئر، کاروباری، سب یکساں ہیں، کیونکہ منافع کمانے کی مجبوری کو ترجیح حاصل ہوتی ہے ۔9

اگر پھر بھی ہم صنعتوں اور کاروباروں کو دائمی سود کے شکار سے نجات حاصل کر لیتے ہیں تو پھر مصنوعات کی قیمتوں میں کمی اور زائد قیمت کی ترسیل اور تقسیم کا راستہ واضح ہو جاتا ہے، جزوی طور پر کمیونٹی کو، جزوی طور پر مزدوروں، درمیانی انتظامیہ اور مخصوص اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لیے، اس طرح ان لوگوں کے لیے جو صرف اور صرف انسانوں کی قدر کرتے ہیں۔

7 §پر

اس پیراگراف میں فطری طور پر، انشورنس کا پورا شعبہ بھی عمل میں آتا ہے، جسے بغیر سود کے یکساں بنیادوں پر بنایا جا سکتا ہے۔ ادا شدہ پریمیم سود کے اضافے سے نہیں بڑھ سکتے۔ بلکہ انشورنس کمپنیاں کفایت شعاری کے ادارے بن جائیں گی۔ دوسرے الفاظ میں، انشورنس کا خطرہ اور فائدہ برقرار رہتا ہے۔ اس کے لیے سیاسی برادری کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

8 §پر

ہمارے پیسوں کی قدر میں کمی کے حوالے سے، جس کا نتیجہ صرف ہمارے لاتعداد مقروض سرٹیفکیٹس کے بے تحاشہ بڑے پیمانے پر ہوا ہے، ہم ایک مضبوط گریجویٹ ویلتھ ٹیکس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم اس میں "مضبوطی سے فارغ التحصیل" پر زور دیتے ہیں۔

نوٹوں کی تعداد میں کمی وغیرہ کا [مقصد] دولت ٹیکس ایک خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ہوگا جس کے ذریعے لوگوں کی آنکھوں میں ریت جھونک دی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی تمام دولت کا آدھا حصہ ہر جگہ ضبط کرلوں اور بانڈز میں ادائیگی وصول کرلوں اور ان کو گودا کر لوں، تو جو کچھ واقعی اس طرح پورا ہوتا ہے وہ کاغذ کی مقدار میں کمی ہے، جب کہ بدلے میں تبدیلی کا عنصر گردش کرنے والے کاغذ کی مجموعی مالیت کو پہلے کی طرح بڑھا دے گا۔ حقیقی قیمت ہمیشہ صرف استعمال کے سامان اور استعمال کے سامان کی ہوتی ہے، مکمل لیبر کے کاغذی واؤچرز سے کبھی نہیں۔

ایک اور سوال یہ ہے کہ کیا ہماری مارک کرنسی کی زرمبادلہ کی شرح کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں تک کہ شرح مبادلہ کی یہ بہتری ایک بار پھر حتمی تجزیہ میں صرف کام کی صلاحیت اور پیداوار پر منحصر ہے، دوسرے لفظوں میں ہماری کل قومی معیشت کی پیداوار کا امکان۔

اعتراضات اور ان کی تردید

ابھی تک کوئی خیال بغیر مخالفت کے اپنے آپ کو قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوا، کم از کم ایک ایسا خیال جو مفادات کی حرمت اور ناقابلِ تسخیر ہونے کے بارے میں طویل عرصے سے قائم مفروضوں سے اس طرح کی بنیاد پرست رخصتی کرتا ہو۔ پہلے سے اٹھائے جانے والے اعتراضات اور جن کی توقع کی جاتی ہے اس کے ساتھ ہمیشہ دوگنا مشاہدہ کرنا پڑتا ہے: یہ پوچھا جانا چاہیے کہ پہلے اعتراضات کا کون سا حصہ سود کی غلامی کے خاتمے کے خیال کو دانستہ طور پر مسخ کرنے پر مبنی ہے، اور دوسرا، تمام مخلصانہ اور حقیقت پر مبنی بدگمانیوں کے جواب میں کیا کہا جانا چاہیے؟

سب سے زیادہ کثرت سے اعتراض یہ دعویٰ ہے: سود کی وصولی کے بغیر کوئی بھی رقم قرض نہیں دے گا۔

9یہ مشترکہ اسٹاک کمپنیوں کا مسئلہ ہے۔ کمپنیاں جن کی ملکیت خاندانوں کی مفت اور صاف ہے، جیسا کہ جرمنی میں عام ہے، یہ خصوصیت نہیں ہے۔

Machine Translated by Google

ہم درحقیقت یہ نہیں چاہتے کہ اب کوئی اپنا پیسہ ادھار دے۔ کریڈٹ چال تھی، تھی
جال، جس میں ہماری معیشت داخل ہوئی، اور جس میں اب وہ بے بسی سے پھنس چکی ہے۔

اگر عوام کو واقعی فوری طور پر زیادہ سرمائے کی ضرورت ہے، تو اسے مرکزی ریاستی خزانے سے مطلوبہ رقم بلا سود ملتی ہے، صرف ادائیگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آخر کار یہ نئے نوٹ جاری کرے گا۔ سود کے سرٹیفکیٹ کیوں جاری کرے؟! کاغذ میں دلچسپی ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا! اس کی واحد اور واحد پشت پناہی عوام کے کام کی صلاحیت اور ٹیکس کی صلاحیت ہے۔ شروع سے ہی ہر عوامی اخراجات پر ابدی سود کا بوجھ کیوں ڈالا جائے؟

ہاں، لیکن ریاست کمیونٹی کے لیے اپنی ثقافتی محنت کو کیسے پورا کرے؟ اس کی اب بھی ضرورت ہے۔
پیسہ اور اس کام میں صرف ان قرضوں کے ذریعے ہی منصفانہ ہو سکتا ہے جو سود وصول کرتے ہیں۔

یہ دعویٰ مکمل طور پر میمونسٹک طرز فکر پر مبنی ہے۔ اس منشور کو پوری طرح سے پڑھنے کے بعد جان بوجھ کر غلط سمت کا حساب لگانا پڑے گا۔ کیونکہ سب سے پہلے ہم نے ثابت کیا ہے کہ سودی غلامی کے خاتمے کے بعد ریاست کے تمام ثقافتی اور سماجی کام سرکاری ملکیت کے کاروبار سے، پوسٹل سروس، ریل روڈ، بارودی سرنگوں، جنگلات وغیرہ کے محصولات سے پورے کیے جاسکتے ہیں، بغیر کسی مزید کے۔ دوسری جگہ خودمختار عوامی ریاست [Volksstaat]کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی وقت سود سے پاک ویلیو ٹوکن کے اجراء کے ذریعے خصوصی ثقافتی کاموں کی دیکھ بھال کرنے کا اختیار رکھتی ہے اس کے بدلے میں سود سے متعلق سرٹیفکیٹ کے بدلے جو کہ میمونسٹک ریاست میں حکمرانی کے طور پر قرار دیے گئے ہیں۔ یہ دیکھنا مکمل طور پر ناممکن ہے کہ ریاست کو خصوصی ثقافتی کاموں، مثلاً ریل روڈ، نہر اور ہائیڈرو الیکٹرک کی تعمیر کو اپنے لیے سود کے ابدی وعدے کے ساتھ مہنگا کیوں کرنا چاہیے جو کہ مکمل طور پر غیر ضروری ہے۔ اگر وہ اپنے موجودہ سرکاری کاروباروں کی آمدنی سے تعمیراتی اخراجات ادا نہیں کر سکتا، تو پھر یہ دیکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ریاست کو یہ رقم کیوں نہیں پیدا کرنی چاہیے۔ خودمختار لوگوں کو واقعی اس کی ادائیگی کرنی چاہیے، جب کہ وہ اس رقم کو ادائیگی کے ایک ذریعہ کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ تاہم، عوام کو اپنی پوری محنت اور ٹیکس کی صلاحیت کے ساتھ، کاغذ کی ایک اور پرچی (سود پر مبنی قرض) کے پیچھے کیوں کھڑا ہونا چاہیے، جو سرمایہ دار کے فائدے کے لیے عوام پر صرف ایک ابدی سود کی ذمہ داری عائد کرتا ہے!؟ لہذا، میمونسٹک ریاست کے اس جنون سے دور رہو!

پھر سرمایہ دار صرف جاری کردہ کاغذی نوٹ اٹھائیں گے اور کاغذ جمع کریں گے۔
پیسہ

اس کی تردید دو طرح سے ہوتی ہے۔ سب سے پہلے، یہ مطالبہ کہ محض پیسے کے قبضے کو غیر منافع بخش قرار دیا جائے، پھر یقیناً پہلے ہی پورا ہو جائے گا، اور سود کی غلامی کا خاتمہ خود سرمایہ داروں نے اپنی مرضی سے کیا ہے، کیونکہ سرمایہ دار اپنے کاغذی نوٹوں کا ڈھیر گھر پر رکھ کر اپنی مرضی سے سود کو ترک کر دیتا ہے۔ دوسرا، سرمایہ دار کا اپنے پیسے کے لیے خوف اسے غیر ممکن بنا دیتا ہے۔ کسی کو صرف اس کرنسی کے ذخیرہ اندوز کی نیند کی راتوں کا تصور کرنے کی ضرورت ہے جو گھر میں بڑی رقم کا ڈھیر لگا کر رکھ دیتا ہے اور اسے چوروں، ڈاکوؤں، چوروں، گھر کی تلاشی، آگ اور سیلاب سے مسلسل خطرہ ہوتا ہوا دیکھنا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ سیدھا سادھا شہری ان پریشانیوں سے تھک جائے گا اور جلد ہی سٹیٹ بنک کا راستہ تلاش کر لے گا۔ اسٹیٹ بینک ایک رسید جاری کرتا ہے اور اب قانونی طور پر اکاؤنٹ کے لیے ذمہ دار ہے، لیکن کسی سود کی ادائیگی کے لیے نہیں۔ بصورت دیگر ایک تیسرا امکان اب بھی ہر ایک کے لیے کھلا ہے، خاص طور پر اپنے پیسے سے کام کرنے، قدریں پیدا کرنے اور سامان تیار کرنے، صنعتی کاموں میں حصہ لینے، اپنی زندگی کو مزید امیر اور بہترین بنانے، فن اور علمی وظائف کی حمایت کرنے کے لیے، مختصر یہ کہ کلٹ آف میمن کو مسترد کرتے ہوئے اپنے پیسے کا فائدہ مند استعمال کریں۔

تاہم یہ اب بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ اہداف کے لیے سرمائے کی نجی ضرورت فوری طور پر خود کو پیش کرے، مثلاً ایجادات کی جانچ، نوجوان، قابل کاریگروں یا تاجروں کے ذریعے کاروبار کی بنیاد رکھنا وغیرہ۔

شروع کرنے کے لیے، اس کا سودی غلامی کے خاتمے سے کوئی تعلق نہیں ہے!
کیونکہ، سب سے پہلے، منطقی طور پر یہ فرض کرنا چاہیے کہ سرمایہ دار، جس کے پاس سود کی غلامی کے خاتمے کے بعد یقیناً اپنی رقوم کو بم پروف انداز میں لگانے اور سود کے بے کار استعمال کی توقع رکھنے کا کوئی موقع نہیں ہے، بلکہ پہلے زمانے کی طرح، اپنے پیسوں کو ایسے مقاصد کے لیے خطرے میں ڈالنے کی طرف مائل ہو جائے گا، اس لیے اس سمت میں بہت زیادہ کمی یا ضرورت پیش آئے گی۔ یا کیا اس کے برعکس کسی نے بار بار باصلاحیت کاروباری لوگوں سے، ہوشیار موجدوں کی طرف سے یہ شکایت نہیں سنی ہے کہ اس طرح کے مقاصد کے لیے میمونسٹک ریاست میں پیسہ حاصل کرنا کتنا مشکل ہے جب تک کہ "ڈیویڈنڈ" کی ضمانت نہ ہو؟ دوسری جگہ یہ آنے والی ریاست کا کام ہونا چاہیے کہ وہ فراخدلانہ حمایت کے ذریعے ہر قابل قوت کو پروان چڑھائے۔ درحقیقت اس سے پہلے بھی پرانی بیوروکریٹک ریاست میں پہلے ہی اس کی طرف شروعات ہوئی تھی، لیکن اتنی چھوٹی دل کہ عوامی حمایت کی فراہمی کے ساتھ ہراساں کرنے والے ضابطوں کی وجہ سے، محرک کے بجائے، ایک روک اور ہچکچاہٹ کا نتیجہ نکلا۔ تیسرے نمبر پر یہ بات نوٹ کی جائے کہ کئی ملین نشانات مختص کرنے سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ محنت کی خوشی، جرمن موجد، انجینئر، کاریگر وغیرہ کی محنت اور استقامت اس قدر عظیم ہے کہ خوش قسمت ایجادات کے نتائج میں حصہ لینے کے ریاست کے حق کے ذریعے، ممکنہ طور پر اخراجات کا بھرپور اجر ملے گا (مثال کے طور پر انگلینڈ)۔

سودی غلامی کا خاتمہ لازمی طور پر دولت کے خاتمے کا باعث بنتا ہے۔
اوہو! اس کا دعویٰ کون کرتا ہے؟ لیکن یقینا! جس نے اپنی زندگی کو سرمائے پر سود کی ادائیگی کے لیے ڈھال لیا ہے اور وہ کام کرنے کا عزم نہیں کر سکتا، اس کے ساتھ یہ بات یقینی طور پر درست ہے: سالانہ 5فیصد خرچ کرنے سے وہ 20سال میں اپنی دولت پوری طرح سے ختم کر دے گا۔ بالکل، لیکن یہ واقعی مکمل طور پر ترتیب میں ہے! ہم جو چاہتے ہیں وہ سود کی غلامی کا خاتمہ ہے۔ ہم پنشن پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں تاکہ شہری کا اعلیٰ ترین آئیڈیل نہ رہے۔ ہم اس میمونسٹک انحطاط کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ درحقیقت، ہم یہ مزید برداشت نہیں کرنا چاہتے کہ ایک، بہت سے، صرف قرضوں پر سود کی ادائیگی سے ہی سکون سے رہ سکتے ہیں -دوسرے لفظوں میں دوسروں کی قیمت پر!

میں دہراتا ہوں: یہ بھی بالکل درست نہیں ہے کہ سود کی حاکمیت کا خاتمہ دولت کے خاتمے اور ختم ہونے کا باعث بنے گا۔
اس کے برعکس، سودی غلامی کا خاتمہ محنت کی بنیاد پر دولت کی تخلیق کو فروغ دے گا جو اشیا تیار کرتی ہے اور قیمت پیدا کرتی ہے، بغیر کسی بوجھ کے اور ابدی سود کے اخراجات سے آزاد ہوتی ہے۔ سود کی غلامی کا خاتمہ، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، زندگی کے تمام اخراجات میں ایک جامع کمی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ ہمیں ٹیکس کے زیادہ بوجھ سے آزاد کرتا ہے تاکہ ہر کام کرنے والے آدمی کے لیے مستقبل میں بچت جمع کرنے کا امکان اب تک کے مقابلے میں زیادہ ہونا چاہیے۔ ایک اور بات! صنعت، تجارت اور تجارت کی قومی اقتصادی محنت کو کسی بھی طرح سے اشیا اور اقدار پیدا کرنے میں رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ سودی غلامی کے خاتمے کے ذریعے پوری طرح پروان چڑھایا جاتا ہے۔

اگر سرمایہ داروں کو مزید سود کی ادائیگی نہ ملے تو مزدور کو کیا ملے گا؟
یہ سوال واقعی اب نہیں آنا چاہیے! سب سے پہلے، یقیناً یہ مزدور کی مسلسل جنگ کی آواز تھی کہ سرمایہ دار مزدوروں کا استحصال کریں گے۔ دوسری جگہ ہم نے واضح طور پر اور صاف طور پر دیکھا ہے کہ قرضوں پر سود ادا کرنے کے لیے کسی دوسرے سے زیادہ مزدور کی ضرورت ہوتی ہے۔ [دوسرے لفظوں میں، کارکن کو جو ملتا ہے وہ ہے کم ٹیکس اور زندگی کی کم قیمت۔]

خاندان کے رشتے کمزور اور خراب ہو جاتے ہیں اگر کوئی اپنے پیچھے کوئی دولت نہ چھوڑ سکے۔
بچے

ہاں یہاں حقیقت کیا ہے؟ عام طور پر میں سمجھتا ہوں کہ پیسے کا خاندان کے احساس سے بہت کم یا کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ یا کسی نے سنا ہے کہ امیر والدین کے بچے اس سے چپک جاتے ہیں۔

Machine Translated by Google

ان کے والدین غریب والدین سے زیادہ؟ یا امیر والدین اپنے بچوں سے کم مالداروں سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ بچوں کے لیے اس سے زیادہ اہم اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان کے والدین ان کی بہترین پرورش کا انتظام کریں اور انھیں کچھ نظم و ضبط سیکھیں، انھیں محنتی اور صحت مند اور باہمت انسان بنائیں، یا یہ کہ وہ اپنے لیے ممکنہ سب سے بڑا منی بیگ چھوڑ دیں؟

خاص طور پر بچوں کے مالی مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے ایک جائز کوشش کو بلاشبہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہ کوشش، اور اس طرح والدین کی اپنے بچوں کے لیے کفایت شعاری، سود کی غلامی کے خاتمے سے کسی بھی طرح بری طرح متاثر نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس. بچت کا امکان اس وقت زیادہ ہو جائے گا جب ہماری قومی معیشت سود کی غلامی کے ہمہ گیر دباؤ سے آزاد ہو جائے گی۔

ہم نے 10,000 نمبروں کی کمائی اور 5000 نمبروں کی پنشن آمدنی والے آدمی کی مثال سے دیکھا ہے کہ تمام درمیانی اور چھوٹی دولت درحقیقت مکان کرایہ وغیرہ کے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کے گردشی راستے سے کسی بھی فائدہ مند اثر سے چھین لی جاتی ہے۔ میں اکثر اس بات کا اعادہ نہیں کر سکتا: چھوٹی اور درمیانی دولت رکھنے والوں کے لیے بانڈز پر سود ایک دھوکہ ہے، ایک خود فریبی ہے، دائروں میں گھومنا ہے، لیکن بڑے سرمائے نے اپنے سرشار پریس کے ذریعے پوری دنیا میں سود کی حرمت اور ناقابل تسخیریت پر ایمان کا بہت شیطانی انداز میں پرچار اور اعلان کیا ہے۔ یہ بظاہر ہر کسی کو سود کی خوبصورت، بے ہوشی کرنے والی کھپت میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے، تاکہ برے ضمیر کو نیند سے دوچار کیا جا سکے جو ہمیشہ بے کار، بے محنت سود کے استعمال کے ساتھ ہوتا ہے –اور میمونزم کی اس اعلیٰ ترین بھلائی کے دفاع کے لیے جدوجہد کے لیے ساتھیوں کو بھرتی کرنے کے لیے۔

سرکاری ملازم، اسٹیٹسمین، کہے گا: ریاست اس ذمہ داری کو ترک نہیں کر سکتی جو اس نے اپنے قرض دہندگان کے لیے اٹھائی ہے۔

"فرائض" کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ کسی بھی طرح سے اخلاقی طور پر ایسی ذمہ داریوں میں داخل ہونا ہے جن کے بارے میں ریاست کو شروع سے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو صرف اسی صورت میں پورا کر سکتی ہے جب وہ قرض دہندگان سے بالواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے سود بالکل اسی رقم میں لے۔ اس میں اخلاقیات کہاں ہے؟ یا یہ تسلیم کرنا شاید زیادہ ایماندارانہ نہیں ہے: "میں صرف اس صورت میں سود ادا کر سکتا ہوں جب میں ٹیکس میں اتنا ہی جمع کروں -لیکن جنگ کے دوران میرے پاس بالکل پیسہ ہونا ضروری تھا، اور اس کے لئے میں نے جنگی بانڈ کے ساتھ دھوکہ دہی کی تھی؛ آپ کو مجھے معاف کرنا ہوگا، پیارے لوگ؛ یہ بالآخر آپ کے لئے تھا، اور اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو کوئی چھپانا اور سود ادا نہیں کرنا پڑے گا؛ ٹیکس دہندگان، ہمارے لین دین کو کافی حد تک آسان بنا دیں گے اور اسی طرح غیر معمولی سود دینے والی بیوروکریسی کے بغیر کیا جائے گا؟ اور آپ، ہیر شیڈمین، جنگی بندھن کی حفاظت اور ناقابلِ تسخیر ہونے سے متعلق احمقانہ اعلانات کے درمیان پرانی سمجھوتہ کرنے والی حکومت کے سیکرٹری آف اسٹیٹ کے طور پر اپنا نام دوبارہ ہر اشتہاری ستون پر نہ لکھیں۔ آپ صرف اپنے آپ کو شرمندہ کرتے ہیں: پوری دھوکہ دہی کا فائدہ درحقیقت صرف اور صرف بڑے قرضے والے سرمائے کو ہوا ہے۔

مالیاتی حکام اور بینکنگ پیشہ ور افراد اعلان کر رہے ہیں کہ جنگی بانڈز اور عوامی قرضوں پر سود کی غلامی کا خاتمہ ناممکن ہے کیونکہ یہ عوامی دیوالیہ پن کا مترادف ہے۔

آپ مجھے معاف کر دیں گے: آپ کی تقریروں کے مطابق ہم درحقیقت عوامی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں یا ایسا ہونا چاہیے۔ تاہم عوامی دیوالیہ ہونے کا کھلا اعلان سب سے بڑی حماقت ہوگی جس کا ہم ارتکاب کر سکتے ہیں: موجودہ اقتدار کے حاملین کی اصل نااہلی سے قبل از وقت اس نااہلی کی تاریخی تصدیق میں اضافہ ہوگا۔

دیوالیہ پن کا اعلان کیوں؟ اگر میں نے دائیں پتلون کی جیب سے بائیں طرف 3 نمبر ڈالے ہیں،
مجھے اب بھی اس اکاؤنٹ پر صحیح پتلون کی جیب کے دیوالیہ پن کا اعلان نہیں کرنا چاہئے!

Machine Translated by Google

یہ جنگی قرض کے ساتھ واقعی مختلف نہیں تھا! ریخ نے عوام کی جیبوں سے پہلے درحقیقت اربوں روپے نکالے، پھر پیسے واپس لوٹ گئے۔ پھر نیا قرض آیا اور پھر پیسہ واپس آگیا۔ ایک بار پھر پمپ آیا اور اربوں کو چوس لیا اور ایک بار پھر وہ واپس آ گئے، یہاں تک کہ نو بار کھیل کو دہرانے کے بعد، ریاست نے خوشی سے 100ارب کا قرضہ حاصل کر لیا۔ اس کے لیے عوام کے ہاتھ میں 100 ارب باریک پرنٹ شدہ کاغذ تھے۔ پہلے تو لوگوں نے سوچا کہ یہ بہت زیادہ امیر ہو گیا ہے۔ پھر ریاست آئی اور کہا: "یہ خوفناک ہے، مجھ پر 100ارب کا قرض ہے اور مجھے دیوالیہ ہونے کا سامنا ہے۔" -ہاں، لیکن کیوں؟ یہ کسی بھی صورت میں صرف ایک خود فریبی ہے! میں خود بھی کبھی دیوالیہ نہیں ہو سکتا اگر میں اکثر اپنی ایک جیب سے پیسے نکال کر دوسری جیب میں رکھ دوں۔ لہذا، ہم اپنے اندرونی جنگی بانڈ قرضوں کے سلسلے میں ریاستی دیوالیہ پن کے بارے میں آرام سے آرام کر سکتے ہیں۔ لہذا، ہمیں واقعی عوامی دیوالیہ ہونے کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم واقعی اپنے آپ کو بیوقوفانہ سود کی ادائیگیوں اور بڑے، لیکن اس سے بھی زیادہ احمقانہ ٹیکسوں کے ساتھ بہت بڑی محنت سے بچا سکتے ہیں۔

آئیے آخر کار ہم خود کو بڑے قرضے کی بولی لگانے سے آزاد کر لیں! اس قرض سود ٹیکس کی دھوکہ دہی سے صرف بڑے قرض-سرمائے فوائد ہیں، کیونکہ اس کے لیے سونے کی ایک خوبصورت گانٹھ باقی رہ جاتی ہے اور محنت کش عوام اس اضافی رقم کو بالواسطہ ٹیکس کی شکل میں ادا کرتے ہیں۔ اس دوران، تاہم، چھوٹے اور درمیانے درجے کے سرمایہ دار صرف اپنی ہی دم کا پیچھا کرتے ہیں۔

عالمی اقتصادی عہدیدار کا کہنا ہے: سود کی غلامی کا خاتمہ صرف جرمنی میں ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر کیا جانا چاہیے؛ بصورت دیگر ہم تمام کریڈٹ کھو دیں گے، سرمایہ بہہ جائے گا، اور ہمیں باقی دنیا کے لیے اپنی سود کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہوں گی۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں خود اس سوال کے بارے میں سب سے طویل عرصے سے نقصان میں تھا۔ یہ سب سے مشکل سوال ہے کیونکہ اس میں باقی دنیا کے ساتھ ہمارے تعلقات شامل ہیں۔ اس دوران معاملے کے دو رخ ہیں۔ ایک طرف، سود کی غلامی کے خاتمے کا نظریہ تمام پیداواری لوگوں کی جنگ ہے، سود پر بین الاقوامی غلامی کے خلاف؛ دوسری طرف، یہ ہماری اندرونی مالی پریشانی کا بنیادی علاج ہے۔ لیکن علاج کے استعمال سے گریز کرنے کی واقعی کوئی وجہ نہیں ہے، صرف اس وجہ سے کہ اتنا ہی بیمار پڑوسی اسے ایک ہی وقت میں استعمال نہیں کرتا ہے۔ تاہم یہ حماقت کا اضافہ ہو گا اگر ہم جرمنی میں ایک پاگل دائرے میں بھاگتے رہے اور ٹیکس اور سود ادا کرتے رہے جب کہ ہم واضح طور پر تسلیم کر چکے ہیں کہ اس مضحکہ خیز سرگرمی سے صرف بڑے سرمایہ داروں کو ہی فائدہ ہوتا ہے اور کسی کو نہیں۔ لہذا، آئیے اپنی آزادی کی مثال سے راہنمائی کریں۔ آئیے ہم خود کو سود کی غلامی سے آزاد کریں، اور ہم جلد ہی دیکھیں گے کہ آزادی کے اس فاتحانہ خیال کی قوت دنیا کے لوگوں کو ہماری پیروی کرنے کی ترغیب دے گی۔

میں اصل میں اس بات پر قائل ہوں کہ ہماری پہل –اگر اس پہل کو دبایا نہیں جاتا جرمن میمونسٹ -ناقابل تلافی ضرورت کے ساتھ دوسرے لوگوں کو جھاڑو دیں گے۔

سپارٹاسٹ کہتا ہے: پورا خیال صرف سرمائے کے تحفظ کے مترادف ہے۔ یہ اب بھی پھر وہی رہتا ہے جیسا کہ تھا: غریب کے پاس کچھ نہیں ہے اور امیر کے پاس باقی ہے۔

ہاں، میرے دوست؛ عام طور پر آپ کے ساتھ بات چیت کرنا بہت مشکل ہے -اگر آپ واقعی اپنی روح کی گہرائیوں میں کمیونسٹ ہیں، اور اس وجہ سے حقیقت میں یہ برقرار رکھیں گے کہ "سب چیزیں تمام مردوں کی ہیں" 10
اور اگر اس کے ساتھ ساتھ آپ واقعی روس کے عظیم بالشویک لیڈروں، خاص طور پر لینن کے حقیقی ،
نظریات سے واقف ہیں، اور انہیں درست سمجھتے ہیں، اور اسی کے مطابق لینن کی طرف سے نامزد کردہ سوویت جمہوریہ کے اگلے کاموں کو، "اکاؤنٹس کی عالمگیر ٹینڈرنگ اور تمام پیداوار اور تقسیم کے کنٹرول" کو انسانی طور پر ممکن سمجھتے ہیں۔

10پیٹر کروپٹکن، روٹی کی فتح

Machine Translated by Google

تاہم اگر آپ اس حقیقت کے بارے میں مکمل طور پر واضح ہیں کہ یہ کام واقعی صرف ممکن ہے، اگر بالکل بھی، ایک خوفناک ظلم کے تحت، اور آپ اب بھی اپنے دل کی تہہ میں ایک قائل کمیونسٹ یا اسپارٹاسٹسٹ وغیرہ ہیں، تو آئیے ہم آپس میں مزید جھگڑا نہ کریں۔ ہم صرف ایک دوسرے کو نہیں سمجھتے اور مختلف زبانیں بول رہے ہیں، اور مستقبل فیصلہ کرے گا، یا تو اس آبنائے جیکٹ ریاست کے لیے جو بالآخر بالشوزم کے انتشار کا نتیجہ ہو سکتی ہے، یا نئی ریاست جس کے لیے مجھے امید ہے، سود کی غلامی سے آزاد قومی معیشت کے ساتھ۔

لیکن اگر، آپ کے کمیونسٹ دل کے نچلے حصے میں -اگر آپ ایماندار ہیں -آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اب بھی بیوی اور بچے کے بارے میں سوچتے ہیں، ایک ایسی انسانی روح کے بارے میں جو ایک ایسکیمو یا زولو کافر کے مقابلے میں آپ کے قریب ہے، اگر سوویت ڈائریکٹر کے حکم پر فیکٹری مزدوری کے دوران آپ کو لگتا ہے کہ اگر آپ کے اپنے چھوٹے سے باغیچے میں ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا لیا جائے تو پھر بھی اچھا ہوگا۔ روح کو یہ واقعی کوئی حقیقی اطمینان نہیں دے گا کہ آپ کو سڑک پر کتے کی طرح ہر اس کتیا کو استعمال کرنے کا حقدار ہونا چاہئے جو آپ کے راستے سے گزرتی ہے، اگر آپ کسی کو اپنی بیوی کہنا چاہتے ہیں، اگر آپ صرف اپنی اجرت میں سے کچھ بچانے کے بارے میں سوچتے ہیں، جو پھر آپ کا ہونا چاہئے، تو آپ پہلے ہی کمیونسٹ نہیں رہے؛ پھر آپ نے پہلے ہی اپنے دل میں اپنے اتنے بلند آواز سے اعلان کردہ کیچ فریس سے توڑ دیا ہے، "سب چیزیں تمام آدمیوں کی ہیں"۔ پھر بالکل وہی جو آپ نہیں چاہتے ہیں کہ تمام چیزیں تمام آدمیوں کی ہوں؛ آپ بالکل وہی چاہتے ہیں جو آپ اپنے لیے چاہتے ہیں —بیوی، بچہ، مکان، کھیت، بچت —چاہے آپ کے پاس پہلے سے موجود ہو یا صرف اسے ملنے کی امید ہو، تب بھی آپ کا ہونا چاہیے۔

اور کیا آپ دیکھتے ہیں، میرے دوست، اگر آپ کو اپنے دل میں صرف یہ شک ہے کہ اس سے آپ کو کوئی فرق پڑ سکتا ہے، اگر کوئی بے ترتیب شخص آیا اور آپ سے آپ کی بچت صرف "سب" کے نام پر لے گیا اور اگر وہ آپ کے لیے ایک اور بچہ لے کر آپ کو اپنے ساتھ لے گیا کیونکہ تمام بچے "سب" کے ہیں، تو میرے دوست، ہمیں ایک دوسرے سے مکمل طور پر بات نہیں کرنا چاہئے۔

شاید میں آپ سے اس بات پر غور کرنے کے لیے کہہ سکتا ہوں کہ کیا درحقیقت کمیونسٹ پیغام کہ تمام چیزوں کا تعلق تمام انسانوں سے ہونا چاہیے، ہر ثقافت کا خاتمہ ضروری نہیں ہے، کیونکہ ملکیت کے کسی تصور کا فقدان مجبوری منطق کے ساتھ انسان کو حیوان کے درجے تک لے جانا چاہیے۔

اگر تمام چیزیں تمام انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں، اگر لینن کے لحاظ سے تمام اوپر زمینی پیداوار اور تقسیم کے حساب کتاب اور کنٹرول کو زبردستی بنایا جا سکتا ہے، تو بہترین صورت حال میں ایک چیونٹی کالونی کا نتیجہ نکلے گا۔ لیکن اس صورت میں، ہم زبان، روح اور فکر کے بغیر بھی کر سکتے ہیں۔ خاموشی اور فطری طور پر ہم اپنی جبری مشقت انجام دے سکتے ہیں۔ انسان کا انجام وہاں ہے۔11

لیکن اب بہت ہو گیا، دوست سپارٹاکس۔ اس بنیادی غور و فکر کو اپنے سر اور دل کی گہرائیوں میں ڈوبنے دیں۔ آپ کے سوال کا مزید درست جواب پھر دوسرے فریقوں کے ساتھ بات چیت کے دوران ملے گا۔

اور اب، آپ دو سوشلسٹ رجحانات کے ساتھیو، اعتدال پسند اور آزاد!

میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ سود کی غلامی کے خاتمے کے خلاف شدید تضاد یا اعتراضات آپ کی طرف سے ہوں گے، اور پھر بھی مجھے مارکس سے لے کر موجودہ لیڈروں ایبرٹ، شیڈیمین، کاؤٹسکی وغیرہ تک، پوری سوشلسٹ نظریات کے ساتھ، آپ کے ساتھ واضح طور پر نمٹنا چاہیے۔

.1سوشلسٹ کرے گا: محنت کش طبقے کی بلندی ایک خیال ہے جو غیر مشروط طور پر غالب ہونے کا پابند ہے۔ اب تک، ہم متفق ہیں.

11"انسان کا خاتمہ" حزقی ایل سے ہے۔ وہاں اس سے مراد انسان کا مقصد ہے لیکن یہاں اس کا دوہرا مطلب ہو سکتا ہے۔ کمیونزم کے تحت انسان کا مقصد بے عقل غلامی بن جاتا ہے جو کہ انسان کی تباہی ہے۔

12فیڈر سے مراد یہاں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور اس کی امن پسند شاخ، آزاد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ہے۔

Machine Translated by Google

2.اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے جو راستے چلائے گئے ہیں وہ تقریباً بالکل غلط ہیں، کیونکہ وہ

3.غلط مفروضوں پر مبنی ہیں۔

4.ریاست کا [مارکسسٹ] سوشلسٹ خیال لازمی طور پر کمیونزم کی طرف لے جاتا ہے، اس طرح
کمی

5.چونکہ سوشل ڈیموکریسی کا ایک مختلف مقصد ہے، محنت کش طبقے کی بلندی، عام طور پر تمام محنت کش لوگوں کے، اسے ایک خوفناک اندرونی کشمکش کا سامنا ہے، کیونکہ مارکسزم کے منطقی نتائج محنت کشوں کی تحریک کے عملی ہدف کے براہ راست مخالف ہیں۔

6.اس اندرونی تقسیم سے سمت میں واضح غیر یقینی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔
حکومت

7.عظیم عملی مقصد (مزدور طبقے کی بلندی) کی خاطر اسپارٹاکس اور بالشویسٹ کمیونزم کے خلاف ایک تیز لکیر کھینچنی ہوگی اور ان کے طریقوں کا اپنی پوری طاقت سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ لیکن سوشل ڈیموکریسی، جو مزدور یونینوں کے ذریعے منظم ہوتی ہے، آج ان بنیاد پرست گروہوں کے سامنے کمزور محسوس کر رہی ہے، کیونکہ اس نے مارکسی سوچ کو تعلیم کے اپنے بنیادی اصول کے طور پر لیا ہے، اور اس لیے کہ مارکسی سوچ کے تمام طریقے منطقی طور پر کمیونزم کی طرف لے جاتے ہیں۔

اب ثبوت: نکتہ نمبر 2کہتا ہے کہ سوشل ڈیموکریسی کے ذریعے چلنے والے راستے تقریباً مکمل طور پر غلط ہیں۔

پورے ملک میں چلائے گئے پورے ایجی ٹیشن نے ہماری قوم کی آبادی کے اندر ایک گہری تقسیم کو جنم دیا ہے۔ ہر قسم کے آجروں کے خلاف مسلسل دہرائی جانے والی بہتانیں، درحقیقت ہر بورژوا جس کو بھی، استحصال کرنے والے اور دستی مزدور کے خون چوسنے والے کے طور پر، جو ظاہری طور پر بغیر کسی مدد کے کام کر رہے ہیں، ایک غیر منصفانہ کشمکش اور محنت کی تکبر کا باعث بنی ہے، جس کا آج لازمی طور پر "پرووومینٹاری ڈیمانڈ" میں اظہار خیال پایا جاتا ہے۔ منشور)۔ ایرفرٹ پروگرام کا لازمی مطالبہ -ذرائع پیداوار کی نجی ملکیت سے کمیونٹی کی ملکیت اور عمل میں منتقلی -آج "سوشلائزیشن" کی پکار میں دب گیا ہے۔

ہر سنجیدہ سیاست دان پر یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہماری معاشی بربادی کو مکمل طور پر سوشلائز کرنے کا مطلب ریاست کا مکمل دیوالیہ پن ہوگا۔ لیکن لوگوں کے سامنے کھلے اور آزادانہ طور پر اس کا اعتراف کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

سوشلائزیشن نہیں بلکہ ڈیسوشلائزیشن کا مقصد اب ہونا پڑے گا۔ اس طرح، ہر ایک سوشلائزیشن کے صریح اسقاط کی تلافی کرنے کی کوشش کرتا ہے فریبانہ ٹیکس کے منصوبوں کے ذریعے اور اس راستے سے دوسری بار "قتل کرنے والوں کو ضبط کرنے" کے لیے۔ اس سب کا مطلب پوری قومی معیشت کو مکمل طور پر برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ترقی کے بجائے (پیداوار کا دوگنا ہونا، جیسا کہ انقلاب کے بعد کی مدت کے لیے پورا سوشلسٹ ادب سوال سے باہر ہے) بالکل اس کے برعکس ہوا ہے۔

تاہم بدترین بات یہ ہوگی کہ اگر موجودہ سوشلسٹ حکومت بڑے غیر ملکی قرضوں کو قبول کرنے کا سوچے۔ اس کے ساتھ نہ صرف ہمارے معاشی زوال پر مہر لگ جائے گی بلکہ ہم خود کو مکمل طور پر سود کی غلامی میں انٹینٹی کے حوالے کر دیں گے، جہاں سے کوئی واپسی نہیں ہوگی۔

بنیادی ناکامی، وہ بنیادی خرابی، جس پر عوام سے معاہدوں، مطالبات اور وعدوں کا یہ سارا غلط سلسلہ تعمیر کیا گیا ہے، صنعتی سرمائے اور قرضے کے سرمائے کے حوالے سے سراسر غلط رویہ ہے۔ کمیونسٹ منشور، ایرفرٹ پروگرام، مارکس،

Machine Translated by Google

اینگلز، لاسل، کاؤٹسکی نے صنعتی سرمائے اور قرضے کے سرمائے کے درمیان بنیادی فرق کو تسلیم نہیں کیا۔

اس نکتے پر پوری سوشل ڈیموکریسی کو دوبارہ سیکھنا چاہیے۔ اس بنیادی غلطی کو واضح طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے اور بغیر ریزرویشن کے واضح طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ پھر، تاہم، کسی کو بھی انتھک محنت کے ساتھ صرف ممکنہ نتائج اخذ کرنا ہوں گے۔ تاہم یہ بے معنی کی بنیاد پرست ترک کرنے کی نشاندہی کرتے ہیں، کیونکہ مکمل طور پر غلطی سے، صنعت کے خلاف، آجر کے خلاف غصہ۔ کام کرنے والا اور کام دینے والا ایک ساتھ ہے۔ ان کا ایک ہی مقصد ہے --کام، پیداوار؛ کیونکہ پیداوار کے بغیر، کام کے بغیر، نہ زندگی ہو سکتی ہے، نہ ثقافت، نہ آگے، نہ اوپر کی طرف۔ خود واضح اور ناگزیر مخالفتیں جو انسانوں کے درمیان موجود ہیں، صرف اس لیے کہ وہ انسان ہیں، آجر اور ملازم کے عظیم مشترکہ مفاد سے بہت کم اہم ہیں۔ یہ مخالفتیں اجرت کے معاہدوں اور تجارتی تنظیموں کے ذریعے دونوں فریقوں کے باہمی اطمینان کے لیے حل کیے جا سکتے ہیں۔

لیکن آئیے ہم ان سوالات کو مزید آگے نہ بڑھائیں جو طاقت کے سب سے بڑے سیاسی خطوط پر ہمارے مقالے کے دائرہ کار میں معمولی ہیں اور ہم صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اجتماعی طور پر مزدور کا مفاد ہماری قومی صنعت اور ہمارے لوگوں کی قومی معیشت کے ساتھ بالکل مربوط ہے۔

جو کوئی دوسری صورت میں تعلیم دیتا ہے اور آجر اور ملازمین کے درمیان اختلاف کو زیادہ اہم کے طور پر پیش کرتا ہے وہ کارکنوں کے حوالے سے اپنے آپ کو بالکل غیر ذمہ دار ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح درخت کی جڑوں پر کلہاڑی ڈالتا ہے جو مزدور کی پرورش اور مدد کرتا ہے۔

تاہم سوشل ڈیموکریسی نے ایسا کیا ہے، اور اس کے ساتھ جرمن محنت کے سامنے ابدی جرم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کے ساتھ اس نے ہمارے عوام پر ناقابل بیان مصیبتیں لائی ہیں، کیونکہ یہ اپنے تمام وعدوں کو پورا نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ ہمارے لیے باہمی افہام و تفہیم کا امن نہیں لا سکتا، کیونکہ یہ ہمارے لیے کام نہیں کر سکتا، کیونکہ اسے ہمارے خلاف مسلح فورس بھی کھڑی کرنی چاہیے، کیونکہ یہ سول سروس کے بغیر نہیں چل سکتی، کیونکہ اسے کام کرنے کی ذمہ داری کا مطالبہ کرنا چاہیے، کیونکہ عالمی سطح پر برابری اور مردوں کی عمر سے زیادہ کمانے کے لیے مردوں کے حقوق اور خواتین کی براہ راست مدد کرنا چاہیے۔ کیونکہ ریاست کی طرف سے شخصی اور املاک کے تحفظ کی ضمانت کے بغیر افراتفری کے حالات ضرور رونما ہوتے ہیں، کیونکہ فرد کے معاشرے میں انضمام اور محکومیت کے بغیر ریاست کا کوئی وجود ممکن نہیں۔

اس طرح، مایوسی کی ایک گہری، مایوسی سے بھری لہر پورے لوگوں میں سے گزر جاتی ہے۔ اگر لوگ اب بھی اسے نہیں سمجھتے ہیں، تو وزراء، ارکان پارلیمنٹ اور عوامی نمائندے خوش دلی سے ایک دوسرے سے جھوٹ بولتے رہتے ہیں کہ "انقلاب کے فوائد" کا دفاع "رد عمل" کے خلاف ہونا چاہیے: ان دونوں اصطلاحات کا کیا مطلب ہے، اگر کچھ بھی ہے، کوئی بھی مخلص سیاستدان عوام کو واضح طور پر بتانے کے قابل نہیں ہوگا۔

انقلاب کے منفی اقدامات، قدیم خاندانوں کے ایک سلسلے کو معزول کرنا، افسروں کی معزولی، شرافت کا خاتمہ، فوج کی تحلیل، مختصر یہ کہ "عظیم انہدام" درحقیقت کوئی "فائدہ" نہیں ہے۔

اور ردعمل؟! الہی حق کے بکھرے ہوئے، بوسیدہ نظریے کو پوری قوم میں کہیں بھی اتنی اخلاقی حمایت حاصل نہیں ہے کہ کسی زبردستی کارروائی کے نتیجے میں۔ بورژوازی، جہاں تک حقیقی بورژوا کا تعلق ہے، بہت زیادہ بزدل، بہت زیادہ اخلاقی طور پر بدعنوان ہے، جو طبقاتی شعور کے خلاف احتجاج کرتا ہے: اس لیے محنت کشوں کے حکمران طبقے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ خاندانی یا بورژوا ردعمل سے پریشان ہو۔

لیکن انقلاب کے نام نہاد فوائد کے بارے میں لوگوں کی گہری مایوسی، دوسرے لفظوں میں عوام کی صورت حال میں کوئی حقیقی بہتری نہ ہونے کے بارے میں، یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ یہ مایوسی عظیم عوام کو دور دور تک بائیں بازو کی طرف لے جاتی ہے، جہاں پہلے سے کیے گئے وعدے بہت زیادہ ہیں۔

آخرکار کوئی بھی وعدے نہیں کر سکتا جیسے کہ "سب کچھ آدمیوں سے"۔ یہ خالص پاگل پن ہے، لیکن ہر خیال، ہر رجحان، ہر سرگرمی انتہا تک پھیلی ہوئی اور بڑھا چڑھا کر پیش کی جاتی ہے، آخر میں پاگل پن بن جاتی ہے، اور پھر اس کے برعکس ہو جاتی ہے۔ تو، اسی طرح کمیونسٹ خیال کے ساتھ جاتا ہے کہ سب کو سب کا ہونا چاہیے، کیونکہ یہ بالآخر ختم ہو جاتا ہے اور سب میں حل ہو جاتا ہے... کچھ نہیں ہوتا۔ روس میں بھوک، مایوسی، مصائب، بیماری اور ضرورت پہنچ چکی ہے۔ لوگ زندہ رہنے کی ہمت اور خوشی کی آخری باقیات کھو چکے ہیں۔

میں دہراتا ہوں: سوشلسٹ آئیڈیا کی دنیا میں بہت بڑی بنیادی خامی بالآخر صنعتی سرمائے اور قرضے کے سرمائے کے درمیان گہرے ضروری فرق کو پہچاننے میں ناکامی کی وجہ سے ہے۔ سود ہڑپ کرنے والا قرضہ سرمایہ انسانیت کی لعنت ہے۔ یہ بڑے قرضوں کے سرمائے کی لازوال اور لامتناہی ترقی ہے، نہ کہ پیداواری، سامان سازی، صنعتی ورکنگ کیپٹل، جو لوگوں کے استحصال کا باعث بنتی ہے۔

میں یہاں اس سوال کی جانچ نہیں چھوڑ سکتا کہ اس بنیادی فرق کو کیوں تسلیم نہیں کیا گیا؟ چاہے اسے واقعی تسلیم نہیں کیا گیا ہے، یا یہ شاید بڑے قرضے کے سرمائے کے فائدے کے لیے چھپایا گیا ہے۔ چاہے سرمایہ داری کے خلاف جدوجہد کرنے والے لیڈران اور سربراہان ہوں، چاہے کمیونسٹ مینی فیسٹو کے مصنفین ہوں، ایرفرٹ پروگرام کے مصنفین ہوں یا موجودہ لیڈران ہمیشہ ضروری ہوش کے ساتھ آگے بڑھے ہیں۔

یہ سب سے سنگین اور ہولناک چیز ہے جب کوئی شخص دوسرے کی مکمل سنجیدگی اور پختہ یقین پر شک کرتا ہے۔ یہ سب کچھ سنگین لگتا ہے، زندگی کے واقعات سے متعلق وجوہات اور رشتوں کو جتنا زیادہ احتیاط سے تلاش کیا جاتا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کا خود کوئی جواب نہ دوں، بلکہ صرف ڈزرائیلی، عظیم ترین انگریز وزیر اعظم لارڈ بیکنز فیلڈ کے ایک قول کا حوالہ دے کر بڑے، غیر واضح رابطوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ وہ اپنے ناول Endymion میں لکھتے ہیں:

"کوئی بھی انسان نسل کے اصول کے ساتھ بے حسی کا برتاؤ نہیں کرے گا۔ یہ تاریخ کی کلید ہے، اور تاریخ اکثر اس قدر الجھن میں کیوں رہتی ہے کہ یہ ان لوگوں نے لکھی ہے جو اس اصول اور اس میں شامل تمام علم سے ناواقف تھے۔" [بیرون سرجیئس ٹو اینڈیمیون]

بورژوا.

بورژوا، جس کے لیے آرام اس کا بورژوا فرض لگتا ہے، یقیناً ہر نئے انقلابی مطالبے سے پریشان ہوتا ہے، جیسا کہ ہمیشہ ہر نئے خیال سے ہوتا ہے۔ اس کے لیے بدامنی کا مطلب ہے; شاید اسے اس کے بارے میں کچھ سوچنا پڑے گا۔ تمام تبدیلیاں اس کے لیے ناگوار ہیں۔ وہ اپنا آرام چاہتا ہے، اور افسوس اس کے لیے جو اپنے پیسوں کے تھیلے کا لالچ رکھتا ہے۔ اب درحقیقت کوئی اس سے اس کی سود کی ادائیگی، مکانات کے کرائے سے ہونے والی آمدنی، اس کے احاطہ شدہ بانڈز سے سود کی ادائیگی، وہ سود جو وہ رہن پر جمع کرتا ہے۔ مختصراً، اس کا آرام، اس کی قناعت، اور اس کی خوش قسمتی کیا ہے۔

اس کے باوجود، ہمیں یہ دریافت کرنا چاہیے کہ قرض دار سرمائے کے مالک طبقوں کے ارکان کا کیا کہنا ہے۔ وہ حقیقی بورژوا کے علاوہ بنتے ہیں۔ بورژوا انسانیت کے درخت کی ایک شاخ ہے جسے جتنی جلد کاٹ دیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ یہ وہ بدتمیز، خود مطمئن Babbitts ہیں جن میں ان کے انتہائی تنگ افق ہیں، جو کوئی جوش و خروش کے قابل نہیں ہیں۔ وہ کافی، صبح کے اخبار، صبح کے مشروبات، دوپہر کے کاغذ، دوپہر کا کھانا، دوپہر کی جھپکی، کوپن کلپنگ، دوپہر کے مشروبات، پب میں دوستوں اور کبھی کبھار فلم ہاؤس کے ساتھ ابدی یکجہتی میں اپنے دنوں کو دور کرتے ہیں۔ دنیا کو حرکت دینے والی ہر چیز کے بارے میں فہم کا فقدان، وہ تمام چیزیں جن کے لیے نوجوان ترستے ہیں، وہ تمام چیزیں جو عوام، ریاست اور معاشرے کو پریشان کرتی ہیں، جنگ اور فتح کے بارے میں پریشان نہیں، وہ سبزہ اور زوال، بیک وقت متکبر اور متعصب ہیں –لیکن بورژوازی ایک ایسا وسیع طبقہ ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

Machine Translated by Google

اس طرح سودی غلامی کے خاتمے کے ذریعے کفایت شعاری تباہ ہو جاتی ہے۔ لوگ غریب گھر میں ختم ہوتے ہیں.

کہ سود کی غلامی کا خاتمہ عام طور پر کفایت شعاری پر اثر انداز ہو سکتا ہے، فیصلہ کن طور پر انکار کیا جانا چاہیے۔
کفایت شعاری کا مروجہ معاشی نظریات سے اتنا ہی کم تعلق ہے جتنا کہ فضول خرچی۔ کفایت شعاری اور فضول خرچی انسانی خصوصیات ہیں جو یا تو موجود ہیں یا نہیں، اس بات سے لاتعلق ہیں کہ آیا عمر دلچسپی کے خیال کو منظور کرتی ہے یا اس سے غافل ہے۔

تبدیلی کے زمانے میں شاید کفایت شعاری میں اضافہ یا کمی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تاہم، دی گئی صورت میں، میں
اس نظریے کی طرف بہت زیادہ جھکتا ہوں کہ ایک عقلی، معاشی طور پر ذہن رکھنے والا شخص اپنے آپ سے مندرجہ ذیل کہے گا: "میں مستقبل میں صرف اپنی دلچسپی پر زندگی گزارنے پر یقین نہیں رکھ سکتا۔ میں تاہم بعد کے سالوں میں جینا چاہتا ہوں اور اب بھی اپنے بچوں کے لیے کچھ چھوڑنا چاہتا ہوں؛ اس لیے، مجھے اب مزید بچت کرنی چاہیے۔" سودی غلامی کا خاتمہ، میری رائے میں، لوگوں کی اکثریت پر یہ اثر ڈالنا چاہیے۔ جہاں تک بزرگوں کا تعلق ہے، یقیناً انہیں عوامی حمایت کا حوالہ دیا جائے گا۔

یہاں بھی مجھے ایک بار پھر تاکید کے ساتھ یہ بتانا ضروری ہے کہ جائیداد پر براہ راست ٹیکسوں کے موجودہ بوجھ اور ہر طرز زندگی پر بالواسطہ ٹیکسوں کے بوجھ کو دیکھتے ہوئے، سود کی خوبصورت ادائیگیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا، سوائے اس شخص کے جس کے لیے -اور یہ حقیقت میں ناانصافی ہے اور اس کا مقابلہ کرنا ہے -تمام آمدنی صرف دائمی سود سے چلتی ہے۔
لہذا، کفایت شعاری میں کمی کا خدشہ نہیں ہے۔

کیا (قابل نفرت) بڑا سرمایہ واقعی اتنا بے نتیجہ ہے؟ کیا اس نے بڑے پیمانے پر ترقی کے ذرائع بھی پیدا نہیں کیے ہیں جو انسانیت کے لیے اس سے بڑھ کر ثمرات لاتے ہیں جو قرضے پر سود تباہ کر دیتا ہے؟

نہیں! سوال کا کھڑا ہونا صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ میمونسٹک محاورات نے ہمارے واضح وژن پر بادل ڈال دیے ہیں۔

بڑے سرمائے نے بڑے پیمانے پر ترقی کے ذرائع پیدا نہیں کیے ہیں۔ بلکہ بڑا سرمایہ محنت سے پیدا ہوا ہے! تمام سرمایہ جمع محنت ہے۔ بڑا سرمایہ اپنے آپ میں غیر پیداواری ہے، کیونکہ سادہ پیسہ بذات خود ایک مکمل طور پر بے ثمر چیز ہے۔ دماغ، محنت، اور دستیاب یا پہلے سے تیار شدہ خام مال یا معدنی وسائل سے، قدریں پیدا ہوتی ہیں، اور سامان تیار کیا جاتا ہے –محنت کے ذریعے اور صرف محنت کے ذریعے۔

کیونکہ اگر کوئی اتنا پیسہ سب سے زیادہ زرخیز کھیتی باڑی پر، سب سے امیر کوئلے کی کان میں ڈالتا ہے، تو اس کھیت میں نہ تو اناج آتا ہے اور نہ ہی کوئلے کی کان خود سے کوئلے تھوکتی ہے! آئیے حتمی طور پر اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اگر لوگوں نے پیسہ ایجاد کیا ہے، تو یہ کافی مفید اور معقول ہے۔ ہر ایک کے لیے
پیچیدہ معیشت کو اس (عالمی طور پر تسلیم شدہ) "مکمل مزدوری کے واؤچر" کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ کہ ان "پیسوں کی سلطنتوں" میں ایک صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ وہ اپنے آپ سے ہمیشہ کے لیے بڑھیں اور پیسہ ایسا کرتا ہے، اگر یہ سود برداشت کر سکتا ہے -یہ وہی ہے جس کے خلاف ہمارے وجود کا بنیادی حصہ باغی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو پیسے کو تمام دنیاوی مظاہر سے کہیں زیادہ بلند کرتی ہے۔ یہ وہی ہے جو پیسے کو بت بناتا ہے۔ اور یہ سب درحقیقت انسانیت کا سب سے بڑا خود فریبی ہے!

کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں، اکیلے پیسے سے نہیں آ سکتا۔ میز، کابینہ، لباس، مکان، آلے، مختصراً ہمارے اردگرد ہر چیز کی کوئی نہ کوئی قدر ہوتی ہے۔ آخر میں فرنیچر کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا اپنے آپ کو گرم کرنے کے لیے لکڑی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے، لیکن بیس نمبر کے نوٹ کے ساتھ کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔
میں اس میں پنیر کا ایک ٹکڑا بھی نہیں لپیٹ سکتا۔ جب لوگ سمجھداری کے ساتھ استعمال کے لیے سامان کے تبادلے کی سہولت پر متفق ہو جائیں، مکمل مزدوری کے لیے واؤچر لکھیں، تب ہی کاغذ کی پرچی کو معنی اور مقصد حاصل ہوتا ہے، اور یہ بہت معقول ہے کہ کسان اپنے اناج کے لیے کوئلہ بنانے والی کمپنی سے کوئلہ نہیں بلکہ رقم وصول کرتا ہے۔ اس طرح a

Machine Translated by Google

دیگر مکمل شدہ مزدوری کے لیے واؤچر، مثلاً پچ فورک، کراکری، ہل، اور کاٹھ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پیسے کی طاقت ختم ہونی چاہیے۔

اس طرح، انسانیت کی بڑے پیمانے پر ترقی پیسے سے نہیں بلکہ خود مردوں نے، ان کے دلیرانہ جذبے، ان کی قابل فخر ہمت، ان کے ہوشیار ذہن، ان کے ہاتھوں کی طاقت، ان کی مشترکہ، اس لیے سماجی، محنتی محنت سے کی ہے۔ اتنے فخر سے اور اتنے واضح طور پر ہمیں دیکھنا چاہیے۔ مرد وہ چیز تھے، یقیناً کاغذ کے وہ قابل رحم ٹکڑے نہیں تھے جو مردوں نے تجارت کو آسان بنانے کے لیے ایجاد کیے تھے۔

مزید پروگرام

اگرچہ سود کی غلامی کا خاتمہ نئی ریاست کا حتمی مقصد نہیں ہے۔ یہ واقعی سب سے زیادہ سخت عمل ہے، واحد عمل جو تمام لوگوں کو قوموں کی ایک حقیقی جماعت میں متحد کرنے کے قابل ہے، میمونزم کے ظلم کے خلاف جو تمام لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ لیکن یہ آخر نہیں ہے۔
اس کے برعکس، سودی غلامی کے خاتمے کو مزید اقدامات کی طرف لے جانا چاہیے، کیونکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، یہ عالمی برائی کو جڑ سے اور درحقیقت اصل جڑ سے پکڑتی ہے۔

جب سودی غلامی کے خاتمے کا زمینی مطالبہ پورا ہوتا ہے، تب ہی سماجی ریاست کے لیے پہلی بار راستہ صاف ہوتا ہے۔
اسے واضح طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے، اور اسے تمام مامونی طاقتوں کے باوجود پورا کیا جانا چاہیے۔ سوشلائزیشن کی پکار [جبکہ سود کی غلامی برقرار ہے] تمام صنعتوں کے اعتماد کو قائم کرنے اور ہر جگہ دیو ہیکل گروپ بنانے کی کوشش کے علاوہ کچھ نہیں ہے، جس پر تمام دولت کے ٹیکسوں کے باوجود بڑا قرض دار سرمایہ قدرتی طور پر مستقبل میں دوبارہ فیصلہ کن اثر و رسوخ کا حامل ہوگا۔ میمونسٹک بنیاد پر ایک سوشلسٹ ریاست ایک مضحکہ خیز چیز ہے اور فطرت کی طرف سے سوشل ڈیموکریسی کے درمیان سمجھوتہ کی طرف لے جاتی ہے، جو پہلے ہی میمونزم سے سخت آلودہ ہے، اور بڑے سرمائے سے۔

اس کے برعکس، ہم میمونسٹک ریاست کو بنیاد پرستانہ مسترد کرنے اور سوشلزم کی حقیقی روح کے مطابق ریاست کی تعمیر نو کا مطالبہ کرتے ہیں، جس میں حکمران کا بنیادی نظریہ پرورش کی ذمہ داری ہے- جس میں کمیونزم کا ایک پرانا بنیادی مطالبہ اس کی عقلی اور مفید تسلی حاصل کر سکتا ہے- اس صورت میں کہ عوام کے ہر فرد کو ریاست کی تفویض کردہ ریاست کے ذریعے اس کا حق حاصل ہو گا۔ سب سے اہم کھانے کی اشیاء کی تقسیم

ہم مزید مطالبہ کرتے ہیں کہ نئی ریاست کے لیے ایک کنکال کے طور پر، عوامی نمائندوں کے چیمبر کے ذریعے عوام کی نمائندگی، جس کا انتخاب وسیع تر بنیادوں پر کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد ایک مستقل چیمبر آف لیبر، مرکزی کونسل جس میں قوم کے محنت کشوں کو پیشے اور معاشی طبقے کے لحاظ سے ان کی تقسیم کے تناسب سے آواز ملے گی۔

آخر میں، ہم ریاست کے ڈائریکٹرز کے لیے سب سے زیادہ احتساب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سوشلسٹ اشرافیہ کی بنیاد پر ریاست کی اس نئی تعمیر کو ایک اضافی کام میں سمجھا جائے گا۔
جو جلد ہی اسی ناشر کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ تاہم اس تمام تعمیر کی شرط سود کی غلامی کا خاتمہ ہے۔

میرا غیر متزلزل یقین، بلکہ مزید، میرا علم مجھے واضح طور پر تسلیم کرتا ہے کہ سود کی غلامی کا خاتمہ نہ صرف قابل نفاذ ہے بلکہ ہر جگہ ناقابل بیان خوشی کے ساتھ اٹھایا جانا چاہیے۔ ذہن میں رکھنے کے لیے: دیگر تمام نظریات اور تحریکوں اور کوششوں کے برعکس، خواہ وہ نیک نیتی سے کیوں نہ ہوں، جن کا مقصد بنی نوع انسان کی بہتری ہے، میری تجویز انسانی فطرت کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ یہ اپنے آپ کو ایک زہریلے مادے کے خلاف، ایک ایسے مظہر کے خلاف لاگو کرتا ہے جو فنی طور پر تھا -نہیں، شیطانی طور پر -ایجاد کیا گیا تھا، انسان کے گہرے احساس کے بالکل خلاف تھا، انسانیت کو بیمار کرنے کے لیے، انسانیت کو مادیت میں پھنسانے کے لیے، اس سے بہترین چیز چھیننے کے لیے جو اس کے پاس ہے، روح۔ اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ

پیسے کی طاقتوں کا خوفناک، بے رحم ظلم، جس کے لیے لوگ صرف سود کے غلام ہیں، صرف منافع کے لیے، سود کے لیے کام کرنے کے لیے موجود ہیں۔

گہری پریشانی میں ہم بائبل کے پرانے محاوروں کی خوفناک وضاحت اور سچائی کو پہچانتے ہیں، جس کے مطابق یہودیوں کا خدا یہوواہ اپنے چنے ہوئے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے: "میں تمہیں دنیا کے تمام خزانوں کا مالک بنانا چاہتا ہوں؛ زمین کے تمام لوگ تمہارے قدموں میں پڑے ہوں گے اور تم ان پر حکومت کرو گے۔"

یہ عالمی سوال اب آپ سب کے سامنے رکھا گیا ہے۔ عالمی سوالات ہاتھ کی لہر سے حل نہیں ہوتے لیکن خیال روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اور عمل کو تندہی سے پھیلایا جانا چاہئے۔ ہمیں واضح طور پر سمجھنا چاہیے کہ ہم سب سے زیادہ طاقتور دشمن، دنیا کو گھیرے ہوئے پیسے کی طاقتوں سے دوچار ہیں۔ دوسری طرف ساری طاقت، ہماری طرف صرف انصاف، پیداواری محنت کا ابدی انصاف۔

میری طرف ہاتھ بڑھاؤ، تمام ممالک کے محنت کش لوگو، متحد ہو جاؤ!

Machine Translated by Google

قومی پر جرمن ریاست

سوشلسٹ فاؤنڈیشن

Machine Translated by Google

پیش لفظ

کی طرف سے

ایڈولف ہٹلر

ہر عظیم خیال کو دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، قوت ارادی اور واضح مقاصد۔ طاقت، آزادی کی خواہش، ہمارے دلوں میں چمکتی اور مضبوط ہے، گوٹ فرائیڈ فیڈر نے اپنی کتاب دی جرمن اسٹیٹ ایک قومی اور سوشلسٹ بنیاد میں اپنے مقاصد کو واضح اور سادہ اور ہر ایک کے لیے قابل فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ اس میں لاکھوں کی امید اور آرزو کو ایک شکل اور طاقتور اظہار ملا ہے۔ ہماری تحریک کے ادب نے اس میں اپنا تصنع حاصل کیا ہے۔

ایڈولف ہٹلر

میونخ، 8نومبر 1923

Machine Translated by Google

دیباچہ

پانچویں ایڈیشن تک

یہاں میرا کام، ایک قومی اور سوشلسٹ بنیاد پر جرمن ریاست، "نیشنل سوشلسٹ لائبریری" کے سلسلے میں ظاہر ہوتا ہے۔ متن میں بنیادی اور بنیادی طور پر کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے لیکن وہ اقتباسات جو اس وقت کے حالات کا حوالہ دیتے ہیں جب یہ کام شائع ہوا (1923) اور وہاں سے مستعار مثالیں حذف کر دی گئیں اور یہودی سوال کی وضاحت کو مختصر کر دیا گیا کیونکہ ایک خاص تصنیف بعد کے لیے وقف کی جائے گی۔

نئے ایڈیشن کو خاص طور پر اس حقیقت کا ثبوت دینا چاہیے کہ بنیادی پروگرام میں کچھ بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔

گوٹ فرائیڈ فیڈر

مرناؤ، اکتوبر 1931

Machine Translated by Google

'مبارک ہیں وہ لوگ جن کی سخت ضرورت ہے۔

ایک اعلیٰ سیاسی نظریہ مسلط کرتا ہے،

عظیم اور سادہ ہونا،

عمر کے ہر دوسرے خیال کو اس کی خدمت میں مجبور کرتا ہے۔'

Heinrich von Treitschke

Machine Translated by Google

تعارف

پہلے ایڈیشن تک

ہم مضبوط امید اور آرزو سے بھرے مستقبل کو دیکھتے ہیں۔ جرمنی زندہ رہے گا، جرمنی نیچے نہیں جا سکتا۔ جرمنی ایسے لرز رہا ہے جیسے ایک نئے دور کی زبردست پیدائشی اذیتوں سے۔ خود جرم کی خوفناک بیڑیاں، نیز غیر ملکی اذیت دینے والے، گر جائیں گے اور ایک طاقتور کندھے اچکا کر بلا دیے جائیں گے، اور جرمنی اقوام کے سر پر مارچ کرے گا۔

اگر زوال اور زوال کے ساتھ اتنی تکلیفیں اور پریشانیاں نہ جڑی ہوتیں تو ہم نئے زمانے کی تخلیق کے دنوں میں خوشی کے ایک خاص احساس کے ساتھ شریک ہو سکتے تھے۔ اگر ہم اپنی نظر اس وقت کی تنزلی پر ڈالیں، حال کی الجھنوں پر، ہمیں ہر جگہ ایک طاقتور قوت ارادی، سنجیدہ کام، الہامی وجدان نظر آتا ہے۔ جرمن روح اپنے پروں کو ایک نئی بلند پرواز کی طرف لے جاتی ہے۔

جرمنوں کی اتنی تکلیف دہ تاریخ میں آج کے کام پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور، عظیم اور مشکل ہیں۔

لہٰذا، دوہری کام کو حل کرنا ضروری ہے -نہ صرف ریاست اور معیشت کو "دوبارہ تعمیر" کرنا۔
لیکن انہیں ایک نئی شکل دینے کے لیے۔ اور اس طرح ہمارے لوگوں کی ثقافتی اور فکری زندگی کے لیے بھی ایک نئی شکل۔

ایک متحدہ جرمنی کی پرانی خواہش بالآخر حقیقت بن جائے گی، ایک نیا معاشی قانون وجود میں آئے گا اور سودی سرمایہ دارانہ معاشیات کی خوفناک شکل کو ختم کر دے گا۔

اتنے جامع اور زبردست کام ہیں جو ہمارے منتظر ہیں۔ قبر اور نصیحت ماضی کی روح ہمارے پیچھے کھڑی ہے۔ اس سے پہلے خوف سے بھرا ہوا ہے جو تاریخی طور پر واقع ہوا ہے، بہترین جرمن روایت کی ٹھوس بنیاد پر، قدیم ترین آریائی دانش کی بنیاد پر، عوام اور ریاست، معاشیات اور ثقافت کو نئے سرے سے تشکیل دیا جانا چاہیے۔

یہاں محنت کشوں کو اپنی بہت بڑی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے، درحقیقت وہ پوری قوم کی امید سے پیدا ہوئے ہیں -آزادی کی طرف!

لیکن قومی سوشلسٹ نظریہ پرانے آبائی رسم و رواج میں واپسی یا چکر لگانے سے کہیں زیادہ ہے، یہ مارکسی ریاست اور معاشی شکل کی زنجیروں کو توڑتا ہے، یہ پہلے اور سب سے زیادہ پرعزم خیال کے طور پر، میمونسٹک طاقتوں کے خلاف، تمام یہودی سامراج کی عالمی طاقت کے خلاف، اگر خود پسندی اور خود پسندی کی روح پرستی کے خلاف شعوری طور پر سخت ترین جنگ لڑتا ہے۔

یہ عالمگیر اور عظیم جرمن آزادی کی تحریک نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی میں اپنا سب سے طاقتور، مضبوط ارادہ اور مقصد کے بارے میں شعور رکھنے والے مہم جو کو تلاش کرتی ہے۔ پارٹی نے ایک مختصر پروگرام میں اپنے اہداف کا خاکہ پیش کیا ہے جس میں تحریک کے بنیادی مطالبات کا 25شقوں میں مختصراً خلاصہ کیا گیا ہے۔ نیشنلسٹ آبزرور 13کے چیف ایڈیٹر الفریڈ روزن برگ، گریٹر جرمنی کی نیشنل سوشلسٹ تحریک کے پولیمیکل آرگن نے، شکریہ کے لائق انداز میں، ایک مختصر کام میں انفرادی طور پر پروگرام کے نکات کی وضاحت کی ہے -14

13ووکیشر بیوبیکٹر کو 1920میں NSDAPنے پارٹی کے اعضا کے طور پر خریدا تھا اور اس کی تدوین Dietrich Eckartنے کی تھی۔
1923میں اس کی موت تک، جب اس کی قیادت الفریڈ روزنبرگ کر رہے تھے۔
14روزن برگ نے سب سے پہلے اپنا Wesen, Grundsdtze und Ziele der Nationatsozialistischen Deutschen Arbeiterparteiشائع کیا۔ داس
1923میں پروگرام ڈیر بیوگنگ۔

Machine Translated by Google

اس کام کی بنیاد پر دوستوں اور دشمنوں کو یہ کہنا کم از کم ممکن ہے کہ نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی کیا چاہتی ہے۔ دوسری طرف، نیشنل سوشلزم کے لٹریچر میں ایک جامع کام کی کمی ہے جو اس بات کا حساب دے کہ سیاسی اور معاشی نظریات جن سے نیشنل سوشلزم آگے بڑھتا ہے، وہ اپنے آخری ہدف تک پہنچنے کے لیے قومی سیاست کے حوالے سے کن راستوں کو اپنانے کا ارادہ رکھتا ہے، یعنی نیشنل سوشلسٹ جرمن ریاست، کام اور کارکردگی کی حالت۔ موجودہ کام اس کام کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

اس لیے ہمیں قومی سوشلزم کے نقطہ آغاز، راستہ اور ہدف کو روشن کرنا ہو گا، ہم یہ دکھائیں گے کہ جرمن نیشنل سوشلسٹ ریاست بنیادی طور پر موجودہ ریاست سے مختلف ہو گی، کون سے شعبے بنیادی طور پر اچھوتے رہیں گے، کن میدانوں میں خاطر خواہ اصلاحات کی جائیں گی، اور جہاں بنیادی طور پر نئی راہیں داخل کرنی ہوں گی۔

ہمیں عوامی زندگی کے لیے نئی راہیں تلاش کرنی ہوں گی، خاص طور پر قومی مالیاتی پالیسی کے لیے، نسلی سوال اور اس سے جڑے سوالات کے علاج کے لیے۔ مزید ہمیں بنیادی طور پر مخالفانہ اعتراضات، تحریفات اور جھوٹ سے نمٹنا ہو گا جو پہلے ہی بلند ہو چکے ہیں۔

وہ کام جو ہم نے اپنے لیے مقرر کیا ہے وہ انتہائی عظیم ہے اور جرمنی کی تجدید کے پورے دائرہ کار کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔

تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی اگر موت کا عزم اور ایک کی بے لگام مرضی

لیڈر نے نظریات کی افادیت کے لیے کام نہیں کیا۔

مضبوط ترین ارادہ بے کار ہو جائے گا اگر ہم نے اپنے دلوں میں اس بات کی واضح تصویر نہ رکھی کہ یہ جرمن ریاست -جرمنی، ہمارے باپ دادا کی سرزمین -ہماری جیت کے بعد -ہماری مرضی کے مطابق کیسا نظر آنا چاہیے!

Machine Translated by Google

1بنیادیں.

اخلاقی بنیادیں۔

قومی سوشلسٹ سٹیٹ کرافٹ کی بنیاد عوام کے حوالے سے اور اپنے آپ کے حوالے سے مکمل ذمہ داری ہے۔

"مفاد سے پہلے عوامی مفاد" نیشنل سوشلزم کا پہلا قانون ہے۔

یہ بات عجیب لگتی ہے کہ ایسا اصول عام طور پر کسی ریاست کے لیے قائم ہونا ضروری ہے، کیونکہ ہم تاریخ کے ادوار سے پہچانتے ہیں کہ ان کی ریاستی قیادت کی بنیاد حکمرانوں کے ذہن میں مجموعی فلاح و بہبود تھی۔ اگر آج ضروری ہے کہ اس اصول کو دیگر تمام پہلوؤں سے پہلے رکھ دیا جائے تو یہ صرف اس حقیقت کا اظہار ہے کہ موجودہ عوامی حالات اس واحد صحیح سیاسی جذبات کے اظہار کے سوا کچھ بھی ہیں۔ ہم اس پہلے اصول میں یکساں طور پر دیکھتے ہیں کہ اخلاقیات اور معاشیات ایک دوسرے کے ساتھ کتنا گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

مفاد عامہ سے پہلے مفاد عامہ کا اخلاقی تقاضا ہے۔ لیکن یہ ایک ہی وقت میں بہترین لسانی وضاحت کے ساتھ مجموعی طور پر فلاح و بہبود اور ذاتی حصول اور جائیداد کے لیے فرد کی جائز جدوجہد کے درمیان درجہ بندی کا اظہار کرتا ہے۔ اس لیے یہ قومی سوشلسٹ اصول کسی بھی طرح نجی ملکیت کو خارج نہیں کرتا۔ اس کے برعکس: نیشنل سوشلزم جائیداد کی اہمیت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے۔ یہ جانتا ہے کہ ذاتی جائیداد اور کسی حصول کو آزادانہ طور پر تصرف کرنے کا حق ہر معاشیات کی بنیاد ہے اور اس سے آگے ہر اعلیٰ ثقافت کی؛ لیکن قومی سوشلزم نے یکساں طور پر تسلیم کیا ہے کہ نجی ملکیت کے اعتراف کے لیے کافی حد تک متعین کرنا ضروری ہے، یعنی جہاں جائیداد محض طاقت کا ایک آلہ بن جاتی ہے اور اس کا استعمال تمام کی فلاح و بہبود کے خلاف استحصالی انداز میں کیا جاتا ہے۔

شاید ہی کوئی سنجیدگی سے سوچنے والا شخص ہو جو اس عمومی شکل میں اس پہلے اصول کی مخالفت کرنا چاہے۔ مشکل انفرادی نجی شخص کے مفادات کے خلاف عوامی مفادات کی صحیح تشخیص میں پڑے گی۔ بلا شبہ موجود ہونے کے باوجود

یہ معاہدہ کہ عوامی مفادات کے تحفظات کو نجی مفادات سے پہلے جانا چاہئے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہمارے درمیان جائز قانونی نظریات کے مطابق، جائیداد کے استعمال کی شکل کے حوالے سے، مجرم سے آگے کوئی اخلاقی حد متعین نہیں کی گئی ہے۔ یہ یقینی طور پر اپنے ساتھی آدمی کے خلاف تشدد سے کام لینا حرام ہے (بھتہ خوری - قتل -

قتل عام - خیانت اور ناجائز افزودگی وغیرہ)، لیکن اس میں بے تحاشا دولت جمع کرنے اور اس میں اکثر کافی مشکوک بینکنگ اور اسٹاک ایکسچینج تکنیکی ذرائع استعمال کرنے سے کبھی منع نہیں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، قانون ہر قرض دہندہ کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ ایک مجرم مقروض کو اس کے گھر اور مال سے بے رحمی کے ساتھ محروم کر دے جب کہ حالات ناساز ہیں۔

بیماری، موت، خرابی، خراب فصل اور قحط - عائد ذمہ داریوں کی تکمیل کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ ہر تجربہ کار جج ایسے لاتعداد مقدمات کا ذکر کر سکتا ہے جن میں ہمارے سخت قانون نے معاشی وجود کو تباہ کر دیا ہے ایسے معاملات میں جن میں انصاف کے ہر صحت مند احساس نے ایک محنتی، مستعد آدمی کو نجات دلانے کے خلاف بغاوت کی ہے جو بہرحال قرض خواہ کے وحشیانہ دباؤ اور گرفت میں وقتی طور پر بد قسمتی کا شکار ہے۔

ذاتی حق کے لامحدود اعتراف اور مجموعی طور پر قانونی دعووں کو منطقی طور پر ہمارے ریاستی اصول "مفاد سے پہلے مفاد عامہ" کے خلاف اس بنیادی طور پر الٹے سماج مخالف قانونی نظریے کے خود غرضانہ استحصال کے ذریعے عوامی مفاد کو نقصان پہنچانا چاہیے۔

Machine Translated by Google

ہمارے درمیان حکمرانی کے جھوٹے بنیادی اصولوں کے برعکس، سرمایہ دارانہ، ریاست اور معاشیات کا مارکسی نظریہ دوسری انتہا ہے۔ اس معاشی شکل کا بنیادی خیال نجی ملکیت کا انکار ہے۔ مارکسی نظریہ جائیداد کو براہ راست "چوری" (پرودھون) 15کے طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ مطالبہ کرتا ہے، غیر ملکی زبان میں جو خاص طور پر جرمن پرولتاریوں کے لیے بہت غیر واضح ہے، "قتل کرنے والوں کا قبضہ" - 16دوسرے لفظوں میں، جائیداد کی تصرف! ریاست، عوام، ثقافت اور معیشت کو تباہ کرنے والے نظریے کو روسی بالشوزم میں انتہائی لیکن منطقی احساس مل گیا ہے۔ اس کے معاشی پہلو میں اس انتہا کا خلاصہ اس جملے میں کیا جا سکتا ہے:

"سب کچھ سب کا ہے"۔
ہمیں یہاں جائیداد کی ذاتی نوعیت کا کام کرنا ہے، تمام جائیداد کی گمنام جائیداد میں منتقلی کے ساتھ۔

دوسری طرف جائیداد کے لامحدود حق کے بارے میں ہمارے درمیان اب بھی حکمرانی کی انتہا نے ہمیں دیوتا میمون کے مندر سے پہلے آخری قدم تک پہنچا دیا ہے، جس کے دروازے پر سنہری حروف میں لکھا ہے: "سب کچھ ایک کا ہے"۔ یہاں تک کہ اس خوفناک معاشی شکل کو بھی جائیداد کی غیر ذاتی نوعیت کی طرف لے جانا چاہئے -صرف ایک اور طریقے سے -اس میں، آخر کار، تمام محنت کش بنی نوع ایک گمنام مالیاتی طاقت کے خوفناک قرض کی غلامی میں دب گئی ہے۔

مارکسی سوشلزم اور مغربی ڈیموکریٹس کی اعلیٰ سرمایہ دارانہ میمونزم کی صرف بیان کردہ معاشی انتہاؤں کے بالکل برعکس، قومی سوشلزم کا معاشی نظریہ اس اصول کو عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کرتا ہے، "ہر ایک کے لیے اپنا۔"

بالکل اس اصول میں اخلاقیات اور معاشیات ایک بار پھر سب سے زیادہ گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ تجارتی زندگی سے اخلاقی اصولوں کا خاتمہ درحقیقت موجودہ دور کی معیشت کی خاصیت ہے جس میں صرف زیادہ قبضے کی اعلیٰ طاقت، زیادہ چالاکی، انتہائی خطرناک لین دین میں بھی ریاستی عملداری سے بچنے کا فن، توازن برقرار رکھنے کا مشورہ دیتا ہے۔ ہزاروں زیادہ تر تاریک وجودوں پر ایک نظر جو تمام بڑے شہروں میں اپنی شرارتیں کرتے ہیں، جو شاندار رقوم کا تصرف کرتے ہیں، شرکاء کی تمام تر مزاحمت کے باوجود مقدمے کے لیے آنے والے کئی سوٹوں پر ایک نظر، ہمیں دکھاتی ہے کہ موجودہ دور کی تجارتی اخلاقیات کس قدر خوفناک حد تک گر چکی ہیں۔ آئیے اس کے برعکس متوسط طبقے کے حلقوں اور شادی شدہ محنت کشوں کے حلقوں میں خوفناک بدحالی پر غور کریں جو اب اپنے نوزائیدہ بچوں اور بڑھتے ہوئے بچوں کے لیے دودھ اور روٹی کی قیمت ادا نہیں کر پاتے، واضح رہے کہ عام طور پر بہت سے معاملات میں باعزت کام کے ساتھ زندگی کی بنیادی ضروریات بھی مشکل سے ہی کمائی جا سکتی ہیں۔

جب بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کی جائے۔ دانشور اور آزاد پیشوں کی تکلیف ہر حد سے بڑھ جاتی ہے۔ پہلے درجے کے فنکار، خاص طور پر جب ان کا رجحان یہودیوں کے ذائقہ کے مطابق نہیں ہے جو کہ آج کے دور میں حکمرانی کرتا ہے، بھوک کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ حقیقی جرمن نظمیں کوئی عوامی کارکردگی حاصل نہیں کر سکتیں۔ لیکن ان لوگوں کی تکلیف بالکل ناقابل بیان ہے جنہوں نے مالیاتی پالیسی کے حوالے سے ریاست کی بدانتظامی کے ذریعے اپنی بچتوں سے دھوکہ کھایا، چھوٹے سرمائے والے پنشنرز اور ریٹائرڈ افراد، جنگی معذور افراد، خیراتی امداد پر مجبور، نیز ان تمام لوگوں کا جنہوں نے پبلک بانڈز کی یقین دہانی کے ساتھ ساتھ ہمارے قومی کرنسی کے استحکام اور گولڈ مارک کے استحکام پر بھی انحصار کیا۔ ایسی حالت معیشت کا گلا سڑنا ہے یعنی انارکی۔ محنت مزدوری کو ناکافی معاوضے سے ادا کیا جاتا ہے، سستی کا بدلہ ملتا ہے، معزز تجارت کو تکلیف پہنچتی ہے، غیر صحت مند تجارت، درمیانی تجارت، منافع خوری سب سے بہتر ہوتی ہے۔ ثقافتی پہلوؤں میں ایک پروڈکشن جتنی اعلیٰ ہے، اتنا ہی برا معاوضہ ہے جو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اعتماد کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے

15پیئر جوزف پرودھون (1809-1865)نے اپنی 1840کی کتاب Qu'est-ce que la proriete میں اعلان کیا؟ کہ "la propriete c'est le والیوم"

16یہ جملہ، فرانسیسی 'Texpropriation des expropriates' سے مستعار لیا گیا ہے، مارکس نے داس کیپیٹل، I، Ch.24 میں استعمال کیا ہے: "نجی املاک کی آخری گھڑی میں قبضے کرنے والوں کو ضبط کر لیا جاتا ہے"۔

Machine Translated by Google

غداری، اور درحقیقت ریاست کی طرف سے، جسے قانون اور انصاف کا محافظ، عوامی اخلاقیات کا وکیل ہونا چاہیے۔

ہمیں عوامی زندگی میں بدعنوانی، پریس کی بے بسی اور بے بسی اور ہماری خارجہ پالیسی کی بری طرح سے بے اختیار اور نااہل قیادت کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو ہماری عوامی زندگی اور ہماری معاشی اخلاقیات کی انتہائی پستی کی نشاندہی کرے۔

اس مادہ پرستانہ غربت اور عوامی زندگی کی آلودگی کے خلاف ریاست کا نیشنل سوشلسٹ نظریہ ریاست اور معیشت کا طویل آزمائشی اصول طے کرتا ہے: "ہر ایک کا اپنا ،"لیکن سب سے بڑھ کر "مفاد سے پہلے عوامی مفاد"۔ اس اصول کو قومی سوشلسٹ ریاست کے رہنما اصول پر اٹھانے کے ساتھ ہی قومی سوشلزم جرمن تاریخ کے بہترین اور شاندار ادوار سے منسلک ہو جاتا ہے۔

17 "Suum cuique"پہلے سے ہی صحت مند جرمن ابتدائی قرون وسطی کا معاشی اصول تھا، لیکن خاص طور پر ایک طویل عرصے کے لیے یہ گلڈز کے حکم کے ذریعے یقینی بنایا گیا کہ ہر ایک کو اس کا اپنا حصہ الاٹ کیا جائے۔ ماسٹر اور اپرنٹیس کے درمیان کم از کم ایک پیسے کے آدھے یا تہائی کے لیے کام کی مشترکات نے کارکن کو اس کی آمدنی کو یقینی بنایا، بہتر کام اور کارکردگی نے ان کا اعتراف اور ان کا انعام پایا اور، شاندار کارکردگی، شہرت اور بھرپور کمائی کے معاملے میں۔

"Suum cuique"اعلیٰ ترین پرشین آرڈر، آرڈر آف دی بلیک ایگل کو بھی مزین کرتا ہے، حالانکہ یہاں خاص معنوں میں خاص میرٹ اس کا تاج ہے۔ یہ تعبیر خاص طور پر قومی سوشلزم سے مطابقت رکھتی ہے -اتنا زیادہ نہیں کیونکہ یہاں عدالتی سجاوٹ یا فوجی خدمات کے یک طرفہ اعزاز کا معاملہ ہے بلکہ اس لیے کہ ریاست اور لوگوں کے حوالے سے فرض کی تکمیل کا اخلاقی مواد اس میں اپنا اظہار پاتا ہے، اس فرض کی تکمیل جو پہلے بے لوث طریقے سے انجام دی جاتی ہے، بغیر کسی ذاتی مفاد کے بغیر کسی تعلق کے۔ پس منظر، ریاست اور عوام کے تئیں ذمہ داری کے اندرونی مجبور احساس سے پیدا ہوا ہے۔

ہم نیشنل سوشلسٹ اس اصول کو دوسری سمت میں بھی بڑھاتے ہیں، ہم جرمن قرون وسطیٰ کے "ہر ایک کے لیے اپنے" اور فریڈرک کی ریاست کے "اس کے تاج کے حقدار ہونے" کے خیال میں سب سے زیادہ زور دیتے ہیں: "مجرم کو اس کی سزا!"۔ ہر ایک کو اس کا اپنا، ہر ایک کو اس کا تاج، ہر منظم اور باعزت کام کے لیے اس کی مناسب ادائیگی، ہر خاص کارکردگی کے لیے اس کا زیادہ معاوضہ، ہر غریب اور ہر اس شخص کو جو بے گناہ مصیبت میں پھنس گیا ہے عوامی فنڈز سے کافی مدد، لیکن یکساں طور پر ان تمام لوگوں کے لیے جو عوامی اخلاقیات اور معاشی احترام کے خلاف کام کرتے ہیں -سزا کے مستحق ہیں۔

تاہم، ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ کسی بھی طرح سے قومی سوشلسٹ ریاست کے فرائض کے دائرہ کار میں نہیں ہے کہ وہ معاشی معاملات میں ریاستی شہری کی انفرادی طور پر نگرانی کرے، کہ معیشت جہاں تک ممکن ہو بیوروکریٹک تسلط سے آزادانہ طور پر ترقی کرے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ریاست کے ذریعے ہر فرد ریاستی شہری کے معاملے میں خطرے میں کمی -بلکہ نعمان کے "خطرے سے پاک آدمی" کے معنی میں، یعنی ایک ایسے شخص کے جس کے بنیادی وجود کے لیے ریاست فراہم کرے -اس کے بالکل برعکس حاصل کرے گا جس کی نعمان اس سے توقع رکھتی ہے ۔

17 ہر ایک کو اپنا

18 Friedrich Naumann (1860-1919)ایک پروٹسٹنٹ ماہر الہیات اور لبرل سیاست دان تھے جنہوں نے 1896میں اس کی بنیاد رکھی اور اپنے جریدے Die Hilfeکے ذریعے سماجی لبرل ازم کی ایک شکل کا پرچار کیا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد، Naumann Deutsche Demokratische Parteiکے پہلے چیئرمین بنے۔(DDP)

Machine Translated by Google

اس خوفناک سود خور مظاہر سے جتنا ممکن ہو آزاد ہو جسے ہم موجودہ سودی سرمایہ دارانہ ریاست میں جانتے ہیں۔

اس لیے ریاست کی فلاح و بہبود کو ایک بار پھر اعلیٰ ترین قانون بننا چاہیے، ریاست کی کارکردگی کو دیگر تمام پہلوؤں سے پہلے "مفاد عامہ سے پہلے" کا اصول طے کرنا چاہیے۔

تاہم اب یہ اصول سیاست دانوں، سرکاری ملازمین اور عوامی زندگی میں نمایاں عہدوں پر فائز رہنے والوں کے لیے ضروری بناتا ہے، یہ ایک خصوصیت جو آج حکومتی اور عوامی زندگی سے تقریباً مکمل طور پر غائب ہو چکی ہے یعنی ذمہ داری۔

ہماری پوری عوامی زندگی آج براہ راست غیر ذمہ داری کے نشان کے نیچے کھڑی ہے۔ مندوبین اس کے ذمہ دار نہیں ہیں - ایک کہتا ہے کہ "اس سے استثنیٰ" ہے -جو وہ پارلیمنٹ میں کرتے اور بولتے ہیں۔
ایک مایوس کن اصطلاح جب کسی کو یاد آتا ہے کہ یہ اظہار دوائیوں سے لیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک جسم پہلے ہی زہروں سے اتنا سیر ہو چکا ہے کہ نئے داخل ہونے والے زہر جسم کو بہت کم یا بالکل نقصان نہیں پہنچاتے ہیں جبکہ ایک صحت مند جسم ان سے مر جاتا ہے۔ حصے اکثریت کے فیصلوں کے ذمہ دار نہیں ہوتے، وزراء اپنے عہدے سے فارغ ہونے کے ذمہ دار نہیں ہوتے کیونکہ وہ صرف ان جماعتوں کے کارکن ہوتے ہیں جو حکومت کی تشکیل میں قطعی طور پر حصہ لیتے ہیں۔ اگر کچھ غلط ہو جائے تو سب سے زیادہ نقصان عوام کو ہوتا ہے، لیکن نام نہاد ذمہ دار وزیر کی جگہ صرف ایک اور اتنا ہی غیر ذمہ دار پارٹی کا کارکن آتا ہے۔ حقیقی ذمہ داری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

پہلے سے ہی بادشاہوں کے خدائی حق کے زمانے میں اللہ تعالیٰ سے اپیل کرنا بدقسمتی سے اکثر حکمرانوں کی غیر ذمہ داری کی ایک خاص شکل تھی -(غیر معمولی استثناء جن کے لیے ان کے خدا کی ذمہ داری ان کے لوگوں کے تئیں ذمہ داری کے احساس کے مترادف تھی)۔ تاہم، عام طور پر، یہ پیارا خدا، آخری تجزیے میں ہمیشہ، صرف ایک آرام دہ حفاظتی ڈھال ہوتا تھا جس کے پیچھے، صرف اپنے اعلیٰ کے ذمہ دار اہلکار کی سیڑھی پر، وزیر صرف اپنے بادشاہ کے لیے ذمہ دار اور حاکم صرف اپنے خدا کے لیے، حکمران طبقے کی سب سے ناقابل یقین غیر ذمہ داری اور اس کے نمائندوں کی زندگی کے حوالے سے سب سے زیادہ ناقابل یقین غیر ذمہ داری چھپ سکتی تھی۔

قومی سوشلزم کو اس ریاست کی منظور شدہ غیر ذمہ داری کو یکسر صاف کرنا ہوگا۔

قومی سوشلسٹ ریاست کے داخلی دروازے پر 'سب سے زیادہ ذمہ داری' لوہے کے حروف میں کھڑی ہوگی۔ جس شخص کو یہ اعزاز حاصل ہو کہ وہ ایک عظیم لوگوں کے مفادات کے لیے ایک اہم مقام پر کھڑا ہو، اسے اس کی ذمہ داری پوری شدت سے یاد دلائی نہیں جا سکتی۔ درحقیقت، صرف وہی لیڈر ہو سکتا ہے جو اپنے سینے میں ذمہ داری کا یہ گہرا احساس رکھتا ہو۔ تمام ریاستی ملازمین اور عوامی زندگی میں کھڑے ہونے والوں کے لیے یہ ذمہ داری خاص طور پر طے کی جانی چاہیے اور اسے سختی کے ساتھ نبھایا جانا چاہیے۔ صرف اس طرح سے بحالی کو حقیقت میں مجبور کیا جاسکتا ہے، لہذا بات کرنے کے لئے۔

صرف اسی طریقے سے سب سے قیمتی چیز کو زندہ اور بڑھایا جا سکتا ہے جو قائد اور عوام کو ایک بار پھر ایک حقیقی قومی اور تاریخی برادری -اعتماد بننے کا موقع دے سکتا ہے۔ اور اعتماد سے پھر ایمان ایک بار پھر پروان چڑھ سکتا ہے جو قائد کی ذمہ داری کے ساتھ، جرمنی کی بحالی اور تجدید، جرمن روح کی دوبارہ بیداری، کام اور کارکردگی کی ایک قوم پرست حالت میں، جس میں ہر ایک کو اپنا اپنا پایا جائے گا۔

Machine Translated by Google

اقتصادی بنیادیں

ایک صحت مند معاشی جسم میں اخلاقیات اور قومی معیشت کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ بصورت دیگر معیشت کو شدید ترین نقصان اٹھانا پڑتا ہے، خاص طور پر ہر معیشت کے سب سے معزز کام یعنی طلب کی تکمیل کے حوالے سے۔ تجارت میں یقین کے بغیر، محنت کے بغیر، عہدیداروں اور کارکنوں کی وفاداری کے بغیر کوئی کام ترقی نہیں کرسکتا۔

کارکردگی، انصاف، کاروباری جذبہ، توانائی، اقتصادی کام میں حصہ لینے والے سبھی کے درمیان باہمی اعتماد ہر معیشت کی ترقی کے لیے ناگزیر شرائط ہیں۔ یہ سب باتیں صرف ان کی غیر معمولی اہمیت کو تسلیم کرنے کے لیے کہنے کی ضرورت ہے۔

ہر وہ شخص جسے حال اور ماضی قریب میں معاشی طور پر فعال ہونا پڑا ہے وہ جانتا ہے کہ آج ان عمدہ چیزوں کی کس حد تک کمی ہے۔ اور آخر کار مارکسزم کے نجات کے عقائد اور اس کے عملی طریقوں، ہڑتالوں، تخریب کاری اور غفلت اور لاپرواہی کے کاموں کا نقصان کون اٹھاتا ہے؟ لیکن آخر کار صرف وہ آبادی جو اس طرح کے ریاستی اور عوام کو منتشر کرنے والے عقائد کے ذریعے برادری کا تمام احساس کھو دیتی ہے اور طبقاتی جدوجہد میں اپنا سب سے اہم کام دیکھتی ہے۔ لہٰذا، اس سہ ماہی تک ان شکایات کی طرف بھی ہدایت کی جانی چاہیے جو خاص طور پر قوم پرست کیمپوں سے یہ آوازیں اٹھتی ہیں کہ اب ہم لوگ نہیں رہے، اگر ہم اپنی کھوئی ہوئی طاقت اور بین الاقوامی حیثیت کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایک بار پھر عوام بننا چاہیے۔

یہ شکایات جائز ہیں لیکن شکایات کے ساتھ کوئی آگے نہیں بڑھتا۔ مارکسزم نے اپنے معاشی اور سیاسی آئیڈیل کو محسوس کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی جب اس کے پاس ایسا کرنے کی طاقت تھی، اس نے اختلاف رائے رکھنے والوں کو وحشیانہ جبر سے باز نہیں رکھا: روس میں اس نے تمام بورژوا دانشوروں کو ذبح کر کے اپنے دشمنوں کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا، ہمارے درمیان جمہوریہ کے تحفظ کے لیے قوانین کے ذریعے اقتدار کا حصول ہر سیاسی وابستگی ہے۔ معاشی یا قومی سیاسی اصلاحات۔ جسے ہم کمیونسٹوں اور سوشل ڈیموکریٹس کے ساتھ ساتھ جانتے ہیں، لیکن ہم سیاسی اقتدار اپنے مفاد کے لیے نہیں، کسی مخصوص طبقے کے خلاف حاصل کردہ طاقت کا فائدہ اٹھانے کے لیے نہیں بلکہ ایک ورک کمیونٹی میں جڑے قومی کامریڈوں کے درمیان معاشی امن کے لیے پیشگی شرائط پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ڈیمانڈ 20کی تکمیل قومی معیشت کا کام ہے -منافع نہیں، جو آج کل تقریباً صرف اور صرف اشیا کی پیداوار میں فیصلہ کن ہے۔ قومی سوشلزم کے اس بنیادی رویے کے ساتھ، ہم سرمایہ دارانہ ریاست کے بنیادی معاشی نظریات کی قطعی مخالفت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو ضروری تھا وہ پہلے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ جو منافع بخش تھا۔ کوئی بھی چیز جس نے کافی مفادات اور منافع حاصل کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا وہ شروع سے ہی نہیں لیا گیا تھا۔ موجودہ سودی سرمایہ دارانہ معیشت کے منافع بخش جنون کی ایک واضح مثال کے طور پر یہ حقیقت پیش کر سکتی ہے کہ مکانات کی تعمیر، مکان کی خوفناک ضرورت کے باوجود –اس طرح انتہائی اشد ضرورت کے باوجود –محض اس لیے نہیں کی جاتی کہ یہ منافع بخش نہیں ہے! اس مکان کی تعمیر کو قومی سیاسی انداز میں اعلیٰ معنوں میں سمجھا جانا واقعی منافع بخش ہوگا اس جگہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے لیکن جو کچھ خاص طور پر ریاست کے سماجی کاموں کے حوالے سے کہا گیا ہے اس سے بالکل واضح ہے۔ مزید یہ کہ اگر لوگ بھوکے اور جم جائیں تو منافع کی طرف متوجہ سرمایہ دارانہ معیشت کسی بھی طرح سستے اور اچھے جوتوں، کپڑوں اور زیر جامہ وغیرہ کی تیاری کے ذریعے اس ضرورت کو پورا کرنے میں اپنا فرض نہیں سمجھتی، کیونکہ آبادی کی کم ہوتی ہوئی قوت خرید کے ساتھ یہ "منافع بخش" نہیں ہے۔ دوسری طرف تمام شعبوں میں لگژری انڈسٹری مکمل طور پر مصروف ہے کیونکہ اس سے پہلے کبھی بھی آسانی سے دولت حاصل نہیں کی گئی تھی۔

---

[19] جنگ کے بعد جرمنی میں بھی ایسا ہی قانون ہے، آئین کے تحفظ کے لیے وفاقی قانون (Bundesverfassungsschutzgesetz)، جو 1950میں منظور ہوا تھا۔

[20] طلب کی تکمیل سے اطمینان کو سمجھنا ہے، مناسب قیمتوں کے ذریعے، ضروریات زندگی کی ایک قومی برادری میں جڑے ہوئے تمام لوگوں کی مجموعی۔

Machine Translated by Google

آج کی طرح سراسر عیش و آرام کے ساتھ اپنے آپ کو گھیرنے کے لیے بے چین۔ لیکن منافع کا سرمایہ دارانہ خیال دراصل ہماری معیشت کی شاخوں میں ایک معاشی بکواس بن جاتا ہے جو آج بینکنگ اور اسٹاک ایکسچینج سسٹم میں ہر چیز پر راج کرتی ہے۔ بینکوں کی حکمرانی کی حقیقت سرمایہ دارانہ خیال کی معاشی بے حسی کو سب سے زیادہ واضح طور پر ثابت کرتی ہے۔ بینکوں اور سٹاک ایکسچینجز کی "پیداواروں" سے ابھی تک کسی بچے کو کھانا نہیں کھلایا گیا، کبھی کسی منجمد شخص کو کپڑے نہیں پہنائے گئے، عام طور پر زندگی کے لیے ضروری ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت بھی کبھی پوری نہیں کی گئی۔ یہ بیان ہر گز کوئی ڈیماگوجک کیچ فریس نہیں ہے، اس میں مالیاتی لین دین کے اداروں کی عدم دستیابی بھی شامل نہیں ہے، یہ صرف پوری وضاحت کے ساتھ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قومی سوشلسٹ خواہشات جیسے قومی سوشلسٹ خواہشات، اور مکمل طور پر نجی سرمایہ داری پر مبنی منافع پر مبنی معیشت کے درمیان واقعی قومی معاشی تکمیل کے درمیان کتنا بڑا فرق ہے۔

یہاں تک کہ نیشنل سوشلسٹ ریاست کے پاس بھی اس کے بینک اور دیگر مالیاتی ادارے ہوں گے لیکن وہ اب قومی معیشت کے حکمران نہیں رہیں گے بلکہ ان کے خادم ہوں گے، پیسہ اب ریاست اور عوام کا مالک نہیں رہے گا بلکہ صرف اشیا کے تبادلے کے لیے ضروری امداد ہوگی۔
ہم بخوبی جانتے ہیں کہ بینک اور اسٹاک ایکسچینج کے سرمائے کے خلاف اس جنگ کا مطلب قومی سوشلسٹ تحریک کے لیے سب سے مشکل جنگ ہوگی کیونکہ آج دنیا کی طاقت کا سب سے بڑا ذخیرہ بینک اور اسٹاک ایکسچینج کے سرمائے میں مرکوز ہے۔

یہاں اقتدار کے لیے زندگی اور موت کی جنگ کا سوال ہے، یہ ہمارے اکثر دوستوں اور پیروکاروں سے زیادہ مخالف کو معلوم ہے۔ یہ جنگ اتنی زیادہ مشکل ہوگی کہ آبادی کا پورا طبقہ ابھی تک منافع خوری کے جنون میں گرفتار ہے۔

ایک بنیادی سوال جس کا جواب اس جگہ ایک بار پھر پوری وضاحت کے ساتھ ملنا چاہیے وہ سوال ہے کہ قومی سوشلزم بنیادی طور پر جائیداد کے سلسلے میں کس طرح کھڑا ہے۔ پہلے باب کے بنیادی مشاہدات اور خاص طور پر مارکسسٹ سوشلزم کی بنیادی مخالفت کے بیان سے قومی سوشلزم کے لیے فطری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جائیداد کا بنیادی اعتراف۔ نجی ملکیت کا یہ اعتراف آریائی زندگی میں بہت گہرا ہے۔ تخلیقی ذہن جو ماحول کو پہچانتا ہے، جو ماحول پر غور و فکر کرتا ہے تاکہ اس کی دنیا کی تخلیق اور تشکیل ہو، وہ تخلیقی انسان جو محنت سے زمین سے اس کا پھل چھین لے، جو آباد ہو، اپنے لیے گھر اور شہر بنائے، جو آباد ہو کر اپنے رشتہ داروں، اپنے نسلی ساتھیوں کے دائرے میں بسا ہوا ہو، وہ انسان جس نے ثقافت کی جڑیں اس قدر بلند کیں اور پھر اس کی جڑیں مضبوط کیں۔
فلسفہ، شاعری، موسیقی، آرٹ اور مجسمہ سازی کے میدانوں میں اپنی دنیا کو ایک اعلیٰ فکری لحاظ سے اپنے لیے تخلیق کرتا ہے، یہ شخص یقیناً اس کا اس سے مختلف تصور نہیں کر سکتا کہ اس کے ہاتھ کی تخلیقات، جو اس کی ذات سے پیدا ہوئی ہیں، بھی اس کی ملکیت ہیں۔ تخلیقی انسان کے اس علم سے براہ راست دوسروں کی جائیداد کا احترام پیدا ہوتا ہے اور قانون پیدا ہوتا ہے۔

تخلیقی ذہن کی بنیادی اور ناقابل مصالحت مخالفت میں دوسرے انسانوں کے متلاشی چور دماغ کھڑے ہیں جو مختلف طریقے سے نمٹتے ہیں، جو کبھی تخلیق کی سانسوں کو نہیں جانتے، جو جگہ جگہ بے چین رہتے ہیں، جو کبھی بھی کہیں جڑیں نہیں ڈال سکتے، جو پھیل کر نہیں اٹھے، اور مٹی سے، ایک طویل ترقی میں، اپنے ملک سے، اپنی ثقافت کے ساتھ، اپنے ملک کی طرف، اپنے دماغ اور ثقافت کے ساتھ، اپنے ملک سے بے چین ہونے کی طرف بڑھتے ہیں۔ جب انہوں نے انفرادی شہروں یا زمین کے علاقوں کو "چرا" تھا۔ یہاں تک کہ تخلیقی قوموں کے میدانوں میں بھی یہودی بنیادی طور پر حقیقی پیداوار سے کافی دور کھڑا تھا، ہم یہودی کو ایک کسان کے طور پر نہیں جانتے، نہ تاجر کے طور پر، نہ انجینئر یا ماسٹر بلڈر کے طور پر، نہ فیکٹری اور مزدور کے طور پر، اور حقیقی تخلیقی ذہانت اس کے لیے فنون لطیفہ اور علوم میں بھی اجنبی ہے۔ متحرک ذہن اپنی خصوصیت کی سرگرمی اسی وقت شروع کرتا ہے جہاں کسی تخلیقی ہاتھ سے کوئی کام تخلیق کیا گیا ہو، کوئی چیز تیار کی گئی ہو، وہیں متلاشی ذہن ان چیزوں کو حاصل کرنا جانتا ہے۔

Machine Translated by Google

خود اور انہیں اس کے مالی فائدے میں منتقل کرنا۔ قومی اقتصادی طلب کی فراہمی کے لیے نہیں بلکہ پیداوار کے اس ٹریفک سے استعمال تک اپنے لیے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے اس نے خود کو پروڈیوسر اور صارف کے درمیان قائم کیا -تاجر اٹھ کھڑا ہوا۔ آج تاجر اور منی چینجر بورڈ آف ڈائریکٹرز اور بینکنگ لارڈ بن چکے ہیں۔ پوری دنیا کی معیشت کو انتہائی بے حسی کے ساتھ الٹا کر دیا گیا ہے۔ ہوشیار، اختراعی، ہمت، تخلیقی اور پیداواری ذہن اب کوئی اصول نہیں رکھتا۔ ٹیڑھا ذہن، جو اپنا کچھ بھی بنانے سے قاصر، استحصالی اور لالچی، اصول۔ پیسہ کام اور خون پر حکمرانی کرتا ہے۔

یہودی کا متحرک ذہن ہر چیز کو موبائل بنانے میں کامیاب رہا ہے، یہاں تک کہ زمین کو رہن کے ذریعے، سب سے بڑی طویل عرصے سے قائم صنعتوں کو گمنامی کے ذریعے اور اسٹاک کمپنی کے ذریعے، اور، ریاستی بانڈ کی معیشت کے ذریعے، بین الاقوامی سرمائے نے حکومتوں کو اپنے لوگوں سے الگ کر دیا ہے۔ آج تمام حکومتیں قرضوں کے بڑے سرمائے پر منحصر ہیں اور اپنے عوام کے حوالے سے وہ وال سٹریٹ، شہر لندن اور پیرس میں اپنے گمنام آقاوں کے لیے صرف سود جمع کرنے والے ہیں۔

ان مختصر مشاہدات نے ہمیں تخلیقی لوگوں اور لالچی یہودیوں کے درمیان ناقابل مصالحت مخالفت کا سب سے گہرا راز دکھایا ہے۔ "آریائی تخلیق کرتا ہے، یہودی اپنے لیے دنیا پر قبضہ کرتا ہے۔

یہاں مختصراً مزید یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جائیداد اور ملکیت میں بہت ہی عمدہ فرق ہے۔ قبضہ ضروری نہیں کہ جائیداد ہو، قبضہ خود ساختہ نہیں ہو سکتا۔ قبضے کی صورت میں قبضے کی اصلیت پر سوال نہیں کیا جاتا۔ یہودی نے آریائی قوم کی املاک پر قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ اپنی مالی طاقت کے ذریعے تخلیق کاروں پر حکومت کرتا ہے۔ قانونی دعووں، بانڈز، رہن وغیرہ کی صورت میں جائیداد کی اس تجریدی شکل نے آج پوری دنیا کو سود کے ذریعے سرمائے کا تابع بنا دیا ہے۔ سودی سرمایہ دارانہ معاشی شکل عام طور پر قبضے کی کوئی حد نہیں جانتی ہے، یہ پوری قوموں کو ان کے تمام کاموں کے ساتھ بینکوں اور اسٹاک ایکسچینج کے مٹھی بھر افراد کے سود کا نشانہ بناتی ہے۔

اس کے مقابلے میں سودی سرمایہ دارانہ ڈاکو معیشت قومی سوشلزم جائیداد کے حق کی حد متعین کرتا ہے۔ اس حد کا اصول اس جملے میں مضمر ہے: "خود غرضی سے پہلے مفاد عامہ"۔ یہ کہ جائیداد کے لیے اس حد کو بہت زیادہ بڑھایا جا سکتا ہے اس حقیقت سے ابھرتا ہے کہ قومی سوشلزم کسی بھی طرح سے بڑے صنعتی کاموں کو بھی رد نہیں کرے گا، جب تک کہ وہ تخلیق کاروں کے ذاتی قبضے میں رہیں (ہم سوچتے ہیں کرپ، مینیس مین، تھیسن وغیرہ)، جو کہ تمام کے مفادات سے متصادم ہے، خاص طور پر جب ان بڑے کاموں کے مالکان سماجی حقوق کے لیے مناسب حد تلاش کرنے کے لیے مناسب تک محسوس کرتے ہیں۔ پیداوار سے خود فائدہ، فروخت کے لیے مناسب قیمتوں کا تعین اور قومی معیشت کی طلب کو پورا کرنا، اور کاموں کی آمدنی میں افرادی قوت کی شرکت کی ایک مناسب اور موزوں شکل۔

یہاں ہم پیداوار کی بیرونی شکلوں پر مختصر بنیادی مشاہدات کی طرف آتے ہیں۔
جنگ سے پہلے طاقتور طور پر ابھرتی ہوئی جرمن معیشت کو بڑے، درمیانے اور چھوٹے کاروباروں کے بہت خوش قسمت مرکب سے ممتاز کیا گیا تھا۔ اب، عام طور پر، بڑے کاروبار کے رجحان میں، بڑے کاروبار کے اوپر اگلے قدم کے طور پر قومی معیشت کے لیے درحقیقت ایک خطرہ ہے، جو اب طلب کی تکمیل کا کام نہیں کرتا بلکہ مارکیٹ کے تسلط اور قیمتوں کی آمریت کے اعلیٰ سرمایہ دارانہ مفادات کا باعث بنتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ واضح طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ بعض صنعتیں صرف بڑے کاروبار کے طور پر کام کر سکتی ہیں۔ یہ ان صنعتی شاخوں پر لاگو ہوتا ہے جنہیں ہم عام طور پر بھاری صنعتوں کے طور پر نامزد کرتے ہیں۔ اس مقام پر تفصیلات میں جانے کی خواہش کیے بغیر یہ بنیادی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ قومی سوشلسٹ ریاست کے پاس معیشت کی ان بیرونی شکلوں میں بنیادی تبدیلیوں کے لیے کوشش کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ قومی سوشلزم مارکسی معنوں میں ہر قسم کی "سوشلائزیشن یا نیشنلائزیشن" کو مسترد کرتا ہے۔ ہمارے معاشی مثالی مطالبات اتنے بڑے

Machine Translated by Google

درمیانے اور چھوٹے کاروباروں میں قطعی طور پر معاشی طور پر آزاد وجود کی تعداد۔ ہم جانتے ہیں کہ صرف آزاد اور خودمختار مرد جو اپنے کام اور کام کی آمدنی کو آزادانہ طور پر تصرف کر سکتے ہیں اپنے کام کے حوالے سے ذمہ داری کے شدید احساس سے معمور ہوتے ہیں کہ صرف اسی سرزمین پر طاقتور شخصیتیں جنم لیتی ہیں اور یہ کہ آزادی اور ذمہ داری کی سرزمین پر ہی معاشرے کا احساس فروغ پاتا ہے جو مشترکہ کام کے ذریعے بندھے ہوئے لوگوں کو زندگی اور تقدیر کی ایک کمیونٹی سے جوڑتا ہے اور اس کے ذریعے انہیں ایک آزاد، خوددار قوم بناتا ہے۔

ایسی سرزمین پر ہی فرد کی فلاح پوری کی فلاح و بہبود سے یکجا ہو سکتی ہے۔

ریاست اور معیشت کی سرحدوں پر

مانچسٹرزم 21 اور ریاستی سوشلزم پولر مخالف ہیں جب ان حدود کو قائم کرنے کی بات آتی ہے جن کا ریاست کو معیشت میں اپنی مداخلت میں عمل کرنا چاہیے۔ پہلا نظریہ ہر ریاستی سرپرستی سے ہر ممکن حد تک آزادی کا مطالبہ کرتا ہے، یہ ریاست کو ایک رات کے چوکیدار کے کردار سے مستعفی دیکھنا پسند کرے گا۔ ریاستی سوشلزم کا خیال ہے کہ زیادہ تر کاروبار بہترین طریقے سے چلائے جاتے ہیں اور ان کا نظم خود ریاست ہی کرتی ہے۔ سوشلائزیشن یا نیشنلائزیشن کی انتہائی انتہائی شکلیں، جو کہ سب کی طرف سے کاروباری اداروں کو چلانے کے لیے روسی اصطلاح ہے، نے ہر اس شخص کو دکھایا ہے جس نے سوشلسٹ تجربات کا غیرجانبداری سے مشاہدہ کیا ہے، حتمی وضاحت کے ساتھ، کہ پیداوار کی ایسی کمیونسٹ شکلیں طویل مدت میں ناقابل عمل ہیں۔

جس نے معیشت کی بنیادوں کے بارے میں ہماری وضاحتوں پر عمل کیا ہے وہ بغیر کسی مشکل کے اس رجحان کی اندرونی وجوہات کو پہچان سکے گا۔ ایک طرف کاروباری اقدام کو دبانا، منافع کے مقصد کا فقدان، مسابقت کا خاتمہ، دوسری طرف کام کرنے کی مجبوری جو کہ سوویت یونین نے بے رحم طاقت کے ساتھ استعمال کی تھی، پیداوار کے فائدے کو کم سے کم کر دینا چاہیے۔

کاروبار کے "ریاست کے کنٹرول" کی بتدریج، معتدل شکل جیسا کہ ہم اسے اپنی جرمن معاشی زندگی سے جانتے ہیں، صرف عوامی معیشت کے مختلف شعبوں میں فائدے کے لیے کامیابی کے ساتھ لاگو کیا جانا ہے۔ آزاد معیشت کے ساتھ مقابلہ کرنے والے شعبوں میں، خاص طور پر بڑی صنعتی پیداوار (کوئلہ) کے میدان میں، تجارتی کامیابی آزاد معیشت کے مقابلے میں بہت محدود ہے، جو کہ تمام اہم فیصلے زیادہ تیزی اور آزادانہ طور پر لینے کی پوزیشن میں ہے، جو کہ ریاستی اداروں کے معاملے میں ممکن ہے۔ ریاستی کنٹرول کے لیے عام طور پر کون سے کاروبار موزوں ہیں اس کا صحیح فیصلہ کرنے کے لیے، ہمیں اس بات سے واضح ہونا چاہیے کہ ریاست قومی معیشت کے کل آپریشن کو کس حیثیت سے سنبھالتی ہے۔

ہم نے وضاحت کی ہے کہ قومی سوشلزم معاشیات کے کام کو طلب کی تکمیل میں دیکھتا ہے۔ پروڈیوسر اور صارف، کارخانہ دار اور صارف، ہر معیشت میں دو اہم شراکت دار ہیں۔ اب ہم جانتے ہیں کہ اس کا استعمال، حتمی تجزیہ میں، ہمیشہ اور ہر جگہ خالصتاً انفرادی ہے، یا بالکل واضح طور پر بیان کیا گیا ہے: روٹی کا ہر ٹکڑا درحقیقت صرف ایک شخص کھا سکتا ہے، کپڑے بھی صرف ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں، فیاٹ کسی بھی وقت چھت فراہم کرتا ہے صرف ایک چھوٹے، جڑے ہوئے دائرے کو، کام کی جگہ کسی بھی وقت ایک مقام فراہم کرتی ہے، لیکن شاید ہم محدود تعداد میں کام کرنے والوں کی تعداد کو محدود کر سکتے ہیں۔ مصنوعات کا عام استعمال یا استعمال۔ اس لیے اگر کھپت، حتمی تجزیے میں، انفرادی ہے، تو یہی بات پیداوار، اشیا کی پیداوار میں بھی ہے۔ پیداواری کام کی پیداوار جتنی زیادہ قیمتی ہے، اتنا ہی واضح ہے کہ یہ صرف ایک انتہائی ذاتی تخلیقی قوت سے پیدا ہوتا ہے۔

سائنس اور فنون لطیفہ کے شعبوں میں دماغ کے کاموں کے لیے، تکنیکی ایجادات اور دریافتوں کے میدان میں یہ فوری طور پر واضح ہے، لیکن یہاں تک کہ جمع شدہ کام کے معاملے میں بھی۔

---

21 مانچسٹرزم معاشی فکر کا ایک مکتبہ ہے جو مانچسٹر میں 91ویں صدی میں 1815 اور 1846 کے تحفظ پسند کورا قوانین کے خلاف ردعمل کے طور پر پیدا ہوا۔ اس نے آزاد تجارت کی وکالت کی اور زمیندار اشرافیہ کے زرعی مفادات کے خلاف صنعت کاروں کی حمایت کی۔ اس تحریک کے اصل حامی رچرڈ کوبڈن (1865-1804) اور جان برائٹ (1811-1889) تھے۔

Machine Translated by Google

کارخانے کی طرح کے ادارے، جن میں مشینوں کے ذریعے میکانائزیشن تقریباً مکمل طور پر انسانی انفرادی کام کو دبا دیتی ہے، آخر کار یہ بات اب بھی درست ہے کہ جوتوں کا جوڑا جو ٹھیک طور پر یہ کارکن تیار کرتا ہے، وہ صرف اسی سے تیار کیا جا سکتا ہے نہ کہ دوسرے کے ذریعے۔ تاہم بڑھتی ہوئی میکانائزیشن کے ساتھ مصنوعات کا معیار ڈوب جاتا ہے۔ پہلے سے ہی زرعی کاروبار میں پرانا اصول درست ہے: "مالک کی آنکھ مویشیوں کو موٹا کرتی ہے"، یعنی صرف پالنے والے کی ذاتی دیکھ بھال ہی اعلیٰ ترین نتائج حاصل کرتی ہے۔

کمیونسٹ معیشت کی تمام کوششیں ہر بار مکمل ناکامی پر ختم ہوئیں۔
اس لیے ہمیں بنیادی طور پر یہ اعلان کرنا چاہیے کہ کھپت اور پیداوار دونوں ہی سماجی کاری کے خلاف ہیں۔ اب، جیسے ہی بنی نوع انسان نے خاندان میں انفرادی معیشت کی اصل معاشی شکلوں کو ترک کر دیا اور محنت کی تقسیم کے ذریعے مزید پیچیدہ معاشی شکلوں کی طرف بڑھی اور عظیم ریاستی برادریوں کی تشکیل کی، وہاں پیداوار اور کھپت کے درمیان ایک نئی چیز یعنی تجارت و تجارت اور مالیاتی نظام میں مداخلت ہوئی۔

یہ انتہائی سادہ معاشی فلسفیانہ مشاہدہ ہمیں ان شعبوں کا واضح ثبوت فراہم کرتا ہے جن میں ریاست کو اپنی معاشی سرگرمیوں کو محدود کرنا پڑتا ہے۔ یہ واقعی فوری طور پر واضح ہے کہ یہاں ان معاملات کا سوال ہے جس میں ہر فرد یکساں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور یہ صرف منطقی ہے کہ یہاں ریاست اپنے فرائض کا دائرہ مشترکہ مفادات کے مجسم کے طور پر پائے۔

اگر ہمارا معاشی فلسفہ درست ہے تو ریاست نے ان میں سے کسی ایک شعبے میں مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہوگا اگر اس نے پہلے ہی کسی ایک شعبے پر ہاتھ آزمایا ہو۔ یہ اس نے نقل و حمل کے میدان میں بھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جنگ سے پہلے جرمن ریلوے حکام کی کارکردگی مثالی تھی، اور وہ آج بھی اس حد تک ہے کہ فرض کے لیے پرانی وفاداری اور دیانت داری آج بھی راج کرتی ہے۔ ایک اکثر امریکہ میں غیر ریاستی ریلوے نظام کو خصوصی کمال کا سہرا بھی دیتا ہے۔ یہ ایک خاص تناظر میں بھی درست ہے کیونکہ ٹریفک زیادہ آزادانہ طور پر ہوتا ہے، اور بہت سی چھوٹی چھوٹی مشکلات جو ہمارے ساتھ بیوروکریٹک نظام میں جکڑی ہوئی ہیں ان سے مشکل سے بچا جا سکتا تھا۔ یہاں تک کہ امریکہ میں عظیم طول و عرض کے انجنوں کی تعمیر نے پہلے بھی ہمارے درمیان حیرت کا اظہار کیا تھا، لیکن اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ امریکی ریلوے نیٹ ورک کے وسیع پیمانے نے اسے تکنیکی طور پر زیادہ آسانی سے ممکن بنایا۔ لیکن یہ نقل و حمل کا پہلو نہیں بلکہ ایک تکنیکی حقیقت ہے جو ہمارے مشاہدات کے دائرہ کار سے تعلق نہیں رکھتی۔ دوسری طرف، ہمارے سوال کے لیے بہت زیادہ اہم ہے -ریلوے میں ٹرانسپورٹ کی حفاظت۔ اس میدان میں جرمن ریلوے ریاستی نقل و حمل کے اس اعلیٰ ترین کام سے مسلسل آگاہ تھی اور تکنیکی اور تنظیمی طور پر، جو کچھ ممکن تھا، کرنے کے لیے اپنے لیے شہرت کا دعویٰ بھی کر سکتی ہے۔ اس میدان میں مسافروں کی زندگی کو کس غیر ذمہ دارانہ لاپرواہی سے خطرہ لاحق تھا، بالکل امریکی اور فرانسیسی ریلوے میں، امریکی ریلوے اور فرانسیسی ریلوے پر قومیانے سے پہلے کے ریلوے حادثات کی تاریخ سے ابھرتا ہے، جب تک کہ یہ پیرس روتھسچائلڈز کے منافع کی لاپرواہی سے کام لیتے رہے۔ -یہاں تک کہ یہاں تک کہ ہم ایک بار پھر منافع کے سرمایہ دارانہ خیال اور مطالبہ پورا کرنے والی معیشت کے فرض کے خیال کے درمیان بنیادی مخالفت دیکھتے ہیں۔

تجارت کا کام، سب سے پہلے، سامان اور افراد کی استعمال یا کام کی جگہوں پر محفوظ، فوری اور سستی منتقلی کے ذریعے قومی معیشت کی خدمت کرنا ہے۔ منافع کا سوال ریاستی ادارے میں صرف دوسرے نمبر پر آتا ہے، یا یہ صرف ٹیرف پالیسی کا سوال ہے۔ تجارت کا تعلق فطری طور پر ڈاک اور ٹیلی گراف کے نظام سے بھی ہے۔ یہاں تک کہ جرمن پوسٹ اور ٹیلی گراف انتظامیہ کی کارکردگی کی صرف باعزت یادداشت کی ضرورت ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ یہ اہم قومی اقتصادی کام ریاست نے کس حد تک محفوظ، تیزی اور قابل اعتماد طریقے سے پورا کیا۔

Machine Translated by Google

دوسری طرف تجارت کو ہمیشہ نجی کاروباری اقدام کا خصوصی کام سمجھا جاتا رہا ہے۔ اب تجارت کے بارے میں اتنی غیر واضح بات نہیں کی جا سکتی جتنی کہ ٹرانسپورٹ سسٹم کی۔ ریاستی ضابطے کے لیے شروع سے صرف ایک خاص قسم کی اشیا، درحقیقت بڑے پیمانے پر استعمال کی جانے والی اشیا پر غور کیا جاتا ہے۔ سب سے اہم غذائی مصنوعات میں تجارت کے ریاستی ضابطے کی جنگ سے پہلے جتنی کم فہمی کی توقع کی جا سکتی تھی -چونکہ آزاد تجارت کے نظریے نے ہمارے قومی معاشی طرز فکر پر حکمرانی کی تھی -جنگ کے بعد کے اب بھی ناقابل فراموش عرصے کے دوران انتہائی اہم غذائی مصنوعات میں بے شرمی سے سود [illegible] پر ریاستی کنٹرول اور اس کی تقسیم کے ذریعے۔ وہاں کیا غلط ہے، جیسا کہ ہم پہلے ہی دکھا چکے ہیں، پیداوار کو منظم کرنا چاہتے ہیں یا اسے ہمیشہ ریاست کے زیر کنٹرول طریقے سے سمجھنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف، پیداوار کی صحیح تقسیم بلاشبہ ایک خاص طور پر اہم ریاستی کام ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ روس میں صرف بورژوا تنظیمیں ہی محفوظ رہ گئی ہیں جو زرعی پیداوار اور کنزیومر کوآپریٹیو تھیں، اس طرح، دوسرے لفظوں میں، وہ تنظیمیں جنہوں نے مشترکہ مفاد میں سب سے اہم غذائی مصنوعات کو ذخیرہ کرنے اور جمع کرنے اور دوسری طرف مشترکہ مفاد میں صارفین کو فراہم کرنے کا کام بالکل ٹھیک طریقے سے طے کیا تھا۔ ہمارے جرمن کا ایک سروے

معاشی زندگی اب ہمیں دکھاتی ہے کہ ہمارے درمیان بھی یہ خیال بالکل نیا نہیں ہے لیکن یہ کہ تعاون پر مبنی خیال ہر جگہ تیزی سے اپنی گرفت میں آ رہا ہے اور اس کے ساتھ وہ پیشگی شرائط پیدا ہو رہی ہیں جو قومی سوشلزم کے ذہن میں اس غیر معمولی اہم سوال کے ضابطے کے لیے ہیں۔ زرعی مصنوعات کا تعاون پر مبنی استعمال ایک طرف کسان کو اس کی مصنوعات کو مناسب قیمتوں پر اتارنے کو یقینی بناتا ہے، یہ کھاد، زرعی آلات وغیرہ کی باہمی خریداری کو یقینی بناتا ہے، اور یہ خاص طور پر زرعی گوداموں کے قیام کے ذریعے طلب کی تکمیل کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسری طرف، صارف یونینوں نے اپنی طرف سے صارفین کو مصنوعات کی براہ راست فراہمی کے لیے مکمل طور پر عملی اقدامات کیے ہیں اور سب سے بڑھ کر درمیانی تجارت کو دبانے کے ساتھ۔ پروڈکشن کوآپریٹیو اور کنزیومر کوآپریٹیو کا ریاستی نگرانی میں انضمام اس سوال کو حل کرنے کا مقدر ہے۔

یہاں تک کہ سوال کا مرکز ایک بار پھر یہ ہے کہ منافع نہیں بلکہ طلب کی تکمیل معیشت کا پہلا کام ہے۔

تجارت کے لیے خاص طور پر ان تمام شعبوں میں جہاں خطرے کا ذاتی عنصر زیربحث آتا ہے، اس پر قبضہ کرنے کے لیے کافی سے زیادہ چیزیں باقی ہیں۔ کھانے کی مصنوعات کے لیے جو ہمیشہ محفوظ رہتی ہے، اور فروخت کے تمام حالات میں، وہ عوامل جو تاجر کی خصوصیت رکھتے ہیں، شروع سے ہی ختم کردیئے جاتے ہیں۔

مالیاتی نظام تیسری اور سب سے اہم چیز ہے جسے ریاستی ضابطے میں لانا ہے۔ بہت سے مالیاتی نظریہ سازوں نے پیسے کو مصنوعات کے تبادلے کے تبادلے کا ایک ذریعہ بتایا ہے۔ یہ وضاحت درحقیقت غلط نہیں ہے بلکہ جامع اور واضح بھی نہیں ہے۔ بہر حال، یہ تعریف صحیح احساس کا اظہار کرتی ہے کہ پیسہ سامان کی آمدورفت کے لیے ایک امداد ہے۔ یہ حقیقت یہ ہے کہ ریاست اپنے لیے سکوں کے استحقاق کا دعویٰ کرتی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ریاست پیسے کو عوامی زندگی کا ایک خاص شعبہ سمجھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ریاست نے تعزیرات کے ضابطے میں سیکشنز کی ایک پوری سیریز تیار کی ہے جو جعل سازی سے نمٹتی ہے اسی طرح یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ پہلی اہمیت کا عوامی معاملہ ہے۔ درحقیقت، ریاست نے بھی ایک طویل عرصے سے اپنے اختیار کے ذریعے یہ طے کیا ہے کہ عوام میں پیسے کے طور پر کیا جائز ہے۔

Machine Translated by Google

تجارت مالیاتی نظریاتی ماہرین کی ایک خصوصی واقفیت - Chartalists22 -پیسے کے ریاستی نظریہ کی نمائندگی کرتا ہے جو خلاصہ طور پر اعلان کرتا ہے: "پیسہ وہ ہے جسے ریاست پیسہ قرار دیتی ہے"۔ اس کے ساتھ پیسہ پیسے کے مادہ سے مکمل طور پر الگ ہوجاتا ہے، اور ریاستی خودمختاری کی مہر لوہے، ایلومینیم، چینی مٹی کے برتن اور سب سے بڑھ کر، کاغذ سے "پیسہ" بنانے کے لیے کافی ہے۔ حال ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ نظریہ درحقیقت حقیقت بن چکا ہے۔ ان مالیاتی نظریات کے مخالفین - Metallists23 - پرانے خیال سے چمٹے ہوئے ہیں کہ پیسے کی اندرونی قدر ہونی چاہیے، اس طرح قیمتی دھات (سونے اور چاندی) سے ہونی چاہیے۔ موجودہ تعلقات اس رجحان کو برداشت نہیں کرتے کیونکہ حقیقت میں، ریاست کاغذ سے پیسہ بھی بناتی ہے، اور درحقیقت وہ پیسہ جس سے کوئی واقعی کچھ خرید سکتا ہے، یہاں تک کہ جب بینک نوٹ بالکل بیکار کاغذ سے بنے ہوں۔ لیکن اس رقم کی قوت خرید کا سوال ایک اور کہانی ہے۔ یہاں پیسے کی ڈوبتی قوت خرید جو کاغذی کرنسی کی بڑھتی ہوئی رقم کے الٹا تناسب میں کھڑی ہے، ایسا لگتا ہے کہ دھاتی ماہرین کو درست ثابت کرتا ہے، کیونکہ حقیقت میں سونے اور چاندی کے سکوں نے کاغذی کرنسی کی قوت خرید کو نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ لیکن یہ ایک اور وجہ کی وجہ سے ہے، یعنی سونے کے پیسے کے اجناس کے کردار کے لیے۔ اس لیے نہیں کہ سونے کا پیسہ اصلی سونا ہے کیا یہ اپنی قوت خرید کو برقرار رکھتا ہے بلکہ اس لیے کہ سونے کا پیسہ بھی ایک شے ہے۔ بیس مارکس کا سکہ آج اپنی قوت خرید کو سٹیمپ شدہ ریاستی کرنسی کے نشان '20مارکس' سے حاصل نہیں کرتا ہے بلکہ اس میں بہتر سونے کی اشیاء کے مواد سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ہم یہاں ان مالیاتی نظریاتی متنازعہ سوالات پر زیادہ دیر نہیں رہ سکتے، ہمیں قومی سوشلسٹ اصلاحات کے استدلال کے مطابق ریاستی مالیاتی نظام کی نمائندگی میں ان سوالات پر زیادہ طوالت سے بات کرنی ہوگی۔ یہاں یہ تسلیم کرنے کی بات ہے کہ مالیاتی نظام، ریاست اور معیشت کی سرحدوں کے بارے میں اس وقت ہمارے سامنے آنے والے سوال کی صورت میں، بہرصورت ان شعبوں سے تعلق رکھتا ہے، جو پوری اقتصادی زندگی کے ایک اہم ترین معاملے کے طور پر، بالکل اہم ترین اشیائے خوردونوش میں تجارت اور تجارت، کو یقینی طور پر ریاست کے حصہ داری پر سب سے زیادہ احتیاط کا نشانہ بنایا جانا چاہیے۔

مالیاتی مسئلہ کی اہمیت آج کسی خاص وضاحت کی محتاج نہیں۔
ہر چیز پر حکمرانی کرنے والی بڑی مالی طاقتوں کی طاقت ہر اس شخص پر ظاہر ہوتی ہے جو اسے دیکھنا چاہتا ہے۔ دور اندیش شخص نے پہلے ہی یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ ریاست نے مالیاتی نظام کے حوالے سے جس نااہلی، جھوٹے انداز میں خود کو پوزیشن میں رکھا ہے، ریاستی مالیات کے موجودہ تباہ کن حالات کی بنیادی وجہ ہے۔ یہ حقیقت کہ زیادہ تر نام نہاد ریاستی مرکزی بینک خالصتاً ریاستی ادارے نہیں ہیں بلکہ اسٹاک کمپنیاں ہیں جن میں حکومتوں نے اپنے لیے صرف کچھ نگرانی کے حقوق پہلے ہی سے رکھے ہوئے ہیں، اس سے عوامی مالیاتی نظام کے میدان میں بگڑے ہوئے حالات کا اندازہ ہوتا ہے۔

قومی سیاسی بنیادیں۔

طاقت کے بغیر کوئی ریاست اور اختیار کے بغیر کوئی حکومت نہیں۔ کچھ بھی زیادہ خود واضح نہیں ہے، اور عام فہم کے لیے فوری طور پر واضح ہے۔ اگر حکومتی حلقوں میں ہمارے درمیان آج بھی کوئی یہ مانتا ہے کہ کوئی فوجی اور سیاسی طاقت کے مکمل فقدان کے ساتھ حکومت کرنے کے قابل ہے تو اسے ہماری عوامی سوچ کی پوری غفلت سے منسوب کرنا چاہیے۔

طاقت کے آلے کے بغیر طاقت ناقابل تصور ہے۔ سیاسی طاقت اور طاقت کے عسکری ذرائع ایک دوسرے کو ایک دوسرے سے ایسے ہی قریب رکھتے ہیں جس طرح معیشت اور اخلاقیات کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے کے لیے طاقت کا ایک فوجی آلہ بنانے کا واحد ذریعہ ہے۔

22چارٹالسٹ فئٹ منی یا حکومت کے جاری کردہ ٹوکن (لاطینی: charta)کو بطور قومی کرنسی کے استعمال کی حمایت کرتے ہیں۔
23دھاتوں کے ماہرین کا خیال ہے کہ پیسہ اپنی قیمت قیمتی دھاتوں سے حاصل کرتا ہے اور فیاٹ رقم کی کوئی اندرونی قیمت نہ ہونے کی مخالفت کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

ہمارے غریب آبائی وطن کو کتنی خوفناک سزا دی گئی ہے کیونکہ اس نے طاقت کے تصور کو مسترد کر دیا ہے اور خود کو اس امن پسندانہ دھوم دھام کے حوالے کر دیا ہے جس کا ہم روزانہ اور گھنٹے کے بعد تجربہ کر رہے ہیں۔ "بدتر صورتحال کو روکنے کے لیے" ہم نے خود ہتھیار ڈالے اور اپنے ہتھیاروں کو تباہ کر دیا، "بدتر صورتحال کو روکنے کے لیے" ہم نے ورسائی کے حکم نامے پر دستخط کیے، "بدتر صورتحال کو روکنے کے لیے" برلن حکومت نے ہم سے ہر اس چیز کے لیے ہاں اور آمین کہا، "بدتر صورتحال کو روکنے کے لیے" ہم نے اپنے خلاف ہر بدی، ہر ذلت، ہر استحصال کی اجازت دی ہے۔ بزدلی اور ذلت کے اس بے شرم الفاظ سے جرمن عوام کو مزید گہری مصیبت میں ڈال دیا گیا ہے۔ ہم سے جو مطالبہ کیا گیا تھا ہم نے اسے پورا کیا، اور اے

جرمن بننے کی خواہش رکھنے والے وزیر ڈاکٹر راتھیناؤ42 نے عوامی سطح پر یہ اعلان کرنے کی جسارت کی: پورا کرنے میں قطعی طور پر کوئی نااہلی نہیں ہے، یہ صرف اس بات کی ہے کہ کسی قوم کو کس حد تک تکلیف میں جانے دیا جا سکتا ہے! دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ -اگرچہ Rathenauکے الفاظ پہلے ہی کافی واضح ہیں: جرمن قوم مکمل طور پر بے دفاع ہے، یہ سیاسی طور پر مکمل طور پر بے اختیار ہے، فکری طور پر یہ تقریباً ختم ہو چکی ہے، یہ صرف کام جاری رکھ سکتی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو جرم کے اتنے بڑے بوجھ سے بوجھل ہونے کی اجازت دی ہے کہ منتخب لوگوں کے ممبران، ان معاوضوں پر، جرمن کام کی قیمت پر دنیا کے تمام ممالک میں ہمیشہ کے لیے کام سے پاک زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن اب یہ خطرہ موجود ہے کہ جرمنوں کی بہت بڑی افرادی قوت بھی حیرت انگیز بوجھ تلے دب جائے۔ لہٰذا جرمنوں کو محرکات کے ذریعے مسلسل زندہ رکھنا چاہیے اور اس طرح سے ان کی جسمانی کارکردگی کی صلاحیت کو اس حد تک برقرار رکھا جانا چاہیے کہ وہ ہر وقت اس فریب آمیز امید میں پوری طاقت جمع کر کے کام کر سکیں کہ شاید وہ ایک دن اپنے آپ کو اپنے بوجھ سے آزاد کر لیں گے۔ "یہ صرف اس بات کی ہے کہ کسی قوم کو کتنی گہرائی تک تکلیف میں پڑنے دیا جا سکتا ہے!" یہ وزیر راتھیناؤ کا سیاسی جذبہ تھا جسے تمام ریپبلکنز نے منایا۔

اگر ہم نے جدید جرمن سٹیٹ کرافٹ کے اس نمونے کو یاد کیا ہے تو یہ صرف اس خوفناک مثال کی تصدیق کرنے کے لیے تھا جو ہمارے اتنے قریب ایک بے دفاع اور ہتھیاروں سے محروم قوم کی ہے جسے ہر چیز، یہاں تک کہ ہر طنز کو سہنا پڑتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہمارے لیے ایک بیرونی طاقتور ریاست کا عقیدہ درست ہے جو تنہا امن اور آزادی کی ضمانت دے سکتی ہے۔ ہم تاریخی وجوہ کو بیان کرتے ہیں، یہ کسی منشور کا کام نہیں بلکہ مؤرخ کا معاملہ ہے۔

بیرونی طور پر چلنے والی طاقت کی سیاست کے خیال کا ہم منصب اندرونی طور پر ہدایت یافتہ سخت آئینی ریاست ہے۔ ہم بسمارکی طاقت کی ریاست میں اس مثالی حالت کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے لیکن ان شعبوں میں جن کا تعلق مالیاتی نظام اور نجی جائیداد کی لامحدود تسلیم اور اس سے ہمارے قانونی نظریات سے اخذ کیے گئے مطالبات سرمایہ دارانہ خیال کے تحت تھے۔

اس بات پر کوئی خاص زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ داخلی سیاست کے معاملے میں قومی سوشلزم غیر مشروط طور پر قانون کے نقطہ نظر پر کھڑا ہے کیونکہ قانون کے سامنے سب کو برابر ہونا چاہیے اور معاشرتی نظام میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن ایک ضروری تبدیلی ضروری ہے۔

قانون کے بنیادی خیال کے حوالے سے جو جرمن کے لیے ایک اندرونی ضرورت، پورے کے اعلیٰ مفادات کے لیے رضاکارانہ ماتحتی کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب کہ قانون کے جو نسخے آج ہمارے درمیان درست ہیں وہ محض طاقت کے حکم کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور درحقیقت ایک ایسی طاقت کے احکام کے طور پر نظر آتے ہیں جو تمام لوگوں کی خدمت میں کھڑے نہیں ہوتے، لیکن خاص طور پر جائیداد کے تحفظ کے حوالے سے سوالوں کے سامنے موجود ہوتے ہیں۔

24والتھر راتھیناؤ (1867-1922)ایک یہودی صنعت کار اور سیاست دان تھے جنہوں نے 1922میں 192میں تعمیر نو کے وزیر خارجہ کے طور پر کام کیا۔ اس قتل کے لیے جولائی 1922میں Republikschutzgesetz (ریپبلک کے تحفظ کے لیے قانون) کا نفاذ تھا جس کا فیڈر اکثر حوالہ دیتا ہے۔

Machine Translated by Google

شخص کی. عوامی قانون کی نئی ترتیب کے سوال پر کسی اور حصے میں مزید تفصیل سے بحث کی جائے گی۔

اب ہم مختصراً خارجی حالت کے سوالات کی طرف آتے ہیں۔ اس سوال پر حتمی فیصلہ کسی بھی طرح فوری نہیں ہے۔ یہ عام طور پر ہمارے اندرونی سیاسی حالات کی کافی بنیادی صفائی کے بعد ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس اندرونی سیاسی تطہیر کا واحد ممکنہ راستہ ہمارے نزدیک صرف ایک آمریت ہے جو پورے عزم کے ساتھ ہمارے قومی جسم میں سڑنے اور بیماری کے ذرائع کو کاٹ کر جلا دیتی ہے۔

ایسے لیڈر سے جو مطالبات ہم کرتے ہیں وہ غیر معمولی حد تک زیادہ ہیں۔ اپنے لوگوں کے لیے پرجوش محبت، ایک نہ جھکنے والا ارادہ، اس کے تمام فیصلوں میں ایک مجازی نیند کا یقین اسے ممتاز کرتا ہے۔ یہ کہ اس کی فکری صلاحیتوں کا اوسط سے اوپر ہونا خود ظاہر ہے، لیکن مختلف شعبوں میں علم اور صلاحیتیں فیصلہ کن عنصر نہیں ہیں۔ علم اور سیکھنے کا ادراک دوسرے لوگ کر سکتے ہیں - کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اعلیٰ علم کے حامل ہیں، فکر کی بڑی وضاحت، عظیم وجدان کے حامل، بہترین فنکارانہ ہنر کے حامل ہیں -لیکن اگر ان میں آخری چیز کی کمی ہو، پرجوش ارادے، غیر متزلزل جذبے، گہری اخلاقی سنجیدگی کی بنیاد پر، تو وہ قوموں کے سربراہ، نئے لیڈروں اور روشن خیالوں کے طور پر کبھی بھی آگے نہیں بڑھ پائیں گے۔ ہم مسیح اور لوتھر، ساوونارولا 25اور محمد جیسے مذہبی ذہانت کے بارے میں سوچتے ہیں، بسمارک اور کروم ویل جیسے سیاستدانوں، فریڈرک دی گریٹ اور یارک 26جیسے جرنیل وغیرہ۔ آمر کو تمام غیر ضروری پابندیوں اور ہچکچاہٹ سے مکمل طور پر آزاد ہونا چاہیے، اس کے لیے کوئی ناگزیر چیز نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقت کا تعین کرے جب اس کے ہاتھ سے تاریخ کا تعین ہوتا ہے۔ وہ قوم کی آرزو کو مجسم بناتا ہے، اور اس لیے وہ کبھی غلطی نہیں کرتا اور ان لوگوں کی جنونی محبت کی وجہ سے جنم لیتا ہے جن کو اس کے عمل سے نجات ملتی ہے۔ اسے نفرت کرنے کے قابل ہونا چاہیے، اتنی سختی اور بے رحمی سے جتنا وہ اپنے لوگوں اور اپنے مقدس کام سے پیار کرتا ہے۔ اپنے معاونین اور ساتھیوں کے سلسلے میں وہ آزاد اور مساوی لوگوں میں پہلے نمبر پر ہے ۔

یہ پرانا جرمن خیال لیڈر کے درمیان اس آہنی تعلق کی بنیاد رکھتا ہے۔
اور اس کے دوست اس مقصد کی خاطر۔

وہ لیڈر ہے کیونکہ اس نے خود کو ثابت کیا ہے، اور جب تک وہ خود کو ثابت کرتا ہے۔

ہر طاقت ایسا لگتا ہے جیسے اس کی موجودگی سے وہ دگنی ہوگئی ہو۔
وہ ہر پوشیدہ توانائی کو نکالتا ہے،
ہر ایک کو اپنا اپنا منفرد ہنر دکھانا،
پھر بھی سب کو وہی چھوڑ کر جو قدرت نے انہیں بنایا،
اور صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ اور کچھ نہ ہوں۔
صحیح جگہ اور وقت پر۔

(شیلر، والنسٹین) 27

وہ اپنے بارے میں سخت اور سخت ہے، وہ اپنے آپ کو اپنے قوانین کے مطابق چلاتا ہے۔ اس کے پاس وقت ہے اور ہر ایک کی سنتا ہے، لیکن وہ اہم اور غیر اہم میں فرق کرنے کے قابل ہے۔ اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے شاید وہ خوفزدہ نہ ہو۔

(1452-1498) Girolamo Savonarola 25ایک ڈومینیکن فریئر تھا جس نے ریاست اور پادریوں کی بدعنوانی کے خلاف تبلیغ کی اور پیشن گوئی کی کہ فلورنس ایک طاقتور نیا یروشلم بن جائے گا اگر اس نے اپنی اخلاقی خرابیوں کو درست کیا۔ اس کا اضافی انکار
فرانس کے خلاف پوپ الیگزینڈر ششم کی ہولی لیگ کی حمایت نے 1497میں اس کے اخراج پر اکسایا اور درج ذیل کو پھانسی دی گئی۔
سال

26 (1759- 1830) Ludwig Graf Yorck von Wartenburgایک پرشین فیلڈ مارشل تھا جس نے 1812میں نپولین کے روس پر حملے کے دوران پرشین جنرل جولیس وان گراورٹ کے فرانسیسیوں کے ساتھ تعاون کی مخالفت کی تھی اور اس طرح ناپولکس کے خاتمے میں سی آئی کے قیام میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ 1814میں نپولین کی ایلبا جلاوطنی۔

27فریڈرک شلر، ڈائی پیکولومینی، ان کی والنسٹین ٹرائیلوجی (1799)کا پہلا ڈرامہ۔ ترجمہ سیموئیل ٹیلر کولرج کا ہے۔

Machine Translated by Google

خون اور جنگ، وہ اس وقت تک آرام اور آرام نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کا مقصد حاصل نہ ہو جائے، پھر وہ اپنی تخلیق کو مزید محفوظ رکھتا ہے جہاں تک یہ انسانی طور پر ممکن ہے، لیکن وہ خود پیچھے ہٹ سکتا ہے، جیسا کہ ڈکٹیٹر سولا نے کیا، اور اس طرح اپنے کام کو دوگنا اس طرح محفوظ بناتا ہے کہ وہ دور سے کام کرتا ہے لیکن پھر بھی اپنی مضبوط شخصیت کے ذریعے ہر چیز کو غیر معمولی معیارات سے ناپنے پر مجبور نہیں کرتا۔ دوسری طرف، اگر ٹائٹن سیاسی روزمرہ کی زندگی کا مستقل تعین نہیں کرتا بلکہ روحانی معنوں میں رہنما رہتا ہے تو ایک آزاد اور زیادہ خود مختار پیروکار تیار ہو سکے گا۔ عمل کی ایسی شاندار اور ڈکٹیٹر کو ممتاز کرے گا جو جرمنی کو دوبارہ بلندی پر لے جائے گا۔ اگر پھر ایک غیر معمولی رہنما کے کارنامے سے دلدل سے نکلنے کا راستہ مل جاتا ہے، ایک آزاد قومی زندگی کی داخلی اور خارجی شرائط دوبارہ حاصل ہو جاتی ہیں، تو قوم ایک بار پھر ریاست کی خارجی شکل کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہے۔

مستقبل کی ریاستی شکل کے بارے میں ہمارا نظریہ بنیادی طور پر اس انداز سے متاثر ہوگا جس میں عوامی زندگی کی کچھ شکلیں، خاص طور پر حق رائے دہی اور اس سے حاصل ہونے والی عوامی نمائندگی کی تشکیل کی جائے گی۔ ہم یقینی طور پر ایک صحت مند جمہوریہ ریاست کے امکان کے بارے میں سوچ سکتے ہیں، جیسا کہ قدیم روم میں تھا۔ درحقیقت، جرمنی میں تقریباً تمام تاریخی یادیں بادشاہی ریاست کی شکل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اب بادشاہی ریاست کی شکل کسی بھی طرح سے خاندانی خیال کو لازم و ملزوم نہیں رکھتی۔ اس کے برعکس، ایسا لگتا ہے کہ اکثر خاندانی مفادات نے قوموں کو نقصان پہنچانے کے لیے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ ایک اور عنصر ہمیں بادشاہی ریاست کی شکل کو دوبارہ متعارف کرانے کے سوال میں انتہائی احتیاط کی تلقین کرتا ہے -خاندانوں کے درمیان وراثت کا نتیجہ۔ جرمن عوام کی دردناک تاریخ میں یہ بات بار بار دیکھنے کو ملتی ہے کہ ایک اہم حکمران کے بعد تیسری نسل نے اپنے آباؤ اجداد کے ورثے کو ضائع کیا، قوم کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچایا، سلطنت کے اقتدار کا مقام کھو دیا، اور شہریوں کے امن اور فلاح و بہبود کو تباہ کیا۔ جرمن جس چیز کا تصور کرتا ہے جب وہ خاص طور پر موروثی حکمران گھر کے تحت بادشاہت کے فوائد کی بات کرتا ہے وہ ہمیشہ ان لوگوں کے بارے میں سوچتا ہے جنہیں تاریخ نے "عظیم" کا خطاب دیا ہے۔ ہم اس طرح چارلس دی گریٹ، اوٹو دی گریٹ82، فریڈرک دی گریٹ92 اور ان چند لوگوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو ان حقیقی حکمرانوں کے برابر ہیں۔ لیکن نااہلی، بے بسی، خود غرضی، پراگندگی، فنتاسی، لوگوں سے دوری اور دیگر خطرناک خصوصیات کی گیلری کی ایک لمحاتی یادداشت جو لوئس دی پیئس03، اوٹو ،III31وینسلاؤس23، چارلس VI33 کے ناموں سے جڑی ہوئی ہیں۔

،

28 شارلمین 768 (ca. 742-814)میں فرانکس کا بادشاہ بنا اور اس نے اپنی حکومت کو فرانسیا سے آگے بڑھ کر کیرولنگین بنا دیا۔ سلطنت جس میں مغربی یورپ کا بیشتر حصہ شامل تھا۔

29اوٹو دی گریٹ (912-973)ڈیوک آف سیکسنی تھا جو 936میں جرمنوں کا بادشاہ بنا، 955میں میگیاروں کو شکست دی اور 961میں اٹلی کی سلطنت کو فتح کیا۔ 962میں اسے پوپ جان XIIنے شہنشاہ کا تاج پہنایا اور رومی شہنشاہ کے طور پر روم سے حکومت کی۔

Charlemagne (778-840) Louis le Pieux 30کا بیٹا تھا، جس کے ساتھ اس نے 813سے شریک شہنشاہ کے طور پر حکومت کی۔ 817میں اس نے اپنی سلطنت کو اپنے تین بیٹوں اور اپنے بھتیجے برنارڈ میں تقسیم کر دیا، جو اٹلی کے بادشاہ کے طور پر حکومت کرتے تھے۔ تاہم، برنارڈ نے اپنے چچا کے خلاف بغاوت کی اور اسے اندھا کرنے کی سزا دی گئی، جس کے فوراً بعد وہ مر گیا۔ لوئس نے عوامی طور پر اپنے ظلم کا کفارہ ادا کیا اور اس طرح ایک حکمران کے طور پر اپنا بہت سا وقار کھو دیا۔ فرانکش سلطنت کو ان کے دور اقتدار کے بقیہ عرصے میں خانہ جنگیوں نے نشان زد کیا۔

31 اوٹو. 996 (980-1002) IIIسے مقدس رومی سلطنت تھا اور اسے اپنے دور حکومت میں سلاویوں کی طرف سے بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تاکہ وہ ایلبے کے مشرق میں شاہی علاقوں کو ترک کرنے پر مجبور ہو گیا، حالانکہ اس کے باوجود وہ پولینڈ اور ہنگری میں عیسائیت کے اثر کو مضبوط کرنے میں کامیاب رہا۔

32 Přemyslid. خاندان کا 921 (ca.907-935) Vaclav Iسے بوہیمیا کا ڈیوک تھا۔ 929میں، بوہیمیا پر مشرقی فرینک کے بادشاہ، ہنری دی فاؤلر نے حملہ کیا اور بعد میں انہیں خراج کی ادائیگی دوبارہ شروع کرنے پر مجبور کیا۔ وکلاو کو لیگ میں شرفا کے ایک گروپ نے اپنے بھائی بولیسلاو کے ساتھ قتل کر دیا، جو بوہیمیا کا اگلا ڈیوک بن گیا۔

33چارلس (1368-1422) VIکو 'le bien-aime'(محبوب) کے ساتھ ساتھ 'le fou'(پاگل) کہا جاتا تھا۔ وہ پاگل پن سے دوچار تھا اور اس کا دور حکومت سو سالہ جنگ کے جاری تنازعات سے نشان زد تھا۔ برگنڈی کے ساتھ چارلس کے جاری جھگڑے کا فائدہ انگلینڈ کے ہنری پنجم نے اٹھایا، جس نے 1415میں اگینکورٹ کی لڑائی میں فرانسیسیوں کو شکست دی۔

1420میں دستخط شدہ ٹرائیس کے معاہدے کے ذریعے، ہنری کو چارلس ششم کی بیٹی کیتھرین کی شادی کے ساتھ ساتھ فرانس کے تخت کی جانشینی بھی دی گئی۔

Machine Translated by Google

Friedrich Wilhelm III34, Wilhelm II35واضح طور پر تسلیم کرنے کے لیے کافی ہے کہ خاندانی ریاست کی شکل میں کسی بھی طرح سے قوم کی فلاح و بہبود کی ضمانت شامل نہیں ہے۔

جو بادشاہت کی طرف جرمنوں کے جھکاؤ کا اظہار کرتا ہے وہ ایک رہنما کے لیے جرمن کی ضرورت ہے، اور خود کو ایک رہنما کے تابع کرنے کی تیاری ہے۔ قطعی طور پر یہ آخری خصوصیت شاید جرمن کی ایک خاص خصوصیت ہے، ہم جرمن کردار کی اس خاصیت کو اس کے اچھے اور برے پہلوؤں میں بخوبی جانتے ہیں۔ موت تک کی وفاداری نے اسے سب سے زیادہ طاقتور فتوحات کے لیے لڑنے اور جیتنے کی اجازت دی، اس نے اسے غیر ملکی جھنڈوں کی پیروی کرنے کی بھی اجازت دی۔ لیکن اس میں کمزور قسم کے لوگوں میں بے وقعتی اور غلامی، غیر ملکی چیزوں سے محبت اور فیصلے کی کمی تک کی آزادی کا بہت زیادہ فقدان بھی شامل ہے۔

اس لیے جانشینی کے حوالے سے سوال خود جرمنی میں حل کرنا مشکل نہیں ہے۔
زیادہ مشکل سوال لیڈر کے مسئلے میں ہے۔

لیڈر کا انتخاب اب تک کم و بیش ہمیشہ خالص موقع پر رہ گیا ہے۔
شاہی ازدواجی بستر درحقیقت کسی بھی طرح سے اس فکری صلاحیت اور ضروری کرداری خصلتوں کی ضمانت نہیں ہے جس کا ہر طرح سے مطالبہ بادشاہ سے کیا جانا چاہیے۔ اور اگر ہم جدید جرمن معیشت کو یاد کرتے ہیں، جہاں پارٹی میں محض رکنیت ہی اعلیٰ سرکاری عہدوں کے لیے اہلیت کا فیصلہ کرتی ہے، تو ہمیں اس سوال پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

مشکل بہر حال اس کے اخلاق و کردار کی حفاظت میں ہے جس کے ہاتھ میں لوگوں کی تقدیر ڈالی جائے۔ اگرچہ ایک ڈکٹیٹر قومی خواہش کے علمبردار کے طور پر اپنے آپ سے قیادت خود پر لے لیتا ہے، مستقبل کے لیڈر کو حقیقت میں قوم کی شعوری خواہش سے بہترین اور موزوں کے طور پر ابھرنا چاہیے۔

اس طرح یہ بات پوری طرح کھلی رہ سکتی ہے کہ آیا سب سے زیادہ قدر ایک شخص میں جمع ہونی چاہیے یا ریاستی قیادت دو یا زیادہ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ بہر حال، ہمارے لیے ایک بات ثابت قدم ہے کہ اعلیٰ ترین ریاستی امور کی قیادت جس کو سونپی گئی ہے، خواہ وہ سربراہان کا تاج پہنا ہوا ہو یا قونصلر ڈومور ٹریوموریٹ، سب سے زیادہ ذمہ داری، بہترین صورت میں، آئین میں لنگر انداز ہوگی۔ اس لیے سب سے زیادہ ذمہ داری سب سے اہم قومی سیاسی بنیاد ہوگی جو قومی سوشلسٹ ریاست کو حکمرانی کی سابقہ شکلوں سے ممتاز کرے گی۔

قومی سوشلسٹ ریاست کی قومی سیاسی بنیادوں کا ایک خاص پہلو ایک قوم پرست ریاست کا مطالبہ ہے جس میں بیرونی ممالک اور نسلوں کے افراد کو ریاستی امور کی قیادت کے ساتھ ساتھ عوامی عہدوں کی ذمہ داری سے بھی باہر رکھا جاتا ہے۔

جرمنی کی پوری تاریخ کے عظیم سبق کا خلاصہ اس حقیقت میں دیا جا سکتا ہے کہ جب اس کے حکمرانوں نے غیر ملکی مفادات کی پیروی کی اور جب انفرادی صوبوں اور شہروں کے چھوٹے چھوٹے تحفظات کو رائج کے مشترکہ معاملات سے بالاتر رکھا گیا تو جرمنی ہمیشہ غریب، کمزور اور دکھی رہا۔ اور اسی طرح جرمنی ہمیشہ مضبوط اور طاقتور تھا جب وہ متحد تھا اور اس کے حکمرانوں نے جرمن انداز میں سوچا اور محسوس کیا اور صوبے اور شہر عظیم مشترکہ آبائی وطن کے ممبر کے طور پر محسوس ہوئے۔ داخلی طور پر تمام آزادی اور تنوع کے ساتھ بیرونی طور پر قوم کا خاتمہ۔ یہ جرمن ریاست کا صحیح خیال ہے۔ بسمارک ریخ پہلے ہی

34فریڈرک ولہیم 1797 (1840-1770) IIIسے پرشیا کا بادشاہ تھا۔ اگرچہ اس نے نپولین کی جنگوں میں غیرجانبداری کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی اور تیسرے اتحاد میں شامل نہیں ہوا، لیکن اسے جنگ کی حامی جماعت نے مجبور کیا جس کی ملکہ لوئیس نے چوتھے اتحاد میں شامل ہونے کی حمایت کی جس کے نتیجے میں 1800میں جیولن کے اتحاد میں شامل ہو گئے۔ پرشیا کو نپولین نے شکست دی۔

35ولہیم دوم (1941-1859)آخری جرمن شہنشاہ تھا اور اس نے 1888سے نومبر 1918تک حکومت کی۔ ولہیم نے بسمارک کے سخت مخالف سوشلسٹ قوانین کی حمایت نہیں کی اور 1890میں چانسلر کو برطرف کر دیا۔ جب آسٹریا نے سربیا پر حملہ کرنے پر مجبور کیا تو اس نے آرچڈو کے فرانزیننڈ فرانز کے بعد سربیا پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ آسٹریا-ہنگری کی حمایت کرنا حالانکہ وہ اس جنگ کے خطرات سے واقف تھا جس میں روس، فرانس اور انگلینڈ شامل ہو سکتے ہیں۔

Machine Translated by Google

جرمن ریاست کے اس آئیڈیل کے بہت قریب پہنچ گئے، صرف یہ کہ جرمن آسٹریا میں ہمارے نسلی بھائی اب بھی ریخ سے باہر رہے۔

ایک بند قومی ریاست میں تمام جرمن قبائل کا اتحاد اس لیے ہمارا سب سے ممتاز قومی سیاسی مقصد ہے۔ اندرونی سیاسی طور پر بڑے صوبوں کا وفاقی اور وفاقی کردار جیسا کہ یہ تاریخی طور پر پیدا ہوا ہے اسے برقرار رکھا جانا ہے یا دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ اس سلسلے میں قومی سیاسی بنیادیں درج ذیل ہیں: ریخ کے تمام افعال جن میں یہ غیر ممالک کے حوالے سے جرمن ریخ کی طاقت کی سیاسی پوزیشن کا سوال ہے، ریخ کے معاملات ہیں۔ یہ ہیں دفتر خارجہ، سفارت خانے اور قونصل خانے، پاسپورٹ کا نظام، غیر ملکی تجارت کا کنٹرول، کسٹم کا نظام اور سب سے بڑھ کر فوج اور بحریہ۔

اندرونی سیاسی طور پر، دوسری طرف، انفرادی صوبوں یا وفاقی ریاستوں کی انتہائی دور رس آزادی کے خیال کو فروغ دینا ہے۔ مالیاتی آزادی قوم کے آزاد وجود کے لیے شرط ہے، اس لیے ٹیکس قانون سازی بنیادی طور پر صوبوں کو سونپی جائے گی۔

دیوانی، تجارتی، اور تعزیری قانون کے لیے قانون سازی کو قانون کے ذریعے منظم کیا جائے گا۔
ریخ لیکن عملی طور پر صوبائی انصاف اور پولیس حکام کے ماتحت ہے۔

اسی طرح نقل و حمل کے اداروں کو ریخ کے قانون کی ہدایات کے مطابق ریگولیٹ کیا جائے گا، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے مالیاتی اور انتظامی اور آپریشنل طور پر صوبائی خودمختاری کے تحت رہیں گے۔

یہ کہ مذہبی آزادی کو آئین کے ذریعے مکمل طور پر برقرار رکھا جانا چاہیے اس کے لیے کسی خاص ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری طرف، وہ مذاہب جن کی تحریریں مکمل طور پر جرمن زبان میں نہیں لکھی گئی ہیں اور ہر ایک کے لیے قابل رسائی ہیں اور جن کا مواد ریاست کے لیے خطرناک عقائد پر مشتمل ہے، اس تحفظ سے لطف اندوز نہیں ہوں گے۔

ریخ کے بنیادی سوشلسٹ کردار کی آئینی شکل پر زور دیا گیا ہے خاص طور پر لیبر لا کے شعبے کے ساتھ ساتھ بیماری-، حادثے-، بڑھاپے- اور معذوری کی بیمہ کے شعبوں میں اور اسے آج کے مقابلے میں بہتر طریقے سے نافذ کیا جائے گا۔

بصیرت اور مقصد کی ترتیب

اگر وقت سے متعلق معاملات کا ہر گہرا علاج تین سوالوں کا جواب مانگتا ہے: اب کیسا ہے؟ یہ کیسے آیا؟ اور اب کیا؟ -کیونکہ اس بنیادی تحقیق کے بغیر ایک مکمل اور دیانت دار کام کی کبھی توقع نہیں کی جاسکتی ہے -یہ ایک اعلیٰ معنی میں درست ہے جب یہ ایک نئی ریاست کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ اس کام کے دائرہ کار میں موجودہ دور کے حالات کی وضاحت فطری طور پر صرف اتنا ہی جگہ رکھتی ہے کہ یہ ریاست اور معیشت کے موجودہ نازک حالات کی ضروری خصوصیات کو نکالنے کا سوال ہے۔ ایسے کام میں خاص طور پر کسی بھی علامات کو اسباب کے طور پر لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ یہ قطعی طور پر ہر تشخیص کا فن ہے جو ظاہری یا خارجیت سے دھوکہ نہیں کھاتا ہے بلکہ چیزوں کی وجہ کی گہرائی میں دیکھتا ہے۔ یہ طبی مثال میں یا زندہ آدمی کے معاملے میں سب سے زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر جسم میں کہیں سوجن ظاہر ہو جائے تو پہلے جسم کے متعلقہ حصے کی بیماری میں وجہ تلاش کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسم کا یہ حصہ بیمار ہے اس کی وجہ خون کی خراب حالت ہے۔ لیکن اس علم کو بھی آخری وجہ نہ سمجھا جائے بلکہ خون کی خراب حالت خراب یا ناکافی غذائیت کا نتیجہ ہو گی۔ اب اگر ڈاکٹر لڑیں گے تو علاج کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

36جمہوریہ جرمن آسٹریا ریاست کو دیا گیا نام تھا جو 1918میں پہلی جنگ عظیم کے بعد آسٹرو ہنگری سلطنت کی جرمن بولنے والی سرزمین سے بنی تھی۔ اس میں موجودہ آسٹریا کے علاقوں کے علاوہ شامل ہیں۔ ساؤتھ ٹائرول اور تارویسیو (اب اٹلی میں)، جنوبی کارنتھیا اور جنوبی اسٹائریا (اب سلووینیا میں) اور سوڈیٹن لینڈ اور جرمن بوہیمیا (اب جمہوریہ چیک میں)۔

Machine Translated by Google

صرف بیرونی رجحان؛ اس طرح بہترین صورت میں عارضی طور پر خاتمہ ہو جائے گا، درد کو سکون ملے گا، لیکن بیماری جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ خون کو صاف کرنے والے علاج کے ذریعے علاج کی کوشش بھی دیرپا علاج نہیں لا سکے گی اگر بنیادی وجہ یعنی کمی یا خراب غذائیت یا دیگر نقصان دہ حالات کو دور نہ کیا جائے۔ صرف اندر سے ایسا علاج ہی حقیقی علاج لا سکتا ہے۔ یہ سب پر واضح ہے۔ اگر ہمارا کسی بیمار قومی ادارے سے تعلق ہے تو بالکل اسی طرح تحقیقات ہونی چاہئیں۔ یہاں تک کہ اگر بیماری کی بیرونی علامات کا مقابلہ کیا جائے تو یہ بہت کم مفید ہے۔ کسی کو ایک افسوسناک سچائی کے طور پر بہت اچھا لگتا ہے کہ معروف کہاوت: "چھوٹے بدمعاشوں کو پھانسی دی جاتی ہے؛ بڑے کو آزاد ہونے کی اجازت ہے"۔ مشترکہ مفادات کے خلاف خلاف ورزیوں کی تعداد اس حقیقت کی صرف بیرونی علامت ہے کہ پس پردہ ایسی چیزیں چلائی جاتی ہیں جو عام فلاح کو بہت حد تک نقصان پہنچاتی ہیں۔ کیوں کہ ریاست میں صرف اس صورت میں جب کوئی چیز بوسیدہ ہو جائے تو اتنے بڑے نقصانات برقرار رہ سکتے ہیں اور خود ریاست کے وجود کے لیے ایک مستقل خطرہ بن سکتے ہیں۔ اگر اس طرح ریاست خود بیمار ہے تو اس کا سب سے زیادہ امکان یہ سمجھا جائے کہ اس کی وجہ عوامی خدشات اور خود ریاست کے اصل افعال اور اختیارات کے حوالے سے غلط فکری رویے ہیں۔ اس لیے حتمی تجزیہ میں، ریاست کے ایک نئے صحت مند خیال سے، ایک صحت مند طاقتور ریاستی قیادت کی تخلیق کے ذریعے علاج کی توقع کی جا سکتی ہے جو مکمل طور پر خودمختار ہو اور ماضی کے گناہوں سے بوجھل نہ ہو۔ ہر وہ حل جو موجودہ طاقتوں کے ساتھ کسی سمجھوتے سے نکلتا ہے یا جو خود کو پھر سے سابقہ ریاست کی ٹوٹی ہوئی شکلوں سے جوڑنا چاہتا ہے، وہ اپنے ہی زوال کا بیج خود ہی جنم لیتا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کو اپنے آپ کو تاریخی ریاستی شکلوں سے منسلک کرنے کے خلاف بھی خبردار کیا جانا چاہئے جو واقعی اپنے آپ میں برے نہیں تھے لیکن پھر بھی بہت جلد تباہی کا شکار ہو گئے۔

موجودہ دور کے بحران کی اب سب سے نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟

ظاہری اور سطحی طور پر -جیسا کہ بخار کی صورت میں ہوتا ہے -زیادہ درجہ حرارت یا، جسے معاشی سیاسی اصطلاحات میں ترجمہ کیا جاتا ہے: اشتعال انگیزی، ہر موقع پر تناؤ، بدامنی اور انتشار۔ یہ انتہائی اہم ہے کہ ہر بھرے ہوئے اور سست شخص نے، بلکہ اصل قرض داروں کی پوری فوج نے ہمیشہ سب سے بڑی آواز کے ساتھ "آرام اور آرام" کو علاج کے طور پر سراہا ہے۔ آرام و امان فطری طور پر عمومی طور پر کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے بلکہ صرف ایک شرط ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ صحت مند حالات قومی جسم کے اندر حکمرانی کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی قوم بیمار ہوتی ہے تو یہ بالکل فطری اور خود ظاہر ہے کہ اس میں بدامنی اور انتشار کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک سیاسی رویہ جو تبلیغ کرتا ہے اور صرف "آرام اور نظم" قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے مکمل طور پر غلط سمت پر مبنی ہے۔ دوسری طرف، یہ بیماری کو مزید گہرائی تک جانے میں مدد دیتا ہے، یہاں تک کہ موت انتہائی خوفناک درد کے ساتھ داخل ہو جاتی ہے۔

یہاں تک کہ السر اور سوپریشنز، جنہیں شخصیت کے طور پر سمجھا جاتا ہے، فطری طور پر اسی طرح کی خواہش ہوتی ہے کہ بیمار شخص کافی پرسکون رہے کیونکہ بیسلی اتنی تیزی سے بڑھ سکتی ہے اور پورے جسم پر پھیل سکتی ہے اور اسے اندرونی طور پر بھی پوری طرح صاف کر سکتی ہے۔ نہیں، بالکل اس کے برعکس: رفع حاجت سے دور! ان کو کاٹنا ضروری ہے، کوئی آپریٹو حملے کے درد کو جوابی وجہ کے طور پر نہیں بڑھا سکتا۔ مریض کو اس کے خراب ماحول سے باہر لانا چاہیے، اور سب سے بڑھ کر اسے صحت مند اور مضبوط خوراک ملنی چاہیے۔

مزید علامات ریاستی عہدوں کو غیر موزوں عناصر سے بھرنا، ریاستی معاملات کو اکثریتی فیصلوں کے ذریعے نمٹانا، پارلیمنٹ میں ایسے اکثریتی فیصلوں کا ہونا جن کی کوئی ذمہ داری نہ ہو، ایسی پارلیمنٹ کا انتخاب رائے دہی کے مطابق ہونا جو ظاہری طور پر سب سے زیادہ آزاد اور عالمگیر ہے لیکن اندرونی طور پر قیاس آرائیاں ہیں۔

عوام کے فیصلے کی کمی اور صرف بہتر بصیرت اور ذمہ داری کے اعلی احساس کو دبا دیتی ہے۔ ایک ایسی حکومت جو پارلیمانی اکثریت پر منحصر ہے -جو خالصتاً اتفاقاً وجود میں آتی ہے اور جس کے لیے صرف پارٹی سیاسی تحفظات ہی فیصلہ کن ہوتے ہیں - فطری طور پر اس کے حصے کے لیے عام فلاح و بہبود کی معروضی محافظ نہیں رہ سکتی بلکہ

Machine Translated by Google

پارٹی کے مہتواکانکشی سیاست دانوں اور ضدی اصول پرستوں کے لیے مہر ثبت کرنا۔ ان تمام علامات کا خلاصہ لفظ "پارلیمینٹیرینزم" میں کیا جا سکتا ہے۔

یہ پارلیمنٹرینزم عوام کی خود مختاری کی صلاحیت کا عظیم جمہوری جھوٹ ہے۔ بلاشبہ ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ذمہ داری سے آگاہ ریاستی شہری عوامی معاملات پر بااختیار طریقے سے فیصلہ کرنے اور اپنی برادری یا ملک کی تقدیر کی رہنمائی کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن عالمی رائے دہی جیسا کہ 21سال سے زیادہ عمر کے دونوں جنسوں کے افراد کے لیے براہ راست اور خفیہ حق رائے دہی اپنے آپ میں لازمی طور پر ناقص اور غیر مہذب حکمرانی کے بیج کو جنم دیتا ہے۔

اس پر منحصر پارلیمنٹوں اور حکومتوں کی گھٹیا حکمرانی کے ساتھ ساتھ، مارکسسٹوں کے تمام سرمایہ دارانہ نعروں کے باوجود، حقیقت میں آج وہاں حکمرانی چل رہی ہے، بڑے قرضے کے سرمایہ۔ اعلی مالیات ریاست اور معیشت کا غیر محدود حکمران ہے۔ کوئی بھی حکومت بینکنگ اور اسٹاک ایکسچینج کی دنیا کے منافع بخش مفادات کے خلاف کوئی سخت اقدام کرنے کی جرات نہیں کرتی۔ تمام قومیں بہت بڑے قومی قرضوں کے ذریعے اس سپرا نیشنل عالمی طاقت کو سود اور ٹول میں جکڑ چکی ہیں۔ اس سودی غلامی کے نتائج بہت زیادہ ہیں، وہ معاشی اور قومی سیاسی تعلقات میں پوری دنیا کو اپنی بنیادوں تک ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ سود کی وصولی واقعی حکومتوں کا بڑا کام بن گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے قوموں کے لیے ٹیکسوں کا خوفناک استحصال اور براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کے متنوع طریقوں سے، ایک نہ رکنے والی ترقی پذیر افراط زر کے ذریعے، جس نے اپنے عروج پر پہنچ کر تمام متوسط طبقے کو ان کی بچتوں پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ سود کے قانونی دعوے کے نقاب کے پیچھے منی بیگ کی مشقوں کا یہ غیر محدود قاعدہ، دنیا پر اب تک کا سب سے ظالمانہ اصول ہے۔ یہ عوام الناس اور خاص طور پر ان حلقوں کی غربت اور بے بسی کا باعث بنتا ہے جن کے لیے پیسے کا حصول بذات خود کوئی مقصد نہیں ہے اور اس لیے ان کی پوری سوچ کا مرکزی نقطہ بھی نہیں ہے۔ صرف اسی سے اس مطلق العنان مالیاتی حکمرانی کا سب سے خوفناک نتیجہ نکلتا ہے، یعنی اس قاعدے کے تحت کھڑے لوگوں کی اخلاقی گراوٹ۔ تمام جبلتیں حصول اور قبضے کی طرف متوجہ ہوتی ہیں، وفاداری اور ایمان کے تمام تصورات فائدے کی بے رحم جستجو میں ڈوب جاتے ہیں، معزز آدمی کو یہ تجربہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ اس کی عزت کے بدلے میں اسے مزید گہرائی میں ڈوب جانا چاہیے جب کہ بے ایمانی ہر ممکن کاروبار کے معاملے میں بہت بڑا منافع اور نامناسب منافع لاتی ہے۔ بے حد بڑے حلقے اپنی روزی روٹی کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، صرف کام کے ذریعے قابل برداشت آمدنی زیادہ مشکل ہوتی جا رہی ہے۔

بند فرنٹ لائنز میں مزدور زیادہ اجرتیں وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہڑتالیں معاشی کام کی جگہوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں، ان کی پیداوار کو لنگڑا کر دیتی ہیں اور بالواسطہ طور پر نقصان پہنچاتی ہیں اور اس سے زیادہ تر ان تمام لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جو قومی معیشت کے لیے اشیا کی زیادہ سے زیادہ ممکنہ پیداوار پر انحصار کرتے ہیں، خاص طور پر مزدور خود۔

مجموعی رجحان کے طور پر ہم ان حالات کا خلاصہ "میمونزم" کے تصور کے تحت کر سکتے ہیں۔

اس میمونزم کا الٹا پہلو مارکسی عالمی نظریہ ہے جو میمونسٹک خلاف ورزی کے شکار افراد کے فکری مزاج سے پیدا ہوا ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ مارکسسٹوں کے ماسٹر مائنڈ بڑی چالاکی سے اس فکری مزاج کو اپنے لیے بین الاقوامی سرمائے کے لیے ہینڈلرز کے طور پر استعمال کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ استحصال زدہ لوگوں کی نفرت کو اپنے آپ سے ہٹانے کے لیے، لیکن ہمیں یہاں ایک ایسے فکری مزاج سے نمٹنا ہے جو نہ صرف ایک رکاوٹ کے طور پر کھڑا ہے بلکہ ایک انتہائی صحت مند ترین قومی میزبانی کے خلاف ہے۔

ریاست

مارکسزم کے جوہر کو ہمیں اس حقیقت میں جھانکنا چاہیے کہ یہ نجی ملکیت سے انکار کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہر معیشت اور اس سے آگے ہر اعلیٰ ثقافت سے زمین کو کاٹ دیتا ہے۔ مزید، حقیقت یہ ہے کہ اس نے طبقاتی جدوجہد کے خیال کو پروان چڑھایا اور اس کے ساتھ لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

Machine Translated by Google

مختلف طبقات ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ یہ روسی عوام کے بے نام مصائب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کافی ہے، جہاں، سوویت ریاست میں، قوم اور معیشت کو مارنے والے اس غلط نظریے کو اعلیٰ ترین پیمانے پر حقیقت میں تبدیل کیا گیا۔

اور اگر اب ہم اس بیماری کے اصل پیتھوجینز کو تلاش کریں، تو ہم عجیب طور پر ہر جگہ یہودیوں کے خلاف بطور رہنما اور سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے سامنے آتے ہیں۔

یہودیوں کا سوال ایک عالمی سوال بنتا جا رہا ہے کہ اس کا حل کس کی فلاح اور؟
قوموں کی تباہی کا انحصار ہو گا۔

اس سوال کے لیے اس لائبریری سیریز73 میں ایک خاص کام مختص کیا جائے گا ۔

تاریخ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ مایوس قوموں نے بار بار انفرادی یہودیوں کے خونی جبر اور نابودی کے ذریعے خود کو اس برائی سے آزاد کرنے کی کوشش کی ہے -لیکن کچھ نسلوں کے بعد یہودی ایک بار پھر مضبوط اور مالی طور پر اس طرح کے قتل و غارت کے بعد زیادہ طاقتور ہو کر لوٹ آئے ہیں۔

لہٰذا ہمیں اس قدیم طریقے سے یہودی سوال کا حل تلاش کرنے سے گریز کرنا چاہیے -درحقیقت کوئی شخص طاعون کے جراثیم کو انفرادی طور پر نہیں مار سکتا، اس سے اس کی ضروریات زندگی کو کاٹ کر ہی اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پوری دنیا میں بھڑکنے والی یہود دشمنی ایک مشعلِ راہ ہے کہ اقوام نے اپنے سب سے بڑے اور مہلک دشمن کو پہچان لیا ہے، لیکن اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس صحیح جذباتی علم کو صحیح، معقول انداز میں آگے بڑھائیں۔

مارکسزم کے خلاف اور اس کے ساتھ یہودیوں کے خلاف جنگ زہر آلود عوام کی انتھک تعلیم کے ذریعے کامیاب ہوتی ہے۔ یہ ہماری جنگ کا پہلا مرحلہ ہے۔

سودی غلامی کو توڑنا معاشی میدان میں عوام اور ریاست کو سپرا نیشنل فنانشل کے سنہری نیٹ ورک سے نجات دلانے کی آخری اور مشکل ترین جنگ ہے۔

طاقت

صرف ان مراحل سے لڑنے کے بعد، اور جب فتح مکمل طور پر چھین لی جائے اور محفوظ ہو جائے، کیا اب وقت آئے گا کہ وہ تمام مزید اصلاحات کی جائیں جو کمزور اور بیمار قومی جسم کو جینے کے لیے ایک نیا ارادہ اور نئی جاندار قوت فراہم کریں گی جو سب سے پہلے اس بات کا احساس کرے گی کہ ہمارے ذہنوں میں کیا ہے، جس پر ہم سب چمکتے دلوں کے ساتھ یقین رکھتے ہیں اور جس کے لیے ہم بے صبری کے ساتھ کوشش کرتے ہیں:

جرمنی کا دوبارہ جنم۔
کام اور کارکردگی کی صحت مند، مضبوط اور طاقتور ریاست میں ایک نیا، آزاد، متحد عظیم تر جرمنی۔

37فیڈر کا یہودیوں پر کام، ڈائی جوڈن، 1933میں نیشنل سوزیالسٹیس ببلیوتھیک کی جلد 45کے طور پر شائع ہوا تھا۔

Machine Translated by Google

2پروگرام.

پروگرام کی اصلیت

ہر کام کے لیے ایک منصوبہ درکار ہوتا ہے، ہر احساس کو فکری تخلیق سے پہلے ہونا چاہیے۔
تعمیراتی منصوبوں پر جتنا واضح اور بہتر کام کیا جائے گا عمارت اتنی ہی خوبصورتی اور تیزی سے تعمیر کی جائے گی۔ یہاں تک کہ نئے سیاسی ڈھانچے کے لیے بھی واضح تعمیراتی منصوبے کی ضرورت ہوتی ہے، اسے یہاں سیاسی پروگرام کہا جاتا ہے۔

سیاسی پروگرام میں جو مطالبات رکھے جانے چاہئیں وہ بہت زیادہ اور بہت متنوع ہیں۔ یہ سب سے زیادہ ذمہ داری کے کام کا سوال ہے، اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کا انحصار اس بات پر ہے کہ منصوبہ اچھا تھا یا نہیں۔ ایک پروگرام کو مزید اختصار کے ساتھ، عوامی زندگی کے تمام اہم شعبوں کے ساتھ، ہر طرح کی تنقید کا مقابلہ کرنا چاہیے، ممکن ہے کہ وہ اپنے آپ کو تفصیل سے نہ کھوئے، مخالفین کو کوئی غیر ضروری کمزور نکتہ پیش نہ کرے، کوئی ایسی یوٹوپیائی امیدیں نہ جگائے جو بعد میں پوری نہ ہو سکیں۔ پروگرام کو آنے والی ریاست اور نئی معیشت کی وفادار تصویر ہونی چاہیے۔ اسے ہر ایک کو ریاستی اور معاشی ترتیب کے خاکے کا خاکہ دکھانا چاہیے جو مطلوب ہے، لیکن یہ اس کی تفصیلات میں پھانسی کو محدود یا متوقع بھی نہیں کر سکتا۔

ہر پروگرام کی ایک تاریخ بھی ہوتی ہے اور ترقی بھی، لیکن یہ یقیناً کسی تحریک کی بنیادی درستگی کا ایک ٹچ اسٹون ہوتا ہے اگر اتنے سالوں کے بعد، اس کی بنیادی خصوصیات میں کوئی ضروری چیز تبدیل نہ کی جائے اور صرف چند مبہمات کو دور کیا جائے۔ 24فروری 1923کے پرانے پروگرام کا صرف سب سے اہم اور نمایاں پروگرام پوائنٹ، نمبر۔ 11، "کام اور کوشش کے بغیر آمدنی کا خاتمہ، سودی غلامی کو توڑنا" فوری طور پر قومی، مالی اور اقتصادی سیاسی لحاظ سے مکمل پروگرامیٹک علاج کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس نکتے کا تفصیلی علاج اس کی قطعی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس وقت سودی غلامی اور ریاستی دیوالیہ پن کے خاتمے کے لیے منشور اور اس کے حل سے متعلق جتنی مفصل تحریریں تھیں، وہ تقریباً صرف موجودہ تحریریں تھیں اور تحریک کے بانیوں اور اولین پیروکاروں کے لیے پوری طرح جانی اور پہچانی تھیں۔ ایک طرح سے یہ ان تحریروں کا فکری مواد تھا جس نے سرگرمی کے سوشلسٹ دائرہ کار میں اضافہ کیا۔

ان منصوبوں کے ساتھ جو اس وقت پہلے ہی ان کی بنیادی خصوصیات میں طے ہو چکے تھے -تجدید کی خواہش تک جس نے اینٹن ڈریکسلر 38اور ایڈولف ہٹلر کے گرد ایک چھوٹے سے دائرے کو قوم پرست اور پاپولسٹ خیالات کے دائرے میں اکٹھا کیا تھا۔

یہ بالکل وہی پروگرام نکات اور مطالبات ہیں جن کے ذریعے قومی سوشلزم کی جرمن آزادی کی تحریک بنیادی طور پر اور بنیادی طور پر خود کو دوسرے تمام پاپولسٹ اور قوم پرست گروپوں، تحریکوں اور پارٹیوں سے الگ کرتی ہے، اور جس کے ذریعے وہ خود کو تمام نام نہاد پارلیمانی پارٹیوں سے الگ کرتی ہے جو کہ ان کے حصے کے لیے، صرف Mamonistic-Plutocraticحکمرانی کا مظہر ہیں۔

پروگرام کی نئی تشکیل میں مزید ضرورت ایک واضح حاصل کرنا تھی۔
شکل اور عوامی زندگی کے انفرادی شعبوں کے حوالے سے ایک واضح ڈھانچہ۔ یہ ہوا ہے۔
یہاں یہ میرا فرض ہے کہ میں ایک اور زمینی کام کے بارے میں سوچوں جس کی ابتدا آسٹریا اور بوہیمیا میں قومی سوشلزم کے متوازی مظہر سے ہے، میرا مطلب ہے

---

38 Anton Drexler (1884-1942)، Dietrich Eckartاور Federکے ساتھ، میونخ میں اصل آسٹریا کے Deutsche Arbeiter Parteiکے جرمن ہم منصب کے بانیوں میں سے ایک تھے۔ ڈریکسلر نے پارٹی کے اعزازی صدر کے طور پر خدمات انجام دیں، جن میں سے ہٹلر پہلے ہی 1921میں واضح رہنما بن چکا تھا۔ ڈریکسلر نے 1923میں پارٹی چھوڑ دی اور 1933میں ہٹلر کے اقتدار میں آنے کے بعد دوبارہ شامل ہو گئے۔

Machine Translated by Google

انجینئر جنگ، 39پراگ پارلیمنٹ میں چیکوسلواکیہ میں سوڈیٹن جرمنوں کا نمائندہ۔

آسٹریا کا قومی سوشلزم اپنے آغاز میں جنگ سے پہلے کے دور تک چلا جاتا ہے۔
اس کے خیالات کا دائرہ سوشلسٹ نظریات کی دنیا کو قوم پرستانہ تصور کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش پر زیادہ انحصار کرتا ہے، جب کہ ریخ کا جرمن نیشنل سوشلزم جو کہ انہدام کے بعد ہی پیدا ہوا تھا –درحقیقت اس آسٹریا کے قومی سوشلزم کے وجود کے علم کے بغیر –شروع سے ہی مارکسزم کے خلاف ایک بنیادی جنگی موقف اپنایا۔

آج دونوں تحریکیں اپنے مشترکہ مقاصد میں اکٹھی ہو چکی ہیں۔

39 انجینئر روڈولف جنگ ٹراپاؤ سے ایک مندوب

Machine Translated by Google

NSDAPکا قومی اور اقتصادی پروگرام

ہمارا مقصد ہے –جرمنی کی آزادی کے لیے جرمن جذبے میں جرمنی کا دوبارہ جنم۔[40]

اس اہم مقصد کا راستہ یہ ہے:

I.قومی سیاسی اصول: جرمن ریخ جرمنوں کا گھر ہے۔

1.خارجہ پالیسی میں:

1.ایک بند قومی ریاست کا قیام جس میں تمام جرمن شامل ہوں۔

2.بیرون ملک جرمن مفادات کی طاقتور نمائندگی۔

2.نسلی پالیسی میں:

3.میں تمام ذمہ دار عہدوں سے یہودیوں اور تمام غیر جرمنوں کو ہٹانا
عوامی زندگی.

4.مشرقی یہودیوں اور دوسرے طفیلی غیر ملکیوں کی ہجرت پر پابندی۔
پریشان کن غیر ملکیوں اور یہودیوں کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔

3.شہری پالیسی میں:

5.صرف جرمن ہی کر سکتا ہے جو خود کو جرمن ثقافت اور برادری کے لیے گروی رکھتا ہے۔
ریاستی شہریت کے حقوق کا استعمال کریں۔

6.جو جرمن نہیں ہے وہ جرمن ریاست میں صرف مہمان کے طور پر رہ سکتا ہے اور غیر ملکی قانون کے تحت کھڑا ہے۔

7.جرمنوں کے حقوق اور مفادات غیر ملکیوں کے حقوق سے پہلے ہیں۔
قومیں

IIمعاشی سیاسی اصول: قومی معیشت کا کام مطالبہ کو پورا کرنا ہے نہ کہ قرض کے سرمائے کے لیے زیادہ سے زیادہ منافع۔

8.قومی سوشلزم بنیادی طور پر نجی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور اسے اس کے نیچے رکھتا ہے۔
ریاستی تحفظ.

9.تاہم لوگوں کی فلاح و بہبود افراد کے ہاتھوں میں دولت کے غیر معمولی ذخیرہ اندوزی کی حد کھینچتی ہے۔

10.تمام جرمن مشترکہ فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے ایک ورک کمیونٹی بناتے ہیں۔
ثقافت

11.ہر جرمن کی اس عمومی ذمہ داری کے دائرہ کار میں اور نجی جائیداد کے بنیادی اعتراف کے ساتھ ہر جرمن کو اپنی کام کی آمدنی کے حصول اور مفت تصرف کا مفت امکان ہے۔

12.اقتصادی زندگی کے تمام شعبوں میں چھوٹے، درمیانے اور بڑے کاروباروں کا صحت مند امتزاج، اس طرح زراعت میں بھی برقرار ہے۔

13.بہت بڑے کاروباری اداروں (کارپوریشنز، سنڈیکیٹس اور ٹرسٹ) کا مقابلہ کیا جائے گا۔

14.سود اور دھوکہ دہی کے ساتھ ساتھ بے رحمی سے افزودگی اور لوگوں کو نقصان پہنچانے پر موت کی سزا دی جائے گی۔ .15ہر جرمن کے لیے ایک سال کے لازمی کام کا تعارف۔

---

[40] ان نکات پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھیں NSDAP، der NSDAP und seine weltanschaulichen Grundlagen, Munich, 1927; tr ETS Dugdale
Feder's Das Programmکا پروگرام اور اس کے عمومی تصورات، میونخ، 1932

Machine Translated by Google

IIIمالیاتی سیاسی اصول: مالیاتی نظام ریاست کی خدمت میں کھڑا ہے، مالیاتی اختیارات ریاست کے اندر ریاست نہیں بنا سکتے۔
اس طرح ہمارا مقصد: سود کی غلامی کو توڑنا:

.16ریاست کی آزادی اور اس کے ساتھ عوام کو اس کے سودی قرضوں سے بڑے پیمانے پر نجات دلانا
قرض کا سرمایہ

.17 Reichsbank GmbH.،اور مرکزی بینکوں کا نیشنلائزیشن۔

.18تمام بڑے عوامی کاموں کی فنانسنگ (ہائیڈرو انرجی، روڈ ویز وغیرہ) کے لیے قرضوں سے اجتناب کے ساتھ بلاسود
ریاستی خزانے کے واؤچرز کے اجراء کے ذریعے یا کیش فری طریقہ کے ذریعے۔

.19احاطہ کی بنیاد پر ایک مستحکم کرنسی کا تعارف۔

.20بلا سود قرض دینے کے لیے ایک غیر منافع بخش تعمیراتی اور اقتصادی بینک (کرنسی ریفارم) کا قیام۔

.21سوشلسٹ، قومی اقتصادی اصولوں کے مطابق ٹیکس نظام کی مکمل تنظیم نو۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے بوجھ سے
کھپت کی آزادی اور ٹیکسوں کو محدود کرنے سے پیداوار (ٹیکس اصلاحات اور ٹیکس چھوٹ)۔

چہارم سماجی سیاسی اصول: فلاح عامہ سب سے اعلیٰ قانون ہے۔

.22لائف اینوٹی سسٹم کو قومیانے کے ذریعے بڑھاپے کی بیمہ کی فراخدلی سے ترقی۔ ہر ضرورت مند جرمن قومی کامریڈ
کے لیے ایک خاص عمر سے یا روزی کمانے کے لیے مستقل نااہلی کے قبل از وقت ہونے کی صورت میں مناسب پنشن کی
ضمانت دی جائے گی۔

.23کام کی آمدنی میں کارکردگی اور عمر کے مطابق پیداواری اداروں میں مصروف تمام لوگوں کا اشتراک کام کے قومی
اقتصادی کاموں کی تکمیل کی ذمہ داری میں شریک حصہ کے ساتھ۔

.24تمام جنگی اور انقلابی منافع کی ضبطی جو ایماندارانہ کام کے ساتھ ساتھ ذخیرہ اندوزی اور سود کے ذریعے حاصل کی
گئی جائیداد اور سماجی بیمہ کی ترقی کے لیے ان کے استعمال پر مبنی نہیں ہے۔

.25آرٹ کے مطابق نئے غیر منافع بخش کنسٹرکشن اینڈ اکنامک بینک کے ذریعے پورے ریخ میں جامع نئی ہاؤسنگ
عمارتوں کے ذریعے ہاؤسنگ کی کمی کو دور کرنا۔ 21۔

.Vثقافتی پالیسی میں: سیاسی طور پر آزاد، اقتصادی طور پر صحت مند ریاست کی بنیاد پر تمام علوم اور فنون لطیفہ کا کھلنا
ہمارا بنیادی ثقافتی ہدف ہے۔

اس کے ذریعے پہنچنا چاہئے:

.26نوجوانوں کی جسمانی طور پر صحت مند اور ذہنی طور پر آزاد مردوں کی تعلیم
جرمن دانشورانہ زندگی کی عظیم روایات کے مطابق۔

.27مذہب اور ضمیر کی مکمل آزادی۔

.28مسیحی عقیدے کا خصوصی تحفظ۔

.29مذہبی عقائد کو دبانا اور خارج کرنا جو جرمن اخلاقی احساس کے خلاف ہیں اور جن کا مواد ریاست اور قوم کو تباہ
کرنے والا کردار رکھتا ہے۔

.30ادب اور پریس، اسٹیج، آرٹ اور میں تمام نقصان دہ اثرات کو دبانا
سنیما

.31جرمن یونیورسٹیوں میں تعلیم کی آزادی، کردار کے حامل مردوں کے حکمران طبقے کی تشکیل۔

Machine Translated by Google

VIعسکری طور پر:

.32ہر مفت کے لیے فوجی قانون متعارف کروا کر قوم کو قابل دفاع بنانا

جرمن

.33کرائے کے فوجیوں کا خاتمہ۔

.34ایک پیشہ ور افسر کور کے تحت وطن کے دفاع کے لیے ایک ملیشیا فوج کی تشکیل جس کو سخت درجہ بندی کے نظم و ضبط کے ذریعے تشکیل دیا جائے۔

VIIدیگر اصلاحات:

.35پریس سسٹم کی اصلاح۔ تمام پریس آلات کو دبانا جو جرمن عوام کے تحفظات کے خلاف ہیں۔ تمام خبروں کی سخت ترین ذمہ داری یہ ہے۔
غلط یا عمدگی سے مسخ شدہ۔

.36انتخابی مہم کی موجودہ کرپٹ شکلوں کے خاتمے اور منتخب افراد کی ذمہ داری کی کمی (استثنیٰ) کے ساتھ ووٹنگ کی اصلاح۔

.37پیشہ ورانہ چیمبرز کی ترقی۔

.38کے میدان میں عدلیہ کی اصلاح

اراضی کا قانون -(زمین میں جائیداد کے حق کی بنیادی پہچان، نجی سرمائے کی جانب سے زمین کی عدم لیزنگی، ریاست کا پیشگی حق، اور لاپرواہی کے انتظام کی صورت میں زمین کو ریاست کو واپس کرنا)۔

سول قانون -(ذاتی عزت اور صحت کا بہت سخت تحفظ، جیسا کہ آج کل جائیداد کی حکمرانی کے یک طرفہ قانونی تحفظ کے خلاف ہے)۔

.39آئینی اصلاحات:

آئین: جرمن کردار سے مماثل آئین ایک خودمختار ریاستی قیادت ہے جو ایک اعلیٰ مقام پر مرکوز ہے۔ -چاہے اس اعلیٰ ترین عہدے پر ایک بادشاہ کا قبضہ ہے جو عوام کے ذریعہ منتخب کیا جائے یا دو یا تین ذمہ دار اعلیٰ ترین عہدیداروں کے ذریعہ عوام کے ذریعہ بعد میں تعین کے لئے چھوڑ دیا جانا چاہئے۔

ریخ کا وفاقی کردار: مختلف صوبوں سے تعلق رکھنے والے جرمن لوگوں کی ساخت جو کہ قبائل اور تاریخ کے حالات سے جڑے ہوئے ہیں، ان کے داخلی معاملات کے حوالے سے انفرادی وفاقی ریاستوں کی جامع آزادی۔

ریخ کی تشویش بیرونی طور پر جرمن عوام کی نمائندگی، پاسپورٹ اور ٹولز، اور مزید، فوج اور بحریہ ہے۔

قومی سوشلزم کے اس قومی اور اقتصادی پروگرام کی تکمیل کی راہ میں تین بنیادی مخالفین کھڑے ہیں۔ مارکسزم، پارلیمنٹرینزم اور، دونوں سے بالاتر، بڑا قرض دار سرمایہ۔

[illegible] کرنے والے

.2ہماری مخالف پارلیمانی جنگ ان نام نہاد مقبول نمائندوں کی غیر ذمہ داری کے خلاف ہے جو -استثنیٰ رکھتے ہیں -اپنے فیصلوں کے نتائج کے ساتھ ساتھ اس سے پیدا ہونے والے تمام نقصانات (بدعنوانی، اقربا پروری، رشوت خوری) اور بدترین نتائج کے طور پر - ایک ایسی حکومت کے خلاف ہے جو پارلیمنٹ پر منحصر ہے۔

Machine Translated by Google

.3ہماری مامونیت مخالف جنگ، جو کہ دوسرے دو محاذوں سے اوپر ہے، عالمی مالیاتی طاقت کے خلاف ہے، یعنی قرضوں کے بڑے سرمائے کے ذریعے ہمارے لوگوں کے مستقل مالی اور معاشی خون بہانے اور استحصال کے خلاف ہے۔

بہرحال یہ جنگ دوسری طرف ہماری عوامی، معاشی اور ثقافتی زندگی کے تمام شعبوں میں انا پرستی اور حرص کی روح کو تباہ کرنے والی مادہ پرستانہ روح کے خلاف بھی ایک طاقتور فکری جدوجہد ہے۔

آخری اور گہرے تجزیے میں، یہ دو عالمی نظریات کی جنگ کا معاملہ ہے جس کا اظہار دو بنیادی طور پر مختلف فکری ڈھانچوں کے ذریعے کیا جاتا ہے -پیداواری اور تخلیقی جذبہ اور موبائل حرکی روح۔ مٹی میں جڑی تخلیقی روح اور ایک بار پھر مابعد الطبیعیاتی تجربے میں دنیا پر قابو پانے کے اپنے بنیادی نمائندوں کو آریائی انسان میں تلاش کرتا ہے -جو لالچی، بے بنیاد تجارتی اور مادیت پسند جذبہ خالصتاً اس دنیاوی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کا اصل نمائندہ یہودی میں پایا جاتا ہے۔

یہود دشمنی جیسا قومی سوشلزم یہودیوں کے مادہ پرستانہ جذبے میں برائی کی بنیادی جڑ جھلکتا ہے، لیکن وہ یہ بھی جانتا ہے کہ عالمی تاریخ کی یہ سب سے طاقتور جنگ خالصتاً منفی سامی مخالف مطالبات پر قائم نہیں رہ سکتی، اس لیے قومی سوشلزم کا پورا قومی اور اقتصادی پروگرام یقینی طور پر زمینی لیکن منفی سامیت مخالف جنگ سے بہت اوپر اٹھتا ہے، جس کے ذریعے قومی سوشلسٹ امیج کو مثبت انداز میں تشکیل دینا چاہیے۔ دیکھو

اگر یہ بنیادی مقصد حاصل ہو گیا تو نیشنل سوشلسٹ پارٹی تحلیل ہو جائے گی۔ اس کے بعد قومی سوشلزم پورے جرمن عوام کی زندگی کا سامان بن جائے گا۔ نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی درحقیقت عام طور پر لفظ کے روایتی معنی میں کوئی پارلیمانی پارٹی نہیں ہے، بلکہ آبادی کا صرف پرعزم، مستقبل کی طرف متوجہ اور مستقبل پر مبنی طبقہ ہے جو ایک مضبوط قوت ارادی اور دماغ کے لیڈر کے گرد اکٹھا ہوا ہے، تاکہ جرمنی کو بیرونی طور پر بے شرمی اور بے بسی سے نکال کر، تباہی اور بدعنوانی سے نکال کر، اندرونی طور پر ایک مضبوط اقتصادی اور اندرونی طور پر مضبوط پوزیشن پر لے جا سکے۔ ثقافتی طور پر کھلتی، فکری اور اخلاقی طور پر اعلیٰ قومی برادری۔

ہم جرمن آرزو کا ریخ بنانا چاہتے ہیں جیسا کہ Geibel41 گاتا ہے:

ایک بیرونی طور پر، ایک طاقتور تلوار کے ساتھ،
ایک اونچے بینر کے گرد ریلی،
اندرونی طور پر امیر اور کئی گنا،
ہر قبیلہ اپنے طریقے سے!

41ایمانوئل گیبل (1884-1815)ایک جرمن شاعر اور ڈرامہ نگار تھا جس نے کئی حب الوطنی پر مبنی نظمیں لکھیں جن پر عصری لبرل 'ینگ جرمن' کے ادبی حلقے نے یہودی ادیبوں، ہینرک ہائن اور لڈوِگ بورن کے گرد حملہ کیا، لیکن بعد میں نیشنل سوشلسٹوں کی طرف سے اس کا مقابلہ کیا۔

Machine Translated by Google

3.قومی ریاست کا ڈھانچہ

سوشلسٹ ریاست

جرمن ریاست کا نیشنل سوشلسٹ نظریہ

طاقت کی سیاسی بنیادوں کے باب میں ہم پہلے ہی اس حقیقت کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ جرمن حکمرانوں کا ان کے خالص جرمن کاموں سے ہر انحراف کے ساتھ جرمن عوام کے لیے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہوئے۔ اگر کوئی جرمن تاریخ کا جائزہ لے تو اسے ہمیشہ ایک بند قومی ریاست کی جرمن خواہش کو صرف مختصر تاریخی ادوار میں پورا ہونے کا پتہ چلتا ہے، بار بار یہ جرمن خواب دھندلا ہوا، اور بار بار جرمنی بے اختیاری اور ٹوٹ پھوٹ میں ڈوب گیا۔ اس طرح پوری جرمن تاریخ سے ایک سبق ملتا ہے کہ صرف ایک طاقتور قیادت والی ریاست کے اندر قوم کا بند ہونا ہی جرمنی کو ان بڑے خطرات کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتا ہے جو اس کے لیے محض اس کی ناموافق جغرافیائی سیاسی صورتحال سے پیدا ہوتے ہیں۔ تقریباً کہیں بھی جرمنی کی فطری حدود نہیں ہیں، تقریباً ہر جگہ یہ آزاد اور دشمنی کے راستے سے غیر محفوظ ہے۔ نہ ہی وہ سمندر جو انگلستان کو گھیرے ہوئے ہے اور نہ ہی اونچے پہاڑ جو اسپین اور اٹلی کو اس کے پڑوسیوں سے الگ کرتے ہیں جرمنی کو قدرتی دفاع فراہم کرتے ہیں۔ فرانس کا ہمارے خلاف صرف ایک ہی کھلا سائیڈ ہے، روس بھی وہی ہے۔ صرف جرمنی دوسری قوموں کے بیچ میں ہے -دل کی طرح -اور یورپ کے میدان جنگ کے طور پر۔ جرمن سرزمین پر ہسپانوی، فرانسیسی، انگریز، سویڈش، روسی اور منگول فوجیں لڑیں، جرمن سرزمین پر تیس سالہ جنگ کی خوفناک مذہبی جنگیں لڑی گئیں، اور اس کے برعکس جرمنوں نے تمام سرزمینوں میں غیر ملکی مفادات کے لیے غیر ملکی خدمات میں خون بہایا۔ جرمنی کی ماں ان ہزاروں زخموں سے خون بہہ رہی تھی جو اس کی غیر ملکی فوجوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے اور -جو اس کے اپنے بیٹوں کے جھگڑے سے اس میں مارے گئے تھے۔ لامتناہی طور پر المناک جرمن تاریخ ہے، اس قدر المناک ہے کہ ایک متحد، بند جرمن ریخ کی جرمن آرزو کو پریوں کی کہانیوں میں شامل کیا گیا تھا، Kyffhäuser42 میں پرانے باربروسا کی کہانیوں میں۔ صدیوں تک جرمن ریاستی نظریہ کا ادراک برقرار رہا -قوم کے بہترین لوگوں کی آرزو اور امید، یہاں تک کہ 1871 میں، ایک طاقتور اسمتھ نے جرمنی کا اتحاد قائم کیا۔ عظیم جرمن ریاست کے حصول میں بہت کچھ مطلوب تھا جس میں مادر وطن کے ساتھ علاقائی تعلق میں رہنے والے تمام جرمنوں کو شامل کرنا تھا۔ لیکن پہلے ہی جرمن خواہش کے اس جزوی ادراک نے ہمیں جرمن تاریخ کی ایسی بلند پایہ تکمیل عطا کی ہے جیسا کہ اس سے پہلے شاذ و نادر ہی ہوا تھا۔

لیکن ہمیں 'ifs' اور 'buts' کا حساب نہیں لینا ہوگا، بلکہ ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا ہوگا۔ سیاست تاریخ ہے جو بن رہی ہے، اور اگر "تاریخ کی تشکیل" سے نجات ہمارے لوگوں کے لیے کھلنی ہے تو پھر ہماری ریاست سازی، ہماری قومی سیاست کو تاریخ میں جو کچھ آیا ہے، اس کے احترام کے ساتھ، سابقہ دور کی غلطیوں سے بچنا چاہیے اور خود کو بہترین روایت کا پابند کرنا چاہیے۔ وہ شخص، جس کی تاریخ کے بغیر سیاست دان اپنی کرسی سے ہتک آمیز طریقے سے تاریخ رقم کرتا ہے، لوگوں پر صرف آفت ہی لا سکے گا جیسا کہ ہم نے گزشتہ برسوں میں جرمنی کی نئی مارکسی حکومت کے شو مینوں سے تجربہ کیا ہے۔ جیسا کہ تباہ کن اور نقصان دہ پرانی سماجی شکل کا مکمل طور پر ٹوٹنا ہے، خاص طور پر جب یہ تباہی مارکسی تحریک کی طاقت سے مماثلت رکھتی ہے، اس لیے پرانی چیزوں کو محض اس لیے محفوظ کیا جا سکتا ہے کہ یہ پرانا ہے۔

یہاں ایک بار پھر قدامت پسند جذبے کا المیہ ہے، جو کہ تخلیقی طور پر بے نتیجہ اور

42ریاستوں Thuringia اور Saxony-Anhalt کے درمیان پہاڑیوں کے Kyffhäuser سلسلے کو مقدس رومی شہنشاہ، (1122-1190) Friedrich Barbarossa کی آرام گاہ سمجھا جاتا ہے، جو تیسری صلیبی جنگ کے دوران ترکی میں دریائے سلیف میں ڈوب گیا تھا۔

Machine Translated by Google

تخیل کے بغیر، یہ ہر نئی چیز کو صرف اس وجہ سے مسترد کر دیتا ہے کہ وہ نئی ہے، اور اس لیے کہ یہ فرسودہ شکلوں کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے جو بہت پہلے اپنا مادہ کھو چکی ہیں۔ عوام اور ریاست ممیاں اور تعمیرات نہیں بلکہ زندہ ہستی ہیں۔ ایک بار کٹے ہوئے کپڑے ہمیشہ کے لیے سوٹ نہیں کرتے۔

قوموں کی تقدیر کے ذریعے صرف چند بڑی بنیادی خصلتیں کھینچی جاتی ہیں اور ایسے بنیادی علم کی کوتاہی نے ہمیشہ قوموں سے اپنا بدلہ لیا ہے۔ ہم جرمنوں کے لیے بنیادی تاریخی قومی سیاسی نظریہ ہے: "متحد ہو جاؤ!"

لفظ "متحد" [43]کا مطلب "اتحاد" [44]نہیں ہے بلکہ "اتفاق ہونا" [45]ہے۔ خارجی اور داخلی سیاست کے اصولوں پر جرمن قبائل کے معاہدے سے ہی وہاں اپنے بہترین پھول کے طور پر ایک اندرونی آزاد ریاست بن سکتی ہے جو بین الاقوامی وزن کے ساتھ بیرونی طور پر طاقتور ہو۔

اس لیے جرمن ریاست کے لیے کوئی یورپی یا بین الاقوامی اقتصادی، کلیسا یا انسانی مقاصد نہیں ہو سکتے بلکہ صرف اور صرف پوری جرمن قوم کی فلاح و بہبود ہو سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے سیاسی عمل کے "محرکات"۔ اس کے ساتھ ساتھ فطری طور پر چرچ کے اثرات بھی چلتے ہیں-، اقتصادی- اور عام طور پر انسانی کردار جس کی مناسب قدر اور غور کرنا ضروری ہے۔ لیکن اصول یہ ہونا چاہیے اور رہے گا کہ جرمن قومی ریاست کو صرف جرمنوں کی نمائندگی کرنی ہے اور یہ اندرونی اور بیرونی سیاست میں بھی۔

لہذا ہمارا قومی سیاسی مقصد یہ ہے:

1. ایک بند قومی ریاست کا قیام جس میں تمام جرمن شامل ہوں۔

2. بیرون ملک تمام جرمن مفادات کی طاقتور نمائندگی۔

نیشنلسٹ آئیڈیا۔

بیداری کے لیے یا اس سے بہتر، ایک مضبوط قومی شعور کی بیداری کے لیے پیشگی شرط ہے۔

تمام یہودیوں اور غیر جرمنوں کو عوامی زندگی میں تمام ذمہ دار عہدوں سے ہٹانا۔

ہماری عوامی زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں یہودیوں کے حملے کے خلاف پرعزم دفاعی جنگ صرف قومی سوشلزم کے ذریعے پوری توانائی کے ساتھ انجام دی جاتی ہے۔ یہودیوں کے خلاف جنگ جرمن جذبے اور جرمن آزادی کے لیے شعوری جدوجہد ہے۔

اپنی میزبان قوموں پر یہودیوں کے اثر و رسوخ کا موازنہ طاقت کے رشتوں اور دوسری قوموں کی لڑائیوں سے نہیں کیا جا سکتا بلکہ صرف ایک صحت مند جسم اور اس پر حملہ کرنے والے مہلک زہریلے جراثیم کے درمیان زندگی اور موت کی کشمکش سے موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ جب کسی جاندار پر زہریلے بیسلی کا حملہ ہوتا ہے تو سوال صرف یہ ہوتا ہے کہ یا تو جسم کی صحت مند قوت غیر ملکی گھسنے والوں پر غالب آجائے گی –پھر وہ انہیں کاٹ دے گی –یا پھر وہ ان پر غالب نہیں رہے گی، پھر ان کی وجہ سے مر جائے گی۔ اسی طرح دنیا میں ہر جگہ یہودیوں کے میزبان لوگوں کے لیے صرف یہی ہے: یا تو یہودیوں کو قومی جسم سے کاٹ دو یا یہودی کی وجہ سے مرو۔

انسانی جسم اور جراثیم سے قطعی موازنہ کرنے سے ہمیں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پسندیدہ گمراہ کن رائے کس قدر متضاد ہے کہ یہودیوں نے ہر جگہ صرف اپنی زیادہ استعداد کی بنا پر اپنا کام کیا اور اس وجہ سے ان پر حملہ کرنا اور انہیں ستانا انتہائی غلط اور ناانصافی ہے۔ کوئی صرف یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہیضہ کا جراثیم بھی اسی طرح انسان سے بہت زیادہ طاقتور اور موثر ہے اور اسی وجہ سے اس نے صحت مند آدمی پر قابو پالیا ہے –نہیں،

---

[43] 'einig'

[44] 'Einheit'

[45] 'Einigkeit'

Machine Translated by Google

یہ آدمی کے لیے زہر ہے۔ اور بالکل اسی طرح جس طرح حملہ آور زہروں کے خلاف جانداروں کی اس جنگ میں زہر کی خاص علامات بخار، درد، فالج کی علامات وغیرہ کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں، اسی طرح یہودیوں کی طرف سے حملہ آور ہونے والی قوموں کی لڑائی بیماری کی بالکل اسی طرح کی علامات میں ظاہر ہوتی ہے- شہری اور سیاسی زندگی میں بدامنی اور انتشار، قومی جنگیں، طاقت ور جنگجوؤں اور سیاسی جماعتوں میں۔ خاص طور پر قوموں کے فکری حصوں میں -حکومتوں میں عام طور پر فالج کی علامات کے ساتھ ردوبدل۔ پھر صرف ایک سوال ہے کہ کیا دشمن کو پہچاننے والے قومی شعور رکھنے والے حلقے حکومتوں کو متنبہ کرنے اور روشن خیال کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں یا حکومت بنانے اور خود یہودیوں کو بے اثر کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو قومی موت یقینی طور پر داخل ہو جاتی ہے۔ کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے۔ ایک عارضی تنہائی -طبی تصویروں کے ساتھ رہنا -صرف ظاہری علاج لاتا ہے: جلد یا بدیر بیسلی جسم کی خون کی نالیوں میں نئے سرے سے پھوٹ پڑتی ہے، اس دوسری جدوجہد کا خاتمہ مریض کے لیے پھر مہلک ہوتا ہے۔

حتمی کامیابی کے لیے فیصلہ کن -جیسا کہ عام طور پر زندگی میں -طاقت کی مرضی ہے۔ اقتدار کے لیے اس ارادے کے بغیر -قوم کی دیکھ بھال کے لیے اس ارادے کے بغیر قوم بے بسی سے تنزلی کی طرف لے جاتی ہے۔ جو لفظی طور پر نیچے نہیں جاتا وہ یہودی عالمی طاقت کا غلام، بندہ، غلام اور خادم بن جاتا ہے۔

یہ زندگی اور موت کی جنگ ہے۔ بہت سے ہنر مند سپاہی نکل چکے ہیں -لیکن ہمارے قومی ساتھیوں کی اکثریت ابھی تک سوئی ہوئی ہے۔ تعلیم بار بار، انتھک، حل ہے. جو چیز اس تعلیم کو خاص طور پر مشکل بناتی ہے وہ ان اہم نسلی سوالات میں آریائی کی بے تکلفی اور نرمی ہے۔

ہمارے جرمن عوام کے اندر موجود مضبوط نسلی مرکب نے بلاشبہ بہت سے لوگوں میں واضح اور اعلیٰ نسلی شعور کو تقریباً مکمل طور پر دفن کر دیا ہے تاکہ نسلی قوانین کے بارے میں صحیح علم کے بجائے نسلی طور پر غیر ملکی یہودیوں کے خلاف نفرت کا ایک غیر معینہ احساس باقی رہ گیا۔ اپنی طرف سے یہودی نے دو ہزار سال سے زیادہ عرصے سے اپنے نسلی قوانین کی سختی سے پیروی کی ہے کیونکہ کردار اور قوم کے لیے خون کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کی نمایاں اہمیت کا واضح علم ہے64 ۔

دوسری طرف، وہ نسلی ایجی ٹیشن کو فرسودہ کوڑے کے طور پر پیش کرنے میں کامیاب رہا ہے، جو جرمنی میں نسلی اختلاط کے حوالے سے، بدقسمتی سے اس کے لیے ایک خاص جواز کے ساتھ ممکن تھا۔ جرمنوں کی طرف سے نسلی سائنس کے لیے یہودیوں کی توہین کی بجائے، پورے عزم کے ساتھ، اس مطالبے کے ساتھ کہ: "جرمن، اپنے خون کو پاک رکھو!"، جرمن اس میدان میں بھی یہودی کے نفسیاتی فنون74 سے کمتر تھا۔ روشن خیالی کی صدی اپنے انسانی نظریات کے ساتھ یقیناً یہودیوں کو ان زنجیروں سے نجات دلائی جو ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی اعلیٰ حکمت کے ساتھ یہودیوں کی لوٹ مار اور سود خوری کے جذبے کے خلاف بنائی تھی، لیکن اس بنیادی سوال پر ہمارے لیے صرف الجھن اور غیر یقینی صورتحال ہے۔ اس جملے کے ساتھ: "یہودی بھی مرد ہیں" - ایک ایسا جملہ جس پر کسی کی طرف سے کبھی اختلاف نہیں کیا گیا تھا -یہودیوں کو شہری مساوی حقوق میں داخلے کی اجازت دی گئی۔ ایک بالکل مختلف فکری ڈھانچے کے یہودی غیر ملکی عوام کے خلاف قومی نسلی مزاحمت اس کے ساتھ ختم ہو گئی اور شہری آزادی کے خلاف جنگ شروع سے ہی معذور ہو گئی۔

اس پلیٹ فارم سے اب ہماری پوری اقتصادی فتح ہوئی اور
حال ہی میں، عوامی زندگی یہودیوں کی غیر محدود حکمرانی کی موجودہ صورتحال تک۔

46 Cfنسل اور یہودیوں پر نیشنل سوشلسٹ لائبریری کی جلدیں!
47قائل کرنے کے فنون

Machine Translated by Google

خود یہودیوں کی شہادتوں کا ایک پورا سلسلہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ایک ریاست کے اندر ایک ریاست کے طور پر محسوس کرتے ہیں، کہ وہ اپنے میزبان لوگوں کے مقابلے میں دوسرے ممالک میں اپنے نسلی ساتھیوں کے ساتھ زیادہ قریب محسوس کرتے ہیں۔

لوگوں کے درمیان قریبی تعلق رکھنے کے اس یہودی احساس سے مقامی لوگوں کے لیے جنگ اور امن میں اقوام کے بیرونی سیاسی تعلقات کے میدان میں براہ راست خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

تاہم، سب سے پہلے، یہودیوں کی توجہ اقتصادی فوائد کے مطالبے کی طرف مبذول کرائی گئی۔ یہاں ایک بار پھر منافع کی ان کی بے لگام جستجو، اپنے میزبان لوگوں کے لیے سماجی جذبات کی وجہ سے، انھیں اچھی جگہ پر کھڑا کر دیا۔

جدید کریڈٹ سسٹم کے موجد اور علمبردار ہونے کے ناطے جلد ہی ان کے لیے ریاستوں کی پوری مالیاتی معیشت اور بینک اور اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے نجی شعبے کو بھی اپنے زیر اثر لانا جلد ہی ایک آسان معاملہ تھا۔

یہاں سے، اس طرح اپنی مالی حیثیت کی تشکیل کے بعد، یہودیوں نے اپنی انگلیاں قوم کی فکری ثقافتی مصنوعات کی طرف بھی بڑھائیں۔ یہاں ان کی متحرک روح، ان کی تیز عقل، ان کی تنقیدی تفہیم -وہ خصوصیات جو اکثر سنجیدہ، بھاری، نیچے سے زمینی آریائی روح کے لیے یقینی فوائد کے طور پر ظاہر ہو سکتی ہیں -ان کی مدد کے لیے آئے۔

لیکن حقیقت میں، یہ صرف چوری کی جبلت تھی، ان کے ضمیر کی کمی اور بے ایمانی -جس کا اعلان ان کے مذہبی عقائد میں پہلے ہی کر دیا گیا ہے۔ یہودیوں کے لیے، شولچن آروچ 48کے عقائد کے مطابق، غیر یہودی کی جائیداد ایسی ہے جیسے مالک کے بغیر - وہاں تاکہ یہودی اسے مناسب کر سکے۔ یہودی نے بینکنگ اور سٹاک ایکسچینج تکنیک کے تمام ذرائع اس کی خدمت میں مقرر کر دیے۔ گمنامی -پبلک لمیٹڈ کمپنی کے اسٹاک مارکیٹ ایبل فارم کے ذریعے ہماری معیشت کو غیر ذاتی بنانا -کو ایک خاص حد تک سرمائے کو کام سے الگ کرنا پڑتا ہے، شیئر ہولڈر کو نایاب صورتوں میں اپنی فیکٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا ہے، اسے اپنی رقم کے منافع میں صرف یک طرفہ مفاد ہوتا ہے۔

جب اس نے حصص کی شکل میں سرمایہ کاری کی ہے۔ اس واقعہ کا اس جگہ ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ ہماری معیشت کی اس تنزلی کے ساتھ ساتھ اس کی تنزلی کا بھی ہاتھ ہے۔ وہ کاروباری اور صنعت کار جس نے اپنے کاروبار کو شروع سے بنایا ہے، جو اپنے صارفین کی ضروریات کو جانتا ہے، جس کے پاس اب بھی پرانی کاروباری عزت ہے اور وہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہ معیشت کی حقیقی ضروریات کے مطابق ٹھوس، اچھی، دیرپا مصنوعات تیار کرے، یہ واقعی ٹھوس کاروباری چیز بنیادی طور پر اس قدر مختلف ہے جو جدید سرمایہ کے بڑے حصے داروں کے ساتھ بہت زیادہ حصہ دار ہے۔ پیکج صرف ایک دلچسپی جانتا ہے، جس کا مقصد زیادہ سے زیادہ واپسی کرنا ہے۔ خواہ کاروباری اداروں میں اچھی اور سستی اشیاء تیار کی جاتی ہوں، عام طور پر پیداواری قدریں اسٹاک کمپنی کی طرف سے بنائی جاتی ہیں یا جیسا کہ عام طور پر کریڈٹ کمپنیوں (بینکوں) کے معاملے میں، کوئی قدریں پیدا نہیں کی جاتی ہیں، یہ سرمایہ دار یعنی شیئر ہولڈر کے لیے انتہائی بے حسی کا معاملہ ہے۔ اس کا مزید نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پیداوار ضروریات کے مطابق کم ہوتی ہے، بلکہ بہت زیادہ تشہیر کے ذریعے صرف ظاہری ضرورت کو بڑھانا پڑتا ہے۔ اس سے پہلے کاروباریوں کے ضابطہ اخلاق میں کسی کی مصنوعات کی تعریف کرنا مکمل طور پر منع تھا۔ جس نے یہ کیا وہ ایک بازار کا شور مچانے والا تھا، اور اس طرح کے بازار میں کسی کے سامان کی تعریف کرنا ٹھوس تاجر کے نزدیک بے ایمانی کا مقابلہ ہے۔ تاہم یہودی تاجر نے بالکل اصرار کے ساتھ اس قسم کے بازاری تجارتی کاروبار کا انعقاد کیا، جس میں اس کے قائل کرنے کا فن کام آیا۔ آج اہم یہودی کی جگہ پر یہودی اشتہارات سامنے آئے ہیں۔

48شولچن آروچ یہودی قانون کا سب سے مستند ضابطہ ہے اور اسے 1563میں شمالی فلسطین میں یوسف کارو نے مرتب کیا تھا۔

Machine Translated by Google

سائنس کے میدان میں بھی اسی طرح کی ترقی ہوئی ہے، خاص طور پر معاشی سائنس کے میدان میں -نام نہاد قومی معاشیات۔ دھیرے دھیرے قومی معاشیات کا کام قومی معاشی جواز اور ضروریات کی چھان بین اور تحقیقات کے نتائج سے معاشی قیادت کے لیے رہنما اصولوں کو اخذ کرنے میں مزید جھوٹ بولنا نہیں دیکھا گیا بلکہ اس بات کی تحقیقات کیے بغیر کہ آیا معاشی مظاہر اور شکلیں بھی قومی معیشت کے لیے اچھی اور موزوں تھیں اور ان کا اطلاق کیا گیا تھا اس کے لیے صرف صورت حال کی وضاحت کی گئی۔ اس طرح سے لوگ کامیاب ہوئے، اور آج پہلے سے کہیں زیادہ کامیاب ہو رہے ہیں، معیشت اور اس کے ساتھ، قومی برادری کو -سائنسی طور پر سمجھا جاتا ہے -اور اس وجہ سے، ایک غیر تبدیل شدہ طریقے سے۔ اس میدان میں خاص طور پر ریاستی اور نجی کریڈٹ سروسز انڈسٹری کے نظریے، اور خاص طور پر دلچسپی کا نظریہ داخل ہوتا ہے۔ اس سوال کو ہم نے ایک اور جگہ تفصیل سے نمٹا ہے، یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا کافی ہوگا کہ بنیادی طور پر جسے آج ہم قومی معیشت کہتے ہیں، ذاتی افزودگی کے لیے نجی سرمایہ دارانہ ہدایات اور پیداواری قوموں کی افرادی قوت پر سود خور سرمایہ دارانہ لوٹ مار کے جواز کی ایک منظم کوشش ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ قومی معاشیات کے لیکچررز میں ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔
یہودیوں کا فیصد

عام آدمی کے لیے یہودیوں کی ادبی اور فنکارانہ مداخلت زیادہ حیران کن ہے۔
میدان

ہمارے موجودہ تھیٹر پر غور کرنے والا وباں پھیلنے والی بے بنیاد اور گھٹیا پن پر حیران رہ جائے گا۔ خاص طور پر یہ سنیما کے جدید رجحان میں سے درست ہے۔ لیچرز اور ریکس کا ڈرامہ ہمارے مراحل پر راج کرتا ہے۔ تخریبی اور چالاک جدلیاتی کے ساتھ، اچھے جرمن کو یہ لیکچر دیا جاتا ہے کہ اخلاقیات اور اخلاقیات، غیرت اور ضمیر بنیادی طور پر سراسر حماقت ہے جس کے بغیر کوئی آگے بڑھ سکتا ہے۔ عوام پر یہ حملے یہودی تھیٹر ایجنسی کی پریشانی کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں فنکارانہ طور پر مائل افراد کا علم کسی عہدے کے خواہاں افراد کے تھیٹر اور کنسرٹ کے ایجنٹوں کا شکریہ ادا کرنے سے کم فیصلہ کرتا ہے۔

لیکن اس کے بعد روزنامہ پریس کے ذریعے رائے عامہ کی ہیرا پھیری کا وسیع دائرہ کار شروع ہوا۔ تقریباً تمام بڑے اخبارات آہستہ آہستہ یہودیوں کی ملکیت میں چلے گئے۔

اس کے ساتھ جرمن عوام کے گرد دائرہ بند ہو گیا۔ معاشی حکمرانی میں فکری اصول کا اضافہ کیا گیا۔ ہر وہ چیز جو یہودی مفادات کے لیے نقصان دہ تھی عوام سے جب تک ممکن ہو روک دی گئی اور خاموش کر دی گئی۔ اگر اس کے باوجود خیالات یا پرفارمنس نے خود پر زور دیا، تو اصل جادوگرنی کا آغاز شروع ہوا، اس طرح کی کوششوں کو مضحکہ خیز بنانے کی کوشش کے ذریعے، اور اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہوا تو جھوٹ اور غلط بیانی کے ساتھ ساتھ ذاتی بدنامی کو بھی کام کرنا پڑا۔ رشوت خوری، دھمکیاں دینے کی کوشش کی گئی اور آخرکار کسی نے مشکل مخالف یا نصیحت کرنے والے کی معاشی طور پر کان کنی کرنے یا اسے مارنے سے بھی گریز نہیں کیا۔

یہ آخری سب سے خوفناک ہتھیار عام طور پر نجی افراد کے خلاف استعمال نہیں کیا گیا تھا، یا صرف شاذ و نادر ہی، کیونکہ سیاسی یا ریاستی اقتدار کے بغیر عوام کے حقیقی دوست کا ردعمل شاید ہی کبھی کسی حد تک اثر پذیر ہوا ہو، اس سے پہلے کہ وہ یہودیوں کے عوامی اعضاء میں جھوٹ اور خیانت کے بندھن سے ٹوٹ چکا ہو۔

پارٹیوں میں عوام کی بے اطمینانی کو انتہائی مبالغہ آرائی کے ذریعے بھڑکا دیا گیا، اور جائیدادوں اور ان کے محافظوں، ریاستی اتھارٹی اور فوج کے خلاف طبقاتی نفرت کو ہوا دی گئی۔ یہاں تک کہ -جیسا کہ ہر جگہ قومی ریاست پر ان حملوں کے معاملے میں -یہ یہودی تھے جنہوں نے زیادہ تر مشتعل اور مشتعل کیا۔ صرف یہ یاد کرنے کی ضرورت ہے کہ طبقاتی جدوجہد کے مارکسی نظریے کا بانی کارل مارکس درحقیقت ایک یہودی تھا (مردوچائی

Machine Translated by Google

اس کا اصل نام تھا)۔ جرمنی میں اس کا ہیرالڈ، فرڈینینڈ لاسل94، اصل میں فیسٹ لاسل، اسی طرح ایک یہودی تھا۔

جنگ اور انقلاب میں پھر جرمن ریاست کے خلاف یہودیوں کی تباہی کا کام تمام ہوا۔ شہزادوں کو بھگا دیا گیا، افسروں سے ایپلٹ پھاڑ دیے گئے، اہلکاروں نے بھوک کے ذریعے اس کی تعمیل کی تاکہ وہ اپنی افرادی قوت کو -حتیٰ کہ جدید جرمنی کی سوشلسٹ اعلیٰ سرمایہ دارانہ ریاست کے لیے بھی ناگزیر بنا سکیں۔ اس طرح جرمن قوم کو غیر مسلح کیا گیا، کمزور کیا گیا، اس کے لیڈروں کو لوٹ لیا گیا، بے دخل اور پامال کیا گیا، حوصلے پست اور کمزور کیے گئے، جب کہ عوامی زندگی میں، معاشیات اور سیاست میں، فن اور تھیٹر میں ہر جگہ یہودیوں نے اپنے اوپر ایک ناقابل تردید تسلط کا گھمنڈ کیا۔

ان کی حکمرانی کی بنیاد ان کی بے پناہ دولت ہے۔

اپنے میزبان لوگوں کے سلسلے میں ان کی تعداد کم ہونے کے باوجود وہ عوامی زندگی کے تمام اہم عہدوں کو اپنے یہودی نسلی ساتھیوں یا یہودیوں سے قریبی تعلق رکھنے والے جرمنوں کے ہاتھ میں لانے میں کامیاب رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود، جرمنی کے قومی ادارے سے یہودیوں کا اخراج مکمل طور پر ممکن ہے –اس سے بھی زیادہ اس لیے کہ صنعت اور زراعت، پیشوں اور انتظامیہ میں حقیقی اہم پیداواری سرگرمی تقریباً مکمل طور پر یہودیوں سے پاک ہے۔

ہمارے قومی ادارے سے یہودیوں کو ہٹانے سے نہ تو زرعی پیداوار میں کوئی خلل پڑے گا -میں نے ابھی تک کسی یہودی کو ہل کے پیچھے گھیرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے -اور نہ ہی فیکٹریوں کو مزدوروں کی کمی کی وجہ سے رک جانا پڑے گا -افرادی قوت کو یقیناً معلوم ہوگا کہ کوئی بھی یہودی محنت سے کوئلہ نہیں اٹھاتا اور نہ ہی فورج اور میٹل کی جگہوں پر کھڑا ہوتا ہے۔ یتیم نہیں ہوں گے –یہودیوں کی بے دخلی کے بعد گھروں کو کسی بھی طرح کھنڈرات کی طرح نہیں رہنا پڑے گا، اعداد و شمار میں یہودی مستریوں اور بڑھئیوں، چھتوں یا گلیزروں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن یہاں تک کہ تجارت و تجارت میں بھی جمود نہ ہو گا اگر یہودی نہ ہوتے۔ نقل و حمل کے نظام کے میدان میں، ریاست نے اب تک ذاتی اور سامان کی ٹریفک کا ایک مثالی انداز میں خیال رکھا ہے اور بہرحال، جس نے یہودیوں کو ریلوے کنڈکٹر یا لوکوموٹیو ڈرائیور کے طور پر دیکھا ہے۔

یا ٹرام کنڈکٹر کے طور پر، یا ویگن چلانے والوں یا ٹرانسپورٹ ورکرز کے طور پر؟

لیکن یہاں تک کہ تجارت اور مالیات کے لیے یہودیوں کے مخصوص رجحان کے میدان میں بھی، جنگ سے پہلے فوجی انتظامی عہدوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ محتاط ذخیرہ اندوزی اور فراہمی کی خدمات انجام دینے کے قابل تھے، خود تجارت میں ہی لاکھوں کمرشل کلرک اور جرمن تاجر سرگرم ہیں جو تجارت کے حقیقی پہلوؤں اور ضروریات کو سمجھتے ہیں، اور ہم ریاستی بینکوں اور پوسٹل بینکوں کی بنیاد پر صحت مند ادارہ بنا سکتے ہیں۔ یہودی ڈاکو معیشت کی.

اگر ہم نے اس مختصر سروے میں دیکھا ہے کہ یہودی ہماری ریاستی اور قومی زندگی میں کسی بھی طرح سے ایک ناقابل تلافی فعل کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں، کہ دوسری طرف وہ اپنی بالادستی کو انتہائی بے رحمانہ طریقے سے استعمال کرتے ہوئے اپنے میزبان لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، تو اس کے واضح اور منطقی نتیجے کے طور پر یہودیوں کو ہماری قوم سے نکالنے کا مطالبہ سامنے آتا ہے۔

صرف وہی شخص جو خود کو جرمن قومی برادری کے ساتھ گروی رکھتا ہے ریاست کا شہری ہو سکتا ہے05 ۔

49فرڈینینڈ لاسل (1864-1825)ایک جرمن-یہودی سوشلسٹ تھا جو مارکس سے واقف تھا، حالانکہ مؤخر الذکر نے اسے قدامت پسند بسمارک کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر آمادگی کی وجہ سے ایک موقع پرست سمجھا۔ اس لیے مارکس نے لاسل کی حمایت نہیں کی جب مؤخر الذکر نے ایک Allgemeiner Deutscher Arbeiterverein(جنرل جرمن ورکرز) کی بنیاد رکھی۔

ایسوسی ایشن) 1863میں جس کا مقصد بنیادی طور پر براہ راست عالمی حق رائے دہی حاصل کرنا تھا۔

50یہ شرط پہلے ہی 15ستمبر 1935کے نیورمبرگ قوانین کے دوسرے حصے 'ریخ شہریت کے قانون' آرٹ 2میں شامل کی گئی تھی: "ریخ کا شہری صرف وہی موضوع ہے جو جرمن یا رشتہ دار ہے اور جو اپنے طرز عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جرمن عوام اور ریخ کی وفاداری کے ساتھ خدمت کرنے کا خواہشمند اور موزوں ہے۔ جرمن معاشرے سے یہودیوں کی مکمل علیحدگی کا حکم ان قوانین کے پہلے حصے 'جرمن خون اور جرمن عزت کے تحفظ کے لیے قوانین' میں دیا گیا تھا۔

Machine Translated by Google

نسلی سوال کے اس جائزے سے قدرتی طور پر اور لازمی طور پر مشرقی یہودیوں کی ہجرت کی ممانعت کے دوسرے نتائج کی بھی پیروی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ہجرت کی ممانعت کے ذریعے مشرقی یہودیوں کو پسپا کرنے کے لیے یہ کافی ہے تو یہ یہودی سوال کو سمجھنے کی مکمل کمی ہے۔ یہ بالکل ضروری ہے کہ یہودیوں کو ایک اجنبی عمل کے تحت ہمارے درمیان آباد ہمارے لوگوں سے دشمنی پر رکھا جائے۔ مشرقی یہودی یقیناً ایک عظیم ذخیرہ ہیں جہاں سے یہودی مسلسل اپنے آپ کو بھرتے رہتے ہیں۔ اس امیگریشن میں جو بڑا خطرہ شامل ہے وہ گزشتہ برسوں کے تجربات سے پوری وضاحت کے ساتھ آشکار ہو گیا ہے۔ چند سالوں میں یہ مشرقی یہودی تمام ممکنہ کاروباری چالوں سے کامیاب ہو گئے اور بہت زیادہ دولت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہماری عدالتیں ایسے غیر ملکی عناصر کے فراڈ سے بھری پڑی ہیں۔ ریاست کو ایسے لوگوں کی امیگریشن میں ذرا بھی دلچسپی نہیں ہے جو کسی بھی طرح سے اپنے آپ کو کارآمد نہیں بناتے۔

مشرقی یہودیوں کے لیے قومی سوشلسٹ ریاست کا یہ موقف اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔
یہاں تک کہ دوسری قوموں کے ارکان کو بھی نکالا جا سکتا ہے جو قومی جسم پر طفیلی ہیں۔

ان سوالات کی بحث اب ہمیں ریاستی پالیسی کے تیسرے حصے کی طرف لے جاتی ہے۔
نیشنل سوشلزم: شہریت کا حق۔

شہریت کا حق

شہریت کا حق حاصل کرنا ہوگا۔ اس اصول میں نیشنل سوشلزم اس وقت کے جائز حق سے کافی مختلف ہے جس کے مطابق 20سال سے زیادہ عمر کا ہر بالغ جرمن، مرد اور عورت جنس، ریاستی شہریت کے حقوق استعمال کر سکتا ہے۔ اسی طرح، آج ویمار کے آئین کے مطابق، یہ امکان یہودی نسل کے ارکان کے لیے کھلا ہے۔ اسی طرح یہ ریاستی رکنیت کوئی بھی غیر ملکی چند سطحی رسموں کی تکمیل کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔

ویمار کا آئین عام طور پر ریاستی شہری کے تصور کو نہیں سمجھتا لیکن آرٹ میں بولتا ہے۔ ایک ریاست میں رکنیت کے ،110اور آرٹ میں. 109قانون کے سامنے یکساں حقوق مرد اور عورت کے تمام ریاستی ارکان کے لیے۔ اس تصور کی مبہمیت فطری طور پر شہریت کے حق کے حصول کے لیے اخلاقی اور نسلی پیشگی شرائط کے مطالبے کو خارج کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس، آرٹ. ریخ کے آئین کا 113غیر ملکی بولنے والے "قوم کے حصوں" (!)کو اپنے خصوصی تحفظ کے تحت لیتا ہے۔ وہ "اپنی آزاد روایتی ترقی میں، خاص طور پر تعلیم میں اپنی مادری زبان کے استعمال کے ساتھ ساتھ داخلی انتظامیہ اور انصاف کے انتظام میں پسماندہ نہیں ہوسکتے"۔

اگر کوئی غیر ملکی شہریوں کے بارے میں اس سب سے زیادہ جامع غور و فکر کے ساتھ اپنے ہی قومی ساتھیوں کے خلاف جمہوریہ کے تحفظ کے لیے ہمارے قانون کے عمل کا موازنہ کرتا ہے، تو آرٹ میں یقین دہانی کے ساتھ، نام نہاد جنگی مجرموں کو دشمن کے حوالے کرنے کی ذمہ داری ہے۔ 12 1کہ "کسی غیر ملکی حکومت کے کسی جرمن کو ظلم و ستم یا سزا کے لیے نہیں پہنچایا جا سکتا"، اور اگر ایک بار اس آخری متذکرہ مضمون کا موازنہ کرپ15 اور اس کے ڈائریکٹرز کے خلاف فرانسیسیوں کے بدنام زمانہ فیصلوں سے کیا جائے، تو شاید اس حقیقت کا حوالہ ہو کہ اس آئین کا مصنف یہودی پریس تھا جو ان تمام واقعات پر روشنی ڈالتا ہے۔

---

51 Gustav Krupp von Bohlen und Halbach (1870-1950) نے 1909سے 1941تک Friedrich Krupp AGکو چلایا۔ (1866-1936) Hans von Seecktکے تحت Reichswehrکے ساتھ مل کر، Kruppنے جرمنی میں ٹریول کے خفیہ طریقہ کار کا آغاز کیا۔ ورسیلز 1923میں جب فرانسیسی اور بیلجیئم نے روہر کے علاقے پر قبضہ کیا تو انہوں نے کروپ پر جرمانہ بھی عائد کیا۔

ایسن میں کرپ فیکٹر کے تیرہ کارکنوں کا ایک بڑا عوامی جنازہ جو فرانسیسیوں نے قبضے کے دوران گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

52 ہیوگو پریوس (1860-1925)جمہوریہ ویمار کے جرمن-یہودی وزیر داخلہ تھے اور اہم کردار ادا کرتے تھے۔
1919کے ویمر آئین کی تشکیل میں۔

Machine Translated by Google

"قطبوں کا زیادہ خوش قسمت مستقبل" نہیں، جیسا کہ Betthmann-Hollweg53نے اپنی ایک بدقسمت پارلیمانی تقریر میں کہا تھا، اور نہ ہی رومانیہ میں یہودیوں کی بہتری Kulmann)کے مطابق)45 ایک جرمن ریاست کا مرکزی خیال ہو سکتا ہے بلکہ صرف جرمن عوام کی فلاح و بہبود ہو سکتا ہے۔ اس رہنما موضوع کا اظہار NSDAPکے قومی اور اقتصادی پروگرام (The Programme, p.35) میں نمبر 7کے تحت کیا گیا ہے: "جرمنوں کے حقوق اور مفادات غیر ملکی ممالک کے اراکین پر مقدم ہیں" اور نمبر 6کے تحت: "جو جرمن نہیں ہے وہ صرف جرمنی میں مہمان کے طور پر رہ سکتا ہے اور ایلین ایکٹ کے تحت کھڑا ہے"۔

اس کے مطابق ریاستی شہریت کا حق حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ نا اہلی کے ذریعے بھی ضائع ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا حق ہے جس سے یہودیوں کو بنیادی طور پر خارج کر دیا گیا ہے، جس سے دیگر اقوام کے افراد کو بھی خارج کیا جا سکتا ہے۔

جرمن ریاستی شہریت کے لیے درخواست دہندہ کی داخلی شرط جرمن ثقافت اور کمیونٹی کے لیے عہد ہے۔ جو اپنے آپ کو جرمن قوم سے اس طرح گروی نہیں رکھتا، جو اپنے آپ کو جرمن ریاست کا دشمن قرار دیتا ہے، جو اپنے لوگوں کے مقابلے میں دوسری قوموں کے ممبروں سے زیادہ گہرا تعلق محسوس کرتا ہے، وہ جرمن ریاست کے شہریت کے حقوق حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ واقعتاً جرمن کمیونٹی کے ساتھ کچھ لینا دینا نہیں چاہتا۔

یہ واقعی ایک پاگل پن لگتا ہے جب وہ لوگ جو کھلے عام اعلان کرتے ہیں کہ وہ جرمنی نامی کوئی آبائی وطن نہیں جانتے، جیسا کہ کرسپین 55اور دیگر نے کیا تھا، پھر بھی اس ملک کی تقدیر کے بارے میں مشورہ دینا چاہتے ہیں، جب وہ عوام کے نمائندے کے طور پر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اب بھی خصوصی مراعات سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور جب وہ اب بھی خاص طور پر سخت قوانین کے تحفظ سے لطف اندوز ہوتے ہیں (پارلیمنٹ کے اس معاملے میں حکومتی عہدے کے تحفظ کے لیے)۔

نیشنل سوشلسٹ جرمن ریاست ایسے آدمیوں سے سخت ترین حساب کتاب کا مطالبہ کرے گی اور انقلابی حکومتوں اور پارلیمنٹ کے ارکان کو ان کے اعمال یا کوتاہی کی ذمہ داری سابقہ طور پر لینا ہوگی۔ ایسے قوانین جو عوامی زندگی میں کھڑے ہونے والے تمام افراد کی ذمہ داری پر وضع کیے جائیں گے اس لیے انہیں سابقہ اختیارات سے نوازا جائے گا۔

یہاں بات جرمن انقلاب کی غلطی کی طرح نہیں ہے، بھوکے "پرولتاریوں" کی مزدوری کے لیے ستم رسیدہ اور بے تاب سرمایہ داروں کے خلاف لڑائی کا معاملہ، اس طرح طبقاتی جدوجہد کے خیال کے ذریعے محنت کش عوام کے صحت مند اور صحیح جذبات کو گمراہ کرنے کا نہیں، بلکہ یہاں اخلاقی مطالبہ کا معاملہ ہے کہ موجودہ پارلیمانی نظام کے غیر ذمہ دارانہ نظام اور موجودہ پارلیمانی نظام کو غیر ذمہ دارانہ انداز میں پیش کیا جائے۔ اور یہ کہ جن لوگوں نے لوگوں کی ضرورت پر غیر معمولی طریقے سے اپنے آپ کو مالا مال کیا ہے یا وہ لوگ جنہوں نے دوسرے حلقوں کی سازشوں کو آگے بڑھایا ہے انہیں سزا کے مستحق قرار دیا جائے گا۔

"چھوٹے بدمعاشوں کو پھانسی، بڑے کو آزاد چھوڑ دیا جائے" کا نعرہ درست ثابت نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس، قومی سوشلسٹ ریاست، سزا کے تعین کی صورت میں، چھوٹے بدمعاشوں کے بہکاوے میں آنے کی حقیقت کو بہت کم کرنے والا سمجھے گی اور دوسری طرف جرمن عوام کے خلاف بڑے مجرموں کو قانون کی مکمل سختی کے ساتھ انصاف کے کٹہرے میں لائے گی۔

---

53 Theodor von Betthmann-Holllweg (1856-1921)نے 1909سے 1917تک جرمن چانسلر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جنگ کے دوران، ایسا لگتا ہے کہ Betthman-Holwegفوجی رہنماؤں کی طرف سے وکالت کرنے والی پالیسیوں کے مقابلے میں زیادہ اعتدال پسند پالیسیوں کے حامی ہیں۔

54رچرڈ وان کوہلمین (1873-1948)نے اگست 1917سے جرمنی کے خارجہ امور کے سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جولائی 1918۔مئی 1918میں اس نے رومانیہ کے ساتھ بخارسٹ کے امن پر گفت و شنید کی۔

55آرتھر کرسپین (1875-1946) 1920میں سوشل ڈیموکریٹک ممبر پارلیمنٹ کے طور پر منتخب ہوئے اور 1922میں Sozialdemokratische Partei (SPD) کے شریک چیئرمین بنے۔

Machine Translated by Google

اس ریاستی عدالت کا تزکیہ کاری کا کام اب ان لوگوں کے ساتھ نہیں رک سکتا جو پہلے انقلاب کے ساتھ اقتدار میں آئے تھے۔ اسے شاہی حکومت کے ماتحت ان لوگوں کو بھی نشانہ بنانا ہو گا جنہوں نے اپنی غفلت سے جرمنی کے اس زوال کو ممکن بنایا۔ مرکزی ذمہ دار -بیتھ مین-ہول ویگ -کو واقعی اس کے زمینی ججوں سے لیا گیا ہے، یہی بات اگلے سب سے زیادہ قصوروار -ایرزبرگر 56کے بارے میں بھی سچ ہے، جس نے جولائی 1917کے مایوس کن پارلیمانی انقلاب کے باپ کے طور پر، ایک بار پھر دشمنوں کی ڈوبتی خواہش کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ Eisner57

اور Rathenauکو ان کی قوم کو تباہ کرنے والی سرگرمی کے منظر سے ہٹا دیا گیا ہے، یہ یقینی طور پر غیر قانونی طریقے سے لیکن تاریخ کے آہنی قوانین کے مطابق ہے۔ لیکن بہت سے وہ لوگ اب بھی زندہ ہیں جنہوں نے جنوری 1918میں جنگی ہتھیاروں کی ہڑتال کی تنظیم کے ذریعے لڑنے والی فوج کی پیٹھ میں خنجر گھونپ دیا، اور وہ لوگ اب بھی زندہ ہیں جنہوں نے تقریر اور تحریر کے ذریعے جیتنے کی خواہش کو توڑا، وہ لوگ اب بھی زندہ ہیں جنہوں نے 'جیتنے والے اور ہارے ہوئے کے بغیر امن' کی تبلیغ کی، وہ لوگ اب بھی زندہ ہیں اور اسے حق کے طور پر قبول کرتے ہیں جنہوں نے جنگ اور انقلاب میں اپنے ہی لوگوں کی تکلیف کا غلط استعمال کیا۔

یقیناً ایسے قومی سیاسی مطالبے سے خوف و ہراس پھیلے گا اور ہزاروں لاکھوں لوگ اپنی جانوں کے لیے خوفزدہ ہوں گے کیونکہ وہ خالص دل نہیں ہیں۔ لیکن قومی سوشلزم کے لیے سماجی انصاف کے اس مطالبے کے ساتھ جرمن عوام کے لیے تقدیر کا سوال کھڑا ہے اور آتا ہے کہ آیا جرمن عوام ایک باوقار قوم کے لیے اپنا راستہ تلاش کر سکتے ہیں، یا یہ کہ کیا وہ ایک غیرت مند قوم کے طور پر انحطاط اور بدعنوانی میں دکھی زندگی گزارے گی۔ قومی سوشلسٹ تحریک کے لیے اس کی آواز کا فیصلہ بھی اسی سوال سے ہوتا ہے۔

اس کے مطابق ریاستی شہریت کا حق ایسی چیز نہیں ہے جو جرمنی میں پیدا ہونے والے ہر فرد کے گہوارے میں رکھا جائے گا۔ بلکہ اس ریاستی شہریت کے حق میں ریاست اور قوم کے تئیں اعلیٰ ترین اخلاقی ذمہ داریاں بھی شامل ہیں۔ ریاست اور قوم کے لیے اس ذمہ داری کی پابندی کو بھی اس امکان سے محفوظ رکھا جانا چاہیے کہ نا اہلی کی صورت میں یہ حق دوبارہ ضائع ہو جائے۔

دوسری طرف، ریاستی شہریت کے حق کا حصول رحم کا عمل نہیں ہوگا بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ ہر محنتی جرمن اس بات کو اٹھا سکتا ہے کہ جو خود کو جرمن کمیونٹی کا اہل ثابت کرتا ہے اور جو خود کو جرمن نسلی اور تاریخی برادری کے حوالے کرتا ہے۔

جس نے اپنی فوج اور کام کی ذمہ داری پوری کی ہو، وہ جو اپنے پیشے میں ایک معزز کارکن کے طور پر سرگرم ہو، ریاستی شہریت کے حصول کا دعویٰ رکھتا ہو۔

لیکن اس ریاستی شہریت کے حق کے ساتھ اس ذمہ داری کا بھی پابند ہے کہ وہ اپنے تمام کاموں میں وسیع تر نظریہ کو فراموش نہ کرے اور اپنی معاشی سرگرمیوں میں اس حقیقت کے بارے میں ہمیشہ ہوش میں رہے کہ کسی کو اپنے کام کو مکمل طور پر پورا کرنا چاہیے، یعنی مخصوص علاقوں میں مکمل آزادی کے ساتھ بھی، جرمن ریاستی شہری کی سرگرمی کو مجموعی فلاح و بہبود کے خلاف نہیں جانا چاہیے۔

---

56 Matthias Erzberger (1875-1921) Deutsche Zentrumspartei (کیتھولک سینٹر پارٹی) کا رکن تھا جسے Betthman-Holllweg کا دائیں ہاتھ کا آدمی سمجھا جاتا تھا۔
جنگ کے دوران، 1917کے وسط میں، اس نے بات چیت کے ذریعے جنگ کے خاتمے پر زور دیا اور جرمن فوج پر اعتماد کو مجروح کیا۔ ایرزبرگر نے پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے معاہدے پر دستخط کیے اور ویمار ریپبلک میں وزیر خزانہ کی حیثیت سے اس نے ورسائی کے معاہدے کی توثیق کی۔ اسے 1921میں 'آرگنائزیشن قونصل' کے الٹرا نیشنل ممبران نے قتل کر دیا تھا جس کی بنیاد فریکورپس کمانڈر ہرمن ایرہارڈٹ (1881-1971)نے رکھی تھی۔

57 کرٹ آئزنر (1867-1919)ایک جرمن یہودی سوشلسٹ تھا جس نے انقلاب کو منظم کیا جس نے وٹلزباخ کا تختہ الٹ دیا۔
نومبر 1918میں باویریا کا خاندان۔ وہ باویریا کا جمہوریہ وزیر اعظم بن گیا اور سوشلسٹوں کی برن کانفرنس میں اس نے اعتدال پسند سوشلسٹوں پر حملہ کیا کہ انہوں نے پہلی جنگ عظیم کو جنم دینے میں جرمنی کے جرم کو تسلیم نہ کیا۔ انہیں فروری 1919میں قوم پرست کاؤنٹ آرکو وون ویلی نے قتل کر دیا تھا۔

Machine Translated by Google

قومی معیشت

قومی معیشت کا کام مطالبہ کو پورا کرنا ہے نہ کہ قرض کے سرمائے کے لیے زیادہ سے زیادہ سود حاصل کرنا۔

کوئی سوچے گا کہ اس اصول کو ہر معیشت کے لیے قبول کیا جاتا ہے، اور اس کے باوجود قومی سوشلسٹ معیشت موجودہ سودی سرمایہ دارانہ معیشت سے بالکل اس رہنما اصول میں مختلف ہے۔ پیداواری آدمی کی بے عقلی کے لیے ایسی قومی معیشت کا تصور کرنا اتنا آسان نہیں ہے جو طلب کو پورا نہیں کرتی۔ اور پھر بھی اب یہ واضح کر دینا چاہیے کہ معیشت کے موجودہ مالکان کے لیے -بینک اور اسٹاک ایکسچینج کیپٹل -بنیادی طور پر طلب کی تکمیل بہت کم اہمیت کی حامل ہے۔ بین الاقوامی سرمائے میں دلچسپی ہے۔

اس میں صرف اس وقت تک جب تک کہ طلب کی اس تکمیل کا سود خور سرمایہ دارانہ طریقے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔
ہمیں درحقیقت یہاں معیشت کے بارے میں دو بنیادی طور پر مختلف رویوں کے ساتھ کرنا ہے۔
پوری آبادی کی طرف سے پوری معیشت پر صرف فوری مطالبہ، قدرتی طور پر، خوراک کی ضرورت کی تسکین، پھر مکان اور لباس کی طلب کی تکمیل، اور اس کے بعد ہی دیگر تمام روز مرہ کے تقاضوں کو اعلیٰ فنون اور ثقافتی لذتوں تک تقسیم کیا جاتا ہے۔ درمیان میں سپورٹ سروسز، ٹرانسپورٹ کا پورا نظام اور جو کچھ بھی اس سے منسلک ہے، تجارت اور مالیاتی نظام آتے ہیں۔ اپنے حصے کے لیے اشیا کی پیداوار کا ایک صحت مند معیشت میں ایک بہترین مقصد ہے جس میں ایک ادائیگی کے ذریعے ضرورت کو بہترین طریقے سے پورا کیا جائے جس میں پیداواری لاگت کا احاطہ کیا جائے اور اس میں کاروباری کے لیے اسی کام کی آمدنی اور ایک مناسب منافع کا حصہ شامل ہو جس سے ناگزیر نقصانات اور انٹرپرائز میں بہتری اور تزئین و آرائش دونوں کو ضائع کیا جا سکتا ہے۔

عادل کاروباری کی توجہ انفرادی معاملات میں غیر معمولی منافع کے حصول کی طرف نہیں دی جاتی، یہاں تک کہ جب خوش قسمتی کے حادثات اسے ممکن بنا دیں۔ انصاف پسند کاروباری اپنے قومی اقتصادی کاموں کے بارے میں پوری طرح ہوش میں ہے، پیداوار کو اس طرح قائم کرنا کہ صارف کی ضرورت کو کم سے کم لاگت کے ساتھ پورا کیا جا سکے، کہ اسی وقت کاروبار بڑھے اور پھلے پھولے، کہ پیداواری لاگت اجرت میں کمی کے بغیر کبھی کم ہو جائے۔

کاروباری سوچ کے اس طرح کے صحیح طریقے کی شاید سب سے روشن مثال ارنسٹ ایبی85 ہے، جو جینا میں زیس ورکس کے شریک بانی اور ڈائریکٹر ہیں۔ اس شخص نے کاروباری شخصیت کے اس قومی معاشی کام کو کمال کی حد تک سمجھا ہے اور اپنی صلاحیت کے مطابق اس کا ادراک کرنے کی کوشش کی ہے۔

لیکن اس سلسلے میں، ہمارے پاس عام طور پر جنگ سے پہلے اپنے کاروباریوں کے بارے میں خصوصی شکایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ الفریڈ کروپ ،59مینیس مین ،60ورنر سیمنز 61جیسے مرد Thyssen62, Borsig63, Krauss, Maffei64،وغیرہ نے جرمن صنعت کی تاریخ میں سماجی طور پر بھی اپنے لیے عزت کا مقام حاصل کر لیا ہے۔ ان سب پر منافع کے یک طرفہ حصول کی حکمرانی نہیں تھی،

---

58 ارنسٹ ایبے (1840-1905)ایک ماہر طبیعیات اور کاروباری شخصیت تھے جن کی خدمات جینا کے بانی کارل زیس نے حاصل کی تھیں۔
کمپنی، کارل زیس اے جی جس نے آپٹیکل آلات اور نظام تیار کیے ہیں۔ ایبے فرم کا شریک مالک بن گیا۔

59الفریڈ کرپ (1812-1887)فریڈرک کرپ (1787-1826)کے بیٹے تھے، جنہوں نے 1811میں کرپ کاسٹ اسٹیل کمپنی کی بنیاد رکھی تھی۔

60 مینیس مین کی بنیاد 1890میں رکھی گئی تھی اور اصل میں ہموار اسٹیل ٹیوبیں تیار کی گئیں۔

61 ورنر سیمنز (1816-1892) 1847میں ٹیلی گرافین-باونسٹالٹ کمپنی کے موجد اور بانی تھے۔
Siemens AGدنیا کی سب سے بڑی الیکٹرو ٹیکنالوجی کمپنیوں میں سے ایک ہے۔

62 اگست تھیسن (1842-1926)نے 1867میں Thyssen-Foussolآئرن ورکس کی بنیاد رکھی اور دوسری بھاری صنعتی کمپنیاں حاصل کیں جو 1926میں دوسری جنگ عظیم سے قبل دنیا کی سب سے بڑی کان کنی اور سٹیل کارٹیل Vereinigte Stahlwerkeمیں ضم ہو گئیں۔

63 بورسگ ایک لوکوموٹو کمپنی تھی جسے اگست بورسیگ (1804-1854)نے 1837میں قائم کیا تھا۔

64 Krauss-Maffeiایک مشین تیار کرنے والی کمپنی ہے جس کی بنیاد 1838میں رکھی گئی تھی۔

Machine Translated by Google

وہ سب اپنے لیے سادہ اور معمولی رہے، صرف ان کے کاموں کی خوشحالی ان کا لاڈسٹار تھا۔

درحقیقت، جرمن صنعت کی انتھک پیداواری اور اختراعی طاقت کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آبادی میں نہ صرف بے تحاشہ اضافے نے کام اور روٹی حاصل کی ہے بلکہ یہ کہ بڑھتی ہوئی اجرتوں کے باوجود، آبادی کے تمام طبقات کے معیارِ زندگی میں جامع بہتری کے باوجود، سب سے اہم مصنوعات کو سستا بنایا جا سکتا ہے جس کی بدولت نئی بہتری اور تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ جرمن مینوئل ورکر کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ دماغی کام کرنے والوں کا مقروض ہے۔

اور یہاں ایک اور بات پر پورے زور کے ساتھ زور دینا ضروری ہے: وہ یہ کہ جرمن معیشت کی اس بلندی کی بنیاد اور پیشگی شرط بسمارک ریخ کی طاقتور قیادت تھی۔ ان دو عوامل، جرمن ریخ کی متحد اور اس وجہ سے طاقتور سیاسی صورتحال اور جرمن کاروباریوں اور کارکنوں کی بے مثال محنت نے یہ ممکن بنایا کہ پوری آبادی کے معیار زندگی میں ایک جامع اضافہ درج کیا گیا، کہ جرمنی کی آبادی میں بے پناہ اضافہ کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے، کپڑے پہنائے جا سکتے ہیں اور رہائش فراہم کی جا سکتی ہے اور جرمنی سے نقل مکانی کرنے والوں کی بڑی تعداد میں جرمن باشندوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

1870کے بعد کی دہائیوں میں جرمنی کی ہجرت کی تعداد میں صرف جرمن کاروباری اور تجارتی جذبے کی صحت مند اضافی رقم شامل تھی جو جرمن محنتی اور جرمن کارکردگی کے علمبردار کے طور پر دنیا میں پھیلی تھی۔

زیادہ تر جرمن ریخ کی پوری قومی معیشت نے ان بنیادی مطالبات کے ساتھ انصاف کیا جو ہم ایک صحت مند قومی معیشت پر بھی رکھتے ہیں۔

مطالبہ کافی احاطہ کیا گیا تھا. بہر حال، وہاں بھی اس وقت گہرے نمودار ہوئے۔

ہماری معیشت کو پہنچنے والے نقصانات کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا گیا۔

.1ہماری ریاستی مالیات ایک ہی وقت میں پہلے سے زیادہ قرضوں میں گر گئی جس میں جرمن عوام پہلے سے زیادہ امیر اور طاقتور ہوتے گئے، جس میں جرمن صنعتی اور تجارتی کارکردگی کی مصنوعات نے دنیا کی سیلز مارکیٹوں کو فتح کر لیا، ایک ایسے وقت میں جب ہماری داخلی معیشت کامیابی سے کامیابی کی طرف بڑھ رہی تھی اور طبی اور زندگی کے حالات سال بہ سال بہتر ہوتے گئے۔

اب، اگر قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا جائے تو یہ قدرتی طور پر اچھی علامت نہیں ہے۔ اس طرح کا واقعہ ہمیشہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کچھ ترتیب میں نہیں ہے۔ اس لیے کہ اگر ایک ایسی ریاست جس کے شہری دولت میں اضافے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ایک ہی وقت میں خود کو صحت مند اور پھلتے پھولتے ریاستی مالیات کی حالت میں نہیں پاتے تو اسے مکمل طور پر مضحکہ خیز اور بے ہودہ سمجھا جانا چاہیے۔ جرمن ریخ اور وفاقی ریاستوں کے لیے یہ اس وقت زیادہ حیران کن ہوگا جب ان کے ریلوے، ڈاک اور کان کنی کے کاموں کے ساتھ ساتھ ریاستی جنگلات وغیرہ سے غیر معمولی طور پر بڑی آمدنی ہوتی ہے، اس حقیقت سے بالکل الگ کہ ریخ اور وفاقی ریاستیں، اپنی مالی خودمختاری کی وجہ سے، اپنے شہریوں پر قابل ذکر ٹیکس کی صلاحیت کا دعویٰ کر سکتی ہیں۔

.2ایک مزید گہرا معاشی نقصان ہماری زرعی اور شہری جائیداد کا ترقی پذیر قرض تھا۔ زمینی اصلاحات کی تحریک جس کا اطلاق اس کے خلاف کیا گیا تھا اس نے بدقسمتی سے مکمل افادیت حاصل کیے بغیر پورے مسئلے کے ایک بہت اہم حصے کو صحیح طور پر تسلیم کیا۔

.3ہر طرح کے کریڈٹ کے ذریعے ہماری صنعت کی افراط زر کی حقیقت نے تیز نظر رکھنے والے مبصرین کو بھی پریشانی سے بھر دیا ہوگا۔ یقیناً، بڑھتی ہوئی خوشحالی کے زمانے میں تجارتی اور صنعتی ادارے غیر ملکی رقم کی قبولیت اور اس کے ساتھ منسلک سود کی ذمہ داری کو ہلکے سے لیتے ہیں، کیونکہ واقعی کام اور آمدنی کے امکانات میں اضافہ ان بوجھوں کو اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔

لیکن افسوس اگر معاشی بحران شروع ہو جائے! پھر سود کے پابند قرضوں کا استعمال اپنی پوری معاشی بدحالی میں ظاہر ہوتا ہے۔

اسٹاک کمپنی کی وہ شکل جو ان سالوں میں سرمائے کی اصل کام سے لاتعلقی کے ساتھ ابھری، یعنی پیسے کے منافع میں خالص سرمایہ دارانہ مفادات کی علیحدگی، قرض دہندگان کی طرف سے، انفرادی کاروباری کے صحت مند تعاون سے اور اس کے ادارے کے ساتھ اس کے وجود کی مکمل شناخت سے، اسی طرح اقتصادی نقصانات کا شدید بیج بویا گیا۔

.4پیسے بٹورنے والے اداروں، بینکوں کی طاقت کی بڑھتی ہوئی پوزیشن نے قوم کے معزز دوست کو پریشانی سے بھر دیا تھا۔ معیشت کے خادموں سے بنک پوری قومی معیشت کے غیر محدود مالک بن گئے۔ ایک قابل ذکر اور نمایاں طور پر بینکوں کی طاقت کی یہ بڑھتی ہوئی پوزیشن کسی بھی طرح ہماری قومی معیشت کی ہمہ گیر خوشحالی کے ساتھ نہیں تھی، لیکن اس کے برعکس، ہماری معیشت جتنی زیادہ افسوسناک ہوتی گئی، بینکوں نے اتنا ہی خود کو بڑھایا۔

ہم یہاں اس ترقی میں مزید جانا نہیں چاہتے، خالصتاً مالیاتی اور مالیاتی-معیشت کی بحث میں اس پر کہنے کو بہت کچھ ہوگا۔ مالیاتی اور قرضوں کے نظام کے ذریعے عظیم قومی اقتصادی نقصان کی چار گنا جڑ کا تذکرہ بہت اہمیت کا حامل تھا کیونکہ بعینہٖ پوری معیشت کا یہ پہلو حقیقی قومی معیشت یعنی مالیاتی طاقتوں کی یک طرفہ ڈاکو معیشت کے برعکس بن چکا ہے۔

جس شخص پر پرجیویوں سے متاثرہ جسم کی تصویر خود بخود مسلط نہ ہو اسے موجودہ صورت حال کو برقرار رکھنے یا اس استحصالی معیشت سے فائدہ اٹھانے والوں پر انحصار کرنے میں بہت دلچسپی ہونی چاہیے۔ بدقسمتی سے، مردوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں آخری معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جدید معاشی لٹیرے بیرن نظام کے خلاف اندرونی مزاحمت اسی مناسبت سے ابھر کر سامنے نہیں آتی۔

یہ خاص طور پر بری بات ہے کہ سائنس، اور خاص طور پر سائنس، جو ان چیزوں سے فرض شناسی سے نمٹتی ہے، چند مستثنیات (Othmar Spann65)کے ساتھ، موجودہ سودی سرمایہ دارانہ معیشت کے دائرے میں ہے اور خود کو اس پر انحصار کرتی ہے۔ موجودہ دور کی قومی معیشت سچائی اور صحیح علم کی طرف رہنما نہیں بلکہ قومی معاشی جرائم کی ترجمان بن چکی ہے۔

تمام عظیم سچائیوں اور حکمتوں کو ان کے ضروری پہلوؤں میں ہر سادہ لوح انسان سمجھ اور غور کر سکتا ہے۔ اس میں الجھن میں نہ پڑنا یہ حقیقت ہے کہ اس طرح کے بنیادی علم تک پہنچنا فطری طور پر اتنا آسان نہیں ہے۔ یقینی طور پر، علم بذات خود، وجدان، ایک روشن روشنی کی مانند ہے جو علم کی پیاسی روح میں ہمیشہ چمکتا رہتا ہے۔ تاہم اس تفہیم کے بعد کا کام مشکل ہے جس کی تعمیر کے لیے سختی سے اینٹوں پر اینٹوں کا ڈھیر لگانا ضروری ہے، مواد کے انتہائی محتاط انتخاب کے ساتھ، پورے فکری ڈھانچے کو تاکہ مکمل کام ہر ایک کو خود واضح نظر آئے۔

ایسے معاملات میں اس سے بڑھ کر کوئی تعریف نہیں ہو سکتی کہ جب کبھی کبھار خود سے ایسے خیالات آتے ہیں۔ اس طرح، کیا مجھے موصول ہوا، جب میں اس کام پر کام کر رہا تھا (موسم گرما ،(1923ایک

---

65 Othmar Spann (1878-1950)ایک آسٹریا کے مخالف سوشلسٹ ماہر معاشیات اور ماہر عمرانیات تھے جو ایڈم مولر (1779-1829)کے معاشی نظریات سے متاثر تھے –جنہوں نے ایڈم سمتھ کی مادیت پسند لبرل معاشیات کی مخالفت کی تھی۔ وہ 1919سے 1938تک ویانا یونیورسٹی میں پروفیسر رہے، جب نیشنل سوشلسٹوں نے انہیں پروفیسر شپ سے روک دیا تھا۔
Anschluss(ملحقہ) آسٹریا کا۔ اگرچہ اسپن کو NSDAPکے قوم پرست رجحان کے ساتھ ہمدردی تھی، لیکن ایک کارپوریٹسٹ ریاست کے بارے میں ان کے خیالات کو قومی سوشلسٹوں نے مکمل طور پر حمایت نہیں دی۔

Machine Translated by Google

ایک اب بوڑھے آدمی، آسٹریا کے انجینئر W. Schober66 کا شاندار کام، جس میں آسٹریا کی مالیاتی اور قرض کی صورت حال کی تباہ کن ترقی کی پیشین گوئی 30 سال پہلے ہی بے مثال وضاحت کے ساتھ کی گئی تھی۔

شوبر نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ صرف بنیادی طور پر غلط قومی اقتصادی نظریات سے مکمل طور پر نکلنا ہی قومی معیشت کی تباہ کن ترقی کو روک سکتا ہے۔
بدقسمتی سے کم از کم کامیابی کے بغیر۔

اس وقت اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ شوبر کے دوست، کرسچن-سوشلسٹ پارٹی کے، ایک ابتدائی پرجوش معاہدے کے بعد، سستی بہانوں کے ساتھ اس سے منہ موڑ گئے: "وقت ابھی تیار نہیں ہوا"، لیکن حقیقت میں، کیونکہ یہ عیسائی اعلیٰ مالیات کے موافق نہیں تھا۔

بینک نے کافی عرصہ پہلے بچتی سرمائے اور معیشت کے دعووں اور ورکنگ کیپیٹل کے درمیان قابل اعتماد ثالث بن کر بند کر دیا تھا۔ آج، بڑے بینکوں کے تمام اسٹاک کمپنیوں میں ان کے ڈائریکٹر اور مندوبین بیٹھے ہیں۔ بینک کے علم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور بینک کو اب معیشت میں کیا دلچسپی ہے؟ اس کی واحد دلچسپی اس سرمائے میں ہے جو ممکن ہو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرے۔ کس طرح سے اس سے بالکل لاتعلق ہے. جب قومی معیشت کو بدترین قسم کے بحرانوں سے خطرہ لاحق ہو تو اسے سستے نرخوں پر قرض کے ذریعے معیشت کی افزائش میں اپنا کام نظر نہیں آتا –تاہم یہ اس کا سب سے بڑا کام ہو گا ; –بڑے بینک اس وقت کریڈٹ پیکجز اور کریڈٹ نوٹسز کے ساتھ بالکل واضح طور پر سامنے آتے ہیں جب مینوفیکچرنگ انڈسٹری کو اپنے کام کے لیے فوری طور پر ایک متوقع کریڈٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔

کوئی مندرجہ ذیل پر مزید غور کر سکتا ہے: بینکوں کو کیا ضرورت ہے؟ -کوئی کہے گا: پیسوں کی ضرورت۔ یقینا. لیکن کیسے اور کن حالات میں؟ نانبائی، جوتا بنانے والا، کارخانے کا مالک، تاجر، درحقیقت خوراک، کپڑے وغیرہ کی حقیقی ضرورت پوری کرتے ہیں، اور وہ اس کے لیے مساوی قیمت، قیمت، رقم میں یا رقم کی منتقلی کے ذریعے وصول کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ضرورت پوری ہو جاتی ہے، اور فیکٹری مالک وغیرہ کے پاس دوبارہ خریداری، اجرت کی ادائیگی اور مزید تیاری کے لیے ورکنگ کیپیٹل ہوتا ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک معاشی دائرہ مکمل ہوا ہے۔ پروڈیوسر صارف کی ضرورت کو پورا کرتا ہے، زر مبادلہ کے کاروبار کے بیچوان کے طور پر اپنا مناسب کام پورا کرتا ہے اور پروڈیوسر کے ہاتھ میں معیشت کو نئے سرے سے کھاد دیتا ہے۔

رقم قرض دینے والے کاروبار کے معاملے میں یہ بالکل مختلف ہے۔ سب سے پہلے، کسی بھی بینک کے لیے اپنا سامان -پیسہ -جس طرح سے اس طرح کی ذمہ داری موجود ہے، دینے کے لیے کوئی ذمہ داری موجود نہیں ہے، مثال کے طور پر، ہر تاجر کے لیے۔ اس لیے یہ یقینی بنا سکتا ہے کہ یہ صرف ان لوگوں کو پیسے دیتا ہے جو اس کے حق میں ہیں۔ اس کے علاوہ، بینک، سب سے بڑی تعداد میں، قرض کی مالیت سے زیادہ سیکیورٹیز کا مطالبہ کرتا ہے، وہ مزید قرض کے سرٹیفکیٹ کا مطالبہ کرتا ہے جس کے مطابق مقروض کو قرض کی ادائیگی کے لیے اپنے آپ کو ہر اس چیز کے ساتھ گروی رکھنا چاہیے جو اس کے پاس ہے اور وہ کمائے گا۔ دوسرے لفظوں میں، رقم کی تقسیم کے خلاف بینک اپنے پاور ڈومین اثاثوں میں لے جاتا ہے جو قرض کی رقم سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ قرض کا سرٹیفکیٹ بھی دینے دیتا ہے جس سے مقروض کی کام کی آمدنی اس کی گرفت میں آتی ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے: اس کے لیے دوگنا، اور کئی بار، محفوظ شدہ رقم کے قرض کے لیے، بینک خود کو مزید سود کی شکل میں ادا کرنے دیتا ہے جو اوور ٹائم بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح ہمیں یہاں ایک طریقہ کار کے ساتھ کرنا ہوگا جو کہ اقتصادی طور پر سمجھی جاتی ہے کہ یہ کوئی نتیجہ خیز کارکردگی نہیں ہے، واپسی کی ادائیگی -عہد، قرض کا سرٹیفکیٹ -فوری طور پر دیا جاتا ہے، اور اس کے علاوہ، مقروض کو ایک اور مسلسل ادائیگی سے اتفاق کرنا ہوگا جو چند سالوں میں وصول شدہ رقم کی قیمت سے زیادہ ہو جائے گی، بغیر گروی کے۔

66 وینزیل شوبر (1846-1928) ایک آسٹریا کا ریلوے انجینئر تھا جس نے –ویانا کے پروفیسر جوزف شلیسنجر (1830-1901) کی طرح –اپنی معاشی تحریروں میں یہودی بین الاقوامی مالیات پر انحصار کو آسٹریا کے معاشی مسائل کی بنیادی وجہ کے طور پر شناخت کیا۔ ان کے بڑے کاموں میں Die Noth und ihre Ursachen، 3 جلد، ویانا، 1880-82، اور Osterreich میں Die Valuta-Regalierung، 1892 شامل تھے۔

Machine Translated by Google

آزاد ہونا یا قرض حل ہونا۔ اس طرح کا مالیاتی کاروبار فطری طور پر قومی اقتصادی طور پر ایک بیہودہ پن ہے، یہ ہے جا سود ہے۔

دوسرے کی معاشی افادیت پر یقین کا حقیقی معنوں میں یہ ہے کہ بچائی گئی رقم کا مالک یہ نہیں دیکھتا کہ وہ خود اپنی رقم کو نفع بخش طریقے سے استعمال کرنے کی پوزیشن میں ہے، اس لیے وہ کسی ایسے شخص کی طرف رجوع کرتا ہے جس پر اسے بھروسہ ہو کہ وہ یہ رقم اس کے سپرد کر سکتا ہے اور جو اسے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ بغیر کسی درخواست کے اسے دوبارہ اپنی بچت واپس کر دے گا۔ اگر قرض مقروض کو اس کے معاشی کام کی صلاحیت میں تقویت دیتا ہے کہ وہ کافی زیادہ منافع کما سکتا ہے تو کوئی اس کو انصاف یا شکر گزاری کا عمل سمجھ سکتا ہے اگر مقروض قرض دہندہ کو رقم کی واپسی کے علاوہ اس کے منافع میں سے کچھ حصہ بھی دیتا ہے۔ پرائیویٹ مانیٹری اور کریڈٹ اکانومی کا یہ تصور پورے قرون وسطیٰ پر حکمرانی کرتا ہے، اس نے کلیسیا کے دلچسپی کے نظریے کا مرکز بنایا۔ سود کا مطالبہ سود سمجھا جاتا تھا۔ آج، جس سود کو کلیسیا نے سود قرار دیا تھا، وہ واقعی ہماری پوری معیشت کا محور بن چکا ہے –قرض کا قومی معاشی احساس ایک قومی اقتصادی بکواس بن چکا ہے۔ یقینی طور پر، پیسے والے آدمی کے لیے ایسا نظریہ دیرپا آسان افزودگی کا ذریعہ ہے۔ حقیقت میں اس لیے نہیں کہ سونا -جیسا کہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے -واقعی ایک ایسی طاقت ہے جو اپنے آپ سے پیسہ پیدا کرتی ہے، ایک مافوق الفطرت مظہر ہے جو فنا ہونے کے زمینی قوانین سے آزاد ہو کر ہر چیز کو اپنے جادو کے تحت لافانی اور ہمیشہ کے لیے مجبور کر دیتا ہے، بلکہ اس لیے کہ جدید مالیاتی اور بین الاقوامی معاشیات میں محض ایک قانون کے طور پر محسوس کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی مالی ملکیت اپنے آپ میں ایک خاص حد تک سود کا دعویٰ کرتی ہے۔ کام اور پیسے کے درمیان تعلق کو ایک قانون کے طور پر قبول کیا جاتا ہے، ایک ایسی چیز کے طور پر جسے چھوا نہیں جا سکتا، جس کے لیے سائنس کو اس سے نمٹنے کے لیے بہت سے جواز پیش کرنے پڑتے ہیں۔

صرف اسی طریقے سے پوری قومی معیشت کو ضرورت کو پورا کرنے کے اس کے واحد اور فطری کام سے ہٹانا اور اس کے ذریعے ہر ایک کے لیے کام اور خوراک پیدا کرنا اور اسے بنیادی طور پر بینک اور اسٹاک ایکسچینج سرمائے کے مالکان کی ذاتی افزودگی کے لیے ایک آلہ کے طور پر استعمال کرنا ممکن تھا۔

اب یہ ہماری تحریک کے خلاف سیاسی جنگ کی ایک پسندیدہ چال ہے کہ ہماری قومی معیشت کے اعلیٰ سرمایہ دارانہ استحصال کے خلاف ہماری اس مخالفت اور سماجی انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والی قومی معیشت کے لیے ہماری لڑائی کو جائیداد اور قبضے کی دوسری شکلوں کے درمیان ایک مخالفت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ ہمارے مطالبے کو "مفاد سے پہلے عوامی مفاد" کو کمیونسٹ قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے خلاف، ہمیں مسلسل آرٹ کی طرف اشارہ کرنا چاہئے. قومی اور اقتصادی پروگرام کا 8(دی پروگرام، صفحہ :(35

"قومی سوشلزم بنیادی طور پر نجی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور اسے اس کے نیچے رکھتا ہے۔
حکومتی تحفظ"

تاہم یہ قانون سازی کا کام ہو گا کہ وہ اس کے حوالے سے حدود متعین کرے۔
لوگوں کے ہاتھوں میں غیر معمولی دولت کا مجموعی طور پر ذخیرہ کرنا۔

مثبت طور پر اور خود معیشت کے لیے، قومی سوشلزم کی روح میں پوری معیشت اور اس کے کاموں کے مطالبے کے طور پر، "قومی اور اقتصادی پروگرام" کا مطالبہ نمبر 10پیدا ہوتا ہے: تمام جرمن جرمن عوام کی مشترکہ فلاح و بہبود اور ثقافت کے فروغ کے لیے ایک ورک کمیونٹی تشکیل دیتے ہیں۔

یہاں سے یہ اخلاقی مطالبہ اخذ کیا گیا ہے کہ ہر جرمن کو اپنی طاقت کے مطابق فکری اور جسمانی طور پر کام کرنا چاہیے، لیکن اس کے اس کام کو مجموعی طور پر شامل کرنا چاہیے۔

میں زور دیتا ہوں کہ یہ ایک اخلاقی مطالبہ ہے۔ اس لیے یہ ایک کے قیام کا معاملہ نہیں ہے۔
کام کرنے کی مجبوری جیسا کہ سوویت روس میں متعارف کرایا گیا ہے۔ کچھ بالکل مختلف ہے۔

مکمل ریاستی شہریت کے حقوق کے حصول سے پہلے ہم سے ہر جرمن کے لیے ایک سال کے لازمی کام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

یہ ایک بار پھر بالکل مختلف ہے کہ ہمارا بنیادی مقصد بالکل ان تمام قومی ساتھیوں کے لیے پریشانی سے پاک بڑھاپے کو
حاصل کرنا ہے جنہوں نے اپنی جوانی اور بالغ عمر میں محنت سے کام کیا ہے۔
خاص طور پر ایک قومی معیشت کے معاملے میں جو قرضے کے سرمائے پر سود اور ٹول کی ذمہ داری کے خون بہانے سے مستقل
طور پر کھڑا نہیں ہوتا ہے، اور یہ آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے کہ یہ بہت زیادہ فاضل رقم اس طرح دے گا کہ تمام قومی
ساتھیوں کو ایک مناسب اور مناسب بڑھاپے کی پنشن -جو کہ اہلکاروں کی ریٹائرمنٹ تنخواہ کی طرح ہے -کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ
کسی خاص عمر میں کام سے پہلے کی معذوری یا معذوری کی صورت میں پہنچنے پر۔

میں اس سماجی سیاسی مطالبے کو یہاں اس لیے لاتا ہوں کہ اس کام کی تکمیل پوری قومی معیشت کی کارکردگی سے
تعلق رکھتی ہے، کیوں کہ یہ وہ نکتہ ہے جو نہ صرف محنت کش کو لفظ کے وسیع معنی میں مسلسل یہ کہنے کے قابل ہے: تمہیں
کام کرنا چاہیے!، بلکہ اس لیے کہ کام کی مجبوری کے پیچھے کچھ سکون اور مفاہمت پیدا ہوتی ہے -ہر اس شخص کے لیے محفوظ
بڑھاپے کی امید جس نے اپنی پوری زندگی پوری کر دی ہے۔

ہماری معیشت کی بنیاد کے طور پر نجی املاک کی بنیادی شناخت کے دائرہ کار کے اندر یہ حقیقت بھی قدرتی طور پر ہے
کہ ہر جرمن کو روزی کمانے کے اس کے آزاد امکان اور اس کی کام کی آمدنی اور حاصل کردہ دولت کے مفت تصرف میں تحفظ
حاصل ہے ("قومی اور اقتصادی پروگرام" کا نمبر 11)۔ اس بنیادی حق کو محدود کرنا صرف قانون کے ذریعے ہی جائز ہے، جس کے
تحت اس ہدایت پر عمل کیا جائے کہ صرف ایسے کام کو ہی سمجھا جائے جو کمیونٹی کے مفادات کے خلاف نہ ہو۔ سلسلہ تجارت اور
منافع خوری بھی بلا شبہ بہت زیادہ کام کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح، ایک چور گھر کی تعمیر کے معمار کے مقابلے میں اکثر اپنے
"کام" میں پسینے کے زیادہ قطرے بہائے گا، لیکن ایسا "کام" درحقیقت دوسروں کی قیمت اور نقصان پر صرف یک طرفہ ذاتی
افزودگی کے لیے ہوتا ہے۔ اس طرح کا "کام" اس لیے عام طور پر نقصان دہ ہوتا ہے اور اس لیے اسے پوری شدت کے ساتھ سزا دی جانی
چاہیے۔

اس طرح کا واضح عزم کسی بھی طرح سے ضرورت سے زیادہ نہیں ہے، قانون کے عمل سے اکثر ظاہر ہوتا ہے، اور ایک
خوفناک حد تک، وہاں کتنی چیزوں کو ایماندارانہ کام قرار دیا گیا ہے۔ سرگرمیوں کا ایک پورا سلسلہ بھی ہے جو سرحدی لکیر کے بہت
قریب ہے، جہاں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کام اب بھی "پورے کے ساتھ" ہم آہنگ ہے۔

کسی بھی صورت میں، قانونی آلات بنائے جائیں تاکہ ان تمام سرگرمیوں یا اداروں کو جو کہ جسمانی یا ذہنی طور پر
قومی صحت کے خلاف ہو، کو دبایا جا سکے۔ منافع خوری اور سود خوری کے ذریعے آبادی کی تکالیف کے استحصال کا بھی یہی حال
ہے۔
ایسے کیڑے جو قوم سے دشمنی کرتے ہیں ہم سزائے موت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مالیاتی
ایسے ہے ضمیر لوگوں کے خلاف سزا یا قید بھی غیر موثر ہے۔

مختصراً اس لیے قومی سوشلزم کی معاشی پالیسی منافع پر معاشیات کے بنیادی طور پر جھوٹے ارتکاز کو دور کرنے اور اس وجہ سے قومی اقتصادیات کے
واحد صحیح اور معقول کام کو بحال کرنے کے لیے کام کرے گی: مطالبہ کی تکمیل۔

یہ کسی بھی طرح تاجر، کارخانے کے مالک اور ایماندار تاجروں کی آمدنی اور منافع کو خارج نہیں کرتا۔ اس کے برعکس
کمائی کے لیے جائز جدوجہد کے لیے کسی بھی صورت میں مشکلات پیدا نہیں کی جانی چاہئیں جب تک کہ یہ کوشش عوامی
مفادات کے دائرے میں ہو۔
اس لیے یہ ایک تزئین و آرائش کا معاملہ ہے، اور پھر جرمن معیشت کی دیکھ بھال کا جو اس کی شکلوں اور اس کی
کارکردگی کے حوالے سے ناقابل اعتراض ہے۔ اس سے یہ سمجھنا ہوگا کہ "قومی اور اقتصادی پروگرام" کا نمبر 12 کیا مطالبہ کرتا ہے:
معاشی زندگی کے تمام شعبوں میں بڑے، درمیانے اور چھوٹے کاروباروں کا صحت مند امتزاج، اس طرح زراعت میں بھی، برقرار رہتا
ہے۔

اس کے ساتھ مختلف سماجی نظاموں کو قومی سوشلزم کی بنیادی حیثیت بھی دی گئی ہے۔

قومی سوشلزم ایک طاقتور قوم کی بنیاد اور آبادی کی پرورش کے طور پر ہر طرح سے کاشتکاروں کی حمایت اور فروغ دے گا۔

اگر پروگرام کا نکتہ 17 ایک ایسی شق پر مشتمل ہے جس میں خصوصی حالات میں آزادانہ قبضے کا تصور کیا گیا ہے، تو اس کا مطلب صرف یہ تھا، جیسا کہ ایڈولف ہٹلر نے 13 اپریل 1928 کو اعلان کیا تھا، "اگر ضروری زمین کسی غیر قانونی طریقے سے حاصل کی گئی ہو یا اس کا انتظام ہم لوگوں کے خیال کے مطابق نہ کیا جائے تو اسے ضبط کرنے کے قانونی امکانات کی تخلیق ہے۔ اس طرح بنیادی طور پر یہودی زمین کی قیاس آرائی کمپنیوں کے خلاف۔" اس لیے یہ شق صرف مقامی آبادی کے تحفظ کے لیے بنائی گئی تھی۔

قومی سوشلزم کو خاص طور پر عزیز ایک صحت مند تجارتی اور تجارتی متوسط طبقے کی خوشحالی اور آزادی بھی ہے۔

اور یہاں تک کہ نام نہاد بھاری صنعت کی پیداوار کی شکلوں میں بھی، قومی سوشلزم کے نقطہ نظر سے، اعتراض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بعینہٖ اس بڑی صنعت نے ہر چیز کو مثالی طریقے سے معقول بنایا ہے، یعنی اس نے بہتر اور آسان پیداواری طریقوں کو لانے کے لیے کسی بھی قسم کی لاگت سے گریز کیا ہے۔ کاروباری اداروں کا موجودہ زیادہ بوجھ -

کمیونائزیشن کا مقصد - بہت زیادہ تعداد میں ایسے لوگوں کے ساتھ جو واقعی قابل دسترس ہیں (ہم یہاں بنیادی طور پر اپنے ٹیکس اور انشورنس آفیسرز وغیرہ کو برقرار رکھنے کی ضرورت کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔) قدرتی طور پر صنعت کی قومیانے کی کوششوں کے خلاف براہ راست کام کرتا ہے۔

نیشنل سوشلزم کے ان معاشی سیاسی کاموں کے اختتام پر ایک اور زبردست تنظیمی کارکردگی سامنے آتی ہے: "ہر جرمن کے لیے کام کی خدمت کے ایک سال کا تعارف"۔

یہاں تک کہ یہ ایک گہرا اخلاقی اصول ہے جو اس تقاضے کو مجبور کرتا ہے۔
جو شخص ریاستی شہریت کے حقوق کا استعمال کرنا چاہتا ہے اس نے ریاست کی خدمت بھی کی ہو گی، اس نے اپنے آپ کو فرض شناسی اور اپنی ریاست کے ساتھ وفاداری کا ثبوت بھی دیا ہو گا اور بغیر کسی معاوضے کے، یعنی افزودگی کا امکان، بالکل اسی طرح جیسے سپاہی اپنے وطن کی خدمت کرتا ہے۔

ہم لازمی کام کی خدمت کے خیال کی جھلک دیکھتے ہیں جو عالمگیر فوجی سروس کے خیال کے لیے ایک مکمل ضمنی خیال ہے۔

جس قدر ہم اس بات پر غور کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے دو اور تین سال کی طویل سروس کی مدت کے مقابلے میں ہنر مند فوجی بننے کے لیے تربیت کو کافی حد تک کم کیا جائے، اتنا ہی ہم یہ ضروری اور مناسب سمجھتے ہیں کہ ہر نوجوان جرمن کو ایک یا زیادہ تجارتی سرگرمیوں سے آشنا ہونا چاہیے جس میں وہ ریاست کی خدمت کر سکتا ہے۔

کام کے معیار کے حوالے سے فرض شناسی کو مشین کی حکمرانی میں اور تاجروں کے خلاف محنت کشوں کی طبقاتی دشمنی کے مزید تباہ کن نظریے کے تحت اس قدر نقصان پہنچا ہے کہ یکساں اصولوں کے مطابق سخت ریاستی سمت میں اس شعبے میں تعلیم مکمل طور پر ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ ٹھیک ہے، کاروباری حضرات، اچھے معنوں میں، ایسے ادارے کا خیرمقدم کریں گے اور اسے کسی بھی طرح سے مقابلہ نہیں سمجھیں گے۔ ایسی ورک آرمی پہلے سے مقابلہ نہیں ہو سکتی کیونکہ تجربے کے مطابق ریاست کی ہر پیداواری معاشی سرگرمی کو اس کے سرکاری آلات پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالنا چاہیے، کیونکہ نوجوان ناتجربہ کار افراد کی ملازمت اور تربیت اس کی کارکردگی کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہے۔

دوسری طرف، کام کی خدمت کے اس سال کا یہ کام ہوگا کہ ماڈل اسٹیٹ انٹرپرائزز میں نوجوانوں کو ٹیکنالوجی کی تمام تر پیشرفت سے بہتر طور پر واقف کرایا جائے۔ انہیں چاہئے، اگر

Machine Translated by Google

ممکن ہے، افرادی قوت اور عسکری طور پر خدمات انجام دینے والے قومی ساتھیوں کی اصل ضروریات کو پورا کریں۔

اس طرح، باقی قومی معیشت کے ساتھ ریاستی مقابلہ سوال میں نہیں آتا، یہ زیادہ سے زیادہ کچھ شعبوں میں مارکیٹ کی قیمتوں کے ساتھ قیمتوں کے ریگولیٹر کے طور پر کام کر سکتا ہے جو اب بھی آزاد تاجروں اور آزاد کاروباریوں کے لیے مناسب منافع کی وسیع گنجائش چھوڑ دیتا ہے۔

مزید تفصیلات میں جانا اس منشور کا کام نہیں ہو سکتا۔ بہر حال، ان کا خاکہ اور مختصراً روشنی ڈالنا ضروری ہے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس سوال کا درست حل ہمارے معاشی حوصلے کی بحالی کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو گا، اس کے علاوہ پوری معیشت کو یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ کام کے حوالے سے فرض کا خیال قوم کے لیے ایک اخلاقی فرض کے طور پر بیدار ہو گا۔

قومی معیشت کے حوالے سے ریاستی شہری کی پوزیشن کے حوالے سے
بسمارک نے ایک بار اعلان کیا:

"ہم خوش رہنے کے لیے نہیں جیتے بلکہ اپنا فرض ادا کرنے کے لیے جیتے ہیں۔"

یہ اخلاقی اصول ریاست اور ریاست کے حوالے سے ہمارے موقف کی بنیاد پر بھی ہے۔
معیشت

قومی مالیاتی اصلاحات -میں پیسہ اور کریڈٹ قومی سوشلسٹ ریاست

'سود کی حکمرانی.'

سود کی غلامی کو توڑنے کا مطالبہ سیاسی پروگرام میں بالکل نیا ہے۔ یہ حقیقت وسیع تر حلقوں کے لیے قومی سوشلزم کی شدید ترین مخالفت کو سامنے لانے کے لیے کافی ہوگی۔

اب تک مخالفین کا سب سے بڑا حصہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جنہوں نے موجودہ سودی سرمایہ دارانہ معیشت کے ذریعے حقیقتاً اپنا سب کچھ کھو دیا ہے اور جو ان نظریات میں پرورش پاتے ہیں، وہ اب بھی پہلے سے کھوئی ہوئی مراعات کے کھو جانے کا خوف رکھتے ہیں۔ یہ مخالفت درحقیقت کوئی محرک نہیں رکھتی، کیونکہ قطعی طور پر کسی اندرونی محرک کی کمی کیپٹل پنشن آئیڈیل میں پھنسے دائرے کی خصوصیت ہے۔

ایک اور گروپ وہ ہے جو قرضوں پر منحصر ہیں یا کم از کم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہیں۔
یہ گروہ قدرتی طور پر سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کے خاتمے سے خوفزدہ نہیں ہے، لیکن اسے خدشہ ہے کہ جب تک سب کچھ پہلے جیسا نہیں رہے گا اسے مزید ورکنگ کیپیٹل نہیں ملے گا۔

ایک اور گروہ شاندار قومی ماہرین اقتصادیات ہے جن کے لیے اس مسئلے کی مخالفت ہے۔
سود سے نجات ان کی قومی معاشی حکمت کا الفا اور اومیگا ہے۔

ایک اور گروہ بدنیتی پر مبنی ہے جو درحقیقت بہتر نقطہ نظر کے حامل نہیں ہیں لیکن جو ذاتی یا جماعتی حکمت عملی کی بنا پر قومی سوشلزم کے اس بنیادی مطالبے کا مقابلہ جھوٹے دعووں اور غلط بیانیوں سے کرتے ہیں۔

یہ کہ بین الاقوامی مالیات کے حلقے جو مفادات کی حکمرانی پر عمل پیرا ہیں، بالکل اسی پر ہیں۔
اس مطالبے کی وجہ سے ہمارے سب سے زیادہ ناقابل مصالحت اور تلخ دشمن خود واضح ہیں۔

بدنیتی پر مبنی اور پیشہ ورانہ دلچسپی رکھنے والی مخالفت کو چھوڑ کر دشمنی اور بد اعتمادی کی سب سے بڑی وجوہات ہیں -جہالت اور فکری کاہلی، حماقت۔

ہمیں یہاں کافی طاقتور مخالفین کے ساتھ کرنا ہے، ان مخالفین کے ساتھ جن کے درمیان کوئی بھی نظام جس کو نافذ کرنے کی کوشش کی جائے ناکام ہو جاتی ہے، جو قائل وضاحتوں کے دباؤ سے جیلی فش کی طرح پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن دباؤ میں نرمی کے فوراً بعد ایک بار پھر سوچ کے پرانے طریقوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

تو، "سود کی غلامی" سے کیا مراد ہے؟ سودی غلامی کو سمجھنا ہے کہ ریاست اور عوام کے سودی قرض کو غیر ملکی مالیاتی طاقتوں کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہاں یہ غلامی کی ایک نئی شکل کا معاملہ ہے، مالیاتی حکمرانی کی غلامی کا۔ یہ غلامی کسی بھی قسم کی حکمرانی سے کہیں زیادہ خوفناک اور ظالمانہ ہے جو مطلق العنان شہزادوں کی حکمرانی میں کبھی نہیں تھی، کیونکہ اس کا استعمال غیر شخصی طریقے سے کیا جاتا ہے، بغیر کسی انسانی احساس کے، صرف وسعت اور وسعت کی ایک ناقابل تسخیر جبلت کے ساتھ، بغیر موازنہ کے اقتدار کے لالچ کے ساتھ۔

اس قاعدے کے وجود کا روایتی اظہار ہے: "پیسہ دنیا کو حرکت دیتا ہے"۔
لیکن یہاں پیسے کو صرف مالی طاقت کے لیے مہارت کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پیسہ خود، دھاتی اور کاغذی کرنسیاں، اپنے آپ میں قدرتی طور پر نہ تو اچھے ہیں اور نہ ہی برے، اور کسی قسم کے اصول کا استعمال نہیں کرتے۔ سامان اور خدمات کے تبادلے کے لیے کرنسی کے طور پر پیسہ ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مالیاتی طاقتوں کی حکمرانی سے صرف پیسے کے ذریعے نمٹنے کی تمام کوششیں شروع سے ہی غلط اور ناکارہ ہیں، کیونکہ اس قاعدے کے معاملے میں ہم درحقیقت تنگ مالیاتی نظام کے سوال سے نہیں بلکہ طاقت کے سوال سے نمٹ رہے ہیں۔

پیسہ طاقت کے ایک آلہ کے طور پر اپنے آپ میں ہے، جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، نہ اچھا یا برا، یہ صرف اس کے استعمال پر منحصر ہے. حقیقت یہ ہے کہ اسے قاتلانہ طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، یعنی غلط استعمال نہیں ہوتا

Machine Translated by Google

کسی بھی طرح سے اس کے لامتناہی مختلف اور ناگزیر مفید استعمال کے امکانات کو بے اثر کر دیں۔ یہاں تک کہ پیسہ، مفید طریقے سے لاگو کیا جاتا ہے، قومی معیشت پر فائدہ مند اثر پڑتا ہے. قومی اقتصادی ادارے میں پیسے کو غلط طور پر خون نہیں کہا گیا ہے۔ جب تک پیسہ تبادلے کے ایک ذریعہ کے طور پر اپنے کام پر قائم رہتا ہے، جب تک حاصل شدہ یا کمائی گئی رقم کو دوبارہ معیشت کی طرف بھیج دیا جاتا ہے، یہ قومی معیشت پر کوئی نقصان دہ اثر نہیں ڈال سکتا۔

اب ایک عنصر آتا ہے: وہ رقم کو بچت کے طریقے کے طور پر استعمال کرنے کی خواہش ہے۔ یہ خواہش بذات خود مکمل طور پر جائز ہے، اس کے برعکس، یہ صرف پوری طرح سے خواہش کی جاتی ہے کہ بچت کی حس دوبارہ عزت کی طرف بحال ہو جائے اگر –ہاں، اگر – موجودہ حالات میں بچت واقعی ممکن ہوتی۔ غیر ذمہ دارانہ ریاستی مالیاتی پالیسی کے ذریعے ہمارے جرمن پیسے کی دیرپا، دھمکی آمیز قدر میں کمی واقعتاً ایک حماقت کو بچاتی ہے، کیونکہ، چند ہفتوں یا دنوں کے بعد، رقم کی قدر اس کی پہلے والی قدر کے ایک حصے تک گر سکتی ہے۔ اس لیے، اگر پیسے کو بچت کے طور پر اپنا کام پورا کرنا چاہیے، تو اس کی قیمت مستحکم ہونی چاہیے۔

چونکہ جرمن رقم، ان وجوہات کی بناء پر جن کی ہمیں ابھی تحقیق کرنی ہے، اس وقت مستحکم قیمت نہیں ہے اور یہ بھی مستحکم قیمت نہیں ہو سکتی، اس لیے جرمن سیور ہر غیر مستحکم مدت میں ایسی مستحکم قیمت کے لیے تلاش کرتا ہے۔ مستحکم قدر کی ایسی رقم نام نہاد نوبل کرنسیاں، ڈالر، سوئس فرانک اور ڈچ گلڈن، اسکینڈینیوین کے لوگوں کی رقم وغیرہ کے ساتھ ساتھ قیمتی دھاتوں سے حاصل ہونے والی دھاتی رقم ہے۔

لیکن اب معیشت کے ورکنگ سرمائے کے طور پر پیسے کا قومی معاشی کام مستحکم رقم جمع کرنے کی اس خواہش کے خلاف کھڑا ہے۔ اس سوال کو اس کی پوری گہرائی میں سمجھنے کے لیے ہمیں اس حقیقت پر کاربند رہنا چاہیے کہ پیسہ اپنے جوہر کے مطابق ہے اور کچھ نہیں ہونا چاہیے مگر ایک "نظام شدہ کام کا نشان"۔ روایتی وضاحت: 'پیسہ تبادلے کا ذریعہ ہے' کسی بھی طرح سے غلط نہیں ہے، لیکن یہ سوال کو ختم نہیں کرتا ہے۔ یہ پیسے کا کام ہے، اور درحقیقت اس کا سب سے اہم کام، سامان کے تبادلے میں ثالثی کرنا ہے۔ لیکن یہ کام دوسری چیزوں سے بھی پورا ہوتا ہے جیسے کہ چینیوں کے چائے کے پیکٹ، حبشیوں کے گائے کے گولے وغیرہ۔ آج ریاست کی طرف سے تقسیم کی جانے والی رقم کا باطنی جوہر ، اور ساتھ ہی ساتھ رقم کے سروگیٹس کا، یہ ہے کہ وہ ٹوکن ہیں -کسی کو واؤچر بھی کہا جا سکتا ہے - دوسرے لوگوں کے ذریعہ انجام دیئے گئے کچھ کاموں کے۔ "پرفارمڈ ورک" کے ذریعے ہمیں ہر اقتصادی مصنوعات کو، اس طرح خام مال کو بھی اچھی طرح سمجھنا چاہیے، کیونکہ ان کی تجارتی یا سیلز ویلیو صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب ان کی کھدائی کی جاتی ہو اور اگر انہیں مارکیٹ میں لایا جاتا ہو۔ آپس میں اشیا کے اس تبادلے کو آسان بنانے کے لیے، درحقیقت ایک پیچیدہ معیشت میں اس کو ممکن بنانے کے لیے، تبادلے کا ایک ایسا ذریعہ ایجاد کرنا پڑا جس سے براہ راست یہ ممکن ہو جائے کہ صرف ایک سامان تیار کرنے والا اس زرِ مبادلہ کے ذریعے اپنی کئی گنا ضروریات کو پورا کر سکے، جس کا عمومی جواز تھا۔ ایک موچی سال بہ سال جوتے اور جوتے بناتا ہے -لیکن اسے اپنی روزمرہ کی روٹی، گوشت، دودھ، انڈے، کپڑے وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ نانبائی، جس سے موچی اپنی روٹی خریدتا ہے، اسے ایک سال میں ایک یا دو جوڑے جوتے کی ضرورت پڑسکتی ہے، لیکن اسے ان تمام روٹیوں کے عوض پورے سال کی ادائیگی نہیں کی جاسکتی جو ہر شخص صرف جوتے سے کھاتا ہے، اسے اپنے ملر اور لکڑی فراہم کرنے والے کو بھی آٹے اور ایندھن کے لیے ادائیگی کرنی ہوگی، لیکن وہ مزید جوتے بھی استعمال نہیں کرسکتے کیونکہ وہ خود سے جوتے اور جوتے حاصل کر چکے ہیں۔

لیکن نانبائی قدرتی طور پر ملر کو اس کی اپنی مصنوعات کے ساتھ اپنے آٹے کی ادائیگی نہیں کر سکتا، نانبائی کو کمیونٹی کے لیے روٹی پکانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں: محنت کی وسیع تقسیم کے ساتھ ایک ترقی یافتہ قومی معیشت میں خالص زر مبادلہ کی معیشت بالکل ناممکن ہے۔ تبادلے کا ثالث
لہذا ناگزیر ہے. سب سے عام شکل میں یہ تبادلے کا ثالث ایک عام طور پر تسلیم شدہ ریکارڈ ہونا چاہیے، جو ریاست کی طرف سے محفوظ ہے، قومی معیشت کی پیداوار کا؛ ان ریکارڈز کے ساتھ کچھ خریدنے کے قابل بھی ہونا چاہیے اور ہر شخص کو اس زرِ مبادلہ کے لیے اپنی تجارتی مصنوعات فراہم کرنے کا پابند ہونا چاہیے۔

Machine Translated by Google

مثال کے طور پر، یہ کہنا بھی غلط ہے کہ رقم کسی انجام شدہ کام کا ریکارڈ ہے۔
یقیناً کوئی بھی اس رقم کو ایک انجام شدہ کام کے طور پر قبول کرتا ہے، لیکن اس لیے نہیں کہ اس کے ساتھ ایک معاشی دور مکمل ہو چکا ہے بلکہ اس لیے کہ یہ رقم درحقیقت بہت سے کیے گئے کاموں میں سے ہر ایک کا ریکارڈ ہے -وہ ریکارڈ جس سے ہر شخص اپنی ضروریات زندگی اور اپنی دیگر ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ صرف اس صورت میں جب اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے، اور پیسہ معیشت میں واپس آ جاتا ہے، پیسے کا بنیادی چکر مکمل ہوتا ہے۔ لیکن اگر رقم جمع شدہ کے طور پر پڑی رہتی ہے یا ایک ہاتھ میں رقم بچ جاتی ہے، تو صرف آدھا تبادلہ، صرف آدھا چکر چلتا ہے۔ رقم نے ابھی تک اپنا مقصد پورا نہیں کیا، اس کے برعکس، یہ اس مقصد سے پیچھے ہٹ گیا ہے جس کے لیے یہ ایجاد کی گئی تھی اور جس کے لیے یہ موجود ہے۔
ہمیں بنیادی طور پر یہ اعلان کرنا چاہیے کہ پیسے کے قومی اقتصادی کام میں یہ رکاوٹ قومی اقتصادی اور قومی سیاسی وجوہات کی بناء پر نا جائز ہے۔
ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ موصول ہونے والی ہر مالی رقم کو فوری طور پر دے دیا جائے، مالیاتی منڈی کو اتنی فراوانی سے رقم فراہم کی جائے کہ ہر نجی شخص اپنے معاشی انتظامات اس طرح کر سکے کہ وہ اپنی ماہانہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے رقم یا ایک بار کی بڑی سالانہ خدمات کے لیے رقم محفوظ کر لے، بلکہ اسے مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیا جانا چاہیے کہ ہم معاشی طور پر ریاست کے لیے غیر قانونی قرار دیے گئے ہیں۔ ذخیرہ شدہ رقم کے طور پر پبلک سرکولیشن سے نکال لیا گیا۔

اس لیے مالیاتی نظام خرچ کرنے کے فرض سے بھی مطابقت رکھتا ہے، یعنی فرض
حاصل شدہ رقم کو گردش میں واپس لائیں۔

یہاں ایک بار پھر واضح طور پر یہ بھی واضح کیا جا سکتا ہے کہ اس طرح بچت کسی بھی صورت میں ناممکن نہیں ہے۔ بچت، جسے بجا طور پر سمجھا جاتا ہے، کسی بھی طرح سے پیسے کا لالچ اور کنجوس ذخیرہ اندوزی نہیں ہے لیکن -اگر کوئی بچوں کی امداد کے ساتھ بچت کے خیال کے پسندیدہ امتزاج کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو –
یہ سامان کی تخلیق اور حصول، ایک چھوٹے گھر کی خرید یا تعمیر، قیمتی اشیاء کی خریداری، مجموعہ، کتابیں، تصاویر، ،
گھریلو سامان، کاروباری ادارے کی توسیع اور بہتری، اسٹاک کی توسیع وغیرہ، اور یہ سونے کی ذخیرہ اندوزی سے کہیں بہتر "بچت" ہے۔

واضح طور پر ہم جرمنوں کو اس سوال پر عظیم ترین انداز کے عالمی منظر نامے کی تعلیم سے گزرنا پڑا۔ ابھی بیان کی گئی اس درست "بچت" نے اپنے آپ کو بہترین بدلہ دیا ہے، پیسے پر مرکوز جھوٹے کا سخت بدلہ لیا گیا ہے۔

یہاں تک کہ ان معاملات کے بارے میں لوگوں کا یہ غیر درست احساس افسانوں اور پریوں کی کہانیوں میں بالکل صحیح طور پر ظاہر ہوا ہے۔ ذخیرہ شدہ پیسہ بیکار میں بدل جاتا ہے یا غائب ہو جاتا ہے، یا یہ لامتناہی بدقسمتی لاتا ہے۔ دوسری طرف، ہمیشہ اور ہر جگہ، جس نے اپنی محنت سے "کچھ حاصل کیا" -اور اس صحت مند استدلال سے ہمیشہ کھلتی ہوئی نجی معیشت کو سمجھتا ہے، خواہ وہ تجارتی، تجارتی یا صنعتی ہو۔

عزت و تکریم حاصل کر لی ہے۔ دولت کی اس طرح کی ترقی ناقابل اعتراض ہے، یہ پیسے کی روح کے خلاف نہیں ہے، یہ پوری معیشت کے فروغ پزیر رکن کے طور پر، بہترین معنوں میں سماجی ہے۔

ان مختصر مگر ضروری ہونے کے بعد، کیونکہ ضروری، مالیاتی نظام کے مشاہدات ہمیں اپنے اس سوال کی طرف واپس آتے ہیں: "سود کی غلامی سے ہمارا کیا مطلب ہے؟"

اگر ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پیسہ روک دیا جائے جو پیسے کے قومی معاشی کام سے واقف نہیں ہیں، یا پھر بھی ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جو جمع شدہ رقم کو طاقت کے آلہ کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں، ایک تعطل پیدا ہوتا ہے، جو پیسہ گردش میں رہتا ہے وہ کم ہو جاتا ہے، پیسے کا نچوڑ نظر آتا ہے۔ لیکن جن کے پاس پیسہ ہے وہ پھر بھی قومی معاشی طور پر صحت مند طریقے سے اپنا پیسہ گردش میں نہیں لاتے کیونکہ وہ اپنی طرف سے مسلسل ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور انہوں نے مکانات تعمیر کیے یا خریدے تھے۔

Machine Translated by Google

تجارتی یا صنعتی مصنوعات۔ اس لیے وہ تاجر یا کارخانے کے مالک سے نہیں چھینتے، جسے یقینی طور پر اپنے کاروبار، اپنی مصنوعات کی دیکھ بھال کے لیے ورکنگ کیپیٹل کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن وہ اسے غیر قانونی طور پر، قومی اقتصادی لحاظ سے، ایک خاص ٹولے کے عوض -سود کے خلاف رقم دیتے ہیں۔ قومی معاشی نچوڑ

شروع ہوتا ہے

قومی اقتصادی کارکن کا مال کی پیداوار کا تعلق -پیدا کرنے والے -کا پیسے سے ایک ہی جھٹکے سے الٹا ہو گیا ہے۔ وہ پیسہ جو اپنے جوہر اور اپنی ایجاد کے مطابق معیشت کی خدمت کے لیے تھا، اس نے اچانک اپنے آپ کو آزاد کر لیا اور اشیا کی پیداوار پر نچوڑ لگا دیا۔ مالیاتی حکمرانی شروع ہوتی ہے۔ یقینی طور پر، نجی معیشت کو خوشی ہے کہ وہ کم از کم اس طرح سے اپنے اداروں کو برقرار رکھ سکتی ہے، کیونکہ وہ خود کو اقتصادی طور پر قومی پیداوار کی خدمت کا پابند محسوس کرتی ہے۔ ذخیرہ اندوز قومی اقتصادی کارکن کے قومی معاشی فرض کے اس احساس سے ایک دوہرا فائدہ حاصل کرتا ہے: پہلے اس کے پاس قرض کا سرٹیفکیٹ تیار ہوتا ہے -اس طرح ایک قانونی عنوان -جس کے مطابق مقروض اپنی پوری دولت کے ساتھ قرض کی گئی رقم کی بے حساب واپسی کا ذمہ دار ہوتا ہے، زیادہ تر صورتوں میں دولت کی دیگر یقینی چیزیں خاص طور پر گروی رکھی جاتی ہیں، اور دوسرا یہ کہ قرض کی ادائیگی کو مزید سود کہتے ہیں۔

اس طرح گارنٹی شدہ کریڈٹ ان وجوہات کی بناء پر نہیں دیا جاتا جو لفظ کریڈٹ کے لغوی معنی سے مطابقت رکھتا ہو، یعنی زیادہ اقتصادی افادیت اور کارکردگی کی صلاحیت پر بھروسہ، بلکہ خالصتاً معاشی کاروباری شخص کی ضرورت سے فائدہ اٹھانے کے لیے بغیر کسی کوشش کے اپنے کام کی آمدنی کا ایک حصہ۔ اس کا سہرا پیداوار کو فروغ دینے کے لیے بھی نہیں دیا جاتا ہے، بلکہ صرف پیسے کے قبضے کو "منافع بخش" بنانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ قرض کن کاروباروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے بنیادی طور پر قرض دہندہ کے لیے مکمل بے حسی کا معاملہ ہے۔ اگر وہ اس میں دلچسپی رکھتا ہے، تو یہ صرف اپنے آپ کو یقین دلانے کے لیے ہوتا ہے کہ اس کا پیسہ محفوظ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سود بھی مؤثر ہے۔

عام طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ بینکوں کے ذریعے ثالثی کے ذریعے قرض کا نظام آج اس طرح بنایا گیا ہے کہ عام طور پر سرمایہ دار، جو کہ پیسے اور قرض کا مالک ہے، کام سے مکمل طور پر لاتعلق ہو جاتا ہے۔ اس کا ذاتی نوعیت کا پیداوار کی مختلف شاخوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جس میں وہ "اپنے پیسے کو کام کرنے دیتا ہے"، جیسا کہ پسندیدہ گمراہ کن اظہار ہے۔ شیئر ہولڈر 67"Girmes" "Pöge" "Weser" "Riebeck Montan" "Otavi" "Salitrera" "Steaua Romana"کے بارے میں کیا جانتا ہے، وہ کیا جانتا ہے کہ ان کاموں میں کیا تیار کیا جاتا ہے؟ اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اسے صرف یک طرفہ دلچسپی ہے کہ حصص بڑھیں یا گریں، اور اس کے سرمائے کی پیداوار کتنی زیادہ ہے۔ یہ بھی مکمل لاتعلقی کا معاملہ ہے کہ آیا سٹاک کمپنیاں یا سرمایہ دارانہ سرگرمیوں کی دوسری شکلیں (جوائنٹ سٹاک کمپنی، محدود ذمہ داری والی سوسائٹی، یونین وغیرہ) عام طور پر پیداوار کی خدمت کرتی ہیں۔ اہم چیز، واحد فیصلہ کن چیز ہے -"منافع"۔ اس حقیقت کا ثبوت بینک کے حصص کی بے پناہ مقبولیت ہے۔ بڑے بینکوں کے ساتھ ساتھ ہر کریڈٹ ادارہ، سامان کی پیداوار کے لحاظ سے عام طور پر کوئی نتیجہ خیز کام نہیں کرتے۔ یہاں، بڑے بینک نظام میں، سود کا نظریہ -یعنی پیداواری کام کی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ محض پیسے والے کے قبضے میں منتقل کرنے کا امکان، اور درحقیقت، بعد کے لیے، مکمل طور پر آسانی سے -حقیقی ارتکاز کا جشن مناتا ہے۔ آج تقریباً کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو بینک پر کسی نہ کسی شکل میں منحصر نہ ہو، جو خالصتاً سودی سرمایہ دارانہ شکل میں نہ چل رہا ہو۔ پورے قومی معاشی کام کا دارومدار بینک اور سٹاک ایکسچینج کے سرمائے اور سود پر ہے۔

---

67 Girmesایک ٹیکسٹائل کمپنی ہے جس کی بنیاد جوہانس گرمس (1854-1912)نے رکھی تھی۔ ویزر ایک جہاز سازی کمپنی تھی، رائبیک-مونٹن ایک کان کنی کمپنی تھی، اوٹاوی ایک کان کنی اور ریلوے کمپنی تھی، سلیٹریرا چلی کی سالٹ پیٹر کمپنی تھی، سٹیوا رومانا رومانیہ کی تیل صاف کرنے والی کمپنی تھی۔

Machine Translated by Google

بینکوں کے مالک -اعلی مالیات -اس کے ساتھ پیداوار کے مالک بھی ہیں۔ یہ ان پر منحصر ہے کہ آیا کام رک جاتا ہے یا بازار کوڑے کے ڈھیر سے بھرا ہوا ہے۔ منظم پرائیویٹ سیکٹر کے لیے مانگ کی تکمیل مکمل طور پر ایک اتفاقی معاملہ ہے۔

جدید قرضے کے نظام کی اس سودی سرمایہ دارانہ اقتصادی شکل کے معاملے میں ہمیں اس طرح مکمل قومی اقتصادی بے حیائی کے ساتھ کرنا پڑے گا، جس میں مالیاتی اور قرض کے نظام کے مفہوم کو مکمل طور پر بگاڑ کر معیشت کے خادم کے طور پر معیشت کے مطلق رب کی حیثیت حاصل کرنا ہے۔

تخلیقی اور نتیجہ خیز کام غلام اور چالاکی سے بدمعاش بن گیا ہے، سود خوری کی ابدی متحرک یہودی روح دنیا پر راج کرتی ہے۔ بھتہ خوری کا ایک ٹکڑا صرف قومی معاشی طور پر ناجائز رقم کی روک تھام کے ذریعے ہنگامی صورتحال کی مصنوعی حالت کو جنم دینے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اور اسے آج صرف ایک حق کے طور پر سمجھا جاتا ہے، کوئی چھونے کی ہمت نہیں کرتا کیونکہ یہ اسے بڑے قرضے کے سرمائے کی عالمی حکمران طاقت کے ساتھ تنازعہ میں لاتا ہے۔

دلچسپی کا دھاگہ مکمل ہو گیا ہے!

یہ اس حقیقت کے ذریعے کمال ہوا کہ مالیاتی نظام کی دی گئی محافظ ریاست کو بھی سود کی غلامی میں باندھنے میں موبائل اسپرٹ کا کمال ہوا کہ وہ بھی ہاتھ باندھے بین الاقوامی سرمائے کو اپنا آقا تسلیم کرتا ہے اور خود کو قومی معیشت کے محافظ کے طور پر اپنے اصل کام سے ہٹ کر بڑے سودی قرضے لینے والے کے عہدے پر فائز ہونے دیتا ہے۔

Machine Translated by Google

قومی مالیاتی معیشت

قومی مالیاتی معیشت کی اس ترقی کا سراغ لگانا اب ہمارا خصوصی کام ہے ۔
یہاں تک کہ حقائق کے تعین سے شروع کرنا صحیح طریقہ ہوگا جیسا کہ وہ آج پائے جاتے ہیں۔

مغربی ثقافتی دائرے کی قوموں کی قومی زندگی میں نمایاں واقعہ تمام ریاستوں کا بہت بڑا قرض ہے۔ چاہے فاتح ہو یا مغلوب، سبھی اپنی قومی معیشتوں میں قرضوں کا بہت بڑا بوجھ برداشت کرتے ہیں جو جنگ سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔

برطانوی سلطنت کا سب سے اہم شماریاتی کام The Stateman Yearbook ہے۔ یہ سرکاری قومی سالانہ کتاب انفرادی ریاستوں کے لیے ان کے عوامی قرضوں وغیرہ کی حالت کا ایک درست جائزہ فراہم کرتی ہے۔

اس کے مطابق انگلستان کا -یعنی انگریز محنت کش طبقے کا -بین الاقوامی سرمائے پر 31 -مارچ 1930 کو 7,596,000,000 پاؤنڈ سٹرلنگ تھا جس کا سالانہ سود تقریباً 350 ملین پاؤنڈ سٹرلنگ تھا۔ اس رقم کو جرمن نمبروں میں تبدیل کرنا کافی کارآمد ہے، کیونکہ کوئی اس طرح سے بہتر طور پر دیکھتا ہے کہ اس دلچسپی کے سوال میں یہ وسیع تر دائرہ کار کے بین الاقوامی سوال کا معاملہ ہے۔

فرانس اپنے اندرونی اور غیر ملکی سود کے قرض دہندگان کا تقریباً 279 بلین سونا فرانک کا مقروض ہے۔
ریاستہائے متحدہ شمالی امریکہ، ڈالر کی بابرکت سرزمین، عوامی قرض برداشت کرتی ہے۔
تقریباً 16 ارب ڈالر کا بوجھ۔

کینیڈا، آسٹریلیا، ہندوستان، اٹلی، چیکوسلواکیہ، پولینڈ، ہر جگہ ہمیں ریاستوں اور اس کے ساتھ بین الاقوامی سرمائے کے لیے عوام کے ناامید قرضوں کی ایک ہی دکھی تصویر نظر آتی ہے۔ ہر جگہ قومی زندگی ایک سوال کے گرد گھومتی ہے: ہم اپنے قرضوں کا سود کیسے ادا کرتے ہیں، یعنی بین الاقوامی مالیات پر اپنے قرضوں کے لیے، قرض کے بڑے سرمائے کو؟

تمام ریاستوں میں مالیاتی وزارتیں ٹیکس کے نئے ذرائع کو استعمال کرنے میں مسلسل مصروف ہیں، پارلیمنٹ نئے ٹیکس بلوں پر مہینوں تک مشورہ دیتے ہیں، لیکن تمام مزاحمت بیکار ہے۔ بین الاقوامی سود خور سرمائے کی عظمت اور سود کی ادائیگی کے اس کے چارٹرڈ "قانونی" دعووں سے پہلے پارلیمنٹ اور حکومتیں بار بار گرتی ہیں اور اپنے عوام پر ٹیکسوں کے بے مثال بوجھوں کے ساتھ ظلم کرتی ہیں، بجائے اس کے کہ وہ اس بے پناہ بین الاقوامی فراڈ کو فلیٹ 'نمبر' سے ختم کرنے کی ہمت کریں۔

ظلم قانون بن گیا، آقا غلام۔
ہمارے غریب آبائی ملک میں حالات کس طرح کھڑے ہیں جس کا ہم روزانہ اور گھنٹہ وار تجربہ کرتے ہیں۔
خون اور لوہے کے ذریعے قومی اتحاد حاصل کرنے کے بعد نوجوان جرمن ورک دیو نے پرتشدد اور طاقتور طریقے سے ابھرا۔ ان کی انتھک محنت، اس کا تخلیقی جذبہ ہمیشہ نئی ایجادات لے کر آیا۔ جرمن کاروباری جذبے اور ہمت نے دنیا کے بازاروں کو فتح کر لیا۔ حیران کن پریشانی کے ساتھ روتھسچلڈس اور دیگر بینکوں کے بڑے بڑے فرانسیسی اور انگریزی قرضوں کے سرمائے کے ساتھ ساتھ امریکی مالیاتی لوگوں کے اعتماد کا سرمایہ، کاہنز، لوئبز، سپیئرز وغیرہ نے خود کو اپنے منافع میں سب سے زیادہ خطرہ محسوس کیا۔ جرمن مارک کی قدر، یعنی جرمن مصنوعات کی کوالٹی اور سستی، مسلسل بڑھتی رہی، کوئی اندازہ لگا سکتا تھا کہ ڈالر کی قیمت کب تک پہنچ جائے گی یہاں تک کہ انگریزی عالمی تجارت جرمنی سے آگے نکل جائے گی، کسی نے دیکھا کہ کس طرح پوری دنیا میں جرمن ٹرانسپورٹ کی تنصیبات، جرمن تعلیمی ادارے، جرمن صفائی کی تنظیمیں، جرمن شہری انتظامیہ، جرمن فوجیوں کو ایک ماڈل کے طور پر دنیا کے ہر ایک انجن کے طور پر لے جایا گیا۔ جرمن کام کی صلاحیت سے ریلوے، پل اور سڑکیں بنائی گئیں۔ لیکن اس سب کا مطلب یہ تھا کہ سرمائے کا منافع ختم ہو گیا۔

Machine Translated by Google

بین الاقوامی مالیات کی طرف سے دنیا بھر میں دھمکی دی گئی تھی. پھر کیا بین الاقوامی مالیات نے بین الاقوامی فری میسنری کی مدد سے جرمنی کو گھیرنے اور جھوٹ اور بہتان کے تمام ذرائع استعمال کرتے ہوئے جرمنی کو دنیا کا دشمن قرار دینے کا فیصلہ کیا۔ -ایڈورڈ VII شطرنج کے اس کھیل میں صرف ایک ٹکڑا تھا۔ قوم پرستانہ جذبات جرمنی کے خلاف انگلستان کے ساتھ ساتھ فرانس میں بھڑک اٹھے تھے۔ عالمی جنگ کی سیاسی ماقبل تاریخ کی طرف اشارہ کرنا یہاں سے تعلق نہیں رکھتا، لیکن یہ کسی بھی صورت میں یقینی ہے کہ جرمنی کا فریق، اپنی فوجی طاقت کے باوجود، ہار گیا تھا، کیونکہ عام طور پر اینٹنٹ طاقتوں کی سازش کے کھیل کے خلاف سیاسی جوابی کھیل کی کوئی بات نہیں ہو سکتی ۔(cf. Rosenberg، International Freemasonry68)

یہاں تک کہ واحد گروہ جس کے پاس ابھی تک جرمنی میں غیر ملکی سیاسی جبلت موجود تھی، آل جرمن ،69کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ مسلح اقوام کے درمیان یہ طاقتور جدوجہد سیاسی کامیابی کے لیے نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد جرمن محنت کشوں کو بین الاقوامی سرمائے کی سودی غلامی کے مالی تابع کرنے کے مقصد کی طرف تھا۔ جرمنی پر عسکری طاقت کا غلبہ فطری طور پر فرانس کا خاص مقصد تھا، جرمن بحریہ کی تباہی انگلستان کا خاص ہدف تھا، لیکن فرانس اور انگلستان کے ان دونوں سامراجی اہداف سے بڑھ کر ہمیشہ بین الاقوامی سرمائے کی عالمی حکمرانی کے لیے کوشاں رہے۔

اس طرح جب قومیں جنگلی جدوجہد میں ایک دوسرے کو چیرتی رہیں اور بہترین لوگوں کا خون میدان جنگ میں ندیوں میں بہہ رہا تھا، پوری دنیا کے یہودی تحریک میں تھے۔ تمام یہوداہ کے لیے فصل کی کٹائی کا وقت آ گیا تھا۔

عالمی جنگ کے لیے اعلیٰ فنانس نے مالی اعانت فراہم کی۔ دنیا کی تمام اقوام میں یہودی کاتب بین الاقوامی پریس کے ادارتی دفاتر میں بیٹھ کر جھوٹ بولتے تھے اور قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف نئی کوششوں پر اکساتے تھے۔ اس طرح 26ریاستیں مرکزی طاقتوں کے خلاف جنگ میں شامل ہوئیں۔ مشرق سے جرمن سرزمین پر مشرقی یہودیوں کی ایک ندی میں بہتا تھا۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو آگے بڑھایا، گلے شکوے کیے اور خود کو مالا مال کیا، شہروں میں فلیٹس پر قبضہ کر لیا اور ہر وہ چیز حاصل کر لی جو انھیں مل سکتی تھی۔ فوجی صنعتی کمپنیوں میں جرمن افرادی قوت کی لوٹ مار اور غلط حکمرانی کے اس کاروبار کو یہودی نسل کے افراد نے سنبھالا اور یہودیوں نے خود کو ریاست اور معیشت کے تمام عہدوں پر آگے بڑھایا۔ اسی طرح داخلی حوصلے پست کرنے کی قیادت یہودیوں، ہاسز، ڈٹ مینز، کوہنس، لکسمبرگ، بارتھز، پھر پارووس ہیلپنڈز، آئزنر، لیوینز، گراڈناورز07 کی طرف سے کی گئی ، جن کی حمایت پرجوش لوگوں، بے وقوفوں اور طاقت کے بھوکے جرمن عوام کے مجرموں کے خلاف مشتعل اور اکسایا گیا۔

68الفریڈ روزنبرگ نے (1921) Das Verbrechen der Freimanrerei کے ساتھ ساتھ Freimaurerische کے عنوان سے ایک کام شائع کیا۔
Weltpolitik im Lichte der kritischen Forschung (1929) in the Nationsozialistische Bibliothek سیریز، .vol.9

69 The Alldeutscher Verband ایک جرمن قوم پرست تنظیم تھی جس کی بنیاد 1891 میں رکھی گئی تھی۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران، ایسوسی ایشن نے جرمن توسیع پسندانہ اہداف کو فروغ دیا، اور، جنگ کے بعد، اس نے جنرل ایرک لوڈینڈورف (1865-1937) کے اس دعوے میں حمایت کی کہ جرمنی کو دھوکہ دیا گیا ہے ("سوشلسٹوں کی طرف سے پیٹھ میں چھرا گھونپا گیا")۔

70

ہیوگو ہاس (1863-1919) ایک یہودی سوشلسٹ تھا جو 1911 میں جرمن اگست ببیل کے ساتھ سوشل ڈیموکریٹس پارٹی ڈوئچ لینڈز (SPD) کا چیئرمین بنا۔ اس نے ایک امن پسند ہونے کا دعویٰ کیا اور جولائی 1914 میں ایک بہت بڑی جنگ مخالف ریلی کا اہتمام کیا۔ ولہیلم ڈٹ مین (1914) کے ایک رکن تھے۔ جسے فروری 1918 میں برلن اسلحہ سازی کے کارکنوں کی ہڑتال میں حصہ لینے پر قید کی سزا سنائی گئی۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد نومبر کے انقلاب کے دوران اور اس کے بعد، ڈٹ مین نے جرمنی کی آزاد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (USPD) کے رکن کے طور پر ایک فعال پارلیمانی کردار ادا کیا۔ 1933 میں، ہٹلر کے اقتدار میں آنے کے بعد، ڈٹ مین فرار ہو کر سوئٹزرلینڈ چلا گیا۔]
آسکر کوہن (1869-1934) ایک یہودی سیاست دان تھا جس نے اسپارٹاسٹ لیگ کے بانی کارل لیبکنیٹ کے ساتھ کام کیا، اور وہ ایک کٹر صیہونی تھا۔ وہ بھاگ گیا۔

روزا لکسمبرگ (1871-1919) ایک یہودی مارکسسٹ تھیں جنہوں نے Liebknecht کے ساتھ مل کر Spartacist لیگ کی بنیاد رکھی جو بالآخر جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی (KPD) بن گئی۔ لکسمبرگ اور لیبکنیٹ دونوں کو 1919 میں فریکورپس نے قتل کر دیا تھا۔ ایمل بارتھ (1879-1941) نے 1 9 1 7 میں یو ایس پی ڈی میں شمولیت اختیار کی اور عوام کے نائبین کی کونسل کے چھ ارکان میں سے ایک (Rat der Volksbeauftragten) نومبر 19 کے موسم خزاں میں جرمنی کے دیگر اراکین کی حیثیت سے قائم ہوئے۔ فریڈرک ایبرٹ، فلپ شیڈیمین اور SPD کے Otto Landsberg اور Haase اور Dittman USPD کے۔

الیگزینڈر پارووس (نی اسرائیل ہیلفنڈ) (1867-1924) بیلاروس سے تعلق رکھنے والا ایک یہودی بستی کا یہودی تھا جس نے روزا لکسمبرگ، لینن، ٹراٹسکی کے ساتھ اپنے مختلف بین الاقوامی رابطوں کے ذریعے "مستقل انقلاب" کی مارکسی حکمت عملی کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔
نوجوان ترک۔ میکس لیوین (1885-1937) ایک روسی یہودی بالشویک تھا جو 1 9 1 3 میں جرمن شہری اور اس کا رکن بنا۔

Machine Translated by Google

اس طرح جرمن قوم آخر کار اندر سے ٹوٹ گئی۔ یہوداہ کا ستارہ خون سے سرخ ہو گیا۔ آخری قوم جس نے بین الاقوامی مالیات کے خلاف مضبوطی سے مزاحمت کی تھی اور اس کا جادو گر گیا تھا، اس نے اپنے بازو نیچے پھینکے اور ورسائی کے خوفناک جوئے کے سامنے جھک گئے۔ ہزار زخموں سے خون بہہ رہا ہے، بے قائد، واقعی شہزادوں کی بے دخلی کی وجہ سے نہیں، کیونکہ یہ لوگ حقیقی لیڈروں کے طور پر مکمل طور پر ناکام ہو چکے تھے، جرمن قوم کی قیادت اس کی پارلیمانوں اور پارلیمانی حکومتوں نے اس عبرتناک سزا کے ساتھ کی تھی جو ایسے وقتوں میں ہمیشہ لاگو ہو سکتی ہے، اس جملے کے ساتھ، "بدتر سے بچنے کے لیے"، قرض کے سرمائے کی سود کی غلامی میں۔

کے پی ڈی (جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی)۔ اپریل 1919 میں، لیوین نے KPD کے ایک اور روسی یہودی رکن یوگن لیون (1883-1919) کے ساتھ مل کر باویرین سوویت جمہوریہ قائم کیا۔ لیکن اس 'سوویت' تجربے کو صدر فریڈرک ایبرٹ نے مسترد کر دیا، جس نے میونخ میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے فریکورپس کو ملازم رکھا۔ لیوین کو مئی 1919 میں فریکورپس نے گرفتار کر کے پھانسی دے دی، لیکن لیوین آسٹریا اور سوویت یونین فرار ہو گیا، جہاں اسے بھی 1937 میں سٹالن کے عظیم پرج کے دوران پھانسی دے دی گئی۔

SPD (1866-1946) Georg Gradnauer کا ایک یہودی رکن تھا جس نے سیکسنی کی بادشاہی کے خاتمے کے بعد سیکسنی کے پہلے وزیر صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ایک اعتدال پسند سوشلسٹ، اس نے میونخ میں ایبرٹ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے، فریکورپس کی مدد سے لیپزگ میں بنیاد پرستوں کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ انہیں انتخابی طور پر مہنگا پڑا اور وہ 1920 میں مستعفی ہونے پر مجبور ہوئے۔

Machine Translated by Google

ورسائی کا حکم،
ڈیوس پیکٹ اور ینگ پلان

عالمی جنگ کا ہدف پورا ہو چکا تھا: جرمنی، دنیا کی سب سے محنتی اور کارآمد قوم کو عالمی منڈی میں ایک حریف کے طور پر ہٹا دیا گیا، عسکری طور پر زیر کیا گیا، بے قائد بنایا گیا اور جھوٹے مارکسی عقائد کے ذریعے بہکایا گیا اور زہر آلود، اخلاقی طور پر منتشر اور قرضوں کے ایک پہاڑ کے نیچے دب گیا جسے وہ پھر کبھی بین الاقوامی مفاد کے طور پر خود سے ہٹانے کے لیے سود کی خدمت نہیں کر سکتا۔

لندن ادائیگی کے منصوبے کے مطابق، جرمنی کو سود تسلیم کرنا پڑا-
132بلین سونے کے نشانات کا قرض برداشت کیا گیا اور اس قرض میں سود بھی شامل کیا گیا۔

یہ مضحکہ خیز ہو گا اگر یہ اتنا خوفناک حد تک سنجیدہ نہ ہوتا اور اگر دشمنوں نے اسے امن پسندوں کے تمام طعنوں کے برعکس اس قدر بے رحمی سے نہ لیا، "لیکن یہ اتنا برا نہیں ہوگا"، اور "معقولیت کی فتح ہوگی"۔ نہیں! یہ فتح نہیں کرے گا! اور بین الاقوامی مالیات جرمنی کو مسلسل اس سودی غلامی میں رکھنے کے لیے سب کچھ کرے گا۔ صرف ہم خود کو آزاد کر سکتے ہیں۔

جرمن قوم کا یہ گہرا المیہ ہے کہ عام طور پر اپنے تنگ کام کے دائرے میں جتنی موثر ہوتی ہے، وہ فوری طور پر غیر یقینی ہو جاتی ہے جب وہ روزمرہ کے کام کی حدود سے باہر اپنی نظر اٹھاتی ہے اور عظیم عالمی واقعات کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔ یہاں باضمیر اور عین مطابق جرمن تمام پیمائشیں کھو دیتا ہے، وہ ایک بصیرت اور پرجوش بن جاتا ہے۔ "جرمن پروفیسر"، جو اپنی تخصص میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے، دنیا کی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مزاحیہ مقالوں کا ایک شے، اپنی چھتری کو بھولنے سے لے کر نظریات کے پرچارک ہونے تک؛ جرمن افسر، اپنے فوجیوں کی بہترین کارکردگی پر بھروسہ کرتے ہوئے، سیاسی نوعیت کی روحانی ناقابل تسخیر چیزوں اور خیالات کی طاقت کو کم کرنے کی طرف مائل ہے، اور اس طرح حتمی کامیابی کو شک میں ڈالتا ہے۔ جرمن اہلکار اپنے آپ کو پوری آبادی کا خادم سمجھنے کی بجائے آبادی کا مالک سمجھتا ہے۔

لہذا، ہم جرمن کردار میں اس تباہ کن خصوصیت کو بڑے اور چھوٹے میں دیکھتے ہیں: جرمن ماہر اور خواب دیکھنے والے ہیں۔ انفرادی طور پر تمام خاص شعبوں میں کسی بھی لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہنر مند اور محنتی، حتیٰ کہ کسی بھی عظیم آئیڈیا کے بارے میں پرجوش ہونے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور بہادری کے ساتھ ایک خیال کے لیے اپنی جان دے دیتے ہیں، لیکن بین الاقوامی اقتصادی اور سیاسی معاملات کے درمیانی دائرے میں صحیح حل کو دیکھنے اور اس پر ضرب لگانے میں کم مہارت رکھتے ہیں۔

سیاسی میدان میں جرمن میں اس طرح کی بنیادی خصوصیت کی عکاسی اس کی قومی احساس کی کمی اور سیاسی نااہلی ہے۔ اوسط جرمن میں ایک خاص حد تک بڑے آرڈرنگ کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح وہ زیادہ تر یہ بھی نہیں سمجھ پاتا کہ وہ قرض کے اعداد و شمار واقعی اس کا مقدر ہیں، کہ یہ اعداد و شمار، اس قرض کا اعتراف اور اس قرض کو رقم اور مادی اشیا میں ادا کرنے کی کوشش جرمن قوم کی پوری مایوس کن صورتحال کی بنیادی وجہ ہے۔

تاہم، وہ بہت کم دیکھتا ہے کہ جرمن ادائیگی کی اس ذمہ داری سے مستفید ہونے والے درحقیقت دیگر اقوام نہیں بلکہ صرف بین الاقوامی مالیات ہیں۔

تاہم، بین الاقوامی مالیات کے لیے، قرض کی ادائیگی کسی بھی طرح سے اہم نہیں ہے، صرف سود کی دیرپا ذمہ داری ہے۔
یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی مالیات نے، جس نے اپنے مالیاتی حصوں میں ورسائی کا حکم نامہ مرتب کیا، نے بنیادی رقم کو شروع سے ہی اس قدر حیرت انگیز طور پر بلند کر دیا کہ اس کی ادائیگی کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں جا سکتا لیکن، بنیادی رقم کی حتمی طور پر کمی (کسی بھی صورت میں صرف سود کی شرح میں بیک وقت اضافے کے ساتھ)، جرمنی مستقل طور پر سود کے قبضے میں رہے گا۔

Machine Translated by Google

اس سودی حکمرانی کو ہمارے غریب محنتی عوام پر مسلط کرنا آخری ہدف تھا۔

عالمی جنگ کا، یہ اعلیٰ مالیات کا ہدف تھا اور یہ ہدف پوری طرح حاصل کر لیا گیا ہے۔

Versaillesکے حکم کی متعلقہ شقیں بہت خوفناک ہیں، وہ اس سودی اصول کی پوری سنجیدگی اور تباہ کن سختی کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہر چیز کو فراہم کرتی ہے اور یہ کہ ہم بین الاقوامی مالیات کی گرفت کے لیے کام کرتے ہیں جس کا میں ذیل میں اقتباسات میں حوالہ دیتا ہوں:

آرٹ.132. اتحادی اور متعلقہ حکومتیں اعلان کرتی ہیں، اور جرمنی تسلیم کرتا ہے (!)کہ جرمنی اور اس کے اتحادی، ان تمام نقصانات اور نقصانات کے ذمہ دار ہیں جو اتحادیوں اور اس سے وابستہ حکومتوں اور ان کے اراکین کو جرمنی اور اس کے اتحادیوں کے حملے سے مجبور جنگ کے نتیجے میں ہوئے ہیں۔

اگرچہ آرٹ میں اس کا کافی حد تک اعتراف کیا گیا ہے۔ 232"کہ جرمنی کے وسائل ان تمام نقصانات اور نقصانات کی مکمل تلافی کو یقینی بنانے کے لیے کافی نہیں ہیں"، اس کے باوجود ذمہ داری کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ "ان تمام نقصانات اور نقصانات کی تلافی کی جائے"۔

آرٹیکل 233کہتا ہے: "ہرجانے کی حد کا تعین ریپریشن کمیشن کرے گا۔

آرٹیکل 234کہتا ہے: "معاوضہ کمیشن وقتاً فوقتاً جرمنی کی ادائیگی کی صلاحیت کی جانچ کرے گا ...لیکن وہ کمیشن میں نمائندگی کرنے والی مختلف حکومتوں کی منظوری کے بغیر کوئی رقم معاف نہیں کر سکتا"۔

آرٹ 234کا تعین کرتا ہے: "جرمنی معاوضے کے دعوے کی حتمی رقم کے تعین سے پہلے ادا کرے گا ...سونے میں 20بلین مارکس (سونے، سامان، بحری جہاز، سیکیورٹیز یا دیگر طریقوں سے)"

جرمنی آرٹ میں بتائے گئے بانڈز کو بھی جاری کرے گا۔ ضمیمہ IIکا ۔12c

اور اب آتا ہے، اس انیکس IIآرٹ میں خوبصورتی سے دور اور اختتام کے قریب۔ جرمنی کا مالی سیاسی گلا گھونٹنے والے نام نہاد ورسائی امن معاہدے کے سیکشن VIIIمیں ۔12cیہ آرٹ۔ 12اپنے اہم ترین نکات میں اس طرح کہتا ہے:

کمیشن کے پاس تمام اختیارات ہیں اور وہ تمام اختیارات استعمال کرتا ہے جن کی اس معاہدے میں ضمانت دی گئی ہے۔

کمیشن کے پاس، عام طور پر، معاوضے کے سوالات کے حوالے سے نگرانی اور نفاذ کی سب سے زیادہ جامع طاقت ہے۔ اسے درج ذیل شرائط اور تعیینات کا خیال رکھنا ہوگا:

a)طے شدہ مطالبات کی پوری رقم کا ہر حصہ جس کی ادائیگی سونا، بحری جہاز، سیکیورٹیز یا سامان یا کسی اور طریقے سے نہیں کی جاتی ہے، جرمنی کی جانب سے کمیشن کی جانب سے مقرر کردہ شرائط کے تحت بانڈز یا کسی بھی قسم کی ذمہ داریوں میں متعلقہ رقم کی منتقلی کے ذریعے محفوظ ہونا ضروری ہے تاکہ واجب الادا رقم کے اعتراف کو متاثر کیا جاسکے۔

b)کمیشن وقتاً فوقتاً جرمنی کی ادائیگی کی صلاحیت کا جائزہ لے گا اور جرمن ٹیکس نظام (!)کا جائزہ لے گا، تاکہ، سب سے پہلے، جرمنی کے تمام محصولات، بشمول اس کے گھریلو قرضوں کے سود اور قرض کی خدمت کے لیے مقرر کردہ محصولات کو ترجیحی طور پر (!)ان رقوم کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا جائے جو اس کے عنوان کے تحت واجب الادا ہیں۔

تلافی، اور دوسرا، یہ یقین حاصل کرنے کے لیے کہ جرمن ٹیکس کا نظام بالکل (!)اتنا ہی جابرانہ ہے جتنا کہ کمیشن میں نمائندگی کرنے والی کسی دوسری طاقت کا۔

یہ پیراگراف شیطانی طور پر جرمنی کے دیرپا جبر پر مرکوز ہے، اس میں عملی طور پر کچھ ایسی چھوٹی ڈاکو ریاست کے حوالے سے امکان موجود ہے جس میں غیر محدود ٹیکسوں کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ جرمنی میں بھی ایک ہی ٹیکس کے نفاذ کی شرط ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بڑی بے تکلفی کے ساتھ تسلیم کرتا ہے کہ دوسری قوموں کو بھی اسی قرض کی غلامی میں جکڑنا چاہیے۔ اور اب آتا ہے بدنام پیراگراف سی۔

ج) اتحادی اور اس سے وابستہ ممالک میں معاشی زندگی کی بحالی کو آسان بنانے اور اسے انجام دینے کے لیے، کمیشن، جیسا کہ آرٹیکل 232میں ترتیب دیا گیا ہے، جرمنی سے ضمانت اور اس کے جرم کے اعتراف کے طور پر پہلی ادائیگی وصول کرے گا، جس میں ہولڈرز کو بانڈز ہوں گے، جو سونے میں قابل ادائیگی ہیں، جو کہ ہر قسم کے ٹیکس یا چارج سے پاک ہیں جو حکومت متعارف کرائے یا متعارف کرائے جا سکیں۔ جرمن ریاستوں کے. یہ بانڈز اقساط (!)کے طور پر دیئے گئے ہیں اور وہ تین اقساط میں جیسا کہ ذیل میں طے کیا گیا ہے: 20 .1بلین گولڈ مارکس فوری طور پر ادا کیے جائیں گے 40 .2بلین گولڈ مارکس ان بانڈز میں دیے جائیں گے جو 1926سے معافی کے لیے 1% + 5%کے اضافی چارج پر سود برداشت کریں گے۔ کوریج کے طور پر 5%سود، فوری طور پر دیا جائے گا۔

یہ شق پورے ورسائی ڈکٹیٹ کا بنیادی حصہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ لندن
الٹی میٹم 71نے نہ صرف کم ادائیگیاں مقرر کیں بلکہ اس کے برعکس پوری رقم کو 132بلین گولڈ مارکس مقرر کیا۔ فن 16پھر واضح طور پر اعلان کرتا ہے: 1"مئی 1921سے جرمن حکومت کو اپنے قرضوں پر سود کی ادائیگی کرنا پڑے گی"۔ شرح سود 5فیصد مقرر کی گئی ہے۔

پھر آرٹ کی پیروی کرتا ہے۔ 17جو ہر خلاف ورزی کو ہینڈل دیتا ہے:

فن .17اگر جرمنی کو کسی ایسے قرض کی تکمیل میں دیر ہو جائے جو معاہدے کی پچھلی دفعہ اس پر ڈالتا ہے، تو کمیشن فوری طور پر اس ڈیفالٹ کی ہر شریک طاقت کو مطلع کرے گا اور ساتھ ہی اس کے خلاف اٹھائے جانے والے اقدامات کی تجویز بھی دے گا۔

اور اب پورے معاہدے کی سب سے زیادہ اشتعال انگیز شقوں میں سے ایک کی پیروی کرتا ہے:

فن .18جرمنی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسے اقدامات کی تشریح نہیں کرے گا جو اتحادی اور اس سے منسلک طاقتیں جائز ہیں (اور دشمنوں کی نظر میں کیا جواز نہیں ہوگا؟) جرمنی کے خلاف جان بوجھ کر (!)عدم تعمیل کو دشمنانہ سلوک (!)کے طور پر اپنانے میں۔ یہ اقدامات درآمدی پابندیوں اور اقتصادی اور مالی پابندیوں پر مشتمل ہو سکتے ہیں اور عام طور پر (!)تمام اقدامات (!)جو کہ متعلقہ حکومتوں کو حالات کے مطابق ظاہر ہو سکتے ہیں۔

اس شق کے ساتھ قدرتی طور پر دروازے اور دروازے ہر ایک کے لیے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ انتہائی سفاک، دہشت گرد، اور جرمن حکومت نے مزید واضح طور پر اس بات پر دستخط کر دیے ہیں کہ وہ اس پر غور بھی نہیں کرے گی۔

71جنوری 1921میں انٹر الائیڈ ریپریشن کمیشن کی جانب سے جرمنی کو 269بلین گولڈ مارکس کے معاوضے کے طور پر ادا کرنے کی رقم مقرر کرنے کے بعد، برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ لائیڈ جارج نے 5مئی 1921کو لندن میں جرمن سفیر کو چھ دن کا الٹی میٹم پیش کیا، جس کے تحت اگر جرمنی نے 269بلین گولڈ مارکس کی ادائیگی نہیں کی۔ بلین مارکس (جنوری کے 269بلین سے کچھ مختلف حساب) کے ساتھ ساتھ ورسائی معاہدے کے دیگر حکموں کے مطابق، اتحادی روہر کے علاقے پر قبضہ کریں گے۔

Machine Translated by Google

سب سے بڑا ظلم، جرمنوں کا قتل، انتہائی سفاکانہ بے دخلی، لوٹ مار، تباہی وغیرہ۔

جرمن عوام کی ایک ظالم، انتقامی، ناقابل تسخیر دشمن کو یہ تحریری ترسیل ہے،
مزید، ہمیشہ کے لیے تصور کیا گیا، آرٹ کے لیے۔ 23کہتا ہے:

کمیشن اس وقت تحلیل ہو جائے گا جب جرمنی اور اس کے اتحادیوں نے موجودہ معاہدے کے نفاذ کے لیے یا کمیشن کے فیصلوں کے مطابق تمام رقوم ادا کر دی ہوں گی اور جب یہ تمام رقوم یا ان کے مساوی رقم کو شریک اختیارات میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

یہ جرمنی کی ابدی مفاد کی غلامی ہے۔

شاید ہمارے سیاسی دوست اور دشمن اب سمجھ جائیں کہ سودی غلامی کو کیا سمجھنا چاہیے، شاید کوئی سمجھے کہ اس خوفناک سودی غلامی کا توڑ ہمارے مطالبات کا مرکز کیوں ہے۔ شاید کوئی یہ بھی سمجھے کہ اس مطالبے کے معاملے میں یہ ایک بین الاقوامی سوال کا معاملہ کیوں اولین درجہ کا ہے۔ یہ جرمنی کے لیے محض تقدیر کا سوال ہے اور یہاں تک کہ دیگر اقوام کے لیے یہ بحالی کے لیے سب سے فیصلہ کن سوال ہے۔

اس بین الاقوامی سوال کے مقابلے میں باقی تمام سوالات بے کار ہو جاتے ہیں کیونکہ سودی غلامی کو توڑے بغیر پیداواری قوموں کا عروج عام طور پر ممکن نہیں ہے۔ اگر سودی غلامی جو اب شروع کی گئی ہے برقرار رکھی جاتی تو میمون دیوتا تخت پر چڑھ جاتا۔ خدا مردہ ہے، قوموں کی روحیں مرتی ہیں، ایک انسانی گندگی دنیا کو بین الاقوامی مالیات کے سودی غلاموں کے طور پر بھرتی ہے۔ پیسہ دنیا پر حکمرانی کرتا ہے۔

ورسائی ڈکٹیٹ کے ضوابط ضروری نکات تھے جو 924 1میں ڈیوس معاہدے کے ذریعہ تبدیل کیے گئے تھے۔ اب افراط زر کے اندیشوں کے بعد جرمنی کی مزید لوٹ مار کو "مزید مضبوط بنیادوں پر" جاری رکھنا تھا۔ اعلی مالیات نے تمام قسم کی یقین دہانیوں کو جاری کرنے کی اجازت دی جن میں سب سے اہم اور دور رس Reichsbankاور Reichریلوے کو ختم کرنے کا ذکر کرنا ہے۔ تمام "سلور کلاؤڈ" کی پیشین گوئیوں کے باوجود، جرمن معیشت مسلسل گرتی رہی، ڈیوس پیکٹ کے مطابق ادائیگیوں کے ناممکنات کو آخر کار ان پر عمل درآمد کرنے والے اندھا دھند غصہ کرنے والوں نے بھی سمجھا۔ ڈیوس معاہدے کی جگہ ینگ پلان داخل ہوا۔ یہ "تخفیف" لانے والا تھا۔ اب انتہا ہو چکی ہے۔

آو

نیشنل سوشلسٹ لائبریری کی Dawes Pact Vol.7کی ہولناکیوں پر (قیمت 1.80نمبر) انتہائی درست معلومات فراہم کرتی ہے، جس میں ایک جامع تنقیدی تبصرے کے ساتھ اصل متن کی دوبارہ اشاعت بھی شامل ہے۔ موجودہ سیریز کی جلد 13ینگ پلان کے اہم نکات سے متعلق ہے۔

Machine Translated by Google

قرض کی معیشت

"اگر ریاست کو پیسوں کی ضرورت ہے، تو اسے یہ رقم اپنے شہریوں سے ادھار لینا چاہیے جن کے پاس اس سے زیادہ ہے جو وہ خود استعمال کر سکتے ہیں۔ اسے قدرتی طور پر اس رقم کی واپسی کے لیے سود ادا کرنا ہوگا، ورنہ اسے رقم نہیں ملے گی، اسے اپنے قرضوں کو پورا کرنے میں پہلے ہی کافی مشکلات کا سامنا ہے۔"

یہ فارمولیشن سابق سوشلسٹ وزیر ڈاکٹر ڈیوڈ 72نے برلن میں ایک بحث میں میرے ساتھ استعمال کی تھی۔ میں نے اس فارمولیشن کو یہاں جان بوجھ کر رکھا ہے کیونکہ یہ ہمارے دور کے مفاداتی سرمایہ دارانہ طرز فکر کی مثالی انداز میں عکاسی کرتا ہے۔ کہ وہ ہر چیز کے بارے میں تھا ایک مارکسسٹ تمام چیزوں کو ایک خاص کشش دیتا ہے۔

اب مجھے سینکڑوں مباحثوں اور لیکچروں سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا فارمولیشن موجودہ سودی سرمایہ دارانہ نظریات کی دنیا سے اس قدر مکمل طور پر اخذ کی گئی ہے کہ شاید ہی کسی کو ریاست کی سود اور قرض کی معیشت کی اس وضاحت کے جھوٹے ہونے کا احساس ہو، اس کا صحیح جواب تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کی ایک بہت ہی سادہ نفسیاتی وجہ ہے، یعنی یہ کہ اوپر دی گئی وضاحت کا اطلاق معیشت کی سودی سرمایہ دارانہ شکل کے دائرہ کار میں ایک نجی آدمی کی مالیاتی ضرورت کی کوریج پر ہوتا ہے۔

انفرادی نجی آدمی کے لیے، جیسا کہ عام طور پر نجی معیشت کے لیے، یہ جملہ درست ہے: "اگر کسی کو پیسوں کی ضرورت ہو، تو اسے یہ رقم سود کے بدلے ان لوگوں سے لینا چاہیے جن کے پاس وہ خود استعمال کرنے سے زیادہ رقم رکھتا ہے"۔

لیکن ہمیں درحقیقت قومی مالیاتی معیشت کے سوالات کا جواب نجی سرمایہ دارانہ نقطہ نظر سے دینے سے گریز کرنا چاہیے لیکن ایک مدبرانہ انداز میں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس نجی معاشی طرز فکر کو بلا شبہ قومی معیشت میں منتقل کردے تو یہ واقعی ایک بڑی بدقسمتی ہوگی۔

ریاست اپنی طاقت کے آلات کے ساتھ، اس کی خودمختار طاقت کو کسی بھی بے ترتیب نجی آدمی کے برابر نہیں کیا جانا چاہئے۔ ریاست کے پاس تین طاقتور امکانات ہیں جن کے ذریعے وہ اپنی خودمختاری کے ذریعے اپنے کاموں کی انجام دہی کے لیے اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔ یہ ہیں اس کی خدمت کی خود مختاری، اس کی سکوں کی خودمختاری اور اس کی مالی خودمختاری۔

خدمت کی خودمختاری کو سمجھنا ہے کہ ریاست کا خود مختار حق ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو مفت خدمات کے لیے پکارے۔ فرد پر ریاست کی یہ خودمختاری اس کے سب سے طاقتور دائرہ کار میں لازمی فوجی سروس میں اور اس سے بھی زیادہ جنگی خدمات میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان مطالبات کا سامنا کرتے ہوئے جن کا ریاست جنگ کے وقت اپنے شہریوں سے مطالبہ کر سکتی ہے، تمام نجی تحفظات کو پیچھے ہٹ جانا چاہیے۔ خاندان، پیشہ، کاروبار اور کمائی، ریاست جب اپنے بیٹوں کو جھنڈے پر بلاتی ہے تو سب کچھ خاموش ہونا چاہیے۔ لیکن ریاست اپنے شہریوں کو نہ صرف جنگی خدمات کے لیے بلا سکتی ہے، ریاست انهیں عظیم اقتصادی کاموں کے لیے بھی بلا سکتی ہے، ہمیں معاون سروس کا قانون یاد ہے کہ تاہم، بدقسمتی سے، فوجی سروس کے بالکل برعکس، انجام دی جانے والی خدمات کے لیے بہت زیادہ اور مسلسل بڑھتی ہوئی ادائیگی کی گئی تاکہ جلد ہی سامنے والے سپاہیوں کے درمیان ایک گہرا دراڑ پیدا ہو جائے، جنہیں روزانہ اپنی جانیں دینا پڑتی تھیں، جو وطن کے پیچھے، بغیر کسی معاوضے کے، وطن کی حفاظت کر رہے تھے۔ ایک اعلی اجرت. بس گزرتے ہوئے، دوسری قوموں کی مضبوط کارکردگی کو بھی یاد کیا جا سکتا ہے جو خدمت کی ذمہ داریوں پر مبنی تھیں: ہمیں چینی دیوار کی تعمیر، ہمارے قرون وسطیٰ کے شہروں کا طواف یاد آتا ہے۔

عملی طور پر یہ ریاست کی خودمختاری کے اندر مکمل طور پر کھڑا ہوگا۔

72ایڈورڈ ڈیوڈ (1930-1863)نے جون سے اکتوبر 1919تک جمہوریہ ویمار میں وزیر داخلہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔

Machine Translated by Google

پرانے ہاتھ اور ٹیم سروس37 کو بحال اور توسیع دینا اور اس طرح موجودہ افواج کو ٹھکانے لگانے کے لیے ان کے ساتھ بڑے معاشی کاموں کو حل کرنا۔

ریاست کی سکوں کی خودمختاری طاقت کا دوسرا ذریعہ ہے جس سے ریاست براہ راست اپنی رقم کی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔ کوئی بھی ریاست کے ٹکسال کے سکوں یا ٹریژری نوٹ جاری کرنے کے حق کا مقابلہ نہیں کرتا، درحقیقت اس سے بڑھ کر ریاست نے اپنی خودمختاری کی وجہ سے ہر ممکن ذرائع سے رقم پیدا کی ہے۔ تانبے، نکل، لوہے، چینی مٹی کے برتن، ایلومینیم اور سب سے بڑھ کر کاغذ سے۔ مجھے صرف اس وقت کو یاد کرنے کی ضرورت ہے جب ہماری ریخ حکومت نے روزانہ 100,000,000,000,000 نمبر اور اس سے بھی زیادہ نئی کاغذی رقم جاری کرنے کو جائز سمجھا تھا۔ ہم یہاں اس سوال کی زیادہ تفصیل میں نہیں جائیں گے کہ آیا یہ درست اور قابل قبول تھا، ہمیں یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ ریاست اپنی سکہ کی خودمختاری کی وجہ سے درحقیقت اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہے، اور یہ کہ اسے "اپنے شہریوں سے سود پر قرض لینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کے پاس اس سے زیادہ ہے جو وہ خود استعمال کر سکتے ہیں"۔

اسی طرح ریاست کی مالی خودمختاری یا ٹیکس کی خودمختاری کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا، اور جس نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے ایک فرد کے طور پر عملی طور پر چلانے کی کوشش کی وہ بیلف کی صورت میں ریاست کے اختیار کو محسوس کر سکے گا۔ ریاست کی مالی یا ٹیکس خودمختاری، یعنی اپنے شہریوں کو مالیاتی خدمات کے لیے بلانے کا ریاست کا حق، ریاستی ڈھانچے کی طرح واضح اور پرانا ہے۔ یہ شکل سب سے فطری اور صحت بخش بھی ہے، حالانکہ اس میدان میں ٹیکس کے معقول احساس کو مکمل بکواس میں بدلنے اور ٹیکس کے نظام کو غیر ملکی مالیاتی طاقتوں کے حق میں عوام کی مکمل لوٹ مار کا ذریعہ بنانے کے لیے ہمارے دور کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ ٹیکسوں کی اجازت کا سوال ہم پر مزید قابض نہیں ہونا چاہئے بلکہ صرف یہ حقیقت ہے کہ ریاست ٹیکسوں کے ذریعے اپنی رقم کی ضرورت پوری کرنے کے قابل ہے، اس طرح، ایک بار پھر، اس طریقے سے جو نجی معیشت کے لیے کھلا نہیں ہے، لیکن جو ریاست سے اپنی رقم کی ضرورت پوری کرنے کی ضرورت کو سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کو اپنانے سے بالکل دور کر دیتی ہے۔

یقیناً، ریاست، ہر نجی آدمی کی طرح، فطری طور پر قرضوں کے بوجھ سے اپنی ضرورت پوری کرنے کا مزید امکان رکھتی ہے۔ لیکن یہ پہلے ہی پرائیویٹ آدمی کے لیے دو دھاری تلوار ہے۔ تاہم، ریاست کے لیے، سادہ اور اچھی جرمن زبان میں اس کا اظہار کرنا، سب سے احمقانہ کام ہے جو وہ عام طور پر کر سکتی ہے۔ لیکن یہ نہ صرف احمقانہ ترین بات ہے بلکہ مشترکہ مفادات کے محافظ ریاست کے مشن کے حوالے سے یہ سراسر مجرم ہے۔

ریاستوں کے قرضوں کی معیشت نے ریاستوں کو تقریباً برباد کر کے بین الاقوامی مالیات کے ہاتھ میں دے دیا ہے، اس نے قوموں کی دولت کو مالیاتی طاقتوں کے حوالے کر دیا ہے، اور آج ریاستی قرضے وہ خوفناک جونک ہیں جس سے قومیں خود کو آزاد نہیں کر پا رہی ہیں اور جس سے وہ بے بس ہو کر گریں گے اگر ہم نے اس سود کی کشمکش کو ختم نہ کیا تو وہ بے بس ہو جائیں گے۔

اس کے ساتھ ہم قومی مالیاتی پالیسی کے میدان کے بیچ میں ہیں، اس طرح ایک ایسے شعبے میں جہاں عام جرمن اپنے گھر میں بالکل بھی محسوس نہیں کرتا۔ اب تمام کثیر اور بڑی تعداد کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟ عام ریاستی شہری عام طور پر بجٹ کی بحثیں نہیں پڑھتا، اور وہ مالیاتی فن کے خفیہ راستوں اور گمراہ کن طریقوں کا اتنا مذہبی احترام رکھتا ہے کہ وہ ان چیزوں سے مکمل طور پر بچنا پسند کرے گا۔ لاشعوری طور پر اس کا تعلق یقیناً اس حقیقت سے بھی ہے کہ ہر فرد اپنے اندر ریاست کی ٹیکس کی خودمختاری کے لیے اتنا ہلکا سا احساس رکھتا ہے اور کوئی نہیں چاہتا کہ نمبر یاد کرائے جائیں۔ صرف اس وقت جب ٹیکس کے کاغذات اس کے گھر میں اڑتے ہیں تو جدید آدمی یہ تبصرہ کرتا ہے کہ یہ چیزیں درحقیقت اسے کافی فکر مند ہیں اور وہ ہمیشہ ہر طرح کی غلط قومی مالیاتی پالیسی کا شکار رہتا ہے۔

73کاشتکاری کی خدمات، یا تو دستی یا جانوروں کے ساتھ، قرون وسطی میں کسانوں سے ان کے آقاوں کی طرف سے مانگی جاتی تھیں۔

اب یہ بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ بنیادی طور پر قومی مالیاتی پالیسی کے معاملات اتنے مبہم اور پراسرار نہیں ہیں جتنے کہ پہلی نظر میں نظر آتے ہیں،
درحقیقت یہ بنیادی طور پر اتنے واضح اور سادہ ہیں کہ انہیں ہر اوسط فہم سے کم از کم ان کے وسیع خاکہ میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

لہٰذا اس کے لیے کسی بڑی آئینی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے کہ ریاست اپنی رقم کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بیان کردہ امکانات بہت اچھی طرح سے رکھتی ہے، کیونکہ ہر شخص جانتا ہے اور اپنی زندگی میں تجربہ کر چکا ہے کہ ریاست کی خدمت کی خودمختاری کی نوعیت کیا ہے، اور ہر شخص اپنے ہاتھ میں روزانہ ریاست کی طرف سے جاری کردہ کاغذی نوٹ وصول کرتا ہے، اور کسی کو ٹیکس سے نہیں بخشا جاتا۔ اس لیے یہ دنیا کی سب سے فطری چیز ہوگی اگر ریاست اپنی رقم کی ضرورت کو صرف ان تین طریقوں سے پورا کرے۔

پرائیویٹ آدمی کے لیے تاہم یہ تینوں راستے کھلے نہیں ہیں، کیونکہ نہ تو وہ اپنے پڑوسی کو کام یا ٹیکس سروس کے لیے کامیابی سے بلوا سکتا ہے اور نہ ہی وہ محفوظ رہے گا جب وہ خود پیسے چھاپ کر گردش میں لانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے لیے سود پر قرض ادا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے، اگر وہ پہلے سے ہی یہ سمجھتا ہو کہ وہ صرف دوسروں کے پیسوں سے خوش رہ سکتا ہے اور قرض لینے سے بچ نہیں سکتا۔

لیکن یہ کہ ریاست عام طور پر سود والے قرضوں کو قبول کرنے کا واحد ذریعہ سمجھتی ہے -اس طرح قرضوں کو، جب اسے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اپنے دوسرے خود مختار حقوق کا اطلاق صرف عوام سے قرضے وصول کرنے کے لیے خفیہ طریقے سے کرتی ہے، یہ وہ شرائط ہیں جن کے لیے کوئی معقول وضاحت طلب کرنا ہے سود ہے۔ درحقیقت اس کی کوئی معقول توجیہ نہیں ہے، لیکن صرف یہ حقیقت ہے کہ قومی مالیاتی سیاسی معاملات میں بھی ہماری پوری سوچ نجی سرمایہ دارانہ طریقے سے چلتی ہے یا خراب ہوتی ہے۔ رائے عامہ کی اس طرح کی عمومی آلودگی کے ساتھ، ریاست کی قرض کی پالیسی کے لیے اس طرح کی بظاہر منطقی وضاحتیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ایک بہت بڑا، واقعی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

یہودی نے ان معاملات میں بھی خود کو نفسیات کا ماہر ثابت کیا ہے۔ ایسے معاملات میں ذمہ دار سیاستدانوں کی براہ راست بدعنوانی کے بارے میں ایک ساتھ بات نہ کرنا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے، قیاس واضح ہے، اور اس کے باوجود زیادہ تر معاملات میں بدعنوانی نہیں ہوئی بلکہ صرف مالیاتی اور قرضوں کے نظام کے معاملات میں غیر یقینی صورتحال، دور اندیشی اور خوش فہمی اس حقیقت کا باعث بنی ہے کہ ریاستی مالیاتی انتظامیہ آہستہ آہستہ گر گئی ہے جو اب یقینی طور پر قرضوں سے نکلنے میں ناکام نظر آتی ہے۔

حالات کی اس ترقی میں اس حقیقت نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے کہ پہلے کسی نے بڑے عوامی کاموں جیسے ریلوے کی عمارت وغیرہ کی مالی اعانت کو قرضوں کے ذریعے بے ضرر سمجھا جس سے آمدنی حاصل کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ایک نے مندرجہ ذیل طریقے سے فیصلہ کیا: ریلوے یا آبی گزرگاہوں کی آمدنی سے فوری طور پر سود کا احاطہ کیا جا سکتا ہے، پھر واقعی ہمارے پاس قیمتوں کا تعین کنٹرول میں ہے۔ ریاست اپنے وسائل سے اتنے بڑے کام اپنے خزانے سے ایک ہی جھٹکے میں نہیں نکال سکتی، اس لیے وہ شکر کے ساتھ بینکوں کی جانب سے پیش کردہ قرضہ مدد کو قبول کرتی ہے۔ اس سے حکومت کی طرف سے ریاستی پارلیمنٹ میں نئے ٹیکسوں کی منظوری کی پریشانی دور ہو جاتی ہے، ریاست کے مائع وسائل کا دعویٰ نہیں کیا جاتا اور ریلوے فاضل رقم سے آسانی سے سود ادا کر سکتا ہے۔ قرضے کے سرمائے کا یہ دلفریب فن، جو خود پیسے سے کچھ نہیں کر سکتا اگر اسے کوئی نہ ملے جو اس سے چھین لے اور اس کے علاوہ اس پر سود بھی ادا کرے، کالے کو سفید کرنے اور ریاست کو خود نجی سرمائے کے لیے سود جمع کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

حتیٰ کہ کسی حکومت یا پارلیمنٹ کی جانب سے اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنے والی سادہ ترین اقتصادی عکاسی بھی مندرجہ ذیل باتوں کا باعث بننی چاہیے تھی: اگر کوئی غیر ملکی رقم سے ریلوے بناتا ہے اور اس کے لیے سال بہ سال صرف 5 فیصد سود ادا کرنا پڑتا ہے، اس سے جڑی ہر چیز کے ساتھ، کوئی 20 سال میں پوری رقم ایک بار، 40 میں واپس کر دیتا ہے۔

Machine Translated by Google

سال پہلے ہی دو بار اور پھر بھی وہی قرض باقی ہے۔ یہ غیر معمولی رقوم جو ابتدائی سرمایہ کاری کی لاگت سے کئی گنا زیادہ ہیں ایک بار پھر بالواسطہ طور پر لوگوں سے، پوری آبادی سے اٹھانی چاہئیں، جنہیں ان سود کی رقم کے مطابق ٹھیک طور پر بڑھائے گئے ریلوے ٹرانسپورٹ ٹیرف کی ادائیگی کرنی چاہیے۔ ایک بڑے ریلوے لیوی کے لوگوں کے لیے ایک بار کا اعلان بہتر ہے، یا ہوتا۔ پھر یہ لیویز یقیناً کچھ سالوں کے لیے بلکہ زیادہ عرصے تک جابرانہ رہے گی، کیونکہ ٹرانسپورٹ کے اخراجات اور ریلوے بہت جلد ریاست کا واقعی قرض سے پاک اثاثہ بن چکے ہوں گے جو بعد میں اسے بڑے سالانہ محصولات کی یقین دہانی کرائیں گے۔ لیکن یہ پرانی کہانی ہے کہ کوئی شخص کتے کی دم کو تھوڑا تھوڑا کر کے کاٹ دیتا ہے کیونکہ کسی کا خیال ہے کہ یہ اس کے لیے بہت کم تکلیف دہ ہوگا۔ قدرتی طور پر، اس کے برعکس سچ ہے. اس طرح کے قومی منصوبے کی سرمایہ کاری کے اخراجات یقیناً آبادی کو ادا کرنا ہوں گے، لیکن اگر وہ قرضوں پر تیار کیے گئے ہیں، تو اس میں لامحالہ داخل ہوں گے، اس کے علاوہ، وہ مفادات جو سالوں کے دوران خود قرض سے کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے قرضوں کے ذریعے ایسے عوامی کاموں کی مالی معاونت کرنا سراسر مالی حماقت ہے۔ یہاں ہم پہلے ہی اس بات کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں جو ریاست کو اس کے قرض کے جنون سے نجات دلائے گا: کوئی بھی ریاست کو منع نہیں کر سکتا، مثال کے طور پر ایسے پیداواری کاموں کے لیے، کریڈٹ نوٹ، اسٹیٹ ٹریژری کریڈٹ نوٹ جاری کرنے، اور اس کے ذریعے کاموں کی ادائیگی سے۔ ایسی صورت میں جہاں مہنگائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا، کیونکہ نئے ٹوکن کے لیے بھی ایک نئی قدر ہوتی ہے، تمام مشکلات کو ایک ہی جھٹکے سے حل کر دے گا اور ریاست اور عوام کو نجی سرمائے کے سود کے قرضوں سے ہمیشہ کے لیے آزاد کر دے گا۔

ہمیں اس مسئلے کی مزید تفصیل میں دوسری جگہ جانا پڑے گا۔ ایک ہنر مند مالیاتی انتظامیہ کو چیزوں کو اس طرح ترتیب دینے کے قابل ہونا چاہئے کہ اس طرح کے بڑے کام خصوصی ٹیکسوں کے ساتھ ساتھ ریاست کے دیگر آمدنی کے ذرائع کے استعمال کے ساتھ اور صرف نئے نوٹوں کے جزوی اجراء کے ساتھ کئے جائیں۔ یقیناً یہ امکان کافی حد تک صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب دیگر تمام ریاستی اخراجات، خاص طور پر انتظامیہ، انصاف کی انتظامیہ، تعلیم وغیرہ کے نام نہاد غیر پیداواری اخراجات کو ریاست کے تجارتی اداروں کے اضافی اخراجات سے پورا کیا جا سکے۔

ریلوے، پوسٹ وغیرہ کی موجودہ شدید خسارے کی معیشت کے پیش نظر یہ ایک ستم ظریفی کی طرح لگ سکتا ہے اور پھر بھی ہم اس طرح کے امکانات سے اتنے دور نہیں تھے، جیسا کہ میں نے پہلے ہی 1919میں اپنی پہلی اشاعت Monatshefte Süddeutsche(فروری) میں ظاہر کیا تھا، "اب کیا؟" "بنیاد پرست ذرائع" کے عنوان کے تحت۔ نجی سرمائے پر ریاست کی صرف سودی ذمہ داری نے ہمیں قومی مالیاتی معیشت کی اس مثالی حالت سے الگ کردیا۔ اس وقت پہلے سے ہی اثر انداز ہونے والا وہم، کہ ریاست کو جب پیسے کی ضرورت ہوتی ہے، سود پر صرف پیسہ اپنے اندر ڈالنا چاہیے، اس سے روکا ہے۔

یہ واضح ہے، اور ہر ایک کو میری وضاحتوں پر عمل کرنے کے قابل ہونا چاہیے تھا، کہ ریاست کسی بھی طرح سے غیر ملکی رقم کی طرف متوجہ نہیں ہے، اس طرح جب وہ کوئی کام کرنا چاہے، مثال کے طور پر، وہ کام اور ٹیم کی خدمت کا مطالبہ کر سکتی ہے اور یہ کہ بلاشبہ ریاستی خزانے سے کریڈٹ نوٹس جاری کرنا جائز ہو گا، اس طرح کے مقاصد کے لیے ان لوگوں کے لیے کام کرنے کے لیے ان پر بوجھ ڈالے بغیر۔ اس طرح کے طریقہ کار سے ایسے کاموں کو شروع سے ہی ہر سود اور ٹول کی ذمہ داری سے آزاد کرنے کا بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ کام فوری طور پر مفت اور قرض سے پاک سرکاری ملکیت بن جائیں گے۔ کاموں کی آمدنی سے جاری کردہ سرکاری خزانے کے واؤچرز کو حقیقتاً کم وقت میں چھڑا کر تلف کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے کاموں کی مصنوعات، یا مال بردار اور مسافروں کی نقل و حمل کی قیمتوں میں کافی حد تک کمی کی جا سکتی ہے۔ اس طرح پوری قومی معیشت کے لیے عمومی طور پر سب سے بڑی خدمات فراہم کی جا سکتی تھیں، ریاست کو آمدنی کے کافی اہم ذرائع حاصل ہو سکتے تھے جو پوری قومی برادری کے لیے سب سے زیادہ کام میں آتے اور ریاست کو خود اعلیٰ مالیات سے کافی حد تک خود مختار بنا دیتی۔ لیکن یہ بھی ہونا چاہیے تھا۔

Machine Translated by Google

تو کیونکہ ریاست مالیاتی نظام کی مالک ہے نہ کہ اعلیٰ مالیاتی، یعنی مستقبل کی قومی سوشلسٹ ریاست میں ایسا ہی ہوگا۔

یہ واقعی ایک نفسیاتی دھوکہ دہی کی چال رہی ہے کہ بینکوں نے ایسے واضح اور خود ساختہ سوچ کے عمل کی اجازت نہ دینے میں کامیابی حاصل کی ہے جو کہ -ایک بار ظاہر ہونے کے بعد -اب اس میں تضاد نہیں رہے گا، اور اوپر دیے گئے جملے سے ریاست اور معیشت کو الجھا کر اور انہیں سرمائے کی سودی غلامی میں ڈالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ اگرچہ یہ باتیں اب روز روشن کی طرح عیاں ہیں، پھر بھی میرے بہت سے قارئین اپنی صحت مند انسانی سمجھ پر شک کرتے ہیں اور محض یہ یقین نہیں کرنا چاہتے کہ ایسی بیہودگی کیسے ممکن ہو سکتی ہے اور اس کے بجائے یہ فرض کریں گے: "یہ درست نہیں ہو سکتا، ہمارے سیاستدان اتنے احمق نہیں ہو سکتے تھے -لیکن میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔" مالیاتی سیاسی معاملات میں اس طرح کی سادہ ریاستی نااہلی کے حوالے سے فیصلے کی کمی کا یہ اعتراف ریاستی اقدامات پر غلط فہمی اور تنقید کے خلاف اور اس حقیقت کے خلاف ہے کہ یہاں ان معاملات کا سوال ہے جو ہر فرد کو اس کے بٹوے میں سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔

ان لوگوں کے لیے میں غور کے لیے ایک اور نقطہ نظر چھوڑنا چاہتا ہوں جو یہ ہے۔
صوبائی یا ریخ پارلیمنٹ کے ذریعے کریڈٹ کی منظوری کے طریقہ کار سے متعلق۔

ایسے بڑے ریاستی کاموں پر واقعی پارلیمنٹ میں غور و فکر کیا جاتا ہے۔ طویل بحث و مباحثے کے بعد آخرکار کریڈٹ "منظور" ہو جاتے ہیں۔ اوسط ریاستی شہری اب یہ مانتا ہے کہ اب سب کچھ ٹھیک ہے اور یہ کہ ریاست، جو واقعی اتنا امیر اور طاقتور آدمی ہے، پہلے ہی منظور شدہ کروڑوں کی ملکیت رکھتی ہے۔ بہت ہوشیار لوگ شاید اب بھی کان کے پیچھے کھجلی کر اپنے آپ سے کہیں گے، 'اس کا مطلب ہے پھر نئے ٹیکس'۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں ڈھٹائی کے ساتھ اس بات کو برقرار رکھ سکتا ہوں، شروع کیے گئے کے علاوہ -جس سے نہ تو نمائندوں اور نہ ہی وزراء کو تعلق رکھنے کی ضرورت ہے، شاید صرف ایک ہی حقیقت سے واضح ہو جاتا ہے کہ صوبائی یا ریخ کی پارلیمنٹ میں اس بڑے کریڈٹ کی منظوری اس "کریڈٹ" کو کسی اور طرح سے سود پر قرض دینے کی اجازت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس طرح یہ "پارلیمنٹ کے ذریعے کریڈٹ کی منظوری" صرف متعلقہ وزیر کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ بڑے بینکوں سے سود پر یہ کریڈٹ حاصل کر سکے۔ اس طرح سے "پارلیمنٹ کے ذریعے کریڈٹ کی منظوری" فطری طور پر پوری آبادی کے لیے ایک طنز، ایک مزاح بن جاتی ہے -جسے حتمی تجزیے میں سرمایہ اور سود کے لیے ادائیگی کرنی پڑتی ہے - وہ واقعی "کریڈٹ" فراہم کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی، نہیں، اسے پہلے بڑے قرضے کے سرمائے سے تخلیق کیا جانا چاہیے۔

حقیقت میں صرف ایک منطقی اور فطری بات یہ ہوگی کہ پارلیمنٹ کے ذریعے قرض کی منظوری کی صورت میں بیک وقت اور خود بخود یہ منظوری بھی ہوگی کہ اب اسٹیٹ بینک بھی متعلقہ کاروباری اداروں کو عملدرآمد کرنے والے حکام کی جانب سے ادائیگی کے احکامات کی بنیاد پر منظور شدہ رقوم کی ادائیگی یا اجازت دے گا۔

کریڈٹس کی منظوری دی جاتی ہے، ضروری کرنسی کے لیے کچھ کرنا ضروری ہے۔ لہذا یہ بے معنی ہے اگر -جیسا کہ اب عام ہے -پہلے قرض لکھا جانا چاہیے اور پھر صرف "منظور شدہ" کریڈٹ اسی طرح سرمایہ داروں کی طرف سے دوسری بار دیا جاتا ہے۔

اب کوئی اس بات کو برقرار رکھنے کے قابل ہوسکتا ہے کہ ریاست سے فاضل رقم صرف اس طرح حاصل کی جاتی ہے اور اس کا ملک کی عمومی مالیاتی صورتحال پر فائدہ مند اثر ہونا چاہئے، اس طرح اس طرح کا کریڈٹ مینجمنٹ مہنگائی کو کم کرنے کے طریقے سے کام کرے گا۔ لیکن یہ فطری طور پر کسی بھی طرح سے ایسا نہیں ہے اور درحقیقت ایسی وجوہات کی بنا پر جن کا کوئی بینکنگ ماہر مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایسے ڈرافٹ اور اس طرح کے قرضوں کی ادائیگیوں کا بہت کم حصہ نقد میں ادا کیا جاتا ہے، یہاں ان چھوٹے بچت کرنے والوں کے حلقے سے سوال ہے جو ایسے ڈرافٹ لے کر بینک کا راستہ تلاش کرتے ہیں، جنہوں نے سو یا ہزار نمبروں کا جوڑا بچا لیا ہے کہ اب وہ سود کے سرٹیفکیٹ میں سرمایہ کاری کرنا چاہیں گے، ایسے جادوئی کاغذ میں جس سے ہر سال کم قیمت پر سرٹیفکیٹ کاٹنا پڑتا ہے۔ اس طرح قیمتی. لیکن اس طرح بینک میں داخل ہونے والی رقم کافی ہے۔

Machine Translated by Google

نہ ہونے کے برابر اس کے علاوہ، جن بینکوں میں اس طرح کی رقم اپنے حصے کے لیے جمع کرائی جاتی ہے وہ ان نقد رقوم کو ریاستی خزانے میں ہرگز نہیں پہنچاتے، لیکن اس طرح کی ڈرافٹ رقوم کی منتقلی خصوصی طور پر منتقلی یا کلیئرنس کے ذریعے کی جاتی ہے۔

لیکن ایسے قرضوں پر تمام بڑے ڈرافٹ شروع سے ہی سرمایہ دار اپنے بینکوں میں بغیر نقدی کے منتقلی کے ذریعے یا بینکنگ لین دین کے عمل کے ذریعے کرائے جاتے ہیں۔

وغیرہ

اس لیے حقیقت میں ریاست کے ہاتھ میں کوئی نقد رقم نہیں آتی اور اگر اسے یہ رقم ملتی ہے تو اسے اپنے کاموں کی انجام دہی کے لیے فوری طور پر دے دینا چاہیے۔ اس لیے یہ فرضی فائدہ موجود نہیں ہے۔ اس کے برعکس یہ مندرجہ ذیل ہے: ریاست، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، قرض کی گئی رقم کے لیے نام نہاد سیکیورٹی سرٹیفکیٹ یا بانڈز جاری کرتے ہیں۔ ریاست کے یہ بانڈز باریک ہیں یا اتنے باریک نہیں، پرنٹ شدہ کاغذات ہیں جن میں ایک قرض کا آلہ ہے جس میں وصول شدہ رقوم پر تمام ریاستی تحفظات ہیں، اور اس کے علاوہ سود کی ادائیگی کی تاریخوں کے ضروری تعین اور ان کے اپنے کوپن شیٹس پر، وہ کوپن جن کی بنیاد پر ریاست سہ ماہی یا ششماہی میں سود کی رقم ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ کوپن شیٹ

اس کے علاوہ، اس کوپن شیٹ میں ایک اور نام نہاد تجدید سرٹیفکیٹ (ٹیلون) شامل کیا گیا ہے جو کہ مالک کو نئی کوپن شیٹ کی وصولی کا حقدار بناتا ہے اگر پہلی کی میعاد کچھ سالوں کے بعد ختم ہو جائے۔

اب ایسا سیکورٹی سرٹیفکیٹ جو ریاست کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جس کے لیے ریاست اپنی پوری دولت کے ساتھ سرمائے اور سود کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے، اس کا مطلب ہے یقیناً مالک کے ہاتھ میں صلاحیت خریدنا۔ ایسے ریاستی سرٹیفکیٹس کا مالک کسی بھی وقت ان سرٹیفکیٹس سے اپنے لیے کچھ خرید سکتا ہے، چاہے وہ یہ سرٹیفکیٹ براہ راست ادائیگی کے طور پر دے یا وہ پہلے یہ سرٹیفکیٹ اسٹاک ایکسچینج یا اپنے بینکر کو فروخت کرے اور پھر اس رقم سے نقد رقم ادا کرے۔

اب اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست کی طرف سے نئے سیکورٹی سرٹیفکیٹس کے اجراء کا مطلب اضافی خریداری کی صلاحیت پیدا کرنا ہے -چاہے یہ صحیح ہو یا جواز اس وقت ہمیں یہاں دلچسپی نہیں ہے ،-بالکل ایسا ہی ہوگا اگر، مثال کے طور پر، ریاست نئی کاغذی رقم چھاپتی ہے۔ فرق اس حقیقت پر مشتمل ہوگا کہ ایک صورت میں سیکورٹی سرٹیفکیٹ تیار کیے جاتے ہیں جو ریاست پر قرض کے علاوہ مستقل سود کی ذمہ داری کا بوجھ ڈالتے ہیں، جب کہ کاغذی رقم کی نئی شمارے کی صورت میں سود کی ذمہ داری بالکل بھی زیر غور نہیں آتی۔ اس لیے اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر صورت میں آخری شکل ریاست اور عوام کے لیے ایک سازگار ہوگی۔

لیکن اب، اگر ہم اس طرح کے فنانسنگ کے طریقہ کار کو مزید فالو کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ بڑی ریاستوں کی براہ راست فنانسنگ قرض کے راستے سے بچنے کے ساتھ کام کرتی ہے اور مزید بڑے فوائد کا پتہ دیتی ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ ریاستی کاموں کی مالی اعانت کی فی الحال اپنائی گئی شکل اضافی خریداری کی صلاحیت کی تخلیق کا باعث بنتی ہے، جس کی نمائندگی نئے سیکورٹی سرٹیفکیٹس کے اجراء سے ہوتی ہے۔ اس صورت میں قدرتی طور پر قرض کی پوری رقم ایک ساتھ دی جائے گی اور لازمی طور پر دی جائے گی، یہاں تک کہ اگر نئے بنائے جانے والے ریلوے، آبی گزرگاہیں، وغیرہ صرف تعمیراتی مرحلے میں ہوں اور پھر بھی کوئی قابل ذکر قیمت کی نمائندگی نہ کریں۔

اگر کوئی اتنی بڑی ریاست کی مالی اعانت کی طرف بڑھتا ہے جو میرے تجویز کردہ طریقے سے کام کرتا ہے، تو قرض کے لیے بہت زیادہ اشتہاری اخراجات پہلے غائب ہو جاتے ہیں۔ کسی کو یاد ہو گا کہ صرف اخبارات کے ٹینڈرز کے ذریعے کتنی بڑی رقم ہڑپ کی جاتی ہے۔ مزید وہ فیصد جو بینکوں اور دیگر کریڈٹ اداروں کو شروع سے دیے جاتے ہیں وہ غائب ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ ایک بار پھر لاکھوں ہیں۔ اس کے علاوہ، کوئی شخص برابر کی قیمت کے تحت قرض جاری کرتا ہے، دوسرے لفظوں میں، 1000نمبر والے بانڈ کے لیے ان سرٹیفکیٹس کے خریدار کو صرف 970نمبر زیادہ یا کم ادا کرنے ہوتے ہیں، اور پھر بھی وہ پوری رقم سود کے ساتھ وصول کرتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ نقصانات ہیں جو شروع سے ہیں۔

Machine Translated by Google

ریاست یا انٹرپرائز پر بوجھ اور سرمایہ دار کے حق میں۔ درحقیقت، کوئی شخص اس طرح کے قرضوں کو دوسرے پرکشش مقامات کے ساتھ "سجانے" کا رجحان رکھتا ہے، جیسا کہ اسٹاک ایکسچینج کا اظہار ہے، ممکنہ طور پر خصوصی اضافی فوائد حاصل کرکے جس میں ٹیکس کی چھوٹ بھی شامل ہوسکتی ہے۔ میں یہاں کان کنی کے پریمیم قرض کو یاد کرتا ہوں جس نے اس طرح کے پرکشش مقامات میں سے سب سے زیادہ لاجواب کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس کے سامنے کبھی کوئی ریاست جھک گئی۔ قرعہ اندازی اور جوئے کا شیطان قرض کے اشتہار کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا جس میں ایک نے بہت بڑی تعداد میں 1000نشان والے بانڈز پر لاکھوں کی جیت کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ، نام نہاد بونس کی ادائیگیوں کو روک دیا گیا، اور مزید، اعلان کردہ شرح سود 5%جو کہ تاہم شقوں کے ساتھ بیچ کیا گیا، اور، اس کے علاوہ، ٹیکسوں کی ایک سیریز کی صورت میں بچت پریمیم قرض ہر ٹیکس سے مستثنیٰ تھا! جہاں سے کوئی ان پریمیم اور فوائد کی ادائیگی کے لیے بھاری رقوم حاصل کرنا چاہتا تھا، لاٹری کی یہ شاندار جیت، کسی نے غور نہیں کیا -حالانکہ یہ بات ہر سنجیدہ اور باشعور آدمی پر واضح ہونا تھی کہ یہ تمام رقوم ایک بار پھر عوام کی جیبوں سے نکالنی ہوں گی۔ کیونکہ، اس وقت موصول ہونے والی رقوم فوری طور پر انتہائی ضروری اخراجات کے لیے استعمال کی گئیں۔ یہ سب لوگوں کے خلاف مالیاتی سیاسی جرائم ہیں جن میں ان کے ساتھ ہونے والی گستاخی پر صرف حیرت ہوتی ہے۔

اس لیے اگر کوئی قرض کا راستہ نہیں لیتا، بلکہ براہ راست رقم بنانے کا راستہ اختیار کرتا ہے، تو ریاستی بجٹ کے یہ تمام سخت اور غیر منصفانہ بوجھ ختم ہو جائیں گے -کسی کو نئی کاغذی رقم میں ایک ساتھ ضروری رقم بھی نہیں اٹھانی پڑے گی ، لیکن یہ بہت آہستہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ نئے کام آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کا مزید بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ظاہری رقم کے اجراء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا، کیونکہ نئی رقم اسی وقت دی جائے گی جب کام کا ایک اور قابل ذکر حصہ مکمل ہوجائے۔ ہمیں یہاں ایک ایسی رقم کے ساتھ کرنا پڑے گا جو حقیقی اقدار کے ساتھ مکمل طور پر احاطہ کرتا ہے، اس طرح ایک ایسی رقم کے ساتھ جو مستحکم ہے، ایک ایسی رقم کے ساتھ جو کئی گھنٹوں کے کام سے مماثل ہے۔

لیکن یہاں تک کہ تعمیرات کے لیے نئی رقم کے یکے بعد دیگرے جاری ہونے کی یہ شکل جو پہلے سے زیادہ سازگار دکھائی دیتی ہے، کسی بھی طرح حتمی قدم نہیں ہے۔ کیونکہ نئے بنائے گئے کاموں کے مساوی رقم کو گردش میں لانا بالکل بھی ضروری نہیں ثابت ہو گا، کیونکہ نئے جاری کردہ نوٹ درحقیقت دوبارہ سرکاری خزانوں میں واپس آتے ہیں۔ اس طرح انہیں ایک بار پھر جاری کیا جا سکتا ہے بغیر کسی نئی سیریز کو گردش میں لائے۔ اور اب ہم ایک قدم آگے بڑھتے ہیں، یعنی ایسی خصوصی ریاست کے لیے اپنی نئی رقم کا اعلان کریں۔

کام بنیادی طور پر بالکل بھی ضروری نہیں ہیں، یہاں تک کہ اگر ہم تعمیر کے لیے اپنی رقم کے معاملے میں فنانسنگ کے عمل کی اجازت، اور خاص طور پر وضاحت کی وضاحت کر سکتے ہیں اور بعض مقاصد کے لیے اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

یہ آخری مرحلہ اس طرح کے ریاستی کاموں کی مکمل کیش لیس فنانسنگ ہے۔ جیسا کہ اوپر دکھایا جا چکا ہے، یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ریاست قرض کے ذریعے نقد رقم میں آئے گی جس سے وہ تاجروں اور ریلوے یا بجلی کے پلانٹ کی تعمیر کے مزدوروں کو ادائیگی کر سکتی ہے۔
اس کے باوجود، کاروباریوں کو اپنے کام کی نقد ادائیگی کے لیے ضروری رقم اپنے بینکوں سے ہفتہ وار نکالنی ہوگی۔ بینکوں کو اپنے حصے کے لیے ان غیر معمولی بڑے مطالبات کو اپنے ٹریژری اسٹاکس پر ایک بار پھر مرکزی بینکوں یا ریش بینک وغیرہ سے پورا کرنا چاہیے۔ اب، عام اوقات میں، پوری موجودہ لیکویڈیٹی پہلے سے ہی پوری افرادی قوت کی ہفتہ وار اجرت کی ادائیگی کے لیے کافی ہوتی ہے، اور یہ بنیادی طور پر لاتعلقی کا معاملہ ہے، اگر عارضی طور پر تعمیراتی کام کی جگہوں پر کام کیا جائے Bavarian Walchenseeپاور پلانٹ، کیونکہ، اگر وہ وہاں ملازم نہیں تھے، تو انہیں دوسرے اداروں میں تقسیم ہونے پر بھی اپنی ہفتہ وار اجرت کی ادائیگی کی توقع اور وصول کرنا پڑے گا، یا بے روزگاری انشورنس کے ذریعے رقم وصول کرنا ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پورے ملک کے لیے ادائیگی کے ذرائع کی کل ضرورت کا خیال رکھنا ایک عام ریاستی کام ہے۔

معیشت، اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ریاست کے بڑے کاموں کو انجام دینے کے لئے زیادہ سے زیادہ افرادی قوت کو عارضی طور پر ایک جگہ پر رکھا گیا ہے یا نہیں۔

اجرت کی ادائیگی کے لیے ادائیگی کے ذرائع کی فراہمی اور کاروباریوں کو دیگر کیش لیس ٹرانسفرز کا نفاذ ادائیگی کے لین دین کے کام ہیں اور ان کا کریڈٹ کی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس لیے یہ سب سے واضح اور فطری بات ہوگی اگر پوری آبادی کی قانونی نمائندگی کے ذریعے کسی بڑے ریاستی کام کے لیے کریڈٹ کی منظوری کے ساتھ ساتھ، اس اجازت کے پابند ہوں کہ اسٹیٹ بینک ان منظور شدہ کریڈٹس کی بنیاد پر ضروری ادائیگیاں کرے۔ ظاہر ہے کہ عام طریقے سے -کہ یہ ادائیگیاں صرف اس وقت کی جاتی ہیں جب مختلف کنٹریکٹ شدہ ریاستی حکام (زرعی محکمے، اسٹریٹ اینڈ ریور انجینئرنگ کے محکمے، ریلوے کے تعمیراتی حصے، خصوصی مقاصد کے لیے خصوصی محکمے، وغیرہ) نے کاروباریوں کی طرف سے مانگی گئی ادائیگی کی رقم کی جانچ کی ہو اور، ضوابط اور معاہدے کے مطابق، مجاز ادائیگی کی جائے۔

قرض کا سارا دھوکہ جس میں ڈالا جاتا ہے -کیونکہ یہ قوم کو دھوکہ دینے کی جدید شکل کے سوا کچھ نہیں ہے -بالکل بیکار اور صرف نقصان دہ ہے۔

Machine Translated by Google

ریچ بینک کارپوریشن

Reichsbank، جیسا کہ ہر بااعتماد ریاستی شہری کو یقین ہو سکتا ہے، واقعی ایک اسٹیٹ بینک نہیں بلکہ اسٹاک کمپنی ہے۔ Reichsbank اس طرح کسی بھی طرح سے ریاستی ادارہ نہیں ہے چاہے ریاست کے پاس، جون 1922 تک، جب یہ Entente کے مطالبات پر مکمل طور پر "خود مختار" تھا، کچھ ریگولیٹری حقوق۔ یہاں تک کہ بینک کے عہدیداروں کا نام بھی ریخ کے ذریعہ دیا گیا تھا اور ادائیگی کی گئی تھی، لیکن مشاورتی کونسل خصوصی طور پر دنیا کے بڑے بینکوں اور بین الاقوامی یہودیوں کے نمائندوں پر مشتمل تھی -دونوں افراد کا ایک ہی حلقہ ہے۔

پہلے سے ہی 1873 میں اپنی بنیاد میں پہلی مشاورتی کونسل نے تقریباً 15 اراکین کے درمیان درج ذیل نام درج کیے: بیرن روتھسچلڈ، پرائیوی کونسلر آف کامرس بلیچروڈر، پریوی کونسلر آف کامرس مینڈیلسوہن، تھیوڈور پلاٹ، پرائیوی کونسلر آف کامرس اوپن ہائیمر، پریوی کونسلر آف کامرس کونسلر اور پرائیوی کونسلر آف کامرس کونسلر۔ کامرس اسٹرن، کونسلر آف کامرس گیلپکے؛ اس طرح گیارہ خالص نسل کے بڑے یہودی اور، سجاوٹ کے طور پر، جرمن ناموں کے ساتھ مزید چار حضرات۔

یہ ایک بار پھر شطرنج کی ایک چالاک چال تھی جس کے ساتھ بینکر نے بسمارک کو مشورہ دیا، بلیچروڈر نے پرانے رائش چانسلر سے سفارش کی کہ ریخ بینک کو خالص ریاستی ادارے کے طور پر تیار نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح بین الاقوامی بنیادوں پر جنگ کی صورت میں دشمن اسے مختص نہیں کر سکے گا! نجی املاک کی حفاظت کو تسلیم کیا گیا، جبکہ خالص اسٹیٹ بینک کے طور پر یہ دشمن کے حملے کے لیے فوری طور پر کھلا کھڑا ہوگا۔

حقیقت میں، ہوشیار یہودی، دوسرے بڑے فنانسرز کے ساتھ، فطری طور پر صرف یہ خواہش رکھتا تھا کہ ریخ کے پرنسپل فنانشل انسٹی ٹیوٹ کو اپنے دائرہ اقتدار میں لے آئے۔ حضرات اس میں بھی کامیاب ہو گئے اور ریخ نے اس کے ساتھ ہی اپنی سکوں کی خودمختاری کے ایک اہم ترین شعبے یعنی بینک نوٹ جاری کرنے کا حق مکمل طور پر ترک کر دیا۔

Reichsbank آج جرمن ریخ کے مالیاتی نظام میں ایک خاص مقام رکھتا ہے، ایک ایسی حیثیت جس کے بارے میں سب سے کم اہم لوگ آج بھی ریاست اور عوام کے لیے اس کے خوفناک نتائج کے بارے میں واضح ہیں۔

یہ ایک انفرادی تحقیقات کا کام ہونا چاہیے کہ وہ قطعی طور پر اس بات کا جائزہ لے کہ بڑے بینکوں نے کس طریقے سے رائش بینک پر اپنے فیصلہ کن اثر و رسوخ کا غلط استعمال کیا ہے، اس کی بنیاد کے بعد سے، اپنے انا پرست مقاصد تک۔

جب تک بسمارک دفتر میں تھا اس کا ریاستی مردانہ نظریہ اور اس کے لیے احترام نے اسٹاک ایکسچینج ہائینا کو قابو میں رکھا۔ Reichsbank کی پوری تاریخ میں صرف ایک بار بسمارک نے Reichsbank کے قانون میں فراہم کردہ چانسلر کے ویٹو کا استعمال کیا، یعنی جب اس نے روسی اسٹاک کو قبول کرنے سے منع کیا تھا۔ آج Reichsbank، بین الاقوامی بینکرز کے دوستانہ دباؤ کے تحت، جیسا کہ پہلے ہی شروع میں ذکر کیا جا چکا ہے، مکمل طور پر خود مختار بنا دیا گیا ہے۔ اس طرح ریخ حکومت کے پاس کاروبار کے طرز عمل پر فیصلہ کن انداز میں کام کرنے کا مزید کوئی امکان نہیں ہے۔

قوموں کی سودی غلامی کا مطلب بینک اور اسٹاک ایکسچینج کی حکمرانی ہے۔ سودی غلامی کو توڑنا قومی سوشلزم کا سب سے بڑا کام ہے۔

ریاست اور معیشت میں آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ سب کچھ پیداواری کام کے مقابلے میں بڑے سرمائے کے سود کا مطالبہ بن جاتا ہے۔ اگر ریلوے بنتی ہے تو اس سے قرض ملتا ہے، اگر جنگ ہوتی ہے، جنگ کے قرضے ہوتے ہیں، اگر قدرتی وسائل یا ہائیڈرو انرجی تیار کی جاتی ہے، تو اس سے ہائیڈرو انرجی کے قرضے ہوتے ہیں، اگر کوئی کارخانہ بڑھایا جاتا ہے، نئے حصص جاری کیے جاتے ہیں، اگر کوئی نیا ادارہ قائم کیا جاتا ہے، کچھ سودی سرمایہ دارانہ کمپنی کی شکل کا انتخاب کیا جاتا ہے جو خطرے کو کام کرنے اور کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ فائنانسرز کو منافع کا حصہ۔ اگر یہ قرضوں کے ذریعے مزید آگے نہیں بڑھتا ہے تو اتنا ہی آسان اور زیادہ

Machine Translated by Google

پیسے کی چھپائی کا وسیع طریقہ چنا جاتا ہے، جیسا کہ 1923 کی افراط زر کے وقت میں، جو اسی طرح بڑے سرمائے کے لیے سب سے بڑے مفادات میں جمع ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہانی میں کنگ مڈاس کے معاملے میں، جس کے لیے ہر وہ چیز جس کو اس نے چھوا وہ سونے میں بدل گیا، اسی طرح آج جو کچھ ہوتا ہے وہ سود والی ضمانتوں میں بدل جاتا ہے۔

بدقسمتی سے، عالمی بینکاروں کی بھوک بہت اچھی ہے اور سیکیوریٹیز ان کا پسندیدہ کھانا ہیں، جو ظاہر ہے کہ ان کے لیے بہترین ہے۔ ہم بادشاہ مڈاس کی طرح ان کے بھوکے رہنے پر بھروسہ نہیں کر سکتے، جن کے لیے جیسا کہ مشہور ہے، ان کے منہ میں کھانا بھی سونا ہو گیا۔ اس کے برعکس سود خوروں کے آگے مزدور پہلے بھوکے سو جائیں گے۔

وہ بھی اپنی حکمرانی کو ترک کرنے یا نرم کرنے کا بالکل نہیں سوچتے، اس لیے اس سودی اصول کو توڑنا چاہیے۔

اب ہمیں ایک تیسرا پہلو روشن کرنا ہے جو عام آدمی کے لیے بھی سودی سرمایہ دارانہ استحصال کی تصویر کو مکمل اور دور کر دے، وہ ہے مہنگائی۔

Machine Translated by Google

مہنگائی

مہنگائی ہماری مالی سیاسی بدحالی کا واضح اظہار ہے۔ مہنگائی
خوفناک شدت کے ساتھ ہر ایک کو متاثر کرتا ہے -ہر وہ شخص جسے اپنی روزی کمانا ضروری ہے۔

لیکن مہنگائی کہاں سے آتی ہے؟ اس سوال کی ایک بڑی تعداد میں وضاحتیں سننے کو ملتی ہیں جو جزوی طور پر جواب دینے والے شخص کے تنگ نقطہ نظر سے لی گئی ہیں، جزوی طور پر طنزیہ نعروں کی لغت سے، اور جزوی طور پر اصل جزوی اسباب کی نشاندہی کرتی ہیں، تاہم حتمی محرک وجہ کو درست طریقے سے مارے بغیر۔ جب کوئی شخص مہنگائی کے ان اسباب کو سنتا ہے جن کی نشاندہی مختلف فریقین کرتے ہیں، تو جلد ہی کوئی سماجی نظم اور کوئی پیشہ باقی نہیں رہتا جسے کسی طرف سے مہنگائی کی وجہ قرار نہ دیا جائے۔

ان لوگوں کے لیے جنہوں نے سود کی غلامی پر کتاب کی وضاحتوں پر عمل کیا ہے، اس کا جواب تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔
افراط زر کا اصل قصور سرمائے پر کام کے سود کی ذمہ داری سے ہوتا ہے۔

سود -ٹیکس -افراط زر، اس طرح منطقی سلسلہ چلتا ہے جو کہ سے شروع ہوتا ہے۔
ریاست کی جانب سے سود کا تباہ کن اور مضحکہ خیز وعدہ، اس نتیجے پر مجبور کرتا ہے کہ ریاست کو ٹیکسوں کے ذریعے عوام سے سود کی قبول شدہ ذمہ داریاں نکالنی ہوں گی۔ ٹیکس، اور درحقیقت ہر قسم کے ٹیکس، بالواسطہ اور بالواسطہ، ڈیوٹیز، نیز سب سے زیادہ قابل اعتراض بالواسطہ ٹیکس، جو کہ بے نقاب بینک نوٹ کا مسئلہ ہے، پھر ان کے ساتھ مہنگائی کو گھسیٹیں۔ اس طرح یہ ایک ابدی چکر میں چلتا رہتا ہے، مہنگائی کے حالات کے لیے ریاست کے زیادہ سے زیادہ اخراجات جو قرضوں کے جنون میں پھنسی وہ ہمیشہ یہ سوچتی ہے کہ وہ نئے قرضوں کی منظوری سے ہی پورا کر سکتی ہے، یہ نئے قرضے اپنے اندر نئے مفادات رکھتے ہیں، نئے مفادات نئے ٹیکسوں کو ضروری بناتے ہیں، ٹیکس کی قانون سازی بتدریج ناکام ہو جاتی ہے، اس طرح کی تمام صورتوں میں ٹیکسوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ محصولات کرنسی کی قدر میں کمی سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور اب ریاست منی پرنٹنگ پریس کے مالی بالشوزم کے خلاف مزاحمت کیے بغیر ہتھیار ڈال دیتی ہے، جیسا کہ ہم نے 1923کی مہنگائی میں بھیانک تجربہ کیا ہے۔

میری پہلی سیاسی تحریریں بنیادی طور پر ان رابطوں کو کھولنے کے لیے وقف تھیں۔ سودی غلامی کو توڑنے کے منشور میں 74میں نے ریاستی دیوالیہ پن میں سود کے مسئلے کی مجموعی اہمیت کو وسیع خاکہ میں تیار کیا: اس کا حل میں نے خاص طور پر ریاستی قرضوں کے نظام کی حماقت کو ظاہر کیا اور ٹیکس کے ان گنت قوانین کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے وسیع پیمانے پر عوام کی روزی روٹی کو مزید مہنگا بنا دیا، جن کی سود کو مکمل طور پر پیداواری خدمت کے لیے استعمال کیا گیا۔ آنے والی ٹیکس ہڑتال کے کام میں، 1920اور 1921کے ٹیکس قوانین کے نئے سیلاب کے ساتھ ساتھ 1918کے ریخ بجٹ کے ساتھ، اس بات کا حتمی ثبوت پیش کیا گیا کہ ریخ اور ریاستوں کی پوری مالیاتی انتظامیہ بڑے قرضے کے سرمائے کے لیے سود کی خدمت سے پوری طرح منسلک ہے۔ تاہم، پچھلی کتاب میں، طریقہ پہلے ہی ایک واضح مثال کے ساتھ ان مکمل طور پر ناقص حالات کے الٹ جانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ بالکل واضح ہے کہ کاغذی کرنسی سے قومی معیشت کے سیلاب کے ذریعے،
اس کاغذی کرنسی کی قوت خرید کو مسلسل نیچے جانا چاہیے۔

چونکہ پیسہ اپنے باطنی کردار میں، جیسا کہ ہم نے تسلیم کیا ہے، انجام پانے والے کام کا ایک نشان ہے، اس لیے پیسے کا نام نہاد مقدار کا نظریہ، کم از کم اس کی ضروری خصوصیات میں، ہونا چاہیے۔

74ممکنہ قوت خرید وہ بچتی قوت خرید ہے جو اس وقت مارکیٹ میں وزن نہیں رکھتی۔ اس میں ذخیرہ شدہ نقدی کے ساتھ ساتھ مضبوطی سے سرمایہ کاری کی گئی بچت کا سرمایہ بھی ہے۔
موثر قوت خرید قومی معیشت پر تمام طلب دعووں کی کل رقم ہے جو نقدی کی صورت میں
یا سیکیورٹیز کی شکل میں سامان کی منڈی میں لاگو ہوتے ہیں اور خود کو مادی سامان میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
ممکنہ قوت خرید کو کسی بھی وقت موثر میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، اس رجحان کی صورت میں کوئی "نشان سے پرواز" کی بات کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

ہماری طرف سے تسلیم کیا گیا ہے. یہ نظریہ یہ سکھاتا ہے کہ قومی معیشت میں گردش میں پائی جانے والی رقم کو ایک خاص مستحکم تعلق میں رہنا چاہیے اگر قوت خرید میں تبدیلیاں سامنے نہ آئیں۔ رقم ایک خاص حد تک اشیا کے ذخیرے کے مقابلے میں کھڑی ہوتی ہے اور -سامان کی مقدار سے شمار کی جاتی ہے -روایتی کرنسی کی قدر کی ایک مخصوص تعداد پیدا ہوتی ہے، یعنی اشیا کی اوسط قیمت۔ یہاں میں صفت 'اوسط' پر بہت زور دیتا ہوں۔ درحقیقت، کسی کو آگے جانا چاہیے اور کہنا چاہیے: قیمت کی اوسط سطح -اس طرح انفرادی قیمتوں کی مقدار -ملک میں مجموعی طور پر موجود قوت خرید کی مقدار پر ایک خاص انحصار میں کھڑی ہے۔ لیکن قوت خرید صرف نقدی اثاثوں کی مقدار سے کہیں زیادہ جامع تصور ہے۔ لیکن ہم یہاں معاشی تفصیلات میں بہت زیادہ کھونا نہیں چاہتے ہیں، کیونکہ دوسری صورت میں قیمتوں پر اس کے اثر میں مؤثر اور ممکنہ قوت خرید کے سوال کو یہاں ضرور اٹھانا چاہیے۔ بہرحال، یہ یقینی ہے کہ، مثال کے طور پر، گردش کرنے والی کرنسی کا ہزار گنا ضرب قدرتی طور پر قیمتوں کا تقریباً ہزار گنا لے کر آتا ہے۔ درحقیقت یہ قیمتیں نہیں ہیں جو واقعی بڑھی ہیں، کرنسی کی مقدار کے ضرب کے الٹا تعلق میں مارک کی قوت خرید کم ہوئی ہے۔

مہنگائی کی بنیادی وجہ ریاست کی سودی ذمہ داری ہے۔ یہ سودی ذمہ داری ٹیکس کو ضروری بناتی ہے، کیونکہ ریاست صرف وہی دے سکتی ہے جو اسے دوبارہ اپنے شہریوں سے کسی نہ کسی شکل میں نکالنا چاہیے۔

ریاست کی طرف سے اپنے شہریوں کو لوٹنے کی یہ شکل، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، تین گنا ہے۔
براہ راست ٹیکسوں کے ذریعے یا بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے زیادہ موثر شکل میں یا افراط زر کی خصوصی بالواسطہ شکل میں۔
آخری شکل سب سے زیادہ قابل اعتراض ہے، یہ وہ بھی ہے جس کے ساتھ دیوالیہ ریاستیں اپنا سر پانی سے اوپر رکھنا چاہتی ہیں -یہ سب سے بہترین جعل سازی ہے۔ لیکن یہ آخری شکل خاص طور پر بہت نقصان دہ ہے کیونکہ اس طرح آبادی کے سب سے زیادہ کارآمد اور محنتی حصے کی بچت کی دولت صرف تباہ ہو جاتی ہے۔

یہ جرمن عوام کے المیے میں سب سے زیادہ چونکا دینے والا باب ہے۔ لاکھوں محنتی دستی مزدور، ملازمین، اہلکار، آزاد پیشوں کے افراد، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ نے اپنی ساری زندگی، سخت انتھک محنت کے ذریعے، اپنے اور اپنے خاندان کے لیے بچت کی ہے تاکہ وہ بے پرواہ اور خودمختار بڑھاپے سے لطف اندوز ہو سکیں۔ انہوں نے اپنی بچت کو ایک پیسہ اور نشان کے حساب سے جمع کیا ہے، اور ہر نشان کا مطلب ہے بڑھاپے میں ہر دن کے لیے کم از کم رزق کی ضمانت۔ لیکن جس ریاست کو ان بدقسمت لوگوں نے اپنی بچتیں سونپی ہیں، اس نے 1923کی مہنگائی میں کسی بھی طرح سے اس نشان کی ادائیگی نہیں کی جو اسے کسی نہ کسی طرح بچت کے طور پر سونپی گئی تھی -یہاں تک کہ جب یہ بچائی گئی رقم اس وقت چمکدار سونے کے ٹکڑوں میں جمع نہیں کرائی گئی تھی -اس کے تقریباً 30ملین پیپئر مارک کے 57ملین ڈالر بن چکے تھے۔ کرنسی خود کی وجہ سے اور کہا: ایک نشان =ایک نشان. اس کے ساتھ اس نے ان تمام آدمیوں سے ان کی زندگی بھر کی محنت کا ثمر چھین لیا اور انہیں شدید ترین مصیبت میں دھکیل دیا۔ اس کے بعد انہیں ریاست نے قابل رحم اور دکھی ہینڈ آؤٹ سے روکا، نجی چیریٹی کو مدد کے ساتھ قدم بڑھانا پڑا -لیکن خاص طور پر یہ شکل متاثرہ افراد کے لیے خاص طور پر شرمناک تھی، کیوں کہ نجی ہاتھوں سے یہ تحفے اصل ہینڈ آؤٹ، خیراتی تحفے ہی رہے جس کے لیے ان بدقسمت لوگوں کو شکر گزار ہونا پڑا، حالانکہ یہ منظم حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا معاملہ تھا۔ حقوق کے جو اگر بحال کر دیے گئے تو لوٹے گئے سے "شکریہ" بھی نہیں بنیں گے۔

75پیپر مارک اگست 1914میں نشان کے گرنے کی وجہ سے قائم کیا گیا تھا، اور گولڈ مارک اور سونے کے درمیان تعلق کو ترک کر دیا گیا تھا۔ افراط زر کی شرح نومبر 1923تک بڑھتی رہی، جب کرنسی کو 1ٹریلین پیپر مارکس کی مالیت کے نئے رینٹین مارک بنانے کے اعلان کے ذریعے مستحکم کیا گیا۔ رینٹین مارک، جو 1924میں نافذ ہوا، خود ہی اسی سال بعد میں ریچ مارک نے تبدیل کر دیا تھا۔

Machine Translated by Google

ہم پہلے ہی دوسرے اقتباسات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ ایک جھوٹے اصول نے ان غریبوں سے خوفناک انتقام لیا -درحقیقت کیپٹل پنشن کا آئیڈیل۔ ایسا نہیں کہ گویا یہ حلقے اس حشر کے مستحق تھے، بلکہ اس کے برعکس، یہ قومی ریاست کا ایک باوقار فرض ہو گا کہ وہ ان لوٹے ہوئے لوگوں کو جس طرح ممکن ہو، معاوضہ ادا کرے۔ پھر بھی، یہ امید کی جانی باقی ہے کہ یہ خوفناک سبق بہر حال لوگوں کے لاشعور میں ہلتا رہے گا اور یہ کہ سرمایہ پنشن کا آئیڈیل ڈوب جائے گا اور صحیح بچت کے آئیڈیل میں مدد کرے گا -بڑھاپے کی دیکھ بھال، عورتوں اور بچوں کی دیکھ بھال کا خالصتاً جرمن خیال اپنے گھر، کھیت اور باغ وغیرہ کی تخلیق کے ذریعے –ایک کامیابی اور فتح کے لیے۔

مذکورہ ریاست کی طرف سے شہریوں کی لوٹ مار کی دوسری شکل بالواسطہ ٹیکس ہے۔ بالواسطہ ٹیکس، اس کے نتائج میں، درحقیقت ایک سماجی جرم ہے۔ بے رحمی اور بے دردی سے، اس شکل میں جس سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا، یہ آبادی کے بڑے بڑے پیمانے پر پوری شدت کے ساتھ مارتا ہے، جب کہ عام طور پر امیر بالواسطہ ٹیکسوں کی زد میں نہیں آتے۔

براہ راست ٹیکس، اگر اسے ٹیکس دہندگان کی اقتصادی کارکردگی کی صلاحیت کے مطابق درجہ بندی کیا جائے، تو بذات خود ایک منصفانہ اور درست ٹیکس ہے۔ ایک براہ راست ٹیکس بھی ریاست کو اجتماعی کاموں کے لیے معاون ادائیگی کے طور پر ہے، کسی بھی طرح سے ایسا ٹیکس نہیں ہے جو لازمی طور پر پیداوار کو زیادہ مہنگا بنائے، کیونکہ یہ صرف اس صورت میں لیا جانا چاہیے جہاں زندگی کی مناسب ضروریات کی کوریج سے باہر حقیقی اضافی رقم موجود ہو۔ لیکن جیسا کہ آج کل براہ راست ٹیکس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے، یہ، افراط زر کی طرح، ایک سراسر ڈکیتی کے مترادف ہے اور آرٹ میں بیان کردہ جائیداد کی ضمانت کے براہ راست متصادم ہے۔ ویمار آئین کا ۔153

خلاصہ یہ کہ ایک بار پھر اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ ہمیں یہاں افراط زر کے ساتھ کیا جانا ہے جو عام طور پر بین الاقوامی مالیات پر ریاست کی سودی ذمہ داری کے نتیجے میں چلتی ہے۔ یہاں معاملہ ہماری قوم کے معاشی جسم سے غیر ملکی مالیاتی طاقت کے حق میں دیرپا خون چوسنے کا ہے جس کے لیے ہماری اپنی ریاست ٹیکس جمع کرنے والے کے طور پر کام کرتی ہے۔

یہ یہاں افراط زر کی ایک خاص شکل کا معاملہ ہے -سودی سرمایہ دارانہ افراط زر۔

قدرتی افراط زر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ملک میں ناکافی فصل یا وباء پھیلتی ہے، جب قدرتی مطالبات موجودہ رسد سے زیادہ ہوتے ہیں۔ تاہم ایسی افراط زر ہمیشہ عارضی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اگلا زرخیز سال پریشانی کو دور کرتا ہے اور قیمتیں اپنی فطری سطح پر واپس آجاتی ہیں۔

سودی سرمایہ دارانہ افراط و تفریط اس بھسم کرنے والی آگ کی مانند ہے جو اس وقت تک بجھتی نہیں جب تک وہ دنیا کے تمام خزانوں کو کھا نہ جائے اور پوری انسانیت کو بین الاقوامی مالیات کا سود کا غلام نہ بنالے۔

Machine Translated by Google

قومی مالیاتی اصلاحات

ہماری ریاست کے مالیات کی بیماری کی اس طرح کی مکمل تشخیص کے بعد، ہمارے مالیات کے طور پر
نظام عام طور پر، ہم علاج کے لئے صحیح نسخے دینے کے قابل ہونے کی امید کر سکتے ہیں.

وہ ضابطے اور اقدامات جو موجودہ صورتحال سے مستقبل کی شکل میں منتقلی کو منظم کرتے ہیں اس کام کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ ان اقدامات کے لیے یہ عمومی ہدایت درست ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے ذریعے معاشی زندگی کے ہر خلل سے بچنا چاہیے۔ قدرتی طور پر یہ یہاں اور وہاں ایک خاص شدت کے بغیر اور عارضی مداخلتوں کے بغیر نہیں ہوگا لیکن، حتیٰ کہ انتہائی احتیاط سے تیار کردہ آپریشن کی صورت میں، یہ خون کے ایک خاص چھوٹے نقصان کے بغیر نہیں ہوتا ہے۔

ہمارا عظیم چمکتا ہوا حتمی مقصد مفادات کے ارتعاش کو توڑنا ہے۔

پہلا اور بنیادی اقدام، جس کا نتیجہ قومی مالیاتی نظام کو نجی ادارے، Reichsbank، plc کے حوالے کرنے سے نکلتا ہے۔ Reichsbank کی قومیائی ہے۔

اس بینک کے دائرہ کار سے یہ پہلے سے ہی بالکل واضح ہونا چاہیے کہ "ریخ بینک" کو واقعی ریخ کا ایک ادارہ ہونا چاہیے، بالکل اسی طرح جیسے ریخ اسپاسٹ یا ریخ سکورٹ۔ اسے قطعی طور پر رائے عامہ کی گمراہ کن قرار دیا جانا چاہیے کہ Reichsbank, pic، کو یہ نام رکھنے کی اجازت ہے۔

ایک حقیقی Reichsbank کا کام اسی طرح دوگنا ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے، ریخ کے مالیاتی کاروبار کی فراہمی اس کے ساتھ ہونی چاہیے، جب تک کہ یہ انفرادی انتظامی عہدوں کے لیے خود اور براہ راست فراہم نہیں کیے جا سکتے، جیسا کہ درحقیقت پوسٹ اور ریلوے کا معاملہ ہے، اور، دوم، اسے ادائیگی کے لین دین کی مخلصانہ ثالثی میں پوری قومی معیشت کے لیے مضبوط پشت پناہی بنانا چاہیے۔ اس کا کام، مزید، یہ دیکھنا ہوگا کہ مالیاتی لین دین کے لیے مسلسل کافی نقد اثاثے موجود ہیں۔

کاموں کی اس حد کے لیے، یہ قومی مالیاتی انتظامیہ کا انتظامی ادارہ ہونا چاہیے، جسے مکمل طور پر اس کے تحت رکھا جانا چاہیے۔ Reichsbank کے عہدیداروں کو بھی دوسرے عہدیداروں کی طرح ریاستی عہدیدار ہونا چاہئے۔ ایک مشاورتی کونسل، جو آج کے دور میں بڑے یہودیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے، قدرتی طور پر مکمل طور پر ضرورت سے زیادہ ہے۔ اگر بینک کے مالیاتی طرز عمل کی نگرانی کے لیے ایک خصوصی ریاستی کمشنر، جو بینک کے مالیاتی طرز عمل کا ذمہ دار ہے، ریاست کی طرف سے مقرر کیا جائے تو یہ واقعی کافی ہے۔ بینک کے کاموں کو اس کے اپنے Reichsbank کے قانون سے قطعی طور پر محدود کیا جائے گا تاکہ بینک کا پہلے سے ہی مالیاتی طرز عمل اس بات کی ضمانت فراہم کرے کہ Reichsbank کا ادارہ صرف قومی مفادات کو پورا کرتا ہے۔

لیکن اب ہمارے پاس پہلے سے ہی ایک بینکنگ ادارہ ہے جو ان مطالبات سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے جو ہمیں Reichsbank پر رکھنا چاہیے۔ یہ باویرین اسٹیٹ بینک ہے۔ باویرین اسٹیٹ بینک دراصل ایک خالصتاً قومی بینک ہے، اور کوئی بھی اس بات کو برقرار نہیں رکھ سکے گا کہ اس نے بینکنگ ادارے کے طور پر اپنے کاموں کو ناقابل اعتراض طریقے سے پورا نہیں کیا ہے۔ یہ فطری طور پر اس انتباہ کے ساتھ کہ اس نے اسی طرح سودی سرمایہ دارانہ معیشت کے عمومی رواج کے مطابق کام کیا ہے۔ لیکن کسی بھی صورت میں، اس بینک نے بینک کے سرمائے کے لیے منافع کو پہلا کام سمجھے بغیر مالیاتی لین دین کی خدمت کی ہے۔ اس طرح اس نے مندرجہ ذیل انتہائی قابل ذکر واقعہ کو ظاہر کیا ہے کہ بینک، صرف 8,000,000 نمبروں کے اپنے انتہائی چھوٹے سرمائے کے ساتھ، مالیاتی لین دین کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے اور اربوں کی آمدنی کا انتظام کرنے کی پوزیشن میں تھا۔

یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ، اسٹاک ایکسچینج کی سالانہ کتاب میں (سیلنگ کی اسٹاک ایکسچینج کی سالانہ کتاب، سرمایہ داروں اور اسٹاک ہولڈرز کے لیے ایک ہینڈ بک، 1914/15 کے لیے، پیش کی گئی

Machine Translated by Google

جرمن بینک)، اس باویرین اسٹیٹ بینک (اس وقت بھی "رائل باویرین بینک") کے وجود کو محض نظر انداز کر دیا گیا ہے، حالانکہ اس کے باوجود اس اہم ریاستی ادارے کی اس ہینڈ بک کے صفحہ 644پر اس کا ذکر کرنے کا موقع اور جگہ موجود تھی۔ لیکن ایک بینک جو خصوصی طور پر نجی سرمایہ دارانہ مقاصد کی تکمیل نہیں کرتا ہے، واضح طور پر، اعلی مالیات کے لیے ہے، بینک نہیں۔

یہ بات مزید قابل ذکر ہے کہ جنگ اور میونخ بالشویسٹ دور کے فوراً بعد، باویرین اسٹیٹ بینک کو "وسیع تر بنیادوں پر" رکھنے کی کوششیں جاری تھیں، کیونکہ اس کے لیے سٹاک ایکسچینج کا تکنیکی اظہار خوش آئند تھا، تاکہ اس آزاد ادارے کو بھی نجی سرمائے کو "منافع بخش بنانے" کے لیے دستیاب کیا جا سکے۔ اس طرح ہماری مانگ میں باویرین اسٹیٹ بینک میں عملی طور پر محفوظ ماڈل ہے۔ اس اعتراض کو کہ ریاستی ادارے کے طور پر بینک کو چلانا ممکن نہیں ہے۔

Reichsbankکے لیے ہی، Reichsbankکے قانون نے درحقیقت ایک قومیانے کی تجویز پیش کی تھی جس کے مطابق ریخ کو حق حاصل ہوگا، ایک سال کے نوٹس کے بعد، پہلی بار 1.1.1891کو، پھر دس سال کے عرصے میں، یا تو Reichsbankکو ختم کرنے اور اسی کے اثاثوں کو حاصل کرنے کا (بشمول قابل ادائیگی مالیت کے مقابلے میں)۔ یا تمام حصص فی قیمت (!!)پر حاصل کرنا۔ اس طرح 1جنوری 1921کو، ریخ جرمن عوام کے خلاف Reichsقانون سازی کی ایک سنگین غلطی کرنے میں کامیاب ہو جاتا اگر اس نے 180ملین ڈالر کی معمولی رقم میں Reichsbankکی پوری جائیداد حاصل کر لی ہوتی -جو کہ Reichsbankکے حصص کی قیمت ہے۔

ولکیشے بیوباختر جو اس وقت نیشنل سوشلسٹ جرمن ورکرز پارٹی کے قبضے میں نہیں تھا، تاہم اس وقت اس کی قیادت پہلے سے ہی ایسے مردوں کے ہاتھ میں تھی جو قومی سوشلزم کے فکری پیشروؤں سے تعلق رکھتے تھے، اور ہفتہ وار ڈاکٹر .Sch

Pudor، Der deutsche Finanzmannنے وقت کے ساتھ اس بات کی نشاندہی کی –یقیناً صرف عوامی جرمن اخبار کی آواز کے طور پر – قدرتی طور پر بغیر کسی کامیابی کے۔

یہ بات مزید قابل ذکر ہے کہ، اگرچہ ریخز بینک کے حصص ناموں کے مطابق بنائے گئے ہیں، لیکن کم از کم 2153غیر ملکیوں کے پاس رائش بینک کے حصص تھے! ان 2153غیر ملکیوں (1913کے مطابق) ریخز بینک کے پورے دارالحکومت کا کون سا حصہ تھا، بدقسمتی سے ریخ بینک کے انکشافات سے ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کسی بھی صورت میں، مقامی شیئر ہولڈرز کی تعداد صرف 16,646بتائے جانے کے بعد یہ بہت قابل غور فیصد کی بات ہے۔ اب یہ واضح ہے کہ مقامی شیئر ہولڈرز کے معاملے میں، بہت کم رقم حاصل کی گئی ہو گی، جب کہ فطری طور پر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ایک غیر ملکی، جب وہ جرمن Reichsbankکے حصص خریدتا ہے، صرف ایک یا دو ٹکڑے نہیں کرتا، بلکہ فوراً ایک صاف پیکج حاصل کرتا ہے۔ یہ حقیقت اس ناقابل یقین صورتحال کو چھپا دیتی ہے کہ جنگ کے دوران بھی "جرمن ریش بینک" سے بیرونی ممالک تک کافی اہم رقوم منافع کی صورت میں نکالی گئی تھیں۔

اب، Reichsbankکے منافع کا اشتراک، جو کہ اس کے بنیادی منافع کو بل میں رعایت سے حاصل کرتا ہے -جیسا کہ ہم نے اوپر سیکھا ہے -ایک انتہائی اصل ہے۔ سب سے پہلے، شیئر ہولڈرز کو 31/2%کا ترجیحی ڈیویڈنڈ ملتا ہے، اور باقی منافع سے پھر ایک چوتھائی شیئر ہولڈرز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس بقیہ منافع کا تین چوتھائی حصہ ریخ کو منتقل کر دیا جاتا ہے، مزید 10%ریزرو فنڈ میں منتقل ہونے کے بعد۔ 1913میں اس طرح سے 31,025,555نمبر ریخ میں منتقل کیے گئے۔ اسی وجہ سے، ریخ نے اس قابل ذکر ادارے کو نام نہاد بینک نوٹ چھاپنے کا استحقاق دیا ہے، یعنی اپنے لین دین کی ضرورت کے مطابق بینک نوٹ جاری کرنے کا حق۔ جنگ کے آغاز تک، Reichsbankکو کم از کم ان بینک نوٹوں کے لیے ایک تہائی سونے یا چاندی تک جرمن یا غیر ملکی سکوں یا سلاخوں میں تیار رکھنا تھا۔ اس پابندی کے گرنے کے بعد بھی لامحدود کاغذی کرنسی کی چھپائی کی راہ میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ واحد کوریج (!)جو Reichsbank کے پاس کاغذی رقم کے لیے تھی وہ شاندار Reichstreasuryبلز تھے –اس طرح ایک بار پھر صرف ایک اور

Machine Translated by Google

کاغذ، جس کے پیچھے دیوالیہ حالت کھڑی تھی۔ تعجب کی بات نہیں کہ اگر ایسے حالات کے درمیان جرمن کرنسی کا ایک نہ رکنے والا گرنا پڑا۔

یہ بلاشبہ ایک قومی بینک کے لیے ایک بہت اہم ریاستی کام ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھے کہ ادائیگی کے ذرائع کے لیے معیشت کے دعوے پوری طرح سے پورے ہوں۔ صرف اس صورت میں جب یہاں کوئی تعطل پیدا نہ ہو، چاہے دوسرے مالیاتی ادارے تمام دعووں کو پوری طرح پورا کر سکیں، پیسے کی قلت کی بنیاد پر سودی خورد برد ہے -جو دنیا کے سب سے بڑے بحرانوں کو جنم دے سکتا ہے۔
خارج کر دیا گیا اس کے برعکس، رقم کی جاری کردہ رقم، معیشت کی کم ترقی کے وقت بھی، عوامی رقم کے لین دین کے لاتعداد چینلز کے ذریعے Reichsbankمیں واپس آتی ہے تاکہ وہ گردش سے دوبارہ نوٹ نکال سکے۔ بینک آف انگلینڈ کے معاملے میں، یہ رواج ہے، جیسا کہ مشہور ہے کہ جو نوٹ بینک میں واپس آجاتا ہے اسے دوبارہ نہیں دیا جاتا بلکہ اسے نئے کے بدلے بدل دیا جاتا ہے جب کہ پرانا ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر حفظان صحت کی وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔

اب مستقبل میں کرنسی کا سوال درحقیقت بڑھتا ہوا اہمیت کا حامل ہو جائے گا جب نام نہاد منی سروگیٹس، جیسے بل آف ایکسچینج اور چیکس، اور خاص طور پر بغیر نقد رقم کے لین دین، بڑھتی ہوئی اہمیت حاصل کر رہے ہیں۔

اس طرح کی کلیئرنگ اکانومی میں، پوسٹل چیک آفس، جو آج پہلے ہی بغیر نقدی اور سود سے پاک بنیادوں پر خالص مالیاتی لین دین کے لیے مثالی ہیں، غیر معمولی اہمیت حاصل کریں گے۔ موجودہ دور میں پوسٹل چیک دفاتر میں ان بنیادی خلیوں کی جھلک دکھائی ہے جو ریاستی نگرانی میں ایک مثالی مالیاتی لین دین کے نظام کے لیے آسانی سے تیار کیے جا سکتے ہیں –جو مکمل طور پر قومی مسافروں اور سامان کی نقل و حمل سے مطابقت رکھتے ہیں۔

کوئی بھی اس بات کا مقابلہ نہیں کر سکتا کہ پوسٹل چیک آفس کے ذریعے ادائیگی کے لین دین زیادہ تیزی اور قابل اعتماد طریقے سے نمٹا جاتا ہے۔ یہ مشکل ہی سے اہم ہے کہ کریڈٹ اور ڈیبٹ نوٹوں کو زیادہ سے زیادہ 48گھنٹوں کے اندر نہیں نمٹا جاتا ہے، جب کہ دوسری طرف، آج بینکوں کے ساتھ تجربہ کیا جا سکتا ہے کہ طویل عرصے سے موصول ہونے والی رقم کے کریڈٹ نوٹ صرف 8 سے 14دن بعد تیار کیے جاتے ہیں۔ اگر بینک کے صارف کو اپنے انٹرپرائز کے لیے رقم کی ضرورت ہے، تو وہ اب بھی بینک کریڈٹ کا دعوی کرنے پر مجبور ہے۔ پوسٹل چیک دفاتر کے ذریعے مالیاتی لین دین کی صورت میں سود کا پورا حساب ہٹا دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کافی حد تک ریلیف اور ادائیگی کے لین دین کو آسان بنانا اور خاص طور پر سال کے آخر کی آخری تاریخوں میں۔ پوسٹل چیک کسٹمر کو ہر سال 2جنوری کو موصول ہوتا ہے –اسی طرح ہر روز ڈیمانڈ پر بھی –پوسٹل چیک اکاؤنٹ میں اس کے اکاؤنٹ کی حالت کے بارے میں صحیح معلومات۔

اس طرح بینکوں کے ذریعے زری لین دین کی ثالثی معیشت کے لیے خاص طور پر فائدہ مند نہیں ہے۔ بینکوں کے ذریعے خالص زری لین دین صرف پیداوار پر تمام قسم کے انتظامات کا بوجھ ڈالتا ہے، اور صرف اور صرف بینکوں کو ہی مفادات سے فائدہ ہوتا ہے لیکن بینک کا استعمال کرنے والے کو کبھی نہیں۔ انصاف پسند فیکٹری مالک اور کاروباری شخص کے لیے، عارضی کریڈٹس کے لیے چند نمبروں کے سود کی وصولی بالکل بھی اہم نہیں ہے۔ ایک عادل کاروباری شخص اپنے آپ کو اس طرح ہدایت کرتا ہے کہ اس کے پاس بینک میں صرف اتنی رقم موجود ہے کہ وہ اس سے اجرت اور دیگر موجودہ ادائیگیوں کو ادا کر سکتا ہے۔

پوسٹل چیک اکاؤنٹس ان مطالبات سے پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں اور یہ اتفاق سے نہیں ہے کہ جنگ کے دوران بھی، "Fabians"کی انگلش سوسائٹی، Fabian Society"76"نے لندن میں لارڈ چانسلر کو ایک میمورنڈم لکھا جس کا عنوان تھا: "ہم جنگ کی ادائیگی کیسے کریں؟"، جس میں انہوں نے جرمن چیک پوسٹ کی ایک تنظیم کی طرف اشارہ کیا۔ دشمن ہمیشہ تیز نظر ہوتے ہیں اور جب وہ اشارہ کرتے ہیں۔

76دی فیبین سوسائٹی ایک جمہوری سوشلسٹ تنظیم ہے جو انقلاب کے بجائے اصلاحات کی حمایت کرتی ہے۔ اس کی بنیاد 1884میں رکھی گئی تھی اور اس کے ابتدائی ارکان میں جارج برنارڈ شا، ایچ جی ویلز شامل تھے۔ اینی بیسنٹ، لیونارڈ اور ورجینیا وولف، اگرچہ ان میں سب سے اہم سڈنی اور بیٹریس ویب تھے۔ یہ واقعی سڈنی ویب تھا جس نے 1900میں نوزائیدہ لیبر پارٹی کا آئین تشکیل دیا۔

Machine Translated by Google

ایک ادارہ اپنے ملک کے لیے مثالی ہو تو یقین ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ تو ہے۔

وہی بات جو Reichsbank کے قومیانے کے بارے میں کہی گئی تھی، فطری طور پر دوسرے مرکزی بینکوں کے قومیانے کے بارے میں بھی سچ ہے، باویریا کے لیے، اس طرح، "Bavarian Central Bank" کے۔ باویرین سنٹرل بینک اسی طرح ایک خالص اسٹاک کمپنی ہے، جس میں شیئر ہولڈرز کی اکثریت، مثال کے طور پر، بینک کے سونے کے ذخائر، جس پر بینک کا نوٹ جاری کرنے کا استحقاق ہے، شیئر ہولڈرز میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ درحقیقت، ہمیں اب بھی یاد ہے کہ اس سمت میں کوششیں میونخ میں یہودی بینکر Schweißheimer نے کی تھیں۔ اس بار یہ منصوبہ باویرین حکومت کے اعتراض پر قائم ہوا۔ باویرین ریاست نے اس وقت حصص کا چھٹا حصہ حاصل کیا تھا جبکہ مزید چھٹا حصہ باویرین مارگیج اینڈ ڈسکاؤنٹ بینک نے حاصل کیا تھا اور بقیہ دو تہائی شیئر ہولڈرز کو دے دیے گئے تھے۔

یہ اپنے آپ میں بالکل خوفناک ہے کہ کسی ریاست کو اس بات کا خوف ہونا چاہیے کہ اس بینک کے "شیئر ہولڈرز" کی مداخلت سے مرکزی بینک کا سونے کا ذخیرہ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ جو شخص یہودیوں کی سختی کو جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ باویریا کے لیے اس کے سونے کے ذخیرے کا خطرہ اس حقیقت سے دور نہیں ہوا تھا کہ حکومت ایک بار ثابت قدم رہی۔ اس کے مقابلے میں مرکزی بینکوں کو قومیانے کا ایک ہی بنیادی ذریعہ ہے۔ باویرین سینٹرل بینک کے علاوہ، ہمارے پاس جرمنی میں بیڈن بینک، ڈریسڈن میں سیکسن بینک اور ورٹمبرگ سینٹرل بینک بھی ہے۔

Reichsbank اور مرکزی بینکوں کے قومیانے کی صورت میں، بینکوں کے عہدیداروں اور ملازمین کو ظاہر ہے کہ ریاست کے ذریعہ ریاستی ملازمین کے طور پر اسی صلاحیت پر قبضہ کیا جائے گا۔ اس طرح نوٹ جاری کرنے کا حق ریاست کے ذریعہ خصوصی طور پر استعمال کیا جائے گا۔ نوٹوں کا ایسا مسئلہ صرف وزارت خزانہ کے آرڈیننس کے بعد اور مکمل کوریج کے خلاف ہی ہو سکتا ہے۔ یہاں اس سلسلے میں ہماری کرنسی کے استحکام کے عظیم کام کو حل کرنا ہے ۔ تاہم یہ مرکزی بینکوں کے چھوٹے دائرے میں کوئی کام نہیں ہے۔ انہیں صرف اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ نوٹوں کا کوئی ایشو کوریج کے بغیر نہ ہو۔

نوٹوں کی تیاری کے لیے اب تک کے تعین درست ہیں۔ ہر تقلید کو تعزیرات ہند، دفعہ VIII، آرٹس کے نسخوں کے مطابق سخت ترین سزا دی جائے گی۔ 146-152۔

شیئر ہولڈرز کو معاوضہ دیا جائے گا۔ شیئر ہولڈرز کی جانب سے بینک کے سونے کے اسٹاک پر کوئی بھی دعوی قانونی طور پر خارج کر دیا جائے گا۔

ہماری کرنسی کے حقیقی استحکام کو اس وقت تک مکمل طور پر خارج کر دیا گیا ہے جب تک کہ کوئی توقع کرتا ہے، بیان کردہ طریقے سے، جرمن عوام کے سود اور ڈیوٹی چارجز جو طویل مدت میں پورے نہیں ہو سکتے۔ کرنسی کے استحکام کے لیے بنیاد پرست ذرائع کو برقرار رکھنا بھی غلط ہے۔

یہاں یہ کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے کہ کوئی سودی معیشت کے بین الاقوامی مسئلے سے الگ ہوسکتا ہے۔ جب تک تمام یہودی اعلی مالیات کی یہ بین الاقوامی ڈاکو معیشت برقرار رہے گی، مختلف ممالک کی کرنسییں ہمیشہ اعلیٰ مالیات کی قیاس آرائیوں کا خیرمقدم مقام رہیں گی۔ اس کے علاوہ، کرنسی کا استحکام -اس طرح جس کو اصطلاح "کرنسی" کا اندرونی مفہوم ظاہر کرتا ہے -دوسرے عوامل پر منحصر ہے، سب سے بڑھ کر تجارت کے توازن کی سرگرمی یا غیر فعال ہونے پر۔ یہاں ہماری نظر اپنے آبائی وطن کی حدود سے آگے بڑھ جاتی ہے اور ملکی معیشت بیرونی ممالک کی قومی معیشتوں کے ساتھ باہمی تعلقات میں داخل ہو جاتی ہے۔

بین الاقوامی مالیات کے اس وسیع میدان میں تیزی سے اپنا اثر حاصل کرنے کے لیے ہمیں اسی طرح ایک بار پھر یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اس بین الاقوامی معیشت کا مفہوم اور مقصد نجی سرمائے کا منافع نہیں ہے، بلکہ ضرورت کا احاطہ کرنا ہے۔ باقی سب کچھ صرف ایک لوازمات، ایک امداد ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی معیشت -بین الاقوامی ادائیگی کے لین دین

Machine Translated by Google

-تاہم آج وہی ہے جو اصل چیز کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور جو آج اصل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بین الاقوامی بینکنگ ہاؤسز ہیں جو آج حقیقت میں دنیا پر حکمرانی کرتے ہیں، جو ریاستوں کی مالیاتی ضرورت کو "کور" کرتے ہیں، اور اس لیے حکمرانی کو خود تک پہنچاتے ہیں۔ یہ بین الاقوامی بینکنگ ہاؤسز ہیں جو آج بہت بڑے ٹرسٹوں میں پیداوار کو کنٹرول کرتے ہیں، آئرن، اسٹیل، پیٹرولیم، ڈبہ بند خوراک، اناج، چربی، تیل، کپاس وغیرہ۔ انہوں نے خود پیداواری آدمی کے طور پر کچھ نہیں کیا، نہ ہی انہوں نے پیداوار میں حصہ لیا اور نہ ہی جنگی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے، خون اور آنسوؤں سے، جنگ کی ہولناکیوں سے، عوام کی بھوک سے، نئی دولت کی فضول خرچی سے، اسٹاک ایکسچینج عوام کے قیاس آرائیوں سے صرف منافع حاصل کیا ہے۔

یہ سب بین الاقوامی مالیات کے لیے سونے اور سونے کی قیمت بن جاتا ہے۔ پیداواری ممالک کا ہر کام بین الاقوامی مالیات میں دلچسپی لاتا ہے۔ یہاں تک کہ، بین الاقوامی معیشت میں، ہمیں سرمائے اور کام کے درمیان درست اور معقول تعلق کو مکمل طور پر تبدیل کرنا ہے۔

کارکن معقول طریقے سے کام کرتے ہیں اور اپنے کام کی مصنوعات کو عالمی منڈی میں پیش کرتے ہیں -تاکہ ان کا تبادلہ غیر ملکی کام کی مصنوعات (کچی مصنوعات، نیم یا مکمل طور پر من گھڑت) میں کیا جا سکے۔ فراہم کردہ آپٹیکل آلات کے لیے غیر ملکی کرنسیوں (ڈالر یا انگریزی پاؤنڈ کے نوٹ) کو تبدیل کرنے اور پھر ان کو منسوخ کرنے اور پھر غیر ملکی کرنسیوں میں مزید قیاس آرائی کرنے کے لیے ایک معقول معیشت کا تقرر نہیں کیا گیا ہے۔ ایک صحت مند معیشت کے زمانے میں کسی بھی کارخانے کے مالک نے ایسی بات نہیں سوچی ہوگی۔ بلاشبہ اسے اپنی مزید مصنوعات کے لیے آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ وہ مزید پیداوار کر سکے، اپنے کارکنوں کو تنخواہ دے سکے اور نیا خام مال خرید سکے۔ یہ مکمل طور پر ناممکن ہے کہ پوری جرمن معیشت اپنی صنعتی مصنوعات کی برآمدات سے اپنی آمدنی غیر ملکی کرنسیوں کی شکل میں یا زرمبادلہ میں اکٹھی کرے، اسی طرح جرمن کل قومی معیشت کو کپاس کی بہت بڑی صنعت کے لیے، ہماری اسی طرح کی بہت بڑی برقی صنعت کے لیے تانبے میں، ریشم، جوٹ، اشنکٹبندیی پھلوں اور گھریلو پیداوار کی مانگ میں اضافہ، خوراک کی مانگ میں اضافہ کے لیے کپاس میں خام مال خریدنا چاہیے۔ چند اس لیے غیر ملکی رقوم کی وصول شدہ رقم فوری طور پر دوبارہ تقسیم کی جانی چاہیے۔ یہ بھی اپنے آپ میں بالکل فطری ہے، کیونکہ عام اوقات میں کوئی اپنے ملک میں غیر ملکی کرنسیوں کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا سوائے ان کا تبادلہ کرنے کے۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ امریکی مزدور کو فرانسیسی فرانک سے ادائیگی نہیں کی جا سکتی، اور انگریز تاجر کو اس کی دکانوں میں اطالوی لیرا سے ادائیگی نہیں کی جاتی۔ کرنسیوں کو غیر ممالک میں لے جانے کا بھی کوئی مطلب نہیں ہے جہاں انہیں ادائیگی کے قانونی ذرائع کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مقامی کرنسی صرف اس ملک کی اندرونی ضروریات کو پورا کرتی ہے جو کرنسی جاری کرتی ہے۔ جس طرح ایک قومی معیشت کے اندر اشیا کی پیداوار کا مفہوم پیسے کی تجارت اور پھر پیسے پر بیٹھے رہنا اور اسے معیشت سے روکنا نہیں ہے، اسی طرح اشیا کا بین الاقوامی اقتصادی تبادلہ بھی اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب درآمد کی ادائیگی برآمد کے ساتھ کی جائے۔

نظریاتی مثالی صورت حال اب یہ ہو گی کہ ہر ملک اپنی درآمدات کی ضرورت پوری کر سکتا ہے اور اس کی برآمدات سے ادائیگی کر سکتا ہے۔ تب، اور تب ہی، کوئی غیر ملکی کرنسیوں کے مطلق استحکام کی بات کر سکتا ہے۔ اب ہر اوپر کی کوشش کرنے والی قومی معیشت کی کوشش سمجھ بوجھ سے درآمدی ضرورت کے مقابلے میں برآمدی سرپلس حاصل کرنے پر مرکوز ہے۔ صرف یہ دولت میں اضافے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھر کوئی تجارت کے فعال توازن کی بات کرتا ہے۔ اگر درآمدات کی ضرورت برآمدات پر باقی رہتی ہے تو اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے اندرونی دولت کے عناصر کو بیرونی ممالک میں پہنچانا چاہیے۔ لیکن یہ ڈیلیوری، کیونکہ وہ واقعی کام کی آمدنی سے نہیں نکالی جا سکتیں، ایک بار پھر صرف دولت سے لی جائیں۔ یہ یا تو سونے کی برآمد یا سیکیورٹیز کے ذریعے ہوتا ہے۔ خاص طور پر آخری "برآمد" تاہم بین الاقوامی مفاد کی غلامی کے آغاز کے سوا کچھ نہیں۔ آیا یہ "سیکیورٹیز کی برآمد" تک پھیلا ہوا ہے۔

Machine Translated by Google

موجودہ اندرونی سیکیورٹیز یا غیر ملکی "بانڈز" کی شکل میں بھیس بدل کر اس سے متاثر ہونے والی قوموں کے لیے عملی طور پر بے حسی کا معاملہ ہے۔ لیکن چونکہ بین الاقوامی معاشی سوچ میں بھی بڑے قرضوں کے سرمائے کے اصولوں کا صرف منافع خوری کا جنون، ایک باوقار قومی معیشت کے تمام معقول شکوک و شبہات کو پریس اور پارلیمنٹ کے ذریعے پامال کیا جاتا ہے، اور تمام اقوام کی بین الاقوامی مالیات کی غلامی اس بندھن کو ایک خوفناک حد تک پھیلا دیتی ہے۔

یہاں تک کہ بین الاقوامی معیشت میں بھی وہی مظاہر نظر آتے ہیں جو اندرونی قومی معیشت میں ہوتے ہیں اور جو
خوفناک بحران آج مختلف قومی معیشتوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں وہ مغربی تہذیبی دائرے کی تمام قوموں کی غلامی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مظہر ہیں، جیسا کہ ہم اوپر سیکھ چکے ہیں۔ کمزور کرنسی والے ممالک، جن کی داخلی معیشت بہت کمزور ہو چکی ہے (روس) یا جن کی داخلی صورت حال انقلاب (جرمنی) کے ذریعے غیر یقینی ہو گئی ہے اور جن کا اب بھی بہت بڑا پیداواری سرپلس دشمن سے معاوضہ کے طور پر مفت ضبط کر لیا گیا ہے، ان کے پاس اضافی قوت خرید نہیں ہے، اس لیے وہ اپنی درآمدی ضرورت کی ادائیگی اشیا سے نہیں کر سکتے بلکہ کاغذی کرنسی سے کر سکتے ہیں جسے وہ غیر ملکی کرنسیوں میں بھیجتے ہیں۔

اس طرح وہ داخلی معیشت اور غیر ملکی معیشت دونوں کو ایک ہی طرح سے نقصان پہنچاتے ہیں۔
دوسری طرف مضبوط کرنسی والے ممالک اپنی کرنسیوں کی بلندی (مثال کے طور پر سوئٹزرلینڈ) کو بالکل ٹھیک کر دیتے ہیں۔ وہ اب اپنی مصنوعات کو پہلے کی بڑی منڈیوں میں برآمد نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی مصنوعات ان کے پیسے کی اعلیٰ زر مبادلہ کی قیمت کی وجہ سے بہت مہنگی ہیں۔ یہ ممالک اپنی مضبوط کرنسی سے اپنی درآمدی ضرورت کو آسانی سے پورا کر سکتے ہیں۔

لیکن جب خراب کرنسی والے ممالک میں تیار مصنوعات بہت سستی ہوتی ہیں تو تاجر اور منافع خور کمزور کرنسی والے ممالک میں جاتے ہیں اور ان ممالک کو خریدتے ہیں اور لوٹتے ہیں دونوں ممالک کے نقصان میں -مقامی پیداوار کا نقصان اور خریدے جانے والے ممالک میں کھپت کا نقصان، جس میں پہلے سے ہی چھوٹی انوینٹری کی خریداری کے ذریعے اچھی قیمتوں کی سطح کو مزید کم کیا جاتا ہے۔ اس طرح کمزور کرنسی والے ممالک میں قومی کرنسی کی قوت خرید ایک بار پھر ڈوب جاتی ہے۔

یہ کہ، ان مکمل طور پر ہنگامہ خیز تعلقات کے پیش نظر، سب کچھ پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوا ہے، اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ بین الاقوامی مالیات کی تمام سازشوں سے بڑھ کر، باہمی بین الاقوامی ضرورت صرف غالب ہے۔ صرف، سب کچھ آخری لمحات میں کراہنے اور کراہنے کے ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ اسپینر -بین الاقوامی سرمائے کے سود کے تقاضے -کو بین الاقوامی معیشت کے کاموں میں ڈال دیا گیا ہے۔ یا، طبی تصویروں میں بیان کیا گیا ہے: بین الاقوامی معیشت کے صحت مند خون کی گردش میں، پہلے تو چھوٹی لیکن آج پہلے سے ہی بہت بڑا، کارسنوما نے جنم لیا ہے جس میں جسم کے باقی حصوں کی قیمت پر تمام خون کو اپنے اندر چوسنے اور ہر چیز سے ٹرانزٹ ٹول، دلچسپی لینے کا صرف یک طرفہ مفاد ہے۔ بے شک سارا خون دل میں بہتا ہے لیکن دل ہر دھڑکن کے ساتھ آلودہ خون بھی نکالتا ہے۔ اسٹیٹ بینک جو صرف خالص مالیاتی لین دین کی خدمت کرتا ہے اس تصویر کے عین مطابق ہے –اور کارسنوما کے ساتھ بالکل عین مطابق ہے بین الاقوامی مالیات کی سرگرمی، جو اپنے کریڈٹ بینکوں کے ذریعے دنیا کی تمام رقم کو بھی کنٹرول کرتا ہے اور پوری بین الاقوامی معیشت کو اپنے سکشن بازوؤں میں جکڑ لیتا ہے اور ہر جگہ سود لیتا ہے۔ یہ سب ضروری نہیں ہے! دنیا کی قوموں کو کسی بھی طور پر قومی مالیاتی طاقتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ظاہر ہے، ایسے ادارے ضروری ہیں جو بین الاقوامی سطح پر بین الاقوامی مالیاتی لین دین کو کلیئرنگ ہاؤس کے معنی میں یا پوسٹل چیک اکاؤنٹس کے معنی میں منظم کریں۔ اس کی دیکھ بھال سرکاری زرمبادلہ کے دفاتر کر سکتے ہیں اور کریں گے۔

کسی بھی صورت میں، کافی طریقے اور ذرائع موجود ہیں، بالکل اسی طرح کہ ایک بین الاقوامی پوسٹل یونین بنانا، یہاں تک کہ بین الاقوامی ادائیگیوں کے لین دین کو بھی منظم کرنا ممکن تھا۔

Machine Translated by Google

بنیادی طور پر کلیئرنگ کے ذریعے، بین الاقوامی مالیات کو ان تمام سادہ تجارتی آپریشنز میں دو یا تین گنا فائدہ پہنچانے اور پیداواری قوموں کی قیمت پر بڑے اور موٹے ہونے کے بغیر۔ تفصیلات یہاں ضرورت سے زیادہ ہیں۔

اس لیے کرنسی کے استحکام کو، جیسا کہ زور دیا گیا ہے، بین القومی تعلقات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم غلطی کے ذرائع اور ان غیر ذمہ داریوں کو دور کرنے کے امکانات کا ایک سلسلہ ہے جو اندرونی انتظامیہ کی کوتاہیوں یا نوٹ پرنٹنگ پریس کی غیر محدود ہیرا پھیری میں ہے۔

مجوزہ اقدامات تمام پہلے سے آزمائشی نظام کے میدان میں ہیں؛ Reichsbankاور مرکزی بینکوں کے قومیانے کی طرح ، یہ محض مالیاتی لین دین کے محافظ کے طور پر اپنے کاموں کے لیے ریاست کی نئی پوزیشن کے منطقی نتائج کے طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ صرف ان حالات کے فطری ردعمل کی نمائندگی کرتے ہیں جو لوگوں کی سب سے بڑی قیمت پر صرف اور صرف اعلیٰ مالیات کے مفاد کو پورا کرتے ہیں۔ Reichsbankکے قومیانے کی سمجھدار توسیع پوسٹل چیک سسٹم کے ماڈل کے مطابق ریاست کی طرف سے مالیاتی لین دین کا ضابطہ اور ثالثی ہے، جسے اس مقصد کے لیے مزید بڑھایا جائے گا اور مناسب طریقے سے تیار کیا جائے گا۔

یہ تمام اقدامات درحقیقت پہلے سے ہی کافی طاقتور قدم آگے بڑھنے کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن وہ معاشی رویہ کو پہلے ہی بنیادی طور پر قومی سوشلسٹ اصول کے معنی میں تبدیل کیے بغیر بھی عمل میں لایا جا سکتا ہے جو پورے زور کے ساتھ پیش کیا گیا ہے: "معیشت کا کام ضرورت کا احاطہ کرنا ہے نہ کہ نجی سرمائے کا منافع"۔

مالیاتی اور ٹیکس کے نظام کے میدان میں یہ بنیادی تبدیلی اور نئی ترتیب، خاص طور پر قرض کے راستے سے بچنے کے ساتھ بڑے ریاستی کاموں کی مالی اعانت کے ساتھ ساتھ مالیاتی سیاسی اقدامات جو کہ حقیقتاً سماجی پالیسی کے میدان کے افعال کے دائرہ کار کے قریب آتے ہیں، اگلے باب میں ہم پر قابض ہوں گے۔

Machine Translated by Google

نئے طریقے

بڑے عوامی کاموں کی مالی اعانت۔

سب سے اہم ریاستی کاموں میں سے ایک بہت بڑے معاشی کاموں کا نفاذ ہے جن کی تکمیل نجی کاروباری حلقوں کے سرمائے کے وسائل سے زیادہ ہے، جن کے نفاذ میں مزید عوامی قانونی مفادات کا تعلق ہے اور جن کی تکمیل قدرتی وسائل یا قدرتی توانائی کے ذرائع کے استحصال پر مبنی ہے۔ اس لیے وہ کام جن میں فطری قوتوں کا استحصال جو کہ کمیونٹی سے تعلق رکھتا ہے، مسئلہ ہے، یا جن کا نفاذ ان کاموں کے دائرہ کار میں ہونا ہے جو بنیادی طور پر ریاست کے ذمہ ہیں، جیسے ٹرانسپورٹ کے پورے شعبے۔

کوئی دیکھتا ہے کہ قطعی طور پر اس شعبے کو محدود کرنا مکمل طور پر ممکن ہے جس پر ریاستی اقدام کو ترقی دی جاسکتی ہے بغیر کسی حد کے اس طرح نجی کاروباری اقدام یا ریاست کو اس سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، اس سے آگے یہ حقیقت بھی ہے کہ ان بڑے عوامی کاموں کی تکمیل قدرتی طور پر تقریباً مکمل طور پر نجی اداروں کو سونپی گئی ہے۔

ہم پہلے ہی بنیادی مشاہدات میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ ریاست نے ہمارے جرمن ٹرانسپورٹ سسٹم کو کس مثالی طریقے سے بنایا ہے۔ یقینی طور پر، یہاں اور وہاں پرائیویٹ انٹرپرائز کے ذریعہ یہ زیادہ معقول اور سستے طریقے سے تیار کیا گیا ہو گا لیکن، ایسے کاموں کے معاملے میں جن میں لاکھوں آدمیوں کی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے، یہ اتنا بڑا سوال نہیں ہے جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مضبوطی کا۔ اب، ٹرانسپورٹ انٹرپرائز یقینی طور پر ایک خالصتا ریاستی کام ہے۔

اعتماد، وقت کی پابندی، سیکورٹی، ریلوے اور پوسٹ کے لیے یکساں ٹیرف کو ٹرانسپورٹ سسٹم کے لیے فیصلہ کن نقطہ نظر ہونا چاہیے -نہ کہ -نجی سرمائے کے منافع کا۔

لیکن یہ سوال اتنے بڑے عوام کی مالی اعانت کی شکل سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔
کام

ہم پہلے ہی اندرونی بکواس دیکھ چکے ہیں جو اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ سے منظور شدہ "کریڈٹ" کو بعد میں دوبارہ نجی سرمائے سے "منظور" کرنا ہوگا، جس کے لیے پھر ریاست کو سود کے وعدے کے ذریعے اپنے اوپر ایک غیر معمولی بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔

سود کے اس وعدے کے تباہ کن نتائج کی طرف عمومی طور پر اشارہ کرنا اب یہاں ضروری نہیں رہے گا۔ موجودہ کام درحقیقت اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔ بہر حال، یہاں ایک خاص حوالہ یہ بھی دیا جائے کہ یہ کتنا غیرمعمولی طور پر زیادہ مہنگا ہے، اور یہ اعداد و شمار پہلی بار سننے والے ہر شخص کے لیے کس ناقابلِ یقین انداز میں، ریاستی قرضوں پر سود کے اس وعدے نے ریلوے کے نرخوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

جرمن ریخسرائیل ویز کے پورے نیٹ ورک کے لیے سرمائے کی لاگت، جو کہ قرضوں کے ذریعے بنائے گئے یا شروع کیے گئے تھے، 1914تک تقریباً 25بلین گولڈ مارکس تھے۔ اس رقم کے لیے سود کی ادائیگی، اوسطاً 4% – 31/2کے سود کے ساتھ، تقریباً 900-800ملین گولڈ مارکس تھی۔ ذاتی (افسران اور ملازمین) کے اخراجات اور مادی (کوئلہ اور چکنا کرنے والے مادے) کے اخراجات کی کٹوتی کے بعد خالص آمدنی تقریباً 1100-800ملین مارکس بن گئی۔

اس طرح سود کی ادائیگی نے جرمن ریلوے کی تقریباً پوری خالص آمدنی کا استعمال کیا۔ یہ ہمیشہ رائے عامہ کو گمراہ کرنے والا تھا جب ایک خاص فخر کے ساتھ یہ وضاحت کی جاتی تھی کہ پوسٹ اور ریلوے سے حاصل ہونے والی آمدنی ریاستی بجٹ کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ، یہ ہو سکتا تھا، اگر صرف سود کی ادائیگی پوری خالص آمدنی کو استعمال نہ کرتی۔ اس کے مقابلے میں ایک اور دلچسپ متوازی بات کی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ تمام جرمن ریلوے اہلکاروں اور ملازمین کی اجرتوں اور تنخواہوں کے کل اخراجات اور پلانٹس میں اور لائن پر ریلوے کے کارکنوں کو ملا کر صرف اتنا ہی تھا۔

Machine Translated by Google

جتنا قرض کے سرمائے پر اس سود کے چارج نے کیا! دوسرے لفظوں میں: 782,731افراد کے سروں کی تعداد کے ساتھ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز جرمن ریلوے کارکنوں کی بڑی فوج کو اپنے کام کے لیے صرف اتنی ہی آمدنی حاصل ہوئی ہے جتنی قرضے کے مکمل طور پر غیر فعال ہاتھ نے جیب میں ڈالی ہے۔

صرف ریلوے کی طرف سے قرض کے سرمائے پر سود کی یہ ادائیگی اس وقت کی ہماری بڑی ریخسرمی کے تمام اخراجات سے زیادہ تھی۔ -اور درحقیقت ہر اس چیز کے لیے جو اس سے منسلک ہے، اس طرح فوجی نگرانی، فوجی انتظامیہ، بشمول گیریژن انتظامیہ اور فوجی تعمیرات، فوجی تعلیم اور ترقی کا نظام، تکنیکی ادارے، امدادی اور فوجی بیواؤں کے فنڈز -اور اس کے علاوہ، فوجیوں کے لباس اور اسلحہ سازی! ہماری پوری فوج کی پوری رقم 1913میں تھی –اس طرح امن کے آخری پورے سال میں، 775,385,300نمبر ہو گئے۔ اس طرح کے تقابلی اعداد و شمار گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ جب کہ سوشلسٹ اور جمہوری فریق پارلیمانی اجلاسوں اور پریس میں "فوجی ہتھیاروں کے بوجھ" کے خلاف مسلسل ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں، لیکن ایسے سود کے بوجھ کے خلاف کسی کو ایک لفظ بھی نہیں ملتا -جو کہ عوامی قرضوں سے دوسرے تمام اخراجات کو گرہن سے دور کرتا ہے۔
درحقیقت، کوئی بھی عام ضرورت کے لیے قرض کے لیے پوری بحریہ کو سود میں سے بھی ادا کر سکتا تھا۔ ہمارے قابل فخر ریخسنوی کے تمام اخراجات 1913میں 197ملین تک تھے۔ اور غور کرنا چاہیے کہ اگر ہمارے ریاستی بجٹ پر سود کے اتنے بڑے بوجھ سے بوجھ نہ ڈالا جاتا تو یہ تمام اخراجات ایک پیسہ کے بغیر ادا کیے جا سکتے تھے۔

مٹھی بھر بڑے قرض دار سرمایہ دار -ہزاروں کے جوڑے 'ہنگرز آن'، چھوٹے بچت کرنے والے جن کے پاس دو ہزار نمبر ہیں، ایسے عوامی قرضوں میں کوئی کردار ادا نہیں کرتے ہیں -
اس طرح سال بہ سال، بغیر کام یا کوشش کے، وہ رقم جس سے ہم اپنی پوری ریخ انتظامیہ، اپنی پوری فوج اور بحریہ کو برقرار رکھ سکتے تھے اور ادا کر سکتے تھے۔

جو شخص اس طرح کے اعداد و شمار کے پیش نظر، سود کے مسئلے کی عمومی اہمیت اور خاص طور پر قرض کی معیشت کے ساتھ مکمل طور پر ناکام قومی مالیاتی پالیسی کا ادراک حاصل نہیں کرتا، درحقیقت اس کی مدد نہیں کی جا سکتی۔ مزید یہ کہ اعداد و شمار اور اعداد جو اس طرح کی بصیرت فراہم کرتے ہیں وہ ہر ایک کے لیے قابل رسائی ہیں، وہ شماریاتی سالانہ کتاب برائے جرمن ریخ میں پائے جاتے ہیں جو سابق شاہی شماریاتی دفتر کی جانب سے سب سے زیادہ دیانتداری کے ساتھ شائع کی گئی تھی اور وہ اسی طرح شماریاتی سالانہ کتاب برائے جرمن ریخ، پٹکامر اور مُہلبریچٹ پبلشرز، ریپبلک ریپبلک آف ریپبلک کے ذریعے شائع کی گئی ہیں۔

یہ کہ ریخ کی انتظامیہ، فوج اور بحریہ کے ضروری اخراجات اور قرض کے سرمائے پر سود کی ادائیگی کے لیے ریاست کے اخراجات کے درمیان اس طرح کا عدم توازن آسمان کو پکارتی ہوئی ناانصافی بن جاتی ہے، تاہم یہ تب ہی پوری طرح واضح ہو جائے گا جب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ ریخ اب ان سود کی ادائیگیوں کے لیے اپنی مالی ضرورت کو کس طرح پورا کرتا ہے۔ یہاں ہم کسٹم اور ٹیکس کے میدان میں آتے ہیں۔ مجھے یہاں ایک بار پھر اپنی کتاب دی آنے والی ٹیکس ہڑتال میں اس صورت حال کی مکمل نمائندگی کی طرف اشارہ کرنا چاہیے، جہاں میں نے اس بات کا حتمی ثبوت پیش کیا ہے کہ تمام ٹیکسوں کا سب سے بڑا حصہ محنت کش آبادی کے وسیع عوام برداشت کرتے ہیں۔ اس طرح ہمارے سامنے یہ حقیقت ہے کہ ریاست پہلے تو اپنی مالی خودمختاری میں موجود امکانات کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے بڑے عوامی کاموں کی تکمیل کے لیے قرض کے راستے پر چلتی ہے، یعنی قرضوں کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ کہ اس کے بعد یہ اپنے بجٹ پر اس طرح مزید بوجھ ڈالتا ہے کہ اسے اپنے تمام خالص محصولات کو سود کی ادائیگی کے لیے استعمال کرنا چاہیے اور یہ کہ اسے عوام پر ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کے ساتھ ظلم کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی سودی ذمہ داریوں کو پورا کر سکے۔ تمام بنیادی طور پر ضروری ریاستی کاموں کو اب اسے صوبائی اور ریخ پارلیمنٹ میں سب سے بڑی مزاحمت کا مقابلہ کرنا چاہیے، اور آخر کار ریاست خود کو قرض کے سرمائے کے لیے سود جمع کرنے والے کے کردار میں دیکھتی ہے، جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔

Machine Translated by Google

باہر نکلنے کا راستہ بہت پہلے بتا دیا جا چکا ہے –موجودہ مضحکہ خیز حالات کی اتنی تفصیلی جانچ کے بعد یہ بات عیاں ہے۔ یہ ہے کہ:

ریاست اپنی مالی خودمختاری کی وجہ سے اور آبادی کی منظوری کے بعد ریخ کے تمام بڑے عوامی منصوبوں کی مالی اعانت کرے گی اور قرض کے راستے سے سختی سے اجتناب کے ساتھ بغیر نقدی کی منتقلی کے لین دین کے ذریعے یا بلاسود ریاستی خزانے کے نوٹوں کے اجراء کے ذریعے قرض کے راستے سے سختی سے اجتناب کیا جائے گا۔

میں اس پیمائش کو ایک مثال کے ذریعے واضح کر سکتا ہوں: باویرین ہائیڈرو انرجی کی ترقی۔

پہاڑی دریاؤں میں موجود بڑی ہائیڈرو انرجی کو، بڑی پہاڑی جھیلوں کے ساتھ مل کر، کارآمد بنانے کے منصوبے اور کوششیں دو دہائیوں سے بھی زیادہ پہلے کی ہیں۔ بلاشبہ اس ہائیڈرو انرجی کے معاملے میں ملک کے توانائی کے ذرائع کا معاملہ تھا جو کمیونٹی سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے لے کر ذاتی منافع کے لیے استعمال کیے جانے تھے۔ اس طرح، یہ واضح ہے کہ، اتنے بڑے ڈھانچے کی ترقی میں، بہت سے سرکاری اور نجی قانونی مفادات متاثر ہوئے تھے۔ یہاں ایک ایسے شعبے کا معاملہ ہے جس کا تعلق صرف ریاست کے اثر و رسوخ کے دائرے سے ہے۔ اب لوگوں نے بھی زبانی طور پر دسمبر 1920میں اپنے نمائندوں کے ذریعے کریڈٹس کی منظوری دے دی تھی۔ اسے کافی مشورہ دیا گیا تھا اور جانچا گیا تھا اور بار بار دوبارہ منصوبہ بندی کی گئی تھی اور ایک عظیم اقتصادی فوائد کے بارے میں پوری طرح واضح تھا۔ ریاست اور عوام نے توانائی کے ذرائع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا تھا، اب ان کے پاس اس کریڈٹ کی منظوری کے ساتھ، صرف یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کاروباریوں کی کمائی ہوئی رقوم براہ راست اسٹیٹ بینک کے ذریعے منظور شدہ کریڈٹس کی بنیاد پر ادا کی جائیں۔ آیا یہ بغیر نقدی کے، گیرو ٹرانزیکشنز میں منتقلی کے ذریعے، یا پوسٹل چیک اکاؤنٹس میں کریڈٹ ایڈوائس کے ذریعے یا نقدی کے ذریعے، آخر میں لاتعلقی کا معاملہ ہے۔

یہ واقعی واضح اور واضح ہے، اگر ہم تصور کریں کہ اس طرح کے مقاصد کے لیے اسٹیٹ بینک اپنی رقم ضروری اور منظور شدہ کریڈٹس کی رقم جاری کرے گا۔ یہ ہائیڈرو انرجی کنسٹرکشن نوٹ اس طرح ایک خاص ڈگری اسٹیٹ ٹریژری نوٹوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو ریاستی گارنٹی کے تحت متوقع کریڈٹ کے طور پر بڑھتے ہوئے پانی کے کاموں کو جاری کیے جائیں گے۔ اس طرح یہ کئی گنا طریقوں سے ڈھکے ہوئے پیسے کا معاملہ تھا۔ کوریج پہلے تیار یا بڑھتے ہوئے والچینسی کام وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اور دوسری ریاست کی ضمانت میں کہ رقم ادائیگی کے بجائے سرکاری خزانے سے پوری قیمت پر قبول کی جاتی ہے۔ تعمیراتی نوٹ ایک ہی وقت میں واٹر ورکس پر جزوی ڈیبینچر ہوں گے، بغیر سود کے دعوے کے تاہم ان کے پابند ہوں گے۔ تاہم، جیسا کہ مشہور ہے، یہ معاملہ کسی دوسرے نوٹ کے ساتھ نہیں ہے جو زیر گردش ہیں۔

ہائیڈرو انرجی کنسٹرکشن نوٹ ان تصریحات کو ان کے امپرنٹ کے متن میں اپنی قیمت کی مکمل کوریج پر بہت اچھی طرح سے بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر: "ہزار مارک کا یہ نوٹ اس کی کوریج جزوی طور پر اس تنصیب کی قیمت میں پایا جاتا ہے جو باویرین ہائیڈرو انرجی کے استحصال کے لیے کھڑی کی گئی تھی۔ اسے تمام سرکاری خزانے میں بطور ادائیگی قبول کیا جاتا ہے"۔

اگر کوئی آگے جانا چاہتا ہے تو، کام کی تکمیل کے بعد، نوٹ جمع کرنے، اتنے کلو واٹ گھنٹے بجلی یا اتنے سو ویٹ نائٹروجن فراہم کرنے کے ریاست کے وعدے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

کوئی بھی ریاست کی طرف سے جاری کی جانے والی ایسی رقم کو قبول کرنے سے انکار نہیں کرے گا جو مکمل طور پر مادی اشیا سے ڈھکی ہوئی ہے، جسے ایک ہی وقت میں کسی حد تک بجلی کے راشن کوپن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس ہم اس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ ایسی رقم ایک خاص مقبولیت سے لطف اندوز ہو گی، کیونکہ یہ رقم -مستحکم، بالکل ایک ڈالر کی طرح مستحکم، یا اس سے کہیں بہتر ہے کیونکہ کوئی اس کے لیے کافی حد تک بجلی یا نائٹروجن حاصل کر سکتا ہے - معاشی اتار چڑھاؤ سے آزاد۔ مردوں کی مکمل تنگ نظری کا یہ عالم ہے کہ مختلف بحث کرنے والوں کے عوامی پروپیگنڈے میں یہ اعتراض اٹھتا ہے کہ ”اس رقم کو کوئی قبول نہیں کرے گا“۔

Machine Translated by Google

ریاست کی طرف سے جاری کردہ رقم کو قبول کرنے میں کوئی بھی آدمی، یہاں تک کہ یہ بحث کرنے والے حضرات بھی کبھی نہیں ہچکچاتے۔ سب نے ریخس بینک کی سب سے زیادہ خراب شدہ کاغذی رقم کو بھی قبول کیا ہے حالانکہ یہ رقم خالص افراط زر کی رقم تھی۔ اور پھر بھی سب نے اسے قبول کیا، یہاں تک کہ جب ہوشیار قیاس آرائی کرنے والوں نے اسے غیر ملکی کرنسی یا اشیا کے مقابلے میں جلد از جلد چھڑانے کی کوشش کی۔

درحقیقت، کسی نے شہروں اور کمیونٹیز کی ہنگامی کرنسی سے بھی انکار نہیں کیا جو اسی طرح بے نقاب کاغذی کرنسی تھی۔ اور اب کیا ایسی ترجیحی کورڈ پیپر منی جیسا کہ تعمیراتی رقم مکمل طور پر مادی اثاثوں سے ڈھکی ہوئی ہے ہمارے بڑے کاموں کے لیے فوری طور پر قبول نہیں کی جانی چاہیے؟ بلاشبہ وہ لوگ بھی جو ان کے آقاؤں کی طرف سے یا اس کی روح سے بلاسود سرکاری رقم پر اس طرح کے اعتراضات اٹھاتے ہیں، بنیادی طور پر اس پر یقین نہیں رکھتے۔

درحقیقت یہ ناقابل تردید ثابت ہوا ہے کہ "میٹالسٹ" کی تمام شکایات کے باوجود جو قیمتی دھاتوں سے بنی رقم کو صرف پیسہ سمجھنا چاہتے ہیں، وہ "پیسہ" وہ ہے جسے ریاست رقم قرار دیتی ہے -چاہے یہ رقم کاغذ کی ہو یا چینی مٹی کے برتن، لوہے کی ہو یا چمڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی ہو، مکمل ہے حسی کا معاملہ ہے۔ جب اس رقم کی قوت خرید کی بات کی جائے تو یہ بالکل مختلف ہے۔ وہاں دھاتوں کے ماہرین درست کہتے ہیں کہ سونے سے بنی کرنسی اپنی تبادلے کی قیمت کو برقرار رکھتی ہے یہاں تک کہ جب سیاسی خلفشار ریاست کو بلا کر رکھ دیتا ہے۔ تاہم، یہ استحکام، قیمتی دھاتوں سے بنی دھاتی رقم اس کے مالیاتی کردار کی مرہون منت نہیں ہے بلکہ ایک شے یعنی سونا کے طور پر اس کے کردار کی مرہون منت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریاست کی طرف سے بیان کردہ طریقے سے ایک بڑے کام کے لیے اپنی مالیاتی ضرورت کو پورا کرنے کے جواز میں کیا جا سکتا ہے۔ اول، ریاست خودمختار ہے، یعنی اسے کسی سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس کے پاس طاقت ہے، اور، دوم، ایسا اقدام سخت ترین تجارتی امتحان میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ ریاست اس کیش کو اپنے کریڈٹ کی بنیاد پر ایک طرح سے واؤچر جاری کرتی ہے۔ کسی کو بھی کسی بھی بینک کے قرضے کے مقابلے میں ریاست کے کریڈٹ کو کیوں کم خیال رکھنا چاہئے، خاص طور پر جب ریاست کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے مفید کام کر رہی ہو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی یہ کہے کہ ریاست بہرحال انجام دیئے گئے کام (کارکنان اور مزدور جو والچینسی کام میں مصروف ہیں) کو کاغذ کے ساتھ ادا کرتی ہے، تو یہ واقعی درست ہے کیونکہ بعد میں، کام مکمل ہونے کے بعد، ریاست اس کاغذ کو ایک بار پھر اس کے ذریعہ کئے گئے کام کی ادائیگی کے طور پر قبول کرتی ہے (بجلی یا نائٹروجن کی فراہمی وغیرہ)۔ اس کے ساتھ معاشی سائیکل مکمل ہو جاتا ہے۔ اس طرح تعمیراتی نوٹوں کو ایک بار پھر پہلے سالوں کے بجلی کی فراہمی وغیرہ سے چھڑا لیا جاتا ہے، نوٹوں کو تباہ کر دیا جاتا ہے، اور حکومتی تنظیمی فن کا ایک بہت بڑا کام سود سے پاک راستے میں سب کے لیے سود سے پاک ملکیت کے طور پر تخلیق کیا گیا ہے۔ ایک ایسا کام جس نے بجلی کے صارفین پر بہت زیادہ بوجھ ڈالے بغیر، ریاست کے لیے رقم کا ایک اور بڑا ذریعہ ہے جو ریاست کو صحت مند قومی مالیاتی پالیسی کے مثالی ہدف کے قریب لاتا ہے یعنی ٹیکس کے بغیر ریاست۔

اب، اس کے علاوہ، یہ حقیقت بھی موجود ہے کہ کسی خاص کام کے لیے کسی کی اپنی تعمیراتی رقم کے اجراء کے بیان کردہ عمل سے اس طرح کے تعمیراتی نوٹوں میں پوری منظور شدہ رقم کا اجراء ضروری نہیں ہے، کیوں کہ اب تک تاجروں کو ادائیگیوں کا سب سے بڑا حصہ نقدی میں نہیں ہوتا ہے بلکہ نقدی سے پاک، منتقلی کے ذریعے ہوتا ہے۔ لیکن، یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ کسی نے نئی تعمیراتی رقم کو نئے اسٹیٹ بینک نوٹوں میں جاری کیا ہے، یہ رقم دوسری رقموں کے مقابلے میں جس کی آج ریاست کو ضرورت ہے، قابل غور نہیں ہوگی۔

ایک ہی وقت میں جب باویرین ہائیڈرو انرجی کے لیے 800ملین کے کریڈٹ کی وجہ سے کسی نے باویرین پارلیمنٹ میں اپنا سر توڑ دیا -یا اس سے بہتر: نہیں ٹوٹا بلکہ صرف ایک بار پھر "قرضہ" لینے کا سہارا لیا گیا "عام ایمرجنسی کے مقاصد کے لیے تیسری ریڈنگ میں بحث کیے بغیر" پارلیمنٹ میں 8000ملین کی منظوری دی گئی۔ -،

یہاں میں ایک بار پھر وہ تحفظات یاد دلاتا ہوں کہ رقم کے نئے شمارے کے ذریعے اس طرح کی مالی اعانت کی صورت میں کسی بھی قسم کی افراطِ زر نہیں لائی جائے گی، دوسری طرف تعمیراتی مدت کے دوران سود پر مشتمل بانڈز کا مسئلہ کسی بھی صورت میں ایک خاص بات کی نشاندہی کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

افراط زر کی وجہ سے سود کی ادائیگی پہلے سے ہی ہونی چاہیے حالانکہ ابھی تک کاموں سے کوئی نتیجہ خیز کام نہیں ہوا ہے۔

تاہم، رقم اور مادی اشیا کے درمیان قومی اقتصادی توازن کسی بھی صورت میں نہیں ہے، مقدار کے نظریہ کے لحاظ سے، پیسے کی طرف سے ادائیگی کے ذرائع میں اضافے کے خلاف، اشیا میں بالکل زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ اگر بعد میں اس طرح کے کاموں کی آمدنی کے ذریعے جاری کردہ رقم کو ایک بار پھر واپس لے کر ضائع کر دیا جائے تو ایسے نئے کاموں کی کل مالیت کے مطابق قومی دولت کے فائدے کے لیے فطری طور پر قومی اقتصادی توازن بہتر ہو جاتا ہے۔

یہاں تک کہ اس بات کی نشاندہی کی جائے کہ اس طرح کے کاموں کی مصنوعات کی قیمتوں پر سود کتنی سختی سے کام کرتا ہے۔ Oskar Pöbing77 نے اس سوال کی تفصیلی جانچ میں یہ طے کیا ہے کہ ایک کلو واٹ گھنٹے کی پیداواری لاگت (!) 500% کی بڑی رقم کے سود کے ساتھ قرضوں کے بوجھ کے ذریعے مزید مہنگی ہو جاتی ہے۔ اب ہمارے باویرین ہائیڈرو الیکٹرک کاموں سے بجلی ہمارے پاس پانچ گنا زیادہ مہنگی آتی ہے کیونکہ ہم نے ایک بار پھر قرض کے راستے کا سہارا لیا ہے جو "ہاتھ سے قریب" ہے۔ یہاں تک کہ یہ تصور کرنا مناسب ہے کہ بڑے باویرین الیکٹرک ورکس اور انٹر اربن دفاتر کے آپریشن اور دیکھ بھال کے تمام مادی اور ذاتی اخراجات -اس طرح ان کاموں میں مصروف تمام افراد کی تمام اجرتیں اور تنخواہیں -سلائس اٹینڈنٹ، مشینی، مزدور، مزدور، نگران عملہ، اور اس کے علاوہ پورے ٹیکنیکل اور کمرشل ایڈمنسٹریشن کے لیے ایک سال کے لیے اکٹھے کام کرتے ہیں۔ ان رقوم کا پانچواں حصہ جو -بہت اچھا -قرض دار سرمایہ دار سال بہ سال بغیر محنت یا محنت کے -بطور سود نکالتے ہیں۔

سود ہر چیز کو کھا جاتا ہے، سود ہر چیز کو مہنگا کر دیتا ہے۔ صرف قرضے کے سرمائے کا فائدہ ہے، آبادی کو نقصان ہے۔ جو آبادی اپنی طاقت سے کام بناتی ہے اسے نقصان ہوتا ہے۔ اس کے بعد باویرین کام کون بناتا ہے؟ -بے شک باویرین انجینئرز، باویرین ورکرز، باویرین فورمین اور کاروباری افراد؛ باویریا کی فیکٹریاں زیادہ تر مشینیں اور سامان فراہم کرتی ہیں –اور اس کے لیے جو خود باویریا میں پیدا نہیں ہوتا ہے، اس کے لیے باویریا کا غلہ یا مویشی دینا ضروری ہے، اس طرح باویرین کام ایک بار پھر بدلے میں دیا جانا چاہیے –صرف باویرین لوگ تعمیرات کے لیے رقم نہیں لگاتے (بظاہر!)، اور اس کے لیے اسے نیویارک اور لندن، پیرس اور برلن کے بڑے سرمایہ داروں کی ضرورت ہے۔ باویریا کے لوگوں کو دنیا کے تمام ممالک سے قرض لینا چاہیے اور اپنی ہائیڈرو انرجی پر سود کی ادائیگی کا بوجھ ڈالنا چاہیے جس سے بجلی 500فیصد زیادہ مہنگی ہو جاتی ہے!

کیا یہ پاگل پن نہیں ہے؟ کیا یہ معاشی جرم نہیں؟ ان لوگوں میں سے جنہوں نے ایک وقت میں اپنا قلم حرکت میں لانے کے علاوہ کچھ نہیں کیا اور ایک چیک لکھا یا اپنے بینکر کو باویرین ہائیڈرو الیکٹرک لون پر دستخط کرنے کی ہدایت کی، یہ لوگ اس کے لیے سال بہ سال سود وصول کرتے ہیں۔

نہ صرف یہ بلکہ واٹر ورکس اب باویرین لوگوں کا آزادانہ قبضہ نہیں رہے بلکہ وہ سرمایہ دار کے پاس گروی ہیں۔ خاص طور پر مزید مضحکہ خیز صورتحال یہ ہے کہ بڑے سرمایہ دار فطری طور پر کسی ایسی ریاست کو "اپنی اچھی رقم" قرض نہیں دیتے جو اپنے آپ میں سرمایہ اور مفادات کے لیے "اچھی" نہیں ہے، جس کی وجہ سے اب بھی اتنا قرضہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس میں 800ملین ڈالیں۔ اور درحقیقت، ہائیڈرو الیکٹرک بانڈز کے ٹینڈرز میں وہ گارنٹی تھی جو سرمایہ داروں کے لیے بہت پرجوش اور یقین دہانی کراتی ہے "کہ باویرین ریاست اپنی پوری دولت کے ساتھ سرمائے اور مفادات کی ضمانت دیتی ہے "(!) -

---

77 Oskar Pöbing (1882-1956) ایک باویرین مکینیکل انجینئر تھا جس نے میونخ کی ٹیکنیکل یونیورسٹی میں کام کیا۔ وہ Die Wasserkräfte Bayerns (1919) اور Zur Bestimmung strömender Flüssigkeitsmengen in offenen Gerinnen (1922) جیسے مطالعات کے مصنف تھے ۔

Machine Translated by Google

منی بیگ، آپ مزید کیا چاہتے ہیں! لہٰذا یہاں باویرین ریاست واضح طور پر تسلیم کرتی ہے کہ اس کی قیمت اتنی ہے کہ کوئی اسے والچینسی ہائیڈرو انرجی اور مڈل اسار کے لیے 800ملین کا قرض دے سکتا ہے لیکن وہ اپنی مالی خودمختاری کا استعمال نہیں کر سکتی اور اپنے اختیار کے ذریعے ان کاموں کی مالی اعانت نہیں کر سکتی۔ کیوں؟؟ کیونکہ یہ قرض اور سود کے جنون میں بہت گہرا ہے، کیونکہ اس کے ذمہ دار سیاستدانوں میں اتنی سوچنے کی صلاحیت اور اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں ہے کہ وہ سود کے لیے ان سادہ اور واضح منصوبوں کا فیصلہ کرنے کی ہمت کریں۔

خود کی طرف سے مفت فنانسنگ؛ اس لیے وہ پروفیشنل بینکنگ ماہرین سے رجوع کرتے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی کھپت کرنے والے اپنے تپ دق کے باسی سے پوچھے کہ کیا وہ اپنی بیماری سے چھٹکارا پانے کے لیے ڈیووس یا Engadin[78] جانا درست سمجھتے ہیں، اور انہوں نے اسے یقین دلایا: "نہیں، بس ایسا مت کرو، سفر تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے، شاید کوئی ریلوے حادثہ ہو جائے، بلکہ اپنے گھر میں ہی رہو، اپنے معمول کے ماحول میں ایسا تجربہ نہ کرو۔" اس مشورے پر عمل کرنے کے ساتھ جو کہ تپ دق کے بیسیلی کے نقطہ نظر سے بالکل درست ہے، اس کے استعمال سے قدرتی طور پر بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے، بیسلی حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔ ہماری مالیاتی اور سودی معیشت کے معاملے میں بالکل ایسا ہی ہے۔

اپنے ہی مخالفین سے یہ مشورہ لینا غیرمتوقع جرمنوں کی خاصیت ہے۔ اگر کوئی ایسا آدمی نظر آئے جو اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہو اور انہیں یہ مشورہ دیتا ہو اور ذمہ داروں کو اس یا اس غنڈہ گردی سے آگاہ کرتا ہو تو کوئی دس سے ایک شرط لگا سکتا ہے کہ متعلقہ لوگ چھری کے پاس دوڑیں گے اور اس سے بڑی بے تکلفی سے پوچھیں گے: "مجھے بتاؤ، فلاں فلاں نے مجھ سے کہا ہے کہ تم بدمعاش ہو، براہ کرم مجھے بتائیں کہ کیا یہ صحیح ہے!" اور اگر دوسرا اسے دنیا کے سب سے ایماندار چہرے کے ساتھ سمجھاتا ہے: "لیکن پھر آپ کا کیا خیال ہے -میں ایک بدمعاش! -اس کے برعکس، میں آپ کا سب سے اچھا دوست ہوں، میں نے ہمیشہ آپ کی مالی مشکلات میں مدد کی ہے"، تو بے وقوف سوال کرنے والا کافی خوش ہوتا ہے -اس نے کافی کیا ہے اور وہ خاص طور پر خوش ہے کہ اسے اپنے دماغ پر دباؤ نہیں ڈالنا پڑا۔ عوام کا پریشان کن دوست، تاہم، وہ عام طور پر اپنے جواب کے قابل نہیں سمجھتا -اور معاملات سودی سرمایہ دارانہ قرضوں کی پالیسی کے دھندے میں مزید پھنس گئے ہیں جب تک کہ مفت قومی دولت کی آخری شے مالیاتی طاقتوں کے پاس گروی نہ رکھی جائے اور پوری قوم صرف بین الاقوامی مالیات پر سود ادا کرے۔

آخر میں ہمیں اس تناظر میں مزید اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا چاہیے کہ باویرین ریاست -جب کہ یہ کسی بھی طرح سے باویرین ہائیڈرو انرجی کی ترقی جیسا اہم ریاستی کام نہیں تھا، یعنی جب نومبر کی حکومت کے مالیاتی بحران کے تدارک کا معاملہ تھا، تو اس نے بہت جلد ریاستی بینکوں کی جانب سے 30لاکھ روپے کے سرکاری بینکوں کو جاری کیا تھا۔ باویرین اسٹیٹ بینک۔ یہ مکمل طور پر بے نقاب ہوا -اور ہر ایک نے ان باویرین نوٹوں کو بالکل اسی طرح اپنی مرضی سے لیا جیسا کہ ریخس بینک کے نوٹوں کے لیے تھا، اور ہر کوئی اپنے لیے باویرین واؤچرز کے لیے اتنی ہی روٹی خرید سکتا تھا جتنی ریخس بینک کے نوٹوں کے لیے۔ درحقیقت، اسے پوری باویرین ریاست کا ہونا بھی ضروری نہیں تھا، یہ کافی تھا کہ صوبائی دارالحکومت میونخ کے میئر اور شہر کے کچھ عمائدین اپنے نام ایسے رنگین کاغذ پر چھاپتے، اور یہ ہنگامی رقم بھی گردش کرتی، سب نے اسے لے لیا اور ہر کسی نے اسے بالکل رائش بینک کے ٹکڑوں کی طرح دے دیا، اور یہ ہنگامی رقم بذات خود ایک اچھی امداد کے کام کو پورا کرتی ہے۔ ناقابل اعتراض طریقہ۔

صرف ایک دفتر صوبوں اور کمیونٹیز کے ان مصنوعی ٹکڑوں سے انتہائی ناخوشگوار طور پر متاثر ہوا -اعلی مالیات -اور انہوں نے اکتوبر 1921میں ریخ کا ایک قانون مجبور کیا جس کے مطابق اسے صوبوں اور برادریوں کو جاری کرنے سے سختی سے منع کیا گیا تھا۔

[78] Engadin سوئٹزرلینڈ میں ڈیووس 81ویں صدی کے وسط سے پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مبتلا افراد کے لیے ایک طبی ریزورٹ کے طور پر مشہور ہے۔ سوئس الپس میں ایک وادی ہے۔

Machine Translated by Google

ہنگامی رقم مزید یہ قانون اپنے اثر میں یہودیوں کے تحفظ کے لیے ایک واضح قانون تھا، جس پر 1922میں "قانون برائے تحفظ جمہوریہ" کے ذریعے عمل کیا جانا تھا۔

میں بین الاقوامی مالیات کے اچانک خوف کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہوں جب انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ بلا سود رقم، حتیٰ کہ ہنگامی رقم کی بے ضرر شکل میں بھی، لوگوں کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا -قدرتی طور پر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو -جو صدیوں سے جاری جھوٹ اور فریب سے قائم سنہری نیٹ ورک کو ایک ہی جھٹکے سے توڑ سکتا ہے۔

پہلے سے ہی اس وقت، باویرین ریاست کی رقم کے معاملے میں، ریخس بینک نے بہت جلد مطالبہ کیا کہ اس رقم کو ایک بار پھر واپس لیا جائے، جو کہ پھر 1921کے دوران ایک تعمیل شدہ انداز میں ہوا تھا۔ وجہ: اس رقم سے زیادہ مالیاتی مفادات نہیں تھے جیسا کہ ریخس بینک کا پیسہ ریخ کے بلواسطہ راستے سے ہوتا ہے۔

قومی سوشلسٹ ریاست میں، مستقبل میں تمام بڑے ریاستی کاموں کی مالی اعانت اور منظم طریقے سے قرض کے راستے سے مکمل اجتناب کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔ ہم قدرتی طور پر بلا سود تعمیراتی رقم کا بالواسطہ راستہ صرف اسی صورت میں اختیار کریں گے جب ضروری ذرائع دوسرے ریاستی اداروں کے سرپلسز یا اس طرح کے خاص مقاصد کے لیے خصوصی محصولات سے حاصل نہ کیے جا سکیں۔ بہر حال ہم جانتے ہیں کہ فنانسنگ کی یہ شکل ملک کے قدرتی وسائل کو استعمال کرنے، نقل و حمل کے راستوں کو بہتر بنانے وغیرہ کے بے پناہ اور بے پناہ امکانات کو کھولتی ہے۔

ہر قوم اتنی ہی امیر ہے جتنی کہ وہ کام کو منظم کرنے کے قابل ہے۔

79اس کی عکاسی ہٹلر کی 30جنوری 1939کو ریخ اسٹگ سے کی گئی تقریر سے ہوتی ہے جس میں اس نے اعلان کیا تھا: "ضرورت کی مجبوری کے تحت ہم نے سب سے پہلے یہ سیکھا ہے کہ کسی قوم کے انتہائی ضروری سرمائے کا پورا حساب لیا جائے، یعنی اس کی کام کرنے کی صلاحیت۔" (R de Roussy de Sales (ed. میں Adolf Hitler: My New Order, London: Angus and Robertson, 1 942, p.457f.) حوالہ دیا گیا

Machine Translated by Google

سوشل کنسٹرکشن اینڈ اکنامک بینک

پچھلے باب کے منطقی تعلق میں ایک سماجی تعمیراتی اور اقتصادی بینک کا قیام ہے جس کا کام ہے کہ وہ بلا سود تعمیراتی رقم جاری کرے خاص طور پر مکانات کی تعمیر کے لیے۔ یقینا، اس سماجی تعمیر اور اقتصادی بینک کو ریاستی ادارے کے طور پر نہیں بلکہ عوامی قانون کے کارپوریشن کے طور پر چلایا جانا چاہیے۔ اس لیے منطقی طور پر اس پر بحث قومی سوشلسٹ ٹیکس نظام کی نمائندگی کے بعد آنی چاہیے، لیکن چونکہ یہ سماجی تعمیر- اور اقتصادی بینک نجی معیشت کے حالات اور خاص طور پر مکانات کی تعمیر کے نظام کو منتقل کیے جانے والے بلاسود فنانسنگ کے سوا کچھ نہیں- اس طرح سب سے زیادہ عالمگیر اہمیت کی معیشت کی ایک شاخ ہے، اس لیے اسے پہلے رکھنا شاید جائز ہے۔

اس طرح کے تعمیراتی بینک کو خالص ریاستی ادارے کے طور پر کیوں نہیں چلایا جانا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے عوامی قانونی مالیاتی ادارے کو ریاستی ادارے سے زیادہ آزادانہ طور پر قابل عمل ہونا چاہئے۔ اگر یہ محض مکانات کی تعمیر کا معاملہ ہو تو یہ اتنی بڑی وجہ نہیں ہوگی، لیکن بہت سے ایسے معاملات ہوں گے جہاں یہ سب سے زیادہ اہمیت کے کاموں کا معاملہ ہے جو بالواسطہ طور پر عوامی مفاد کو متاثر کرتا ہے، اور پھر بینک، جو حقیقتاً اپنی قیادت میں ریاست کے لیے اس کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہے، کو تمام شرائط کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد بلا سود قرضہ جاری کرنے میں آزاد ہاتھ ہونا چاہیے اور ہونا چاہیے۔

تاہم اس طرح کے فیصلے کی آزادی خالصتاً سرکاری اداروں میں ممکن نہیں۔ اس لیے اسے نجی پہل پر چھوڑ دینا چاہیے۔

مثال کے طور پر یہاں ایک ایسے قانون کا خاکہ پیش کیا جا سکتا ہے جو منظور ہوا۔
باویریا کے لیے 1922میں:

ایک Bavarian سماجی تعمیر اور اقتصادی بینک کی ترقی پر قانون.

فن ا

ایک قومی باویرین سماجی تعمیراتی اور اقتصادی بینک (BWB)قائم کیا جائے گا۔

BWBکے پاس ریاست کے کاروباری اداروں یا نجی افراد کے قومی اقتصادی طور پر قیمتی اداروں (چاہے وہ افراد ہوں یا معاشرے) کی مالی مدد کرنا ہے جو ملک کی ترقی میں کام کرتے ہیں یا عام بہبود کے لیے فائدہ مند ہیں۔

فن 2

BWBعوامی قانون کی کارپوریشن ہے۔ اس کی تنظیم، اس کی انتظامیہ اور سرگرمی اور اس کی ڈائریکٹر شپ کے بارے میں مزید تفصیلی نسخے پوری وزارت کے ذریعہ مرتب کیے جائیں گے۔

فن 3

BWBکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ پہلے سود سے پاک ٹریژری نوٹوں کا احاطہ کرے۔
مادی اثاثوں کے ذریعہ 50ملین سونے کے نشانات تک۔

مسئلہ صرف اس قانونی طریقے سے ہو سکتا ہے کہ کسی بھی وقت اور گردش میں جاری کی جانے والی رقم کی رقم کم از کم ایک ہی مالیت کی مادی سیکیورٹیز (سود سے پاک حفاظتی رہن، فروخت کے حفاظتی بل، مفروضے، وغیرہ) میں شامل ہو اور ادائیگی یا ٹریژری نوٹوں کی واپسی ایک مناسب وقت پر کسی ادارے کی آمدنی کے ذریعے محفوظ ہو یا زیادہ سے زیادہ مقررہ وقت کے اندر ہو سال

فن 4

بی ڈبلیو بی کے جاری کردہ ٹریژری نوٹوں کی وجہ سے وعدوں اور ضمانتوں کا مجموعہ
BWBکی کوریج ایسوسی ایشن تشکیل دیتی ہے۔

Machine Translated by Google

کسی بھی قسم کے قانونی لین دین جو سیکورٹی یا پراپرٹی کوریج کو پریشان یا نقصان پہنچاتے ہیں۔
کوریج ایسوسی ایشن سے تعلق باطل ہے۔
جائیداد یا ملکیت میں کسی بھی قسم کی اشیاء یا حقوق میں تبدیلیاں جو کوریج آرگنائزیشن سے مشروط ہیں، سیکیورٹیز کے وجود کو متاثر نہیں کرتی ہیں اور نئے خریدار کے لیے بھی اس چیز سے منسلک رہتی ہیں۔ ٹائٹل میں پیشرو ذاتی ذمہ داری سے صرف اسی صورت میں آزاد ہوتا ہے جب BWB مقروض کے فرد میں تبدیلی سے اتفاق کرتا ہے۔ متضاد انتظامات باطل ہیں...

فن 5

BWB کی کوریج تنظیم کے تمام اجزاء اور حقوق اس عوامی رجسٹر میں درج ہیں۔ اصول اور قانونی نتائج اس کتاب کے لیے اسی طرح درست ہیں جیسا کہ رجسٹر کے لیے؛ رجسٹر پر عوام کا اعتماد اور اپنے آپ میں حق کا مفروضہ ہے۔

رجسٹر یا اس کے متعلقہ حصوں تک رسائی ہر اس شخص کو دی جاتی ہے جو رسائی میں قانونی دلچسپی کا ثبوت دیتا ہے۔

بیلنس جیسی سمری جاری کردہ ٹریژری نوٹوں کی کل رقم کے ساتھ ساتھ ان کے لیے BWB کی واجب الادا سیکیورٹیز کی کل رقم کے ساتھ ساتھ اضافے اور کٹوتیوں، اور ٹریژری نوٹوں کی کامیاب ادائیگیوں اور چھٹکارے پر سالانہ شائع کی جاتی ہے۔

فن 6

BWB کے ٹریژری نوٹ قانونی کرنسی ہیں۔ ہر ایک کو ریاست کی دیگر قانونی کرنسیوں کی شرح مبادلہ کے مقابلے میں ان کی قیمت کی پوری شرح پر قبول کرنا ہوگا۔
اگر کوئی قرض دہندہ مذکورہ بالا کم از کم شرح تبادلہ پر ادائیگی کے بجائے BWB کے ٹریژری نوٹوں کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے، تو مقروض ہے، جب تک اس نے اصل میں ٹریژری نوٹوں میں ادائیگی کی پیشکش کی ہے، اس رقم کے قرض سے آزاد ہے۔

BWB ٹریژری نوٹ بلا سود جاری کرتا ہے اور ایک معاہدے میں، ایشو کے ادوار اور نرخوں کے بارے میں باہمی قانونی حالات کی عمومی اور خصوصی شرائط، قرض دہندہ کی طرف سے ادا کی جانے والی سیکیورٹیز اور رہن کے ساتھ ساتھ ادائیگیوں اور دیگر متعلقہ قانونی شرائط پر اتفاق کرتا ہے۔ ان معاہدوں کی ایک کاپی کو کوریج ایسوسی ایشن کے رجسٹر میں اندراجات کے ضمیمہ کے طور پر سب کے لیے قابل رسائی بنایا جاتا ہے۔

BWB قرضوں کی وابستگی اور سالانہ وصولیوں کے لیے انتظامی اخراجات کے لیے سرچارجز یا فیسوں کا تعین کرنے یا یکساں عوامی انداز میں کسی بھی وقت متعلقہ پریمیم یا چھوٹ کا تعین کرنے کے لیے جائز ہے۔

آرٹ میں طے شدہ کم از کم شرح سے زیادہ شرح کا شمارہ یا اسٹاک ایکسچینج کوٹیشن۔ 1 جائز ہے۔

ادائیگی صرف اسی قسم کے ٹریژری نوٹوں میں کی جا سکتی ہے جو جاری کیے گئے ہیں۔

فن 7

BWB کی سرگرمی، جہاں تک اس قانون میں موجود نسخوں کے مشاہدے تک پھیلی ہوئی ہے، ایک عوامی نگران کونسل کے کنٹرول اور نگرانی سے مشروط ہے جس میں وزیر خزانہ یا اس کے نام کا کوئی نمائندہ، وزیر داخلہ یا اس کی طرف سے نامزد کیا جانے والا نمائندہ، وزیر انصاف یا اس کی طرف سے نامزد کیا جانے والا نمائندہ اور پارلیمان سے دو سال کے لیے منتخب ہونے والے تین افراد پر مشتمل ہے۔

آرٹ.8

جرمانے کی شق: کوریج ایسوسی ایشن کی سیکیورٹیز کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانے اور اسی طرح تجارتی یا روایتی، خاص طور پر اسٹاک ایکسچینج، تعمیراتی بینک نوٹوں کی تخریب کاری یا اس کی ایکسچینج ریٹ ویلیو یا ایسا کرنے کی کوشش کے لیے قید کی سزا۔ اس کے علاوہ، اس کے لیے اعلیٰ مالیاتی جرمانے، یہاں تک کہ فقہی افراد کو بھی۔

"ایگزیکٹو کنڈیشنز" میں اس کے بعد بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ایڈوائزری بورڈ کی تشکیل پر عین مطابق نسخے جاری کیے گئے جس میں وزارتوں، پارلیمنٹ اور بلڈرز کے نمائندے شامل ہیں۔ ایسے مشاورتی بورڈ کا کام تعمیراتی نوٹوں کے قانونی استعمال پر کنٹرول، ادائیگیوں کی جانچ، فرضی معاوضوں کی مزید تصدیق، سود سے پاک تعمیراتی نوٹوں کے ساتھ رہن کے اڈوں کی منظوری وغیرہ ہے۔

اس کے بعد مزید شرائط نے ادائیگی اور کلیئرنس کو منظم کیا، تعمیراتی نوٹوں کی جاری کردہ سیریز اور اس کے لیے رجسٹرڈ سیکیورٹیز پر اسٹاک پوسٹنگ، اور مزید، منظور شدہ تعمیراتی ڈیزائن وغیرہ پر مزید نسخے، اس وقت اس طرح کے سوشل بینک کے قیام کی حوصلہ افزائی ہاؤسنگ کی بہت زیادہ ضرورت اور حالات کی وجہ سے فراہم کیے گئے تھے کہ ریخ کسی بھی طریقے سے صوبے کو کسی بھی طرح سے متاثر نہیں کر سکتا تھا۔ ہاؤسنگ دفاتر کے متعلقہ ادارے یقیناً یہاں اور وہاں رہنے کی جگہیں خالی کر سکتے ہیں –لیکن وہ کوئی نئی رہائش نہیں بنا سکے۔ نئی تعمیراتی سرگرمی کو مواد کی کمی کا سامنا کرنا پڑا، سب سے بڑھ کر یہ کہ کرائے پر موجودہ ہنگامی کنٹرول کے ساتھ، نئے مکانات کی تعمیر نجی سرمائے کے لیے بالکل "غیر منافع بخش" تھی۔

ریخ اور صوبوں کی طرف سے نام نہاد کھوئے ہوئے تعمیراتی اخراجات کی کوریج کے لیے دی گئی گرانٹس کرنسی کی قدر میں کمی کے لیے کافی نہیں تھیں۔
یہاں تک کہ انفرادی مکانات کی تعمیر بھی یہاں شروع ہوئی اور وہاں عام رہائش کی پریشانی دور نہ ہوسکی۔ یہاں تک کہ سستے رہن کی رقم کی تخلیق بھی ناممکن تھی کیونکہ، اس وقت مقررہ کرائے کے ساتھ، یہاں تک کہ سب سے سستی تعمیراتی رقم بھی 4%سود کو روکتی تھی۔

اس لیے ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ بنیادی مشاہدات میں پہلے ہی تجویز کیا گیا ہے، سب سے بڑی ضرورت کے باوجود -ناکافی منافع کی وجہ سے -ضرورت کو پورا نہیں کیا جاتا۔

اب، اگر کوئی سالانہ بار بار آنے والے سود کے بوجھ کو ہٹانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر کوئی مکان کی ضرورت والوں کے لیے سود سے پاک ذرائع فراہم کرنے کا انتظام کرتا ہے، تو ہاؤسنگ مارکیٹ کو ایک شاندار انداز میں متحرک کرنا ممکن ہے۔ تاہم اس کے ساتھ نہ صرف خوفناک رہائش کی ضرورت کو اس کے تمام سماجی اور صحت کے نقصانات کے ساتھ ختم کیا جائے گا بلکہ اندرونی مارکیٹ کو بھی غیرمعمولی انداز میں متحرک کیا جائے گا کیونکہ تمام لاتعداد ذیلی تجارت، تالہ ساز، بڑھئی، چھت ساز، پلمبر، گلیزیئر، انسٹالرز، سیرامسٹ، اس کے بعد فرش بنانے والے، پینٹ کرنے والے اور پینٹ کرنے والوں پر انحصار کرتے ہیں۔ حصہ کام اور روٹی تلاش کرتے ہیں اور اپنی خریداری کی صلاحیت میں مضبوط ہوتے ہیں۔

تاہم اس کا مطلب یہ ہے کہ بلاسود تعمیراتی رقم میں پیش کی جاتی ہے۔

یہ تعمیراتی نوٹ "سوشل کنسٹرکشن اینڈ اکنامک بینک" جاری کرتے ہیں۔
سپلائرز اور کاروباری افراد کو اس رقم سے تعمیرات کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ عمارت کا مالک 50-30 سال کی مدت کے اندر تعمیر کے کردار اور استحکام کے مطابق بلاسود وصول شدہ رقم کو مناسب اقساط میں واپس کرتا ہے۔ تعمیراتی نوٹ ریخ کی رقم یا صوبائی رقم سے بالکل اسی طرح مختلف ہیں جس طرح ریخ بینک کے نوٹ قرض کے خزانے کے نوٹوں سے مختلف تھے۔ ان تعمیراتی نوٹوں میں، جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے، اس حقیقت میں ان کی مکمل مواد کی کوریج ملتی ہے کہ، ایک ہی وقت میں، تعمیراتی بینک کے کریڈٹ پر، جاری کردہ نوٹوں کے برابر رقم، نئے مادی اثاثے (مکانات)

Machine Translated by Google

جو قانونی طور پر اسی رقم میں سود سے پاک رہن کی رجسٹریشن کے ذریعے محفوظ ہیں۔

عملی طور پر یہاں بھی نئی عمارتوں کی پوری قیمت تعمیراتی نوٹوں میں نہیں دی جائے گی بلکہ صرف عمارت کے اصل اخراجات دیے جائیں گے۔ اس لیے زمین کو کم از کم بلڈرز یا بلڈنگ سوسائٹیز یا کمیونٹیز کو دستیاب کرانا ہو گا اور اس سے آگے، عمارت کی قیمت کا کم از کم 10-30% ان لوگوں کے ذریعہ تیار کیا جانا چاہیے جن کو رہائش کی ضرورت ہے، جس میں سے 5% کو تعمیراتی بینک کے انتظامی اخراجات کی کوریج کے لیے وہاں رکھنا ہے۔

پھر ادائیگی کسی سود کے مزید حساب کے بغیر ہوتی ہے۔ اس طرح گھر کے مالکان کی مفت جائیداد ان کے گھروں میں سال بہ سال بڑھتی رہتی ہے اور اسی طرح جاری کردہ تعمیراتی نوٹوں کی کوریج کے طور پر کل ایسوسی ایشن میں برقرار رکھی گئی اقدار۔

اس طرح گردش میں تعمیراتی نوٹوں کی مقدار متاثر ہونے والی ادائیگیوں کے مطابق کم ہو جاتی ہے۔

اس تعمیراتی رقم کا قانونی کردار سوائے بانڈ کے ایشو کے اور کچھ نہیں۔
اس بانڈ کا مقروض کنسٹرکشن بینک ہے۔ بانڈ کا قرض دہندہ اس کا موجودہ مالک ہے۔
یہ بانڈ.

بانڈز جاری کرنے سے کسی کو منع نہیں کیا جا سکتا، یہ ہمیشہ صرف بیرونی حالات کا سوال ہوتا ہے، آیا کسی کے جاری کردہ بانڈز کو عام طور پر ادائیگی کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کئی بار ذکر کیا جا چکا ہے، تعمیراتی نوٹ ہمیشہ اور کسی بھی قابل فہم معاشی اور سیاسی حالت کے تحت ان کے خلاف مادی اثاثوں سے مکمل طور پر محیط ہوتے ہیں۔ اس لیے بینک کے کسی بھی وقت مشکلات میں پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تاہم آفاقی قبولیت کی ضمانت اس لمحے کی جاتی ہے جب ریاست تعمیراتی نوٹوں کے محدود وقت تک چھٹکارے کی ضمانت قبول کرنے کا وعدہ کرتی ہے اور، نوٹوں کی مدت کے دوران، اپنے رجسٹروں میں ان نوٹوں کو بطور ادائیگی قبول کرتی ہے یا جب انہیں ادائیگی کا قانونی ذریعہ قرار دیا جاتا ہے۔

اب ضمانت کی اس طرح کی منظوری کا مطلب ریاست کے لیے، عملی طور پر، کم سے کم بوجھ نہیں ہے۔ اس کے برعکس. آج ریاست کو درحقیقت خرچ کرنا چاہیے اور اس پر سود ادا کرنا چاہیے، اور پھر عام ٹیکسوں کے ذریعے، بے شمار لاکھوں سالانہ تعمیراتی اخراجات کے لیے منظور شدہ گرانٹس کے لیے وصول کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اسے مکمل طور پر منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

اس طرح اب ریاست کی طرف سے دی جانے والی گرانٹس واقعی ضائع ہو گئی ہیں جن کی وصولی کمیونٹی کو کرنی چاہیے، اور جو کچھ خوش نصیب لوگوں کے پاس جاتی ہے جو واقعی اس طرح کی گرانٹ حاصل کرنے کے قابل تھے۔

اس طرح، یہاں تک کہ جب بلاسود تعمیراتی نوٹ وصول کرنے والوں میں سے ایک مجرم کسی وقت اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر سکتا، تو یہ ریاستی بجٹ کی بہت زیادہ بچتوں کے سلسلے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا ہے کیونکہ اسے بھی، اس طرح سے کوئی قربانی دینی پڑتی ہے جو مکمل طور پر ضائع ہو جاتی ہے۔

چونکہ یہ ایک عظیم سماجی اہمیت کے کام کا سوال ہے، اس لیے اسے قائم کرنا جائز ہے۔
خود مختار عوامی قانونی کارپوریشن بطور آلہ کار اور اس پر عمل درآمد کرنے والا۔

اس طرح اس ادارے کو نجی معاشی سماجی شکلوں کے دائرے سے نکال دیا جائے گا جس سے فطری طور پر لوگوں کی نظروں میں ذاتی منافع اور افزودگی کے ارادے وابستہ ہیں۔ دوسری طرف، ادارے کو خالص ریاستی ادارے کے دائرہ کار سے نکال دیا جائے گا، جس کے خلاف، مکمل طور پر ناانصافی کے بغیر، عوام کے درمیان تمام معاشی معاملات میں ایک خاص نفرت موجود ہے۔

نفاذ کے ضوابط میں سب کچھ ریکارڈ کیا جانا ہے جو بنیادی طور پر ہے۔
عوام کے لیے اور بینک کے کاروباری انتظام کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہے۔

Machine Translated by Google

مجوزہ مشاورتی کونسل اس سے آگے اپنے اثر و رسوخ کو محسوس کر سکتی ہے۔ مشاورتی کونسل خود ایک بار پھر متعلقہ تمام مفاد پرست گروہوں کی عکاس ہے۔

ایک عوامی قانونی کارپوریشن کے طور پر ایک تعمیراتی بینک کے قیام کا یہ خوشگوار ضمنی اثر بھی ہے کہ اس طریقے سے دولت کی قدروں کا پورا کمپلیکس ریاست کی ملکیت کے طور پر نہیں بلکہ ایک آزاد قانونی ادارے کی ملکیت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جو کہ تعمیراتی بینک ہے۔

اس تعمیراتی بینک کی عدالتی تعمیر یا قانونی کردار اس طرح درج ذیل ہے: تعمیراتی بینک ایک قانونی ادارہ ہے جس کی وجہ سے اسے عوامی قانونی کارپوریشن کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے یا قائم کیا جاتا ہے۔ یہ تعمیراتی بینک ہرگز انفرادی اراکین پر مشتمل نہیں ہے۔ یہ خود ان حقوق اور فرائض کا علمبردار ہے جو اس کی سرگرمی سے تیار ہوتے ہیں۔ تاہم یہ ایک سرکاری ادارہ نہیں ہے اور نہ ہی ریاستی ادارہ ہے، نہ کسی ریاستی ادارے کا رکن ہے۔

ایسی قانونی شکل کی تخلیق درحقیقت کوئی عام اور روایتی چیز نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود، قانون میں پہلے سے ہی کچھ فراہم کیا گیا ہے؛ تاہم موجودہ دور کے حالات جدید طرز کے متعلقہ اداروں کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہاں درحقیقت خدمت اس وقت ہوگی جب اس قسم کی کوئی چیز قائم ہو جائے: یہ کہ، ایک خاص طریقے سے، زمانہ کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے روایت کی حدوں سے آگے نکل جائے۔

کاروبار کا طرز عمل کس طرح آگے بڑھتا ہے اس کی انفرادی مثال کے ساتھ بہترین وضاحت کی جانی چاہئے: کنسٹرکشن بینک ان بنیادی باتوں اور پیشگی شرائط کو پہلے سے ہی بتاتا ہے جن کو پورا کرنا ضروری ہے اگر کنسٹرکشن بینک رقم کی منظوری کی درخواست پر غور کیا جائے۔

درخواست دہندہ اپنی درخواست کو ضروری دستاویزات کے ساتھ کنسٹرکشن بینک کو بھیجتا ہے اور مثبت صورتوں میں ان لوگوں کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے جنہیں رہائش کی ضرورت ہوتی ہے (مکان کے مالکان)۔

اس معاہدے میں سب سے پہلے وہ سب کچھ فراہم کیا جاتا ہے جو تعمیراتی بینک آرڈیننس اور نفاذ کے ضوابط بیان کرتے ہیں، اس طرح تعمیراتی رقم کو صرف عمارت کی تعمیر کے لیے استعمال کرنے کی ذمہ داری، رہن کی حیثیت کی ذمہ داری اور ادائیگی کی ذمہ داریاں۔ لیکن، اس کے علاوہ، دیگر تمام قانونی شرائط اس معاہدے میں رکھی جائیں گی۔ خاص طور پر اس بات کا تعین کرنا ضروری ہے کہ جس کو مکان کی ضرورت ہے اسے دوبارہ جائیداد بیچنے کا جواز نہیں ہے، جو کہ رہن کے آرڈر میں پہلے ہی عملی طور پر نمایاں ہو چکی ہے۔ وراثت کی منتقلی اور ادائیگی کی ناقص صورت حال کی شرائط کو ایک یا زیادہ ادائیگی کی قسطوں کے مطابق ترتیب دیا جانا چاہیے۔

(تفصیلات اس معاملے کی نوعیت سے پیدا ہوتی ہیں)۔

چونکہ تمام ڈیلیوری فرموں اور تمام کارکنوں کو صرف کنسٹرکشن بینک نوٹوں میں ادائیگی کی جاتی ہے جو کنسٹرکشن بینک خود تیار کرتا ہے، اس لیے کنسٹرکشن بینک نوٹ پہلی بار تمام حالات میں صرف اس حد تک گردش میں آتے ہیں کہ ادائیگیوں کے مساوی رقم جائیداد میں جمع ہوتی ہے۔ کارکنوں اور سپلائرز سے، تعمیراتی بینک نوٹ عوام تک پہنچتے ہیں؛ موجودہ سیکیورٹیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خاص طور پر چونکہ ریاست تعمیراتی بینک نوٹوں کی ضمانت لیتی ہے اور ریاستی خزانے کنسٹرکشن بینک نوٹوں کو ادائیگی کے طور پر قبول کرتے ہیں، عوام دیگر پیسوں کی طرح تعمیراتی بینک نوٹوں کو بھی قبول کریں گے۔ لہٰذا، یہ گھر کے مالک پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ کنسٹرکشن بینک کو سالانہ 2فیصد قرض کی رقم کنسٹرکشن بینک نوٹوں میں ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو کیسے پورا کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، عمارت کے مالک اور کنسٹرکشن بینک کا رہن رکھنے والے کو ہر سال %2کنسٹرکشن بینک نوٹ گردش میں پائی جانے والی رقم سے تیار کرنا چاہیے۔ عملی طور پر ایسا ہو گا کہ رہن کے قرض دہندہ کنسٹرکشن بینک نوٹ اکٹھا کریں گے جو درحقیقت مقامی رقم کے ساتھ ان کے واجبات کی ادائیگی کی تاریخ ختم ہونے سے پہلے گردش کر رہے ہوں گے اور اس کے ذریعے ان کی ادائیگی پوری ہو جائے گی۔

Machine Translated by Google

ذمہ داری ایک خاص طور پر موزوں جگہ جہاں تعمیراتی بینک نوٹ حاصل کیے جائیں وہ تعمیراتی سائٹیں ہوں گی جو کسی بھی وقت کام میں مل سکتی ہیں۔

اگر کوئی یہ خیال کرنے کے لیے کہ ایک سال میں میونخ میں 10ملین کے تعمیراتی بینک نوٹ جاری کیے جاتے ہیں، تو اس سے سالانہ 200,000سونے کے نشان تعمیراتی بینک میں واپس آ جائیں گے۔ اس طرح، زیادہ سے زیادہ 50سال کے بعد، پورے 10ملین واپس آچکے ہوں گے اور کنسٹرکشن بینک کے ذریعہ جمع کیے گئے ہوں گے، 50سال بعد زیادہ سے زیادہ اس سے بنائے گئے مکانات اس کے ساتھ واپس کردیئے جائیں گے اور ان کے مالکان کی قرض سے پاک جائیداد بن جائیں گے۔ پوری ادائیگی سودوں کے لیے بیکار ادا کیے بغیر ہوئی ہے۔ ادائیگی مزید کچھ نہیں سوائے کنسٹرکشن بینک کے قیام کے آسان ذرائع سے مکمل ہوتی ہے، جو کہ ریاستی ضمانت کے ساتھ پابند ہے۔

سماجی ایکٹ اس حقیقت پر مشتمل ہے کہ ریاست نے مکانات کی قیمت بالکل بغیر کسی چیز کے پیدا کی ہے، کہ اس نے اس پوری عمارت کی تعمیر سے ہزاروں مزدوروں اور تاجروں کے لیے آمدنی پیدا کی۔ اگر کوئی فرض کرے کہ یہ ہزاروں انفرادی مکانات کا معاملہ ہے تو اس کے ساتھ ہزاروں بے زمین زمینداروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

مختلف اعتراضات اور تحفظات کیے جائیں گے، جن میں سے سب سے اہم تجویز کیا جا سکتا ہے:

.1افراط زر کا اعتراض۔ یہ اعتراض اتنا ہی کم نظر ہے جتنا کہ یہ غیر متعلقہ ہے۔ جیسا کہ پہلے اقتباسات میں پہلے ہی وضاحت کی گئی ہے، افراط زر صرف اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب بے نقاب رقم جاری کی گئی ہو۔ یہاں مواد کی کوریج تعمیراتی بینک نوٹوں کے خلاف ہے۔ لہذا یہ غیر ضروری ہے اگر تعمیراتی بینک نوٹوں کی بھی کافی مقدار گردش میں آجائے۔

.2یہ اعتراض کہ یہ معاملہ نیا اور غیر تجربہ شدہ ہے۔ یہ اعتراض ناقابل عمل ہے، اور یہ معاملہ شاید جرمنی کے لیے نیا ہے۔ دوسری جگہوں پر، مادی اثاثوں میں شامل اس طرح کے سود سے پاک قرض کے سرٹیفکیٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی مخصوص مثال انگریزی وارنٹ ہے جو سو سال پہلے متعارف کرایا گیا تھا اور آج بھی محفوظ ہے۔ وارنٹ ایک ایسا حکم ہے جو مالک کو ایک خاص مرکزی گودام میں رکھے گئے خام لوہے کی ایک خاص مقدار کا حق دیتا ہے۔ یہ وارنٹ نوٹ بطور کرنسی استعمال ہوتے ہیں۔ وارنٹ کی قوت خرید میں صرف وہی اتار چڑھاؤ ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عالمی منڈی میں خام لوہے کی قیمت ہوتی ہے۔

اگر ہمارے پاس جرمنی میں ہوتے، مثال کے طور پر، ایسے وارنٹ، یہ جرمن کرنسیوں اور ان کے اتار چڑھاو سے مکمل طور پر آزاد ہوتے۔ ان وارنٹس کی قیمت خام لوہے کی قیمت سے متعلق تھی، اور بدلے میں ان قیمتوں کی قدر کرنسی کے سلسلے میں خود بخود ریگولیٹ ہو جاتی تھی۔

وارنٹ میں ہمیں اس سود سے پاک قرضہ سرٹیفکیٹ اور مادی اثاثہ کے زیر احاطہ قرض کے آرڈر کی مقبول نوعیت کی نمایاں مثال ملتی ہے۔

جہاں تک قابل ذکر اور قومی اقتصادی طور پر اہم نئی عمارتوں کی تعمیر کا احساس ہونا ضروری ہے، پوری کالونیوں کو سلسلہ وار تعمیر کرنا ضروری ہے۔

یہ ایک عیب دار نقطہ نظر ہو گا اگر کوئی شخص انفرادی مکانات یا یہاں تک کہ چھت والے مکانات صرف اسی صورت میں تعمیر کرنا چاہے جب گھر کی تلاش کرنے والا شخص خود مالک بننا چاہے۔

جس نقصان کا ازالہ کرنا ہے وہ رہائش کی پریشانی ہے، اس طرح یہ بنیادی طور پر رہائش کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ بنیادی طور پر رہائش کے مواقع پیدا کرنے کا معاملہ ہے۔ اس ضرورت کو اس حقیقت سے بھی پورا کیا جائے گا کہ کرائے کے فلیٹوں کی کمرشل تعمیر کو فروغ دیا جائے۔ اس لیے کوئی بھی چیز پرانے طرز کے کرائے کے مکان کے مالک کو نئے کرائے کے مکان کی تعمیر کے لیے تعمیراتی بینک نوٹ وصول کرنے سے نہیں روکتی۔ خاص طور پر ایسے افراد کے معاملے میں پوری عمارت کے صرف 10%سے زیادہ رقم کی پیشگی ادائیگی کا مطالبہ کرنا ممکن ہو گا۔

Machine Translated by Google

قدر ان میں سے بہت سے لوگ گھروں کی تعمیر کے لیے اپنے ذرائع سے کافی رقم خرچ کرنے کے لیے تیار اور اس پوزیشن میں ہیں کہ اگر وہ کنسٹرکشن بینک سے اسی طرح کی بقایا یا جزوی رقم سود سے پاک گرانٹ کے طور پر وصول کرتے ہیں۔ بلاشبہ تعمیراتی بینک کے پیسوں کی سود سے پاک نوعیت بلڈنگ مارکیٹ کی بحالی کے اس پہلو کو مدنظر رکھنا ممکن بناتی ہے جو بڑے شہروں کے لیے انتہائی اہم ہے۔

تاہم یہ سماجی تعمیراتی اور اقتصادی بینک بعد میں ہاؤسنگ عمارتوں کی مالی اعانت کی حدوں سے آگے نکل جائے گا تاکہ قومی اقتصادی طور پر اہم کاموں، صنعتوں، اجتماعی کاموں، زراعت میں بہتری وغیرہ کو بلا سود کریڈٹ جاری کیا جا سکے، چاہے اس کی ادائیگی کی مدت کم ہو۔

Machine Translated by Google

ٹیکس کے بغیر ریاست

نیشنل سوشلسٹ ریاست کا بنیادی مقصد ہے: ٹیکس کے بغیر ریاست۔ اگر موجودہ دور کے حالات میں یہ ایک پاگل یوٹوپیا کی طرح لگ سکتا ہے، اگر یہ بہت سے لوگوں کو ایک ایسا وعدہ لگتا ہے جو کہ سچ ہونا بہت اچھا ہے، تو ہم جانتے ہیں کہ یہ ہدف پوری طرح سے قابل رسائی ہے، کم از کم اس حد تک کہ ٹیکس کے بہت زیادہ دباؤ کو آبادی سے ہٹایا جائے۔

پوری وضاحت کے ساتھ ہم نے پچھلے ابواب میں اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے کہ آج تقریباً تمام ٹیکس صرف سود کی ادائیگی سے کھا جاتے ہیں۔ ہم روٹی کے ہر ٹکڑے پر ٹیکس ادا کرتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں، ہر گرم پارلر پر ٹیکس کی زیادتی ہوتی ہے، کبھی خریداری پر سیلز ٹیکس کا بوجھ پڑتا ہے۔
لیکن ہر وہ چیز جو اس طرح ٹیکس میں جاتی ہے، اب تک، صرف تلافی قرضوں پر ٹیکس ادا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

یہ ہمیشہ ذائقہ اور تنقیدی فہم کی کمی کو دھوکہ دیتا ہے اگر کوئی اس طرح کے بنیادی مقصد کو مسترد کرتا ہے کیونکہ بلا شبہ ٹیکس کے بغیر ریاست ایک یوٹوپیا ہے۔ ایک جو موجودہ دور کی مالیاتی سیاست کے وسیع اور پیچیدہ راستوں پر ہمارے ساتھ چل پڑا ہے اور جس نے Ariadne کے دھاگے -ریاست کے مفاد کی ذمہ داری کو نہیں کھویا ہے، اس کے لیے بھی Minotaur کے اس بھولبلییا سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا ایک آسان چیز ہوگی۔

وہ جو اپنے آپ کو انحطاط سے اوپر اٹھاتا ہے اور ایک اعلیٰ نقطہ نظر سے سروے کرتا ہے جس میں کنکشن بیان کیے گئے ہیں:
ریاست کی سودی ذمہ داری -ٹیکس -افراط زر، وہ جس نے مغربی ثقافتی دائرے کی تمام قوموں کی سودی ذمہ داری کو ہر چیز پر حاوی ہونے کی حقیقت کے طور پر تسلیم کیا ہے، وہ جس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم ایک ایسے دور میں رہتے ہیں جو صحت مند اور معقول حالات کے درمیان کام نہیں کر سکتا، خاص طور پر دولت کے درمیان کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ ریاست اپنی مالی خودمختاری کی بنا پر قرض کے راستے کی مکمل پابند نہیں ہے لیکن یہ کہ وہ تخلیقی طور پر اپنے حق کے ذریعے تمام بڑے عوامی ریاستی کاموں کی مالی اعانت کر سکتی ہے، اس کے لیے مالیاتی سیاسی نئی دنیا میں ایک ایسی ریاست کا مطالبہ کرنا صرف آخری قدم ہے جس میں ریاستی مالیاتی انتظامیہ ریاست کے شہریوں سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کرنا اپنا اولین کام نہیں سمجھتی ہے بلکہ اس کے برعکس قومی معیشت پر ہر قسم کے ٹیکس کے بوجھ کو ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالتی ہے۔

ہم عددی ثبوت پیش کرنے کی پوزیشن میں ہیں کہ ٹیکس کے بغیر ریاست بالکل بھی یوٹوپیا نہیں ہے لیکن اس کا امکان ہر منظم ریاستی بجٹ میں دیا جاتا ہے اگر ریاست خود کو سود کے بوجھ سے آزاد کر لے۔ یہ کہ وہ اس کا حساب طلب کیے بغیر بھی ایسا کر سکتا ہے، یہ ریاستی دیوالیہ پن کی تاریخ سے ثابت ہے جو درجنوں ایسے واقعات سے متعلق ہے جن میں ریاستیں دیوالیہ پن کے ذریعے اپنے اوپر پڑے سود اور قرضوں کے بوجھ سے بچ گئیں۔

یہاں ایک بار پھر تفصیل میں جانے کے لیے ہمیں بہت دور لے جائے گا جو میں نے اپنے چھوٹے سے سیاسی کام، ریاستی دیوالیہ پن میں دیا ہے: حل، یعنی عوامی قرضوں سے سود کی ادائیگی کو بیک وقت بانڈز کو سود سے پاک بینک اثاثوں میں تبدیل کرنا، کسی بھی طرح سے ریاست کے اس بینک کے نام کو بدنام کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے سود کے پابند قرض سے لوگ دراصل ریاست اور معیشت کی ناقابل برداشت زنجیروں سے آزادی کی علامت ہیں۔

تاہم، سود کی ان ادائیگیوں کی ایڈجسٹمنٹ، جنگ سے پہلے ہی، پوری ریاستی انتظامیہ کے لیے ریاستی اخراجات کی کوریج کو ممکن بنا دیتی۔ میں نے 1911 کا باویرین ریاست کا بجٹ بطور مثال پیش کیا ہے۔ اس وقت، نام نہاد تجارتی ریاستی اداروں (ریلوے، پوسٹ اور ٹیلی گراف) سے باویرین ریاست کی آمدنی 120 ملین گولڈ مارکس تھی، ریاستی جنگلات کی آمدنی 40 ملین تھی۔ کل

Machine Translated by Google

انصاف کے انتظام کے لیے پوری ریاستی انتظامیہ کے اخراجات (تمام ضلعی عدالتیں اپنے پورے عملے اور مادی اخراجات کے ساتھ، تمام صوبائی عدالتیں، علاقائی عدالتیں اور میونخ، نورنبرگ وغیرہ میں اعلیٰ ترین قانونی عدالتیں) 27ملین ہیں۔ پوری باویرین ریاست کی پوری بڑی اور اتنی احتیاط سے تیار شدہ داخلی انتظامیہ کے لیے –اس طرح متعدد ضلعی عدالتوں کے لیے، کاؤنٹی حکومتوں کے لیے، میونخ کے محکمہ پولیس کے لیے، جنڈرمیری کے لیے، مزید متعدد دیگر اداروں اور حکام کے لیے جیسے طبی حکام، صوبائی ویکسینیشن ہسپتال، تحقیقی ادارے برائے خوراک اور نیم لگژری فوڈز، ایڈمنسٹریٹر اور نیم عیش و آرام کی اشیاء کے لیے۔ عدالت، صوبائی شماریاتی دفتر، میٹرولوجیکل اتھارٹیز، انشورنس چیمبرز وغیرہ کو ریاستی بجٹ میں تقسیم کیا گیا۔ تعلیم، اسکول اور چرچ کے لیے، اس طرح خاص طور پر تمام مڈل اسکولوں، ثانوی اسکولوں، پریپریٹری اسکولوں، لاطینی اسکولوں، ثانوی تعلیمی اسکولوں، جونیئر ہائی اسکولوں، اعلیٰ پیشہ ورانہ اسکولوں، اساتذہ کی تربیت کے اداروں کے لیے، تمام ریاستی تعمیراتی اسکولوں اور ماہر اسکولوں، تجارتی اور موسیقی کے اسکولوں، زرعی اور ضلعی کاشتکاری 1911میں تعلیم 40ملین اسکولوں کے لیے، -خواتین کے لیے تحقیقی اسکولوں کے لیے۔ تعلیمی ادارے، اور پھر، سب سے بڑھ کر، یونیورسٹیوں کے لیے ان کے بے شمار مجموعوں اور اداروں کے لیے، ٹیکنیکل یونیورسٹی، دیگر آرٹس یونیورسٹیوں کے لیے، تجارتی یونیورسٹیوں کے لیے، موسیقی کی اکیڈمی کے لیے، پھر میکسیمیلیانیم 81کے لیے، اس کے بعد سائنس اور آرٹ کے مرکزی اداروں کے لیے، اکیڈمی آف سائنسز، ریاستی ریاستوں کا مجموعہ۔ لائبریری، ریاستی تھیٹر وغیرہ، وزارت ثقافت کی سرگرمیوں کے ان وسیع میدانوں کے لیے اس کے ہزاروں اہلکاروں کے ساتھ، اس کے مجموعوں اور عجائب گھروں میں فن کے بے پناہ خزانے کے ساتھ، جن سب کے لیے درحقیقت عمارتوں، انتظامیہ اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے، 1911میں مجموعی طور پر 51ملین کی رقم تقسیم کی گئی۔ وزارت خزانہ کے شعبے کے اندر ، جو درحقیقت صرف لوگوں سے پیسہ نکالنے کے کام ہی نہیں کرتی، سینکڑوں جنگلات کے ساتھ جنگلاتی انتظامیہ کی سرگرمیاں جھوٹ بولتی ہیں، مزید کانوں کا انتظام، سمیلٹنگ ورکس، سالٹ ورکس، پورے مرکزی اور ذیلی کسٹم دفاتر، مرکزی ٹکنالوجی کا دفتر، ریاستی قرض انتظامیہ اور اسٹیٹ بینک، اس کے بعد ایس پی کے سروے کے دفتر اور اس کے علاوہ محکمہ خزانہ کے دفتر بھی۔ انتظامیہ، کورٹ بریوری آفس، میونخ وغیرہ۔ اسی طرح بہت بڑے ادارے نے 15ملین کا خرچہ کیا۔ وزارت ٹرانسپورٹ کے اخراجات اس کے اپنے آپریشنل ریونیو سے پورے کیے جاتے تھے، دوسری جانب پرانے سرکاری ملازمین کی پنشن کے لیے تقریباً 36ملین کی بہت زیادہ رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

اس طرح، مجموعی طور پر انصاف کی انتظامیہ، عمارتوں سمیت اندرونی انتظامیہ -جن کا میں نے اوپر ذکر نہیں کیا -اور مالیاتی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ تعلیم اور ترقی، اور پنشن کا مطالبہ 167=36+13+51+40+27ملین ہے۔

سرکاری اداروں، ڈاک اور ریلوے، کانوں اور جنگلات نے جو سرپلسز سرکاری خزانے کو تقریباً 160ملین میں پہنچایا، وہ دراصل پورے بڑے بڑے ریاستی انتظامی آلات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوں گے –بغیر ٹیکس کے!

ٹیکسوں کے بغیر ریاست اس طرح ایک حقیقت ہوتی، اگر باویرین لوگوں سے حاصل کیے گئے کل ٹیکس، یعنی 60ملین براہ راست ٹیکس اور 53ملین بالواسطہ ٹیکس، اور اس کے علاوہ 31ملین فیس، اس طرح مجموعی طور پر 134ملین، قرض کے سرمائے پر سود کی ادائیگی کے لیے مکمل طور پر استعمال نہ کیے جاتے۔ صرف باویرین ریاست کے قرضوں کے لیے سود کی ادائیگی

---

[80] Weihenstephanاپر باویریا میں 11ویں صدی کا ایک کلیسٹر ہے جو 1803میں جنگلات کے اسکول اور ریاستی شراب خانے میں تبدیل ہوا تھا۔

[81] میونخ میں Maximilaneumکو بادشاہ میکسمیلیان IIنے ڈیزائن کیا تھا۔ باویریا کے طلباء کی فاؤنڈیشن کی نشست کے طور پر۔ 1949کے بعد سے اس نے باویرین ریاستی پارلیمنٹ کو رکھا ہوا ہے۔

Machine Translated by Google

84.6ملین (!)کا مطالبہ کیا اور باویریا کو ریخ کے قرض سے سود کی ادائیگی کے لیے اسی طرح ریخ کو 50ملین فراہم کرنے تھے۔

میں نے ہماری ریاستی زندگی کے بڑے اور چھوٹے شعبوں کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ اس لیے بھی خاصا اہم معلوم ہوتا ہے کیونکہ نیشنل سوشلزم اس بات کو بھی ذہن میں رکھتا ہے کہ پرانی ریاست نے کتنا غیرمعمولی اور کتنا مثالی کام کیا ہے، جس کے لیے کسی اصلاح یا بہتری کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے جن کا کبھی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔
یہاں تک کہ ہر ریاستی ادارے کے لیے بھی یہ سچ ہے کہ اگر وہ ڈھلنا نہیں چاہے گا تو وہ ساکت نہیں رہ سکتا۔ بہت سے میدانوں میں ایک تازہ اور آزاد جذبے کو نقصان نہیں پہنچے گا، اور یہاں اور وہاں مکمل اصلاحات مناسب ہیں۔ ہمارے انتظامی آلات کی بہت سی شاخوں میں کم از کم ایک نئی روح داخل ہونی چاہیے، خاص طور پر سرکاری ملازم کی اپنے کاموں اور ان لوگوں کے حوالے سے جن کی وہ خدمت کرتا ہے، کی یقینی ذمہ داری کا جذبہ۔

صرف ایک فیلڈ کو مکمل طور پر غلط طریقوں پر مجبور کیا گیا تھا -ریاستی مالیاتی انتظامیہ۔
اگر اس طرح کے حالات جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے ممکن ہے، تو یہ واقعی اس بات کی علامت ہے کہ یہاں ایک بنیادی تبدیلی لانی چاہیے۔ اب یہ سچ ہے، تاہم، ریاست کے لیے جنگ سے پہلے ہی –اس وقت ریاست کو نجی قرضے کے سرمائے کے لیے سود کی خدمت میں شامل کیا گیا تھا۔
آمدنی کی مختلف شکلوں پر ٹیکسوں کی تقسیم کے سروے سے زیادہ حیران کن انداز میں اس وقت پہلے سے موجود قرض کے سرمائے پر ریاست کا انحصار کچھ بھی ظاہر نہیں کرتا۔ 1911کے بجٹ کے مطابق، جو ہم نے اب تک اپنے مشاہدات کی بنیاد پر کیا ہے، زمینی جائیداد کا تخمینہ 12.6ملین، ہاؤس پراپرٹی کا تخمینہ 12.1ملین، تجارتی اداروں کی 17ملین، لیکن دوسری طرف، کیپٹل پنشن جس کی کل پنشن آمدنی (!) 253ملین گولڈ مارکس صرف 10ملین ہے۔ اس طرح یہ واقعی ان لوگوں کے ساتھ ایک انتہائی دلکش سلوک ہے جو محنت کے بغیر زندگی گزار سکتے ہیں اور محنت کش آبادی کی قیمت پر کام کر سکتے ہیں۔

بے شمار چھوٹی پنشن آمدنی -ہم اس طرح 700-70ملین نمبروں کے پنشن گروپ کے بارے میں سوچ رہے ہیں -درحقیقت کیپٹل پنشن ٹیکس کی ذمہ داریوں کی بڑی تعداد کی نمائندگی کرتے ہیں، یعنی تقریباً ،150,000لیکن نہ تو ان کی سرمائے کے مفادات سے حاصل ہونے والی آمدنی اور نہ ہی ان کی ٹیکس کی ادائیگی، تقریباً 0.7ملین، یہ اعداد و شمار ہمارے لیے بجٹ میں اہم کردار ادا کرے گا، لیکن یہ ریاست کے لیے اہم کردار ادا نہیں کرے گی۔ ایسے حالات کہ بڑے قرض کے سرمائے نے ان لاکھوں چھوٹے سود وصول کرنے والوں میں ایک طاقتور حفاظتی محافظ پیدا کر دیا ہے جو کوششوں اور سود سے بغیر کام کی آمدنی کے خلاف تمام حملوں کے خلاف ہے۔

ان چھوٹے سود وصول کرنے والوں کو قائل کرنا فطری طور پر آسان ہے کہ ان کی بچت کو ایک حد تک مفادات کے پائیدار دعوے کی ضمانت دینی چاہیے، ان لوگوں کی مماثلت کے لیے جنہوں نے اپنی پوری زندگی محنت کی ہے اور حقیقت میں ریاست میں پنشن وصول کرنے والوں کے لیے اپنی بچت کے لیے کام کیا ہے اور ملازمین کے حالات واضح ہیں۔ لیکن جو چیز اس رویہ کو پنشن کے خیال سے الگ کرتی ہے وہ بنیادی فرق ہے کہ پنشن کا دعوئ فرد پر منحصر ہوتا ہے اور موت کے بعد ختم ہو جاتا ہے، جب کہ سود کا دعوئ ایک مادی ہے اور اس شخص سے آزادانہ طور پر ایک غیر شخصی طریقے سے رقم کے ننگے قبضے کے لیے ایک "ابدی قانونی دعوئ" کے طور پر پابند ہے۔

ہم ان روابط کو عام بڑھاپے کی پنشن کی بحث میں مزید نمٹائیں گے، کیونکہ یہ مشاہدات ہمیں بلاجواز ابدی مفاد سے ہر قومی کامریڈ کے بے پرواہ بڑھاپے کے جائز دعوے کی طرف منتقلی تلاش کرنے کی اجازت دیں گے۔

یہ چھوٹے سود وصول کرنے والے اس سوال میں غور نہیں کرتے کہ ہم پرانی ریاست کی طرف سے قرضے کے سرمائے کے ساتھ قابل ذکر دلفریب سلوک کا معاملہ کر رہے ہیں، بلکہ صرف وہ لوگ ہیں جو سرمائے کی پنشن کا بڑا حصہ نگل جاتے ہیں اور جو پھر ریاست کے عظیم مالی عطیہ دہندگان کے طور پر آگے بڑھتے ہیں۔

Machine Translated by Google

سود کی اس قومی معاشی بکواس کو چھوڑ کر سرمایہ داری پر مبنی ریاستی مالیاتی انتظامیہ اور تمام ٹیکسوں سے آزاد کام اور کارکردگی کی آزاد قومی سوشلسٹ ریاست میں داخل ہو جائیں۔

ایک بار جب ریاست اپنی مفاداتی ذمہ داریوں کے لیڈ ویٹ سے آزاد ہو جاتی ہے، تو پھر دیکھا جائے گا کہ ریاست کیا حاصل کر سکتی ہے۔ اگر ہائیڈرو انرجی اور ملک کے قدرتی وسائل کے استعمال کے علاوہ بڑے پیمانے پر آمدنی کے نئے ذرائع بھی آتے ہیں، تو ٹیکسوں کے بغیر ریاست واقعی ایک یوٹوپیا نہیں بلکہ ایک خوش کن حقیقت بن کر رہ جائے گی۔

اس کے باوجود اگر ہم قومی سوشلسٹ ریاست کی ٹیکس پالیسی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکس کے ایسے ذرائع سے بہت سے کاموں کے لیے ذرائع نکل سکتے ہیں جو درحقیقت ریاستی حل کے منتظر ہیں، تاہم ریاستی بجٹ میں اس سے زیادہ وسائل کبھی نہیں تھے۔ ہم یہاں قومی صحت کے وسیع شعبوں، جنسی بیماریوں کے خلاف جنگ، شراب نوشی، جسمانی کھیلوں کو فروغ دینے، آرٹ اور سائنس کا زیادہ فروغ، زچگی کی چھٹی، بچوں کی دیکھ بھال، باغی شہروں کی تعمیر اور سب سے بڑھ کر جرمن عوام کے اپنے جنگی زخمیوں اور جنگجو بیواؤں یا بیواؤں کے اعزاز کے قرض کی ادائیگی کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

ٹیکس پالیسی کے میدان میں قومی سوشلسٹ ریاستی نظام کے رہنما اصولوں کے طور پر درج ذیل کو لیا جانا چاہیے:

1. اندرونی قرضوں کے لیے سود کی ادائیگی کے مقاصد کے لیے ٹیکس کو خارج کر دیا گیا ہے۔

2. ٹیکس صرف غیر پیداواری مقاصد کے لیے ریاستی اخراجات کی کوریج کے لیے، انتظامیہ، انصاف کی انتظامیہ، فوج، پولیس اور صحت کے نظام اور تعلیم کے لیے، جہاں تک تجارتی ریاستی اداروں، ریلوے، ڈاک، ٹیلی گراف، ریاستی جنگلات اور ریاستی کانوں کے سرپلسز کے لیے جائز ہیں، نیز بڑے ریاستوں کے بین شہری علاقوں کے لیے بجلی کی سپلائی، ان کے بنیادی ڈھانچے کے لیے نہیں ہے۔

3. خصوصی ضروریات کی کوریج کے لئے یا خصوصی ہنگامی حالات کے لئے، اس طرح خاص طور پر جنگ کے معاملے کے لئے، براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس نہ صرف جائز ہیں بلکہ حکم دیا گیا ہے۔

4. جائیداد پر کسی بھی شکل میں براہ راست ٹیکس لگایا جا سکتا ہے، لیکن یہاں ایک دور رس درجہ بندی کی منصوبہ بندی کی جانی ہے۔ آمدنی کو مناسب حد تک ٹیکس سے پاک چھوڑنا ہے۔ اس معاملے میں اب تک کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح سے غور کیا جانا چاہئے کہ آیا ٹیکس دہندہ کا خاندان بچوں کے ساتھ ہے یا دیگر دیکھ بھال کے فرائض۔

5. ریاستی عہدیداروں کو بنیادی طور پر ٹیکسوں سے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ شادی شدہ لوگوں کے بچوں کے لیے الاؤنسز کی ضمانت دی جائے۔

6. بالواسطہ ٹیکس عام اوقات میں صرف لگژری اشیاء کے لیے زیر غور آتے ہیں۔ ریاست کے پاس اس طریقے سے کام کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے جو اشیاء کی پیداوار کی قیمتوں کو کنٹرول اور بڑھاتا ہے جو صرف پرکشش عیش و عشرت، کھانے پینے میں عیاشی اور لالچ اور فیشن کی زیادتیوں کا باعث بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ خالص نیم لگژری اشیا جیسے تمباکو، الکحل، شراب، جہاں تک کہ وہ صحت کے مقاصد کو پورا نہیں کرتی ہیں، پر بھی بالواسطہ ٹیکس لگے گا۔ دوسری طرف، تمام بالواسطہ ٹیکس، جیسے کہ آج مکمل طور پر عوام کا استحصال، بنیادی طور پر گریز کیا جانا چاہیے۔ یہاں ہمارا مطلب ان تمام بے ہودہ بالواسطہ ٹیکسوں سے ہے جو صرف قیمتوں میں اضافے کے طریقے سے کام کرتے ہیں، چینی، نمک، ماچس، لیمپ، لیمونیڈ، کوئلے پر ٹیکس جو پیداوار کو یکسر زیادہ مہنگا کرتے ہیں، ذاتی اور سامان کی نقل و حمل پر ٹیکس، اور سب سے بڑھ کر اجناس کے سیلز ٹیکس۔

7. جنگ اور انقلاب کے منافع کی وصولی کو انصاف کے کام کے طور پر انجام دیا جائے۔ ایسے کام کے لیے فطری طور پر حساب کی ایک معقول بنیاد کی بنیاد رکھی جائے جس کی بنیاد پر موجودہ دولت کا پہلے سے موازنہ کیا جا سکے۔ ظاہر ہے کہ یہاں بھی پیداواری کام سے پیدا ہونے والی دولت کے درمیان فرق کیا جانا ہے، جس کے لیے جنگ البتہ ایک خاص عروج کی علامت تھی۔ یہ حق سے زیادہ نہیں ہے اور

Machine Translated by Google

مناسب ہے کہ جنگ کے اتنے اہم منافع سے ایک حصہ کمیونٹی کو دیا جاتا ہے۔
دوسری طرف، اس دولت کے معاملے میں ایک بہت تیز تشخیص کی جانی چاہئے جو بیچوان تجارت اور قیاس آرائیوں سے پیدا ہوتی ہے۔
.8اسٹامپ ڈیوٹی اور فیس، یہاں تک کہ ٹیکس جو کہ دولت کے عناصر کو ضائع کرنے کے آزادانہ حق کو محدود کرتے ہیں، جہاں تک یہ تصرف عام فلاح و بہبود کے خلاف نہیں ہے، جہاں ممکن ہو محدود ہونا چاہیے۔ اس میں وراثت اور تحفہ ٹیکس بھی شامل ہیں۔

بنیادی طور پر ٹیکس کی مالیاتی پالیسی کو "ٹیکس کے بغیر ریاست" کے حتمی مقصد کے لیے کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ یہ ریاست کا کام نہیں ہے کہ وہ اپنے شہریوں سے پیسے نکالے تاکہ بنیادی طور پر جھوٹے ریاستی قرضے کی معیشت کو برقرار رکھا جا سکے، بلکہ عوام کی عمومی فلاح و بہبود کو بڑھانا ہے۔

ریاست قرضوں کے بڑے سرمائے کے لیے سود جمع کرنے والی نہیں ہے بلکہ اپنے ریاستی شہریوں کی جان و مال کی حفاظت اور ملک کے قدرتی وسائل کو کمیونٹی کے لیے قابلِ خدمت بنانے کے لیے ہے۔ غیر پیداواری ریاستی کاموں کے ذرائع، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بنیادی طور پر تجارتی ریاستی اداروں کے سرپلسز سے لیا جانا چاہیے، اور دوسرا لگژری ٹیکسوں سے، تیسرا دولت اور آمدنی سے جو اس سے زیادہ ہے جو محض کام کی کارکردگی سے حاصل کیا جا سکتا ہے، اور تب ہی متوسط طبقے کے متوسط طبقے سے، جن کے بالواسطہ طور پر غیر ضروری ٹیکسوں کا استعمال اچھا نہیں ہے۔ اور صرف جنگ کے زمانے میں، جس میں پوری قوم کی جان کو خطرہ لاحق ہو، کیا ریاست یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ برادری بھی -جیسا کہ وہ اپنی خدمت کی خودمختاری کے ذریعے ہر ایک سے فوجی خدمات کا مطالبہ کر سکتی ہے -اور ایک بار پھر خاص طور پر جائیداد رکھنے والے طبقات کے حوالے سے، بالواسطہ اور براہ راست ٹیکسوں کی صورت میں جنگ کے انعقاد میں اپنا مالی تعاون کرے۔

آخر میں ہم "تجارتی ریاستی اداروں" کے سوال کے بارے میں کچھ اور کہہ سکتے ہیں۔ اب کوئی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کو ترجیح دیتا ہے کہ ریاستی ادارے "منافع بخش" نہیں ہیں۔ منافع کے بنیادی سوال پر ہم پہلے ہی بحث کر چکے ہیں۔

ریلوے وغیرہ کو "کاروبار کی طرح" چلانے کی کوشش میں، "انہیں غیر اقتصادی ریاستی ادارے سے آزاد کرانا" یا "انہیں مخلوط اقتصادی شکل میں لانا" قوم کی اس قابل قدر دولت کو بھی اپنی خدمت کے قابل بنانے کے لیے بڑے قرضے کے سرمائے کی بری طرح سے پوشیدہ خواہش پوشیدہ ہے۔ اگر ریاست دولت کے ان اجزاء کو بھی حوالے کر دیتی ہے، تو اسے مکمل طور پر قرضے کے سرمائے کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور اسے قرض کے سرمائے کے لیے سود جمع کرنے والے کے طور پر کام کرنے کی اجازت کے علاوہ، کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس میں وہ خود مختار ہو، یا جس میں وہ ریگولیٹری طریقے سے کام کر سکے اور جس سے وہ اپنے کاموں کی کوریج کے لیے خاطر خواہ محصولات حاصل کر سکے۔

Machine Translated by Google

ریاست کی مالی سیاسی آزادی

ہم نے پہلے بیان کیا کہ مستقبل میں ایسے حالات کو بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جانے چاہئیں جیسے کہ ہم اب تجربہ کر رہے ہیں۔ یہ کام درحقیقت تخلیقی خدمات کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود انہیں موجودہ قانونی حالات کو نقصان پہنچا یا تبدیل کیے بغیر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہماری ریاست کے اندرونی اور بیرونی قرض دہندگان کے سود کے پابند قرضوں کی موجودہ زنجیروں کو توڑنے سے یہ مختلف ہے۔

یہاں اٹھائے جانے والے اقدامات اپنے آپ میں انتہائی آسان ہیں، صرف ان پر عمل درآمد سے بہت سی مشکلات پیدا ہوں گی۔ اندرونی قرضوں سے ابدی سود کی ذمہ داری کا علاج یہ ہے: اس سود کی ادائیگی کا قانونی خاتمہ۔ دوسری طرف، قرضوں کا بڑا سرمایہ، چھوٹے پنشنرز کے مفادات کی التجا کرتے ہوئے، ایک زبردست آواز اٹھائے گا اور ایک ایسی ریاست کے خلاف انتہائی خوفناک دھمکیاں جاری کرے گا جو "ناقابلِ تسخیر حقوق کو اپنے پیروں تلے روندتی ہے"، جو "قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے جو اس کے اعتماد کے آخری ٹکڑے کو چھین لے گا"۔ بڑا سرمایہ قدرتی طور پر "بنیادی معاشی قوانین کے خلاف بہت زیادہ جرم" کو روکنے کے لیے تمام لیورز کو حرکت دے گا۔ قدرتی طور پر! -کوئی واقعی یہ توقع نہیں کر سکتا کہ ایک بین الاقوامی طاقت اچانک حکمرانی کے اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائے گی۔

اس جنگ میں صرف آہنی اعصاب کو برقرار رکھنے اور خود کو اس کی اجازت نہ دینے کی بات ہے۔
پریس کولیوں کی چیخ و پکار سے خوفزدہ ہو جائیں جو اعلی مالیات کے ذریعہ برقرار ہیں۔
یہودی اس جنگ کو انتہائی سختی کے ساتھ انجام دے گا، کیونکہ یہ "اس کی عزت" کا معاملہ ہے جیسا کہ بوڑھے روتھ چائلڈ نے کہا تھا: "میرا پیسہ میری عزت ہے، اور جو میرا پیسہ لے گا وہ مجھ سے میری عزت چھین لے گا"۔

اب بے شک ان کی رقم ریاستی بانڈز کے مالکان سے کسی بھی صورت میں نہیں لی جانی چاہیے، لیکن قانونی تقاضوں کو صرف دور کیا جانا چاہیے جو کہ قومی برادری کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی بن چکے ہیں۔

لیکن ریاست کے نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ آبادی کے نقطہ نظر سے جنہیں اپنے کام کے ذریعے بہت زیادہ رقم اکٹھی کرنی ہوگی تاکہ ان "ریاست کے قرض دہندگان کے قانونی مطالبات" کو پورا کیا جا سکے، یہ "قانونی مطالبات" کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر دور کی سب سے بڑی ناانصافی ہے -بڑے ریاستی سرمایہ داروں کے ایک چھوٹے سے حصے کے حق میں محنت کش عوام کی دیرپا ڈاکہ زنی ہے۔ ایک ایسی ریاست جو "سود کی غلامی کے توڑ" کو حقیقت بناتی ہے وہ کسی بھی طرح ناانصافی کا ارتکاب نہیں کرتی ہے، بلکہ وہ ایک ایسی زبردست ناانصافی کا کفارہ دیتی ہے جو اس نے خود کٹھ پتلی خدمت انجام دی ہے۔

یقیناً، اس کا مطلب موجودہ ریاست کی مکمل تنظیم نو ہے۔ اسے یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ آیا وہ پوری خدمت کرنا چاہتا ہے یا، جیسا کہ اب، بین الاقوامی مالیات کا بیلف بننا چاہتا ہے۔
اس سوال پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ یہاں صرف ایک پرعزم کلیمپ ڈاؤن مقصد اور علاج کی طرف لے جا سکتا ہے۔

قومی سوشلسٹ ریاست واقعی اس طاقتور فیصلے سے باخبر ہے –ایسا فیصلہ کن قدم اٹھانا انتہائی مشکل ہو گا اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ سودی سرمایہ دارانہ معیشت کی جگہ ہمیں کیا ترتیب دینا ہے۔ لیکن چونکہ ہم یہ جانتے ہیں، ہم عالمی تاریخ کی اس عظیم ترین جنگ میں فتح کے مکمل یقین کے ساتھ جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سود کی حکمرانی صرف جھوٹ اور فریب پر قائم ہے اور چونکہ ہم یہ جانتے ہیں اور واضح طور پر پہچان چکے ہیں، اس لیے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مکڑی کا جھوٹ اور فریب کا ایسا جالا خواہ کتنی ہی محنت سے کاتا گیا ہو، ایک ہی ٹانگ سے پھٹا جا سکتا ہے۔

صرف ایک اور سوال، آخری، ہم پر قابض ہونا چاہیے، سوال: غیر ملکی قومیں ایسی بنیادی اصلاحات اور خاص طور پر غیر ملکی سود کے قرض دہندگان کو مزید سود کی ادائیگی سے انکار پر کیا کہیں گی؟

Machine Translated by Google

ہاں، غیر ملکی اس کو کیا کہیں گے؟ یہ سوال پہلے سے ہی ہماری جرمن پریشانی اور بڑے حلقوں کے کاسموپولیٹن رویے کے لیے
بہت اہم ہے۔
عام طور پر "غیر ملکی قومیں" کیا ہیں؟ کیا وہ فرانسیسی، انگریز، امریکی ہیں؟ کیا وہ سویڈن اور ڈچ اور نارویجن ہیں؟ وہ روسی ہیں یا چینی؟ یا وہ ہندوستانی ہیں یا Fuegians82 یا Congolese Negroes؟ درحقیقت یہ تمام لوگ ہماری نسبت سے ”غیر ملکی اقوام“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب، ان تمام "غیر ملکیوں" کی سب سے بڑی تعداد بالکل بھی کچھ نہیں کہے گی، چینیوں کی سب سے چھوٹی تعداد، روسیوں اور فرانسیسیوں کی سب سے چھوٹی تعداد کو عام طور پر معلوم ہو جائے گا کہ یہ کیا ہے۔ آخر کار، ہمارے جنگی دشمنوں کی حکومتیں باقی ہیں اور پھر فطری طور پر -جیسا کہ واقعی دلچسپی رکھنے والے -یہودی بین الاقوامی بینکرز، جو "اس کے بارے میں کچھ کہیں گے"۔ بین الاقوامی خزانہ اس پر کیا کہے گا تاہم اس کا جواب دینا بہت آسان ہے۔ یہ اپنے اختیار میں کھڑے تمام ذرائع کے ساتھ، اس طرح کے طریقہ کار کو مہذب بنی نوع انسان کے خلاف ایک بے مثال جرم کے طور پر بیان کرے گا، یہ تمام ممکنہ جھوٹوں اور تحریفات کے ساتھ اپنے مخصوص پریس کے ذریعے نام نہاد مہذب دنیا کو ذمہ داریوں کی ایسی بے مثال خلاف ورزی کے خلاف آواز اٹھائے گا، یہ فرانس کے مکمل خاتمے کی کوشش کرے گا اور خاص طور پر یورپ کے مکمل خاتمے کی کوشش کرے گا۔ یورپی تہذیب جرمنی کے خلاف کھلی جنگ کے لیے۔ تمام غیر ملکی اقوام، یعنی یہودی اعلیٰ مالیات، بڑے یہودیوں کی کل طاقت کے خلاف اس طرح کی قاتلانہ کوشش کے خلاف کہیں گے۔

لہذا کوئی بھی اپنے آپ کو سوال اور جواب دونوں سے بچا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ طاقت جس کے خلاف جنگ آزادی کا رخ ہے وہ بغیر لڑائی کے اپنے تابع نہیں ہو گی، کیونکہ یہاں جرمنوں کا معاملہ نہیں ہے، جن کے لیے غیر ملکی مفادات اور حقوق زیادہ تر جرمنوں کے حقوق سے زیادہ مقدس ہیں، بلکہ ان مردوں کی جن کی سب سے نمایاں خصوصیت طاقت کے لیے وحشیانہ ارادہ ہے۔

ایسے تمام حتمی تاریخی سوالات میں دشمن اب کیا کرے گا اس کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنا بالکل بیکار ہے، اس کے لیے بعد ازاں کوئی آزادی یا بغاوت فوری طور پر نہیں ہونے دے گا۔ مخالف کے پاس طاقت کے کون سے ذرائع ہیں اور یہ جاننا کہ وہ کن طاقتوں کو استعمال کرتا ہے اس پر غور کرنا بالکل مختلف ہے۔ اس کے علاوہ، اگر کسی کو بخوبی معلوم ہو کہ خود کو کیا کرنا ہے اور کیا کرنا ہے، تو اسے دیکھنا چاہیے کہ دشمن کس طرح حملے کو روکے گا اور تب ہی جوابی اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ کوئی بھی فوجی منصوبہ پہلے حملے سے آگے کی مہم کا تعین نہیں کر سکتا، لیکن یہ واقعی ایک پُرجوش عمل کے لیے عمومی ہدایات دے سکتا ہے۔ تو یہاں بھی۔

ہمارے معاملے میں مخالفین کو پکڑنا مشکل ہے کیونکہ یہ ایک غیر شخصی اور غیر قومی طاقت کا معاملہ ہے۔ اس لیے انتخابی مہم کے منصوبے کو پہلے اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ کون سے طاقتیں اور مفادات مخالفین کے خیال میں نہیں آتے۔ یہ ضروری ہے کہ طاقت کو غیر ضروری طور پر ایسی سمت میں استعمال نہ کیا جائے جہاں سے کوئی خطرہ نہ ہو۔

اس سوال کے پیچھے "بیرونی ممالک اس پر کیا کہیں گے؟" زیادہ تر اس پریشانی کو چھپاتا ہے کہ ایسی صورت میں ہمیں بیرون ملک سے کوئی کریڈٹ یا خوراک یا دیگر خام مال نہیں ملے گا۔
اب یہاں کیا صورتحال ہے؟

ایک قومی معیشت کے طور پر ہم طویل مدت میں اپنی درآمدات کی ادائیگی ہمیشہ صرف اپنی برآمدات کے ذریعے کر سکتے ہیں، یعنی اشیاء کے بدلے مال کا تبادلہ، لیکن کاغذی رقم سے نہیں اور "کریڈٹ" سے نہیں۔
یہ سب کچھ کچھ وقت کے لیے کام کرتا ہے، جب تک کہ بیرونی ممالک اصل کریڈٹ دیتے ہیں، یعنی جب تک کہ مختلف غیر ملکی سپلائرز کو یقین ہو کہ جرمن درآمد کنندگان متعلقہ سامان کی پوری قیمت کے ساتھ ادائیگی کریں گے۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب درآمد کنندگان نے جرمن سامان کے برآمد کنندگان کے طور پر غیر ملکی رقم جمع کی ہو۔ اس خوف سے کہ ہمیں کپاس یا چکنائی نہیں ملے گی،

82جنوبی امریکہ کے جنوبی سرے پر واقع جزیرہ نما ٹیرا ڈیل فیوگو کے باشندے۔

Machine Translated by Google

تانبا یا چارہ، بین الاقوامی سود کی ادائیگیوں سے انکار کی وجہ سے ایسے سوالات کو یکجا کرتا ہے جن کا بنیادی طور پر ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام یہودی بڑے بینک کی طاقت بھی طویل مدت میں خام مال پیدا کرنے والے ممالک میں اضافی رقم کو جرمن کارخانوں اور کام کی جگہوں تک پہنچنے سے کسی طرح نہیں روک سکتی، اور اسی طرح جرمن تیار شدہ اشیاء کو دنیا کی فروخت کی منڈیوں میں جانے کا راستہ تلاش کرے گی۔ مختلف قومی معیشتوں کے درمیان اشیا کا یہ باہمی تبادلہ درحقیقت طلب اور رسد کے مجبور قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ بلاشبہ، مجبوری کے تحت، اور عارضی طور پر، یہاں پر پابندیاں اور روکیں لگ سکتی ہیں جیسا کہ ہم نے جنگ میں، اور پھر روہر کے علاقے میں دوبارہ تجربہ کیا ہے۔ لیکن یہ تمام زبردستی اقدامات ہیں جو بیرونی ممالک کو اسی طرح نقصان پہنچاتے ہیں۔

اس طرح ہم یقین کے ساتھ فرض کر سکتے ہیں کہ تھوک تجارت بالکل ضروری درآمدی ضرورت کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ ہمیشہ غیر جانبدار ممالک ہوں گے جن کے ذریعے یہ درآمدات ہم تک پہنچ سکتی ہیں۔

مزید برآں، ایک قومی معیشت جو ایک بار پھر اپنے قومی فرائض سے باخبر ہے اور جو اس طرح برآمدی اشیاء کے معاملے میں ایک بار پھر زیادہ کارآمد ہو جائے گی، اس حقیقت پر زیادہ اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ وہ پرانا اعتماد دوبارہ حاصل کر لے گی۔ درآمد اور برآمد میں عارضی درمیانی قرضے تجارتی گھرانوں کے معاملات ہیں اور ان کے ذاتی کریڈٹ پر مبنی ہیں۔

اب اس سوال کا ایک اور پہلو ہے، وہ ہے جنگی بانڈز اور ریخ یا وفاقی ریاستوں کے دیگر سود والے بانڈز کو قومی مفاد کی ادائیگی کی معطلی کی وجہ سے سیاسی لازمی اقدامات کا خوف۔ یہاں تک کہ اس کا امکان بھی بہت کم ہے کیونکہ یہاں جرمن سرکاری بانڈز کے انفرادی نجی قرض دہندگان کے سود کے مطالبات کا سوال ہے، جن کی خاطر شاید ہی کوئی سیاسی اقدام کیا جا سکے۔ درحقیقت، ریاستی دیوالیہ پن کی تاریخ میں ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے کہ جب کسی ریاست نے سود کی ادائیگی روک دی ہو تو فوجی مداخلت کی گئی ہو۔ اس کے برعکس یہ رائے کہ فرانسیسی فوری طور پر انتقامی کارروائیاں کریں گے، اسے منطقی بنیادوں پر قبول نہیں کیا جا سکتا، ورنہ اس وقت دشمنوں کو جرمن نشان کے زوال کے خلاف فوجی کارروائی کے ذریعے مداخلت کرنی پڑتی۔ کرنسی کی گراوٹ نے آخر کار غیر ملکی قرض دہندگان کو جرمن بانڈز سے ہر چیز سے محروم کر دیا۔ اب ہمارے اقدامات ان داخلی جرمن ریاستی قرضوں کی منسوخی کا بالکل بھی اندازہ نہیں لگاتے، بلکہ صرف سود کی منسوخی اور بانڈز کو بینک اثاثوں میں تبدیل کرنا ہے۔ دوسری طرف، نقد ادائیگی فوری طور پر غیر ملکی قرض دہندگان کو پیش کی جا سکتی ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی صورت میں، یعنی جب مسٹر ایکس ایلی نوائے یا شکاگو کو اپنے بینکر سے یہ اطلاع ملے کہ جرمن حکومت جنگی بانڈز کی رقم نقدی میں واپس کر رہی ہے اور یہ رقم ان کے اکاؤنٹ میں جمع کر دی گئی ہے، تو وہ بہت غصے میں ہوں گے اور اپنی حکومت کو جرمنی کے خلاف حرکت میں لائیں گے۔

اگر ایک قوم پرست جرمن حکومت تمام سود والے بانڈز سے سود کی منسوخی کا اعلان کرتی ہے اور ساتھ ہی ان بانڈز کو اسٹیٹ بینکوں یا پوسٹل چیک اکاؤنٹس میں سود سے پاک اثاثوں میں تبدیل کر دیتی ہے تو کسی طرف سے شدید مزاحمت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہمارے اقدامات سے کمیونٹی کو نقصان نہ پہنچے، یہ حقیقت کہ سرمایہ دارانہ کی جانب سے مزاحمت کی جائے گی آزادی کے عمل کو روک نہیں سکتی۔ اس اقدام کی صورت میں کوئی شخص بخوبی دیکھے گا کہ یہاں روحوں کی جدائی ہوگی اور جو لوگ اس حکومت میں محسوس کریں گے ان کی بندش کی رہائی کی پیمائش ہوگی۔

[83] جب، 1922کے آخر میں، جرمن اتحادیوں کو جنگی معاوضے کے طور پر لکڑی اور کوئلے کی ادائیگی میں سنگین طور پر ناکارہ پائے گئے، فرانسیسی وزیر اعظم ریمنڈ پوئن کیئر کی ہدایت پر جنوری 1923 میں فرانسیسی اور بیلجیئم نے روہر کے صنعتی علاقے پر قبضہ کیا۔ ڈیوس معاہدے میں معاوضے کی شرائط میں "نرم" کا باعث بنی۔

اپریل 1924 (اوپر صفحہ 94 دیکھیں)، جس نے روہر سے اتحادی فوجیوں کے انخلاء کا بھی مطالبہ کیا۔

Machine Translated by Google

بہت جلد کام کی آزادی میں تمام کارکنان شامل ہوں گے۔ صرف بینک اور سٹاک ایکسچینج کا حلقہ اور چھوٹے پنشنرز کے حلقے میں جو اپنے فائدے میں پھنسے ہوئے ہیں وہ ان کے مخالف بن کر کھڑے رہیں گے۔

کام کرنے والے کو اس حقیقت میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے کہ وہ اپنے عارضی اثاثوں سے بینکوں سے سود وصول کرتا ہے، اسے کریڈٹ کے لیے بہت زیادہ سود ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایک ورکنگ کیپیٹل کے طور پر اپنے پیسے سے وہ کام کرنا اور کمانا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے تمام تاجر، کارخانے کے مالکان اور تاجر سودی سرمایہ دارانہ نظام کو برقرار رکھنے میں بہت کم دلچسپی لیں گے۔ -یہ ہر اس شخص کے لیے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے جو اس بات کو ذہن میں رکھتا ہے کہ حکومتی مفادات - جیسا کہ ہم نے واضح طور پر دکھایا ہے -صرف پیداواری کارکنوں کے کام کی آمدنی سے براہ راست یا بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔

جس کے ذہن میں یہ علم واضح طور پر ہو اسے کسی بھی لمحے جھٹکا نہیں جا سکتا، کیونکہ یہ واقعی ایک بنیادی اصول ہے: کہ ریاست صرف وہی دے سکتی ہے جو اسے اپنے شہریوں سے کسی نہ کسی شکل میں چھین لینا چاہیے۔

ریاست کے سود کی ادائیگی کے مفادات ہر حال میں پیداواری کارکنوں سے حاصل کیے جائیں۔ کوئی بھی مزدور اس اصول سے مستثنیٰ نہیں ہے، کم از کم تمام دستی مزدور جس کے اختیار میں کوئی سود والے بانڈز نہیں ہیں۔ یہ صورت حال اسے سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے، کیونکہ براہ راست اور خاص طور پر بالواسطہ ٹیکس بھی اسے سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں۔ اب، بالکل ٹھیک ہے کہ کارکن کو براہ راست انکم ٹیکس کے ذریعے آمدنی میں کٹوتی کی صورت میں ٹیکس کے لیے بلایا جاتا ہے، اس سے پہلے کہ دیگر تمام حلقے پہلے ہی کارکن کو ان معاملات کا دعویدار بنا چکے ہوں۔ تمام اجرت اور تنخواہ کمانے والوں کا بھی یہی حال ہے۔ یقینی طور پر، یہ حلقے بہت زیادہ بنیاد پرست بالواسطہ ٹیکسوں کے بارے میں بہت کم شعور رکھتے ہیں -حالانکہ وہ انہیں زیادہ تر افراط زر میں محسوس کرتے ہیں، جیسا کہ "مہنگائی" کے باب میں بیان کیا گیا ہے۔ بالواسطہ ٹیکس سب سے زیادہ غیر سماجی ٹیکس ہے۔ یہ خالص قرض کے سرمائے کے حق میں کام پر بوجھ ڈالتا ہے۔ کوئی بھی اس سے دستبردار نہیں ہو سکتا، اور اس لیے یہ سب سے کم آمدنی والے پر سخت ظلم کرتا ہے۔ دوسری طرف، بالواسطہ ٹیکس -کوئلہ، نمک، ماچس، چینی، بیئر اور مشروبات کے ٹیکس، ذاتی ٹرانسپورٹ ٹیکس وغیرہ -کم سے کم بڑے سرمائے کے مالک کو پریشان نہیں کرتے۔

لہذا کارکنوں کے حلقے میں سے ایک جو اس طرح کے آزادانہ عمل کا مخالف ہے۔
یہ صرف ان رابطوں کے بارے میں علم اور سمجھ کی کمی سے ہی ہو سکتا ہے۔

آخری اور سب سے مشکل چیز جس سے ہمیں ابھی بھی اس باب میں نمٹنا چاہیے وہ ہے بین الاقوامی سود کی ذمہ داریوں کے خاتمے کا سوال -دوسرے لفظوں میں، جنگی قرضوں کے لیے مزید سود کی ادائیگی سے انکار۔

یہ سوال جرمنی کے تاریخی سوال کے ساتھ بہت قریب سے جڑا ہوا ہے، درحقیقت یہ عمومی طور پر جرمن سوال ہے، کیونکہ یہ کہتا ہے: کیا جرمن قوم آزادی چاہتی ہے یا غلامی؟

ہم جانتے ہیں کہ اس طرح کے حتمی سوالات میں، صرف پرعزم ارادہ ہی فیصلہ کر سکتا ہے اور فتح حاصل کر سکتا ہے - اس لیے اس سوال کا جواب مالیاتی سیاسی مشاہدات کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ جو قوم اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرے وہ جان لے کہ اس کی غلامی سب سے پہلے مالیاتی سیاسی ہے، کہ یہاں سیاست اور معاشیات کا سب سے گہرا تعلق ہے۔ لیکن موجودہ صورت حال کے بارے میں یہ بالکل نئی بات ہے کہ اس پر مالیاتی طاقت سیاسی نقطہ نظر کی حکمرانی ہے اور فوجی طاقت کے سیاسی نقطہ نظر صرف دوسرے نمبر پر آتے ہیں۔

ہم واقعی ایک نئے عہد کے طور پر میمونسٹک دور کی بات کر سکتے ہیں۔ دیوتا میمون اس دنیا کے تخت پر چڑھ گیا ہے۔ شہنشاہ اور بادشاہ اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ اور حکومتیں اس کے مطیع بندے ہیں۔ وہ بڑی تحریکوں کو جوڑنے میں کامیاب رہا ہے -جیسے اجرت کمانے والوں کی بہتری کے لیے کوشش کرنا۔ بین الاقوامی سرمائے نے بھی اسی طرح بنایا ہے۔

دنیا کے پریس اپنے مقاصد کے لیے کارآمد ہیں -کیونکہ اس نے خود کو ثقافتی دولت کا منتظم اور ہر قومی دیسی فن و ادب کا ملاوٹ کرنے والا بنا دیا ہے۔

دنیا کے اس میمونسٹک انفیکشن اور حکمرانی کے سب سے نمایاں علمبردار کی حیثیت سے ہم نے یہودیوں کو پہچان لیا ہے اور اس لیے ہمارے علم کا دائرہ ایک بار پھر تمام سوالات کے سوال یعنی یہودی سوال کے ساتھ بند ہو گیا ہے۔

سود کے مسئلے کا حل یہودیوں کے سوال کا حل ہے۔ ہماری وضاحت کے لحاظ سے سود کے مسئلے کا حل یہودیوں کے عالمی اصول کو توڑنا ہے، کیونکہ یہ عالمی یہودیوں کی طاقت یعنی اس کی مالی طاقت کو توڑ دیتا ہے۔

لیکن سود کے مسئلے کا حل، اس کے علاوہ، تعمیری معنوں میں، ایک ہی ہے۔
سماجی سوال کا حل بھی وقت۔

جنگی قرضوں پر ہر سود اور ڈیوٹی کی ادائیگی سے انکار بین الاقوامی مالیات یا فرانس کو جرمنی کے پورے مالیاتی انتظامیہ پر قبضے کے سوال سے پہلے رکھ دے گا۔ اگر ریخ کے تمام ٹیکسوں کو ہٹا دیا جائے جو اب دشمن کو سود کی ادائیگی کا کام کرتے ہیں، تو اس کا مطلب سب سے پہلے داخلی طور پر ٹیکس کے جبر سے چھٹکارا ہوگا، ایک عظیم سماجی سیاسی عمل جس کی سب سے بڑی گنجائش ہے، اور دشمن کو جرمنی میں اپنی مالیاتی انتظامیہ تیار کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

لیکن اگر جرمن عوام نے ہر ٹیکس اور پنشن کے دفتر میں فرانسیسی یا یہودی ٹیکس جمع کرنے والے کو بیٹھے دیکھا اور ان غیر ملکی جابروں کے ذریعہ کسانوں کے اسٹالوں سے بہترین گائیں چھین لی گئیں تو شاید غصہ اور غصہ جلد ہی اس قدر شدید ہو جائے گا کہ ایک رات خونی جھاڑو سے غیر ملکی تماشے کو بھگا دیں گے اور جرمنی کو آزاد کر دیں گے۔

چاہے، عام طور پر، ایک فوجی طاقت کی خدمت میں اس طرح کے ایک انٹرپرائز پر لے جائے گا
اس لیے مالی طاقت اب بھی بہت مشکوک ہے۔

آزادی کے لیے ہماری مرضی کے امکانات کسی بھی طرح سے اتنے ناگوار نہیں ہیں جیسا کہ وہ پہلے نظر آتے تھے -اس کے برعکس۔ پہلی بار جب جرمنی نے متفقہ طور پر اپنے "جنگی ہیروز" کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا، اس "نہیں" کے ساتھ ہی یہ تماشا ختم ہو گیا۔

اب بین الاقوامی خزانہ یقیناً دوسرے طریقے تلاش کرے گا، خاص طور پر بائیکاٹ کا طریقہ اور بین الاقوامی منڈی کا مکمل گلا گھونٹنے کا۔ کہ یہ مؤخر الذکر میں کامیاب نہیں ہوگا اسی طرح یقینی ہوسکتا ہے، اور جرمن سامان کا بائیکاٹ بھی جرمنی کو، صرف اس کی اقتصادی سرگرمیوں میں، اور کچھ وقت کے لیے خصوصی طور پر، اس کی داخلی منڈی کی طرف لے جائے گا۔ اس لیے یہاں بھی صرف ایک ہنر مند ملکی پالیسی کا کام ہوگا -خاص طور پر ہاؤسنگ کنسٹرکشن کے شعبے میں فراخدلانہ فروغ کے ذریعے -نازک وقت پر قابو پانا اور انہیں لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرنا، جب تک کہ دنیا کے لیے نئی راہیں متعین نہ ہو جائیں۔-

دنیا کے لیے نئی راہوں کا کھلنا دوسری قوموں کے درمیان بھی یہودی تسلط کے ٹوٹنے سے ہی ہوگا، کیونکہ انفرادی قوموں کا بھی ایک صحت مند قومی معیشت کا راستہ صرف یہودیوں کے اپنے گھریلو زہر سے نجات پانے کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے۔ تب اقوام کے درمیان صحت مند بین الاقوامی تجارت اور اقتصادی تجارت کے فطری راستے خود ہی کھل جائیں گے -اور بنی نوع انسان، یہودی جبر سے آزاد ہو کر، بے مثال خوشحالی کے دور کا تجربہ کرے گا -اور سب سے بڑھ کر، جرمنی -دنیا کا دل!

Machine Translated by Google

Machine Translated by Google

ورژن 1.0

سوڈیٹن لینڈ ورلاگ کے ذریعہ عیسائی تقویم کے کالی یوگا اکتوبر 2018میں سنہ 130ہجری میں شائع ہوا۔

SUDETENLAND
VERLAG

Einar Birkemannکی طرف سے ترمیم.

کتاب کا سامنے کا سرورق Italoکی طرف سے کیا گیا ہے۔